وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین آوان سعادت توامان کتاب جامع برہان المسمی باسم تاریخی

التبویب سنہ ۱۳۶۴ھ

للقرآن والجامع المسند الصحیح

جلد اول

مرتبہٗ

جناب معلی القاب نواب احسن یار جنگ بہادر

قد طبع فی المطبعۃ المکتبۃ الابراہیمیۃ ببلدۃ حیدرآباد دکن

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

الحمد للہ والمنۃ کہ درین آوان سعادت توامان کتاب جامع برہان المسمی باسم تاریخی

التبویب سنہ ۱۳۶۴ھ

لِلقرآن وَالجامعِ المُسنَدِ الصَّحیح

جلدِ اوّل

مُرتّبہٗ

عالی جناب معلّی القاب نوّاب احسن یار جنگ بہادر

قد انطبع فی المطبعۃ المکتبۃ الابراہیمیۃ ببلدۃ حیدرآباد دکن

فہرست التبویب للقرآن والجامع المسند الصحیح جزء اول

سر نامہ

موجودہ دور مین جب کہ مغربی تہذیب کا سیلاب دین و ملت کی بنیادون سے ٹکرا رہا ہے اور نوخیز فرزندانِ اسلام اپنی متاع اسلامی سے یوماً فیوماً بیگانہ ہوتے جا رہے ہین اس کی سخت ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کن باتوں سے ناخوش۔ اس کو خود اس کے کلام قرآن پاک اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی مین پیش کرون اس لئے خیال تھا کہ حدیث کی مستند ترین کتاب "صحیح بخاری" کی حدیثون کو والد مرحوم کی تبویب القرآن کی ترتیب پر مع ترجمہ و ضروری تفصیل مرتب کیا جائے اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ یہ کام اس گنہگار کے ہاتھون انجام پایا لیکن اس پریشان و عالمگیر جنگ عظیم کے زمانہ مین اس کی اشاعت کے اسباب مساعد نہ ہوتے تھے خدا کا شکر ہے کہ حکومت آصفیہ کے موجودہ صدر اعظم عالیجناب فیض مآب نواب سر سعید الملک حافظ سعید احمد خان لازال محفوفاً بجمیع القابہم کی دینی توجہ سے مجھے اس کے شائع کرنے اور مسلمانون کی خدمت مین پیش کرنے کا موقع ملا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

لہذا مین نہایت فخر کے ساتھ اپنی اس علمی کاوشون کے نتائج کو ممدوح بالقابہ کے اسم گرامی سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہون

گر قبول افتد زہے عز و شرف

احسن یار جنگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ کہ حق تعالیٰ نے امت محمدیہ کو قرآن پاک اور احادیث نبویہ کی خدمت سے شرف بخشا لاکھون درود ہمارے نبی اقدس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کی بدولت امت کو اس سعادت و برکت سے لطف اندوز ہونے کا موقع میسر آیا۔ آپ کے تمام اصحاب و اولاد اور آپ کے تمام متبعین پر پر خدا کی بے شمار رحمتین اور برکتین نازل ہون فقیر الی اللہ الغنی محمد احسن الزمان المخاطب بہ احسن یار جنگ تمام برادران امت کی خدمت مین گذارش کرتا ہے کہ یون تو حضرت والد ماجد مولوی حافظ حاجی وحید الزمان المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری عمر دین کی خدمت مین گذاری لیکن ان تمام دینی خدمتون مین قرآن کریم اور جملہ احادیث صحاح ستہ کے اردو زبان مین ترجمہ کرنے کی خدمت جو حضرت والد مرحوم نے انجام دی ہے الحق وہ اتنا بڑا فرض ہے کہ ایسی دینی خدمت کی مثال ملنی مشکل ہے یعنی اللہ کے کلام اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال عادات، معاملات شکل و شمائل اور آپ کے زمانہ کے واقعات کو ان لوگون کے لئے جو عربی زبان سے واقف نہ تھے اردو مین ترجمہ کر کے اردو جاننے والون کے لئے وقف عام کر دیا۔ اردو دان مسلمان تا قیامت ان کے اس علمی احسان کے بار سے سبکدوش نہین ہوسکتے لیکن ان کی سب سے بڑی خدمت یہ تھی کہ قرآن پاک کی مضمون وار آیتین ایک کتاب موسوم بہ تبویب القرآن مین مختلف عنوان کے تحت جمع کر دین ہر مضمون کے متعلق پوری آیتین نقل کین اور دوسرے خانہ مین ان کا ترجمہ کیا اور حاشیہ پر تفسیر درج کر دی اس حقیر سراپا تقصیر کو گوناگون دنیوی مصروفیتون کی وجہ سے دین کی خدمت کا موقع نہ ملا مگر عرصہ سے یہ تمنا دل مین تھی کہ کوئی دینی خدمت کرون جو باقیات الصالحات رہے

چنانچہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ خدمت کے لئے انتخاب کی گئی۔ خیال ہوا کہ اس کی ہر حدیث سے جس قدر مضامین مستنبط ہو سکتے ہیں ان کی فہرست مرتب کی جائے اور اس فہرست کو ابواب پر تقسیم کیا جائے اور پھر ان ابواب کے تحت وہ تمام حدیثیں یکجا کردی جائیں مگر یہ کام نہایت اہم اور طویل تھا حضرت والد رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کے مضامین کو ایک سو ایک ابواب میں تقسیم کرکے ہر عنوان کے تحت آیتیں جمع کردی تھیں پس ناچیز نے بھی امام ہمام امیر المومنین فی الحدیث کی کتاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی الجامع المسند الصحیح کے مضامین بھی تبویب القرآن کے ابواب پر تقسیم کرکے پوری کتاب کی منتخبہ احادیث ان عنوانوں کے تحت جمع کردی ہیں اور اس کتاب کا تاریخی نام "التبویب للقرآن والجامع المسند الصحیح" (۱۳۶۴ھ) رکھا "شادم از زندگانی خویش کہ کارے کردم"

یہ امر پیش نظر رہے کہ والد مرحوم نے صحیح بخاری کا ترجمہ دو مرتبہ کیا ہے پہلے ترجمہ کا نام تسہیل القاری ترجمہ [illegible] بخاری ہے جو ۱۳۱۲ھ میں مطبع صدیقی لاہور سے شائع ہوا دوسرے [illegible] اور اس کا نام تیسیر البخاری رکھا۔ فہرست مضامین مرتب کرنے میں دوسرا ترجمہ ہی پیش نظر ہے جو مطبع احمدی لاہور سے شائع ہوا تھا۔

آخر میں سخت ناشکری ہوگی اگر میں اپنے فاضل دوست مولینا محمد نعیم صاحب سلمہ اللہ کا شکریہ ادا نہ کروں جن کی محنت میرے اس علمی و دینی کام میں میرے رفیق حال رہی۔ سچ یہ ہے کہ اگر ان کے قیمتی اوقات مجھ کو نہ ملتے تو یہ کام اس قدر جلد اور خاطر خواہ انجام نہ پاتا کاپیوں و پروف کی تصحیح وغیرہ کا جملہ کام انہوں نے انجام دے کر مجھے برابر سبکدوش رکھا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین کی خوشیاں نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

احسن یار جنگ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ہندوستان مین جن حضرات نے قرآن و حدیث کی خدمت کی ہے ان مین عالیجناب مولانا حافظ حاجی مولوی وحید الزمان المخاطب نواب وقار نواز جنگ بہادر کا نام نامی بہت ممتاز ہے صاحب معزیون تو تمام علوم مین بصیرت تامہ رکھتے تھے مگر قرآن و حدیث کی خدمت سے خاص شغف تھا حضرت مولانا شاہ رفیع الدین اور شاہ عبد القادر کے تراجم کے سوا کوئی معروف ترجمہ اردو میں ایسا نہ تھا کہ علوم قرآنیہ کو مسلمانان ہند سمجھ سکیں مذکورہ بالا تراجم بھی قدیم اردو زبان مین تھے عامۃ المسلمین کے لئے ان کا سمجھنا دشوار تھا ایسے وقت مین نواب صاحب موصوف کا ترجمہ گویا پہلا ترجمہ تھا جو شائع ہوا۔ ترجمہ کے سوا صاحب ممدوح نے تبویب القرآن شائع فرمائی جو بہت مقبول ہوئی یہ بھی خیال تھا کہ تبویب القرآن کے ہر عنوان کے تحت وہ صحیح احادیث بھی جمع کر دی جائین جو اس خصوص مین مروی ہوں اس تمنّا کی تکمیل قدرت نے صاحب ممدوح کے فرزند نواب احسن یار جنگ بہادر کے ہاتھوں فرمائی۔ اس زمانہ مین جب کہ دنیا دین سے بیگانہ ہو رہی ہے اس تصنیف کی جس قدر ضرورت ہے اظہر من الشمس ہے کتاب تکمیل ہو چکی ہے باوجود عدم موافقت حالات طباعت جاری ہے مین نے جستہ جستہ اس کتاب کو دیکھا یہ عطر مجموعہ اس قابل ہے کہ ہر مسلم کا مشام جان اس سے تازگی حاصل کرے دعا ہے کہ یہ تالیف مقبول عام ہو اور محترم بھائی نواب احسن یار جنگ بہادر کی محنت شرف قبولیت خاص پائے فقط

عبد القدیر القادری

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اثبات الالٰہ

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ق ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ط وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ (پارہ ا سورۃ البقرۃ رکوع ۳)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا ط وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ○ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۱)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۹)

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

باب خدا کا ثبوت

۱ تم خدا کو کیسے نہیں مانتے پہلے تم بے جان تھے[1] پھر تم میں جان ڈالی پھر تم کو مار ڈالے گا پھر تم کو جلائے گا پھر تم کو اسی کے پاس جانا ہے[2] وہی خدا ہے جس نے تمہارے لئے سب کچھ جو زمین میں ہے[3] بنایا پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار بنائے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے[4]

(پارہ ا سورہ بقرہ رکوع ۳)

۲ اُسی خدا نے تم کو مٹی سے[5] بنایا اور پھر میعاد[6] ٹھیرادی اور ایک (دوسرا) وعدہ ٹھیر چکا ہے۔ اس کے پاس پھر بھی تم اسکی قدرت میں[7] شک کرتے ہو (پارہ، سورہ انعام رکوع ۱)

۳ اور وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو درستی کے ساتھ[8] پیدا کیا

(پارہ، سورہ انعام رکوع ۹)

۴ اور اُسی (خدا) نے تمہارے لئے تارے بنائے کہ جنگل اور دریا کے اندھیروں میں (رات کو) ان سے راہ کا پتہ لگا لو جو لوگ

---

[1] پہلے بیجان تھے یعنی باپ کی پشت میں اور ماں کے پیٹ میں تو پہلی موت سے ۱۲ [2] مراد ہے اور پہلی زندگی سے پیدائش پھر دوسری موت سے مرنا پھر دوسری زندگی سے قیامت میں جی اٹھنا تو قبر کی زندگی پہلی زندگی میں داخل ہے ۱۲ [3] تمہارے لئے یعنی تمہارے فائدے اور استعمال کیلئے بعضوں نے اس آیت سے یہ دلیل لی ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے کیونکہ زمین کی چیزوں میں داخل نہیں ہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اس کے لئے بنائی گئی ہیں اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان لیکن سورۃ النازعات میں فرمایا والارض بعد ذٰلک دحاھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اور اس کو پھیلایا اور اس کی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان کی طرف چڑھا اور اس کو سات طبقوں پر مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے ابن عباس اور مجاہد نے استوی کے معنی ارتفع اور علماء کے کہے ہیں یعنی چڑھ گیا اور بلند ہوا شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی استوی کا ترجمہ چڑھ گیا کیا ہے [4] یعنی حضرت آدم کو باقی سب لوگ اُنکی اولاد ہیں تو گویا سب مٹی سے پیدا ہوئے [5] ہر ایک شخص کی زندگی کی ۱۲ [6] یعنی قیامت کا وقت ۱۲ [7] اور اتنا نہیں سمجھتے کہ جس نے ایک مشت خاک سے تم کو پیدا کر دیا وہ کیا دوبارہ تم کو زندہ نہ کریگا بعضوں نے کہا میعاد سے مراد وہ زمانہ ہے جو پیدائش سے موت تک ہے اور وعدے سے برزخ مراد ہے بعضوں نے کہا میعاد سے دنیا کی مدت اور وعدے سے آدمی کی عمر مراد ہے ۱۲ [8] یعنی عجیب حکمت اور انتظام کے ساتھ جس کے سمجھنے میں بڑی بڑی عقلیں عاجز رہ جاتی ہیں اگر آسمان اور زمین خود بخود اجزا کی حرکت سے بن گئے ہوتے جیسے بیوقوف نیچری کہتے ہیں تو اس طرح حکمت اور دانائی اور انتظام کے ساتھ کبھی نہ ہوتے بلکہ جہاں روشنی کی ضرورت تھی وہاں تاریکی ہوتی جہاں تاریکی چاہئے وہاں روشنی ہوتی ایک دوسرے سے ٹکراتے چلنے اور گھومنے میں گڑبڑ رہتی کوئی کام اپنے معین وقت پر نہ ہوتا ۱۲ [9] تو تاروں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے زینت ہے پہلے آسمان کی اور حفاظت ہے شیطان سرکش سے اس کے سوا جو کوئی تاروں کی تاثیر کا قائل ہو وہ کذاب اور مفتری ہے ۱۲

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ
اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ
فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ
السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ
خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا
قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ
مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۱۲)

علم رکھتے ہیں ان کے لئے ہم نے کھول کر نشانیاں بیان کر دی ہیں اور
اسی (خدا) نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر (تمہارے لئے)
ایک ٹھیرنے کی جگہ ہے اور ایک سونپے جانے کی جو لوگ
سمجھ رکھتے ہیں ان کے لئے ہم نے کھول کر نشانیاں بیان کر دی ہیں
اور اسی (خدا) نے آسمان سے پانی برسایا پھر اسی پانی سے ہم
نے ہر چیز کے سوتے نکالے پھر ان سے ہری ہری کونپلیں
(یا شاخیں) نکالیں ان سے ہم گتھے ہوئے (جڑے ہوئے)
دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے (زمین پر)
لٹکے ہوئے (یا جھکے ہوئے) اور انگور کے باغ اور
زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے (صورت
میں) ملتے ہیں اور (مزے میں) نہیں ملتے۔ ان چیزوں
کے پھل دیکھو جب یہ پھلیں اور ان کا پکنا دیکھو
بے شک ان چیزوں میں ایمان
والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔
(پارہ ۷ سورہ انعام رکوع ۱۲)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ
وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ
مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۷)

اور وہی خدا ہے جس نے باغ پیدا کئے۔ چھتریوں پر چڑھے ہوئے
اور بے چڑھے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیت (اناج
کے) جن کے پھل طرح طرح کے ہیں اور زیتون اور انار
جو (دیکھنے میں) ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور (مزے میں)
نہیں ملتے (پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۱۷)

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا
تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ثَمٰنِيَةَ
اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ

اور چوپائے جانوروں میں سے اس نے بوجھ لادنے والے اور
زمین سے لگے ہوئے پیدا کئے (لوگو) خدا نے جو تم کو رزق دیا اس
میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو کیونکہ وہ
تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور نر و مادہ ملا کر آٹھ قسم ہیں (یعنی
چار جوڑے) دو بھیڑ میں (نر اور مادہ) اور دو بکری
میں (نر اور مادہ) (اے پیغمبر) کہہ دے

۱ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے ۱۲ ۲ ٹھیرنے کی جگہ ماں کا پیٹ یا باپ کی پیٹھ یا زمین کی سطح یا قبر یا دنیا یا دوزخ یا بہشت اور سونپے جانے کی جگہ ماں کا پیٹ یا باپ کی پیٹھ یا قبر یا آخرت یا دنیا اور اکثر کا یہ قول ہے کہ ٹھیرنے کی جگہ سے ماں کا پیٹ یا دنیا مراد ہے اور سونپے جانے کی جگہ سے باپ کی پیٹھ یا قبر مراد ہے ۱۲ ۳ ان نشانیوں کا سمجھنا ذرا اوروں نشانیوں سے مشکل ہے وہ آفاقی تھیں یہ انفسی ہیں اس لئے یہاں سمجھ کا لفظ فرمایا اور وہاں علم کا ۱۲ ۴ یا کوے یا انگور کے یا سوئے ۵ یا ایک کے پتے دوسرے کے پتے سے ملتے ہیں لیکن پھل نہیں ملتے ۶ پہلے کچا ہوتا ہے پھر رنگ بدلتا ہے بڑا ہوتا جاتا ہے پھر گدرا ہوتا ہے پھر خوب پک کر خود بخود گر پڑتا ہے ۱۲ ۷ ٹٹوں اور ستونوں پر جیسے انگور اور دوسری بیلیں کے لئے باندھتے ہیں ۱۲ ۸ زمین پر پھیلے ہوئے جیسے جنگلی انگور یا خربوزہ یا وہ درخت جو جڑ پر کھڑے ہوتے ہیں۔ مثلاً ۱۰ ۹ انجیر آم وغیرہ ۱۲ ۱۰ ہر ایک کا مزہ جدا ہے ۱۲
۱۱ ابن مسعودؓ نے کہا زمین سے لگے ہوئے بالکل چھوٹے اونٹ جن پر بوجھ لادا نہیں جاتا۔ ابن عباسؓ نے کہا بوجھ لادنے والے جیسے اونٹ اور زمین سے لگے ہوئے وہ جانور جو لادنے کے لائق نہیں ہیں ان کا گوشت کھاتے ہیں ابو العالیہ نے کہا جیسے بھیڑ بکری ۱۲ قرآن میں ثمانیۃ ازواج ہے عربی زبان میں ایک ایک کو بھی زوج کہتے ہیں چونکہ وہ دوسرے کا جوڑ ہوتا ہے دو بھیڑ کے نر و مادہ یعنی مینڈھا اور بھیڑ عربی میں کبش اور نعجہ اور دو بکری نر اور مادہ یعنی بکرا بکری عربی میں تیس اور عنز ۱۲۔

ءٰۤالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۙ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ ءٰۤالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۷)

کیا خدا نے دونوں[1] نروں[2] کو حرام کیا ہے یا دونوں مادوں کو (بھیڑ اور بکری کو) یا دونوں مادوں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اُسے کو اگر تم سچے ہو تو مجھ کو سند کے[3] ساتھ بتاؤ اور اونٹ میں سے دو (نر اور مادہ) اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ) (اے پیغمبرؐ) کہہ دے کیا خدا تعالیٰ نے دونوں نروں کو حرام[4] کیا ہے یا دونوں مادوں[5] کو یا دونوں مادوں کے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اس کو کیا تم اس وقت حاضر تھے جس وقت اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا (پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۱۷)

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖؗ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۲۰)

اور وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب[6] بنایا اور تم میں سے ایک کے درجے دوسرے پر بلند[7] کئے اس لئے کہ تم کو جو دیا ہے اس میں[8] تم کو آزمائے بے شک تیرا خدا جلد سزا دینے والا ہے اور (اس کے ساتھ ہی) وہ بخشنے والا مہربان (بھی[9]) ہے (پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۲۰)

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ۝ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۷)

اور وہی خدا ہے جو مینہ سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے وہ خوش خبری دیتی ہیں یہاں تک کہ جب یہ ہوائیں بوجھل بادل کو لاد لاتی ہیں تو ہم اس کو مری (اجاڑ سوکھی) بستی کی طرف ہانک لیجاتے ہیں پھر وہاں پانی برساتے ہیں پھر پانی سے ہر قسم کے پھل اُگاتے ہیں اسی طرح[10] ہم مردوں کو بھی (زمین سے[11]) نکالیں گے[12] تاکہ تم سوچو[13] اور جس بستی کی مٹی اچھی ہے وہاں خدا کے حکم سے پیداوار (پاک) اچھی ہوتی ہے اور جس کی مٹی خراب ہے وہاں پیداوار نہیں ہوتی مگر مشکل[14] سے ہم اسی طرح[15] پھیر پھیر کر اپنی نشانیاں ان لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں جو شکر گزار ہیں[16] (پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۷)

---

[1] ان بھیڑ بکری میں سے ۱۲ [2] یعنی مینڈھے اور بکرے کو ۱۲ [3] مشرکوں کو قائل کرنا منظور ہے کہ یہ جانور حرام کیسے ہو سکتے ہیں اگر نر حرام ہے تو پھر سب نر حرام ہونگے اور اگر مادہ حرام ہے تو سب مادے حرام ہوں گے اگر بچہ حرام ہے جو ماں کے پیٹ میں ہے تو نر اور مادہ دونوں حرام ہوں گے کیونکہ ہر ایک جانور نر ہو یا مادہ اپنی ماں کے پیٹ میں بچہ رہ چکا ہے ۱۲ [4] اور ہرن بکری میں داخل ہے اور نیل گائے بھینس میں۔ گو رخر گائے بیل میں یہ جانور عرب میں اتنے زیادہ نہیں ہیں مشہور وہی چار قسمیں ہیں چوپایوں کی جو قرآن میں بیان ہوئیں یعنی بھیڑ بکری اونٹ گائے ۱۲ [5] یعنی اونٹ اور بیل کو ۱۲ [6] یعنی اونٹنی اور گائے کو [7] کوئی امیر ہے کوئی غریب کوئی پہلوان ہے کوئی کمزور کوئی عقلمند ہے کوئی بیوقوف ۱۲ ...... [8] کہ امیر امیری کا شکر کرتا ہے یا نہیں اور فقیر فقیری میں صبر کرتا ہے یا نہیں [9] اگرچہ یہ عذاب قیامت میں ہوگا مگر ہر چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے یا دنیا کا عذاب مراد ہے کافروں کی تباہی مسلمانوں کے ہاتھ سے جو بہت جلد ہوئی مدینہ میں آتے ہی آنحضرت صلعم نے چند ہی سال میں مکہ فتح کر لیا قریش کے کافر ذلیل ہوئے قید ہوئے قتل کئے گئے نکالے گئے ۱۲ [10] جیسے ہم پانی سے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں [11] انکو زندہ کریں گے یہ مثالیں ہم اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ تم سوچو ۱۲ [12] اور غور کرو کہ جس نے مری ہوئی زمین کو دم بھر میں زندہ کر دیا مرے ہوئے آدمی کو بھی زندہ کر سکتا ہے [13] یا تھوڑی وہ بھی نکمی ۱۲ [14] بعضوں نے کہا کہ اس آیت میں اس بستی سے جس کی مٹی اچھی ہے مومن کا دل اور اس بستی سے جس کی مٹی خراب ہے منافق کا دل مراد ہے ۱۲ [15] اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور اس کا کلام دل لگا کر سنتے ہیں ۱۲

[6] اپنا یا اگلی امتوں کا ایک امت فنا ہو جاتی ہے اور دوسری اس کی جگہ قائم ہوتی ہے تو گویا اس کی نائب ٹھیری ۱۲

الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَي الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۴)

یہ کہہ اچھا تو پھر[۱] تم شرک سے کیوں نہیں بچتے[۲] یہی تو اللہ تعالیٰ ہے تمہارا سچا مالک[۳] اور سچ بات معلوم ہوجانے پر اس کو نہ ماننا گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے تم کدھر پھرے جارہے[۴] ہو (اے پیغمبرؐ) اسی طرح تیرے مالک کا فرمانا ان گنہ گاروں پر پورا ہوا کہ وہ ایمان لانے والے نہیں

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۴)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۷)

خدا وہی[۱۳] ہے جس نے رات کو اس لئے بنایا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو اس لئے کہ دیکھو بھالو[۵] اس میں سننے والوں[۶] کے لئے البتہ نشانیاں ہیں (پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۷)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَي الْمَاۗءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (پارہ ۱۲ سورۃ ھود رکوع ۱)

اور وہی[۱۴] خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین[۷] بنائے اور اس کا تخت پانی[۸] پر تھا کہ تم کو آزمائے[۹] کون تم میں اچھے کام کرتا ہے اور (اے پیغمبرؐ) اگر تو ان کافروں سے کہے کہ تم بے شک مرنے کے بعد بھی اٹھو گے تو وہ کافر ضرور کہیں گے یہ (تمہاری بات) تو ایک کھلے جادو کی طرح ہے اور بس[۱۰] (پارہ ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۱)

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ

اللہ[۱۵] وہ (قدرت والا) ہے جس نے آسمانوں کو بے سہارے[۱۱] اونچا (کھڑا) کیا تم دیکھ رہے ہو پھر عرش پر چڑھا اور چاند اور سورج کو کام پر لگایا ہر ایک ایک ٹھیری ہوئی مدت تک چل رہا ہے[۱۲] سارے جہان کا انتظام کرتا ہے اپنی (قدرت کی) نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہے اس لئے کہ تم کو اپنے مالک کے ملنے کا یقین[۱۳] ہو اور اسی خدا نے زمین کو پھیلایا اور اس میں تھامنے والے پہاڑ اور دریا[۱۴] بنائے اور ہر قسم کے میووں

۱؎ جب اللہ تعالیٰ ہی ان سب چیزوں کا مالک ہے اسی نے سب کو پیدا کیا ہے ۱۲ ۲؎ اور ایسے مالک ذی اختیار سے نہیں ڈرتے ۱۲ ۳؎ جو سب کام کرتا ہے ۱۲ ۴؎ حق کو چھوڑ کر کہاں بھٹکتے ۱۲ ۵؎ دن کو ہر چیز کا دکھانے والا بنایا ۶؎ جو غور سے سنتے ہیں ۱۲ ۷؎ دن سے مراد وقت ہے یعنی چھ وقتوں میں ۱۲ ۸؎ معلوم ہوا کہ پانی آسمان اور زمین سے پہلے موجود تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ کا تخت ۱۲ ۹؎ اس نے دنیا کو اس لئے بنایا ۱۲ ۱۰؎ جیسے جادو کی حقیقت کچھ نہیں ہوتی ایک خیال بندی ہے اسی طرح یہ قرآن اور تمہاری باتیں بھی جادو کی طرح ہیں دھوکا اور مکر ہیں ۱۲ ۱۱؎ کہ آسمان میں کوئی (کھمبا) ستون نہیں ہے اور خود بخود اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہے۔ ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور قتادہ اور بہت تابعین سے یہ منقول ہے کہ آسمان قبہ کی طرح ہے آسمان تو آسمان اس میں جو تارے ہیں وہ بعضے ایسے ہیں کہ زمین سے لاکھوں حصے زیادہ بڑے ہیں سورج ۱۴ لاکھ زمین کے برابر ہے اور مشتری ایک ہزار زمین کے برابر پھر یہ سب اپنے مقام پر قائم اور گھوم رہے ہیں ایک تل برابر ادھر ادھر نہیں سرکتے یہ اس قادر کریم کی قدرت ہے ۱۲ ۱۲؎ یعنی قیامت تک اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین ٹھیری ہوئی ہے اور چاند اور سورج اس کے گرد گھوم رہے ہیں اگلے حکیموں کا یہی قول تھا ۱۲ ۱۳؎ تو سمجھو کہ جو ایسا قادر کریم ہے اس کو مرنے کے بعد پھر جلا دینا کیا مشکل ہے ۱۲ ۱۴؎ دریا اکثر پہاڑوں سے نکلے ہیں ۱۲ ۱۵؎ جیسے یہ ثابت ہوگیا کہ سچ کے بعد کچھ نہیں مگر گمراہی ۱۲

وَّاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝
وَفِى الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ
صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۙ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا
عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۱)

هُوَ الَّذِىْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ
الثِّقَالَ ۚ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ
يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ
فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۲)

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِى اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى (پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۲)

هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ

کا ایک ایک جوڑا دو دو کا اس میں پیدا کیا[1] رات سے دن کو چھپا لیتا
ہے بے شک ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں
جو سوچتے بچارتے[2] ہیں اور (خود) زمین میں (طرح طرح کے)
ٹکڑے ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے[3] اور انگور کے
باغ ہیں اور کھیت ہیں اور کھجور کے درخت دو شاخے (اور
جڑا ایک) اور الگ الگ جڑ والے سب کو ایک ہی پانی
دیا جاتا ہے اور (باوجود اس کے) ہم مزے میں ایک
کو دوسرے پر بڑھاتے ہیں[4] بیشک
ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے
(قدرت کی) نشانیاں ہیں جو عقل
رکھتے ہیں[5]

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۱)

وہی خدا ہے جو تم کو ڈرانے[6] کو اور امید[7] دلانے کو بجلی کی چمک
دکھلاتا ہے اور بوجھل[8] بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور گرج (کڑک)
اس کی تعریف کی تسبیح[9] پڑھتی ہے اور فرشتے بھی[10] ڈر کے
مارے اور وہی (خدا) کڑاکے بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا
ہے ان کو گراتا ہے[11] اور وہ (کافر) اللہ تعالیٰ کے مقدمے
میں جھگڑتے ہیں[12] حالانکہ اللہ تعالیٰ
کی پکڑ بہت سخت ہے

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۲)

ان کے پیغمبروں نے (ان سے) کہا کیا (تم کو) خدا میں (بھی) شک[13]
ہے جو آسمانوں اور زمین کا انوکھا پیدا کرنے والا
ہے وہ تم کو بلاتا[14] ہے اس لئے کہ تمہارے
گناہ معاف[15] کر دے اور ایک مدت
مقرر تک تم کو مہلت دے[16]

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۲)

وہی خدا ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا
اس میں سے کچھ تمہارے پینے کا ہے اور کچھ ایسا ہے جس سے

---

[1] جوڑے سے مراد نر اور مادہ ہیں جیسے علم نباتات میں ثابت ہوا ہے کہ ہر قسم کے درختوں میں نر اور مادہ دونوں ہوتے ہیں ۱۲ [2] یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس قسم کی حکمت اور باریکی کے ساتھ ہر ایک چیز خود بخود پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کوئی حکیم بنانے والا نہ ہو اور وہی خدا ہے ۱۲ [3] اور ہر ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے مختلف ہے کوئی سخت کوئی نرم کوئی شور کوئی شیریں کوئی پتھریلی کوئی ریتلی کوئی ریگڑ کوئی کالی کوئی سرخ کوئی چلکا کوئی بے مسب کوئی کہرہا ...... [4] یا مزے اور شکل اور بو اور مقدار اور شیرینی اور ترشی میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں ۱۲ [5] آدمی کو دیکھو ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ ایک ہی ملک ایک ہی غذا ایک ہی ہوا میں دو لڑکے پیدا ہوتے ہیں ایک ذہین ایک کند ذہن دوسرا ذہین ایک خوبصورت دوسرا بدشکل ایک نیک بخت دوسرا شرارت کا بھرا ہوا ۱۲ [6] کہیں ایسا نہ ہو زمین پر گرے ۱۲ [7] شاید پانی برسے ۱۲ [8] پانی سے بھرے ہوئے ۱۲ [9] دوسری آیت میں ہے کہ ہر چیز اسکی تسبیح کرتی ہے اگر سچ پوچھئے تو ہر چیز میں ایک طرح کی جان ہے جو امر الٰہی کو سمجھتی ہے اور ہر وقت اسکی پاکی بیان کرتی ہے آسمان زمین پہاڑ چاند سورج درخت ان سب کی نسبت بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو سمجھ اور ادراک ہے ۱۲ [10] اسکی تسبیح پڑھتے ہیں ۱۲ [11] کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک کافر کے پاس کسی کو بھیجا اسلام کی دعوت دینے کے لئے وہ مردود کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا رسول کون ہے اور اللہ کیا ہے سونے کا ہے یا چاندی کا اس پر بجلی گری اور کھوپری اڑا لے گئی اس پر یہ آیت اتری ۱۲ [12] کبھی خود خدا کا انکار کرتے ہیں کبھی اس کی قدرتوں کا کبھی اس کے پیغمبروں کا [13] کہ وہ موجود ہے یا نہیں اور وہ اکیلا ہے یا نہیں ۱۲ [14] ایمان اور توحید کی طرف ۱۲ [15] یعنی سب گناہ یا بعضے گناہ جو حقوق العباد نہیں ہیں ۱۲ [16] یعنی دنیا میں موت کے وقت تک تم کو عذاب سے محفوظ رکھے ۱۲

مِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۙ۝ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۙ۝ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۲)

درخت اُگتے ہیں جن میں (جانوروں کو) چراتے ہو[۱] اسی پانی سے خدا تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے میوے اُگاتا ہے جو لوگ سوچتے ہیں ان کے لئے اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور اُسی خدا نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں[۲] لگایا اور تارے بھی اس کے حکم سے تابعدار ہیں بیشک جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کیلئے ان چیزوں میں نشانیاں ہیں اور جو چیزیں اس نے زمین میں تمہارے لئے پیدا کی ہیں کئی رنگ[۳] کی ان میں بھی ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں (اس کی قدرت کی) نشانی ہے اور اُسی خدا نے سمندر کو (بھی) تمہارے کام میں لگا دیا اس لئے کہ اس میں سے شکار کر کے تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے[۴] زیور (موتی مونگا وغیرہ) نکال کر پہنو اور تو دیکھتا ہے کشتیاں (پانی کو) چیرتی ہوئیں اس میں چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم خدا کا فضل تلاش کرو اور اس[۵] لئے کہ تم شکر کرو اور اسی (خدا) نے زمین میں بھاری بھر کم پہاڑ گاڑے ایسا نہ ہو وہ اِدھر اُدھر تم کو لے کر جھکے اور اس میں تم کو راہ ملنے کے لئے ندیاں اور رستے[۶] بنائے اور (بہت سی) نشانیاں[۷] اور ستاروں سے بھی ان کو رستہ[۸] ملتا ہے

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۲)

رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۷)

۱۹
لوگو تمہارا مالک وہ ہے جو سمندر میں تمہارے لئے جہاز چلاتا ہے اس لئے کہ تم اس کا فضل چاہو[۹] بے شک وہ تم پر مہربان[۱۰] ہے (پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۷)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۳)

۲۰
اور وہی (خدا) ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند (اور تارے) ہر ایک (اپنے) ایک آسمان میں تیر رہے[۱۱] ہیں۔ (پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۳)

---

[۱] گھاس چارے وغیرہ کے درخت ۱۲ [۲] تمہارے کام میں لگے ہوئے ہیں ۔ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند ۔ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ۔ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ۔ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ۔ سید علامہ نے کہا اس آیت سے رد ہوا نجومیوں کا جو سمجھتے ہیں کہ ان تاروں کی حرکت سے دنیا میں طرح طرح کے واقعات رونما ہوسکتے ہیں تارے بیچارے کیا کر سکتے ہیں وہ تو حکم کے تابع ہیں جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کے حکم سے ہوتا ہے ۱۲ [۳] طرح طرح کی شکل اور صورت کی وہ سب تمہارے کام میں لگے ہیں تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اس میں داخل ہیں ۱۲ [۴] سمندر سے یہ بھی فائدہ ہے ۱۲ [۵] یعنی اس میں سفر کر کے سوداگری کرو اور نفع کماؤ [۶] اگر زمین میں پہاڑ اور ندی نالے راستے نہ ہوتے سطح صاف سے یکساں ہوتی تو لوگ راہ بھول جاتے کہیں سے کہیں جا پڑتے ۱۲ [۷] ٹیلہ اونچا نیچا جھاڑی جنگل وغیرہ ۱۲ [۸] جہاں خشکی نہیں ہے دریا ہے وہاں زمین کے نشان نام تک نہیں پاتے تو ستاروں کو دیکھ کر سفر کرتے ہیں اور قریش کے لوگ خشکی کے سفر میں بھی ستاروں سے راہ پہچانتے ہیں ۱۲ [۹] سوداگری کر کے روپیہ پیدا کرو ۱۲ [۱۰] اگر اس کی مہربانی نہ ہوتی تو سمندر میں جہاز نہ چل سکتے اور ساری سوداگری اٹ جاتی ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں نہ جا سکتا ۱۲ [۱۱] جیسے مچھلی پانی میں تیرتی ہے اور پانی اس کو روک نہیں سکتا اسی طرح یہ بھی رکتے نہیں تیزی کے ساتھ اپنے اپنے دائرہ پر گھوم رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی قدرت اس سے معلوم ہوتی ہے کہ کوئی تارہ یا چاند یا سورج اپنے دائرہ سے چاول بھر ادھر سے ادھر نہیں ہوتا اور ٹھیک وقت پر ایک پلک کا بھی فرق نہیں ہوتا اپنے معین مقام پر پہنچتے ہیں ایسا انتظام بغیر خداوند کریم کے ہرگز نہیں ہو سکتا ۱۲

وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ۝ (پارہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۹)

[21] اور اسی نے (پہلی بار جب تم بیجان تھے) تم کو جلایا پھر تم کو مارڈالیگا پھر (حشر کے دن) تم کو جلائے گا۔ بے شک آدمی[1] بڑا ناشکرا ہے
(پارہ ۱۷ سورہ حج رکوع ۹)

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ (پارہ ۱۸ سورۃ المومنون رکوع ۵)

[22] اور وہی (خدا) ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم (ان نعمتوں کا) بہت کم شکر کرتے ہو[2] اور وہی (خدا) ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا[3] اور اسی کے پاس (قیامت کے دن) اکٹھے کئے جاؤ گے اور وہی (خدا) ہے جو (مردوں کو) جلاتا ہے اور مارتا ہے اور رات دن کا ہیر پھیر بھی وہی کرتا ہے[4] کیا تم کو عقل نہیں[5]
(پارہ ۱۸ سورہ مومنون رکوع ۵)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۝ (پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان رکوع ۵)

[23] اور وہی (خدا) ہے جس نے رات کو تمہارا اوڑھنا (پردہ) اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو جی اٹھنا بنایا[6] اور وہی (خدا) ہے جس نے اپنی رحمت (اترنے) سے (یعنی پانی برسنے سے) پہلے اس کی خوشخبری[7] دینے کے لئے ہواؤں کو بھیجا اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی بھیجا اس لئے کہ ہم اس کی وجہ سے مری ہوئی بستی کو زندہ کریں[8] اور اپنی خلقت میں سے بہت سے جانوروں اور آدمیوں کو پلائیں
(پارہ ۱۹ سورہ فرقان رکوع ۵)

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ۝ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝ پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان رکوع ۵)

[24] اور وہی (خدا) ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا کر بہایا ایک تو میٹھا ہے خوب میٹھا[9] اور دوسرا کھاری بہت کھاری (یا کڑوا) اور دونو کے بیچ میں (ظاہری یا اپنی قدرت کی) ایک آڑ اور مضبوط روک بنائی[10] اور وہی (خدا) ہے جس نے پانی (نطفے) سے آدمی کو بنایا پھر خون اور دامادی کا رشتہ اس کے لئے قائم کیا[11] اور (اے پیغمبر) تیرا مالک قدرت والا ہے جو چاہے وہ کرسکتا ہے[12] (پارہ ۱۹ سورہ فرقان رکوع ۵)

---

[1] اللہ تعالیٰ کے اس قدر احسان ہیں جو شمار نہیں ہو سکتے مگر آدمی احسان فراموشی کرکے خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے اور بعضے تو خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو معبود بناتے ہیں نمک حرام کمبخت ناشکرے ۱۲ [2] کان سے نصیحت سنتے ہیں اور آنکھ سے خدا کی قدرتیں دیکھتے ہیں اور دل سے یقین کرتے ہیں ۱۲ [3] چاروں طرف تمہاری نسل پھیلائی ہے ۱۲ [4] پہلے رات آتی ہے پھر دن پھر رات پھر دن اسی طرح یا رات گھٹتی ہے تو دن بڑھتا ہے دن گھٹتا ہے تو رات بڑھتی ہے ۱۲ [5] کہ یہ سب اسی خداوند کریم کی قدرت ہے پھر حشر کا کیوں انکار کرتے ہو معلوم ہوا وہ سمجھ کر انکار نہیں کرتے ۱۲ [6] گویا رات کو سونا گویا ہے جیسے مرجانا اور دن کو جاگنا جیسے مرکر جی اٹھنا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اللہ کی فطرت یہی ہے کہ آدمی رات کو سوئے اور دن کو جاگے کام کاج کرے روٹی کمائے جو کوئی رات کو کام کاج کرے اور دن بھر سویا کرے وہ فطرت الٰہی کے خلاف کرتا ہے ۱۲ [7] جب مینہ برسنے کو ہوتا ہے تو پہلے پوربی اتری دکنی ہوائیں چلتی ہیں جن سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اب بارش آتی ہے گویا یہ ہوائیں پانی کی خوشخبری دیتی ہیں جو ہوا اتر سے آئے اس کو عربی میں شمال اور جو دکن سے آئے اس کو جنوب اور جو پورب سے آئے اس کو صبا اور جو پچھم سے آئے اس کو دبور کہتے ہیں دبور کو عرب لوگ منحوس سمجھتے ہیں کہتے ہیں عاد کی قوم اسی ہوا سے ہلاک ہوئی تھی ۱۲ [8] وہاں کی زمین ترو تازہ ہو جائے ۱۲ [9] پیاس بجھانے والا ۱۲ [10] اس کی وجہ سے دونو پانی ملتے نہیں میٹھا میٹھا رہتا ہے اور کھاری کھاری رہتا ہے میٹھے دریا جیسے گنگا جمنا۔ اٹک۔ گھاگھرا۔ فرات۔ جیحوں۔ نیل وغیرہ اور کھاری سمندر ان دونوں میں ایک مضبوط آڑ ہے یعنی زمین جو دونو پانیوں کو ملنے نہیں دیتی بعضوں نے کہا دجلہ بغداد میں ہے کوسوں تک سمندر میں بہتا ہے اس کا پانی میٹھا رہتا ہے [11] یعنی کسی کا بیٹا بیٹی اور کسی کا داماد بہو ۱۲ [12] قرابت دو طرح کی ہوتی ہے ایک نسبی جیسے باپ بیٹا بیٹی دادا پوتا پوتی۔ بھائی۔ بہن۔ چچا بھتیجا۔ بھتیجی۔ نانا۔ نواسا۔ نواسی۔ پھوپی۔ خالہ ماموں وغیرہ دوسرے سببی جو نکاح کے رشتے سے پیدا ہوتی ہے یعنی سسرالی قرابت ۱۲

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا ۰ (پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان رکوع ۶)

۲۵ اور وہی (خدا) ہے جس نے اس شخص کے لئے جو (خدا کی قدرتوں میں) غور کرنا چاہتا ہے (یا اس کی نعمتوں کا) شکر کرنا چاہتا ہے رات اور دن کو ایک کے پیچھے[1] ایک (آتے جاتے) بنایا۔

(پارہ ۱۹ سورہ فرقان رکوع ۶)

وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۰ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۳)

۲۶ اور وہی (خدا) ہے جو شروع میں پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ پیدا کریگا اور دوبارہ بنانا اُس پر (پہلی بار بنانے سے) زیادہ آسان[2] ہے اور جو بات آسمان اور زمین میں سب سے بڑھ چڑھ کر ہے وہ اس میں موجود[3] ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

(پارہ ۲۱ سورہ روم رکوع ۳)

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۰ (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب رکوع ۶)

۲۷ وہی (خدا) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لئے) دعا کرتے ہیں) اس لئے کہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکالکر (اسلام کی) روشنی میں لائے اور وہ ایمانداروں پر مہربان ہے۔

(پارہ ۲۲ سورہ احزاب رکوع ۶)

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ (پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۵)

۲۸ وہی (خدا) ہے جس نے تم کو زمین میں (اگلوں) کا جانشین بنایا[4]

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۵)

هُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمْ اٰیٰتِهٖ وَیُنَزِّلُ لَکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا یَتَذَکَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ۰ (پارہ ۲۴ سورۃ المومن رکوع ۲)

۲۹ وہی (خدا) ہے جو تم کو نشانیاں دکھلاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لئے روزی اتارتا ہے[5] اور نصیحت وہی مانتا ہے جو (خدا کیطرف) رجوع ہوتا ہے[6]

(پارہ ۲۴ سورہ المومن رکوع ۲)

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُکُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّکُمْ ثُمَّ لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۰ هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۰ (پارہ ۲۴ سورۃ المومن رکوع ۷)

۳۰ وہی (خدا) ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر تمہاری نسل نطفے سے پھر پھٹکی سے قائم کی پھر بچہ سا تم کو نکالتا ہے پھر (تم کو پرورش کرتا ہے) اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو (پھر تم کو زندہ رکھتا ہے) اس لئے کہ تم بوڑھے بنو اور کوئی تم میں ان وقتوں سے پہلے ہی مرجاتا ہے[7] اور (یہ سب) اس لئے کہ تم (اپنے) مقرر وعدے تک پہنچو[8] اور اس لئے کہ تم سمجھو[9] وہی خدا جلاتا ہے اور مارتا ہے تو جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اس سے فرماتا ہے ہوجا وہ ہوجاتا ہے[10]

(پارہ ۲۴ سورہ مومن رکوع ۷)

---

[1] یا ایک کو ایک کا قائم مقام بنایا یعنی اگر رات کو کوئی عبادت فوت ہوجائے تو دن کو پڑھے اور جو دن کو فوت ہوجائے تو رات کو پڑھ لے ۱۲ [2] اللہ کو تو ہر چیز آسان ہے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں چیز اس پر فلاں چیز سے زیادہ آسان ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ تمہاری نظر میں زیادہ آسان ہے کیونکہ دوبارہ بنانے کو پہلی بار بنانے سے ہم لوگ آسان سمجھتے ہیں ۱۲ [3] کوئی اس کے جوڑ کا نہیں وہ اکیلا ہے یا تمام عمدہ صفات کا مجموعہ ہے یہ بات کسی مخلوق میں نہیں ہے کہ اس کی سب صفتیں عمدہ ہوں اور تمام کمالات کا مجموعہ ہوں۔ [4] وہ مرگئے تم ان کی جگہ قائم مقام ہوئے [5] پانی برساتا ہے اس سے تمہاری روزی پیدا ہوتی ہے [6] کیونکہ منکر کو نصیحت فائدہ نہیں دیتی ۱۲ [7] کوئی بچپنے میں مرجاتا ہے جوان ہونے نہیں پاتا کوئی جوانی میں بوڑھا ہونے نہیں پاتا ۱۲ [8] اس عمر تک جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھی یا قیامت تک ۱۲ [9] جہاں کا کوئی حاکم مختار ہے جس کے حکم سے سب کام ہوتے ہیں اگر ہر آدمی کی عمر یکساں ہوتی تب یہ گمان ہوتا کہ آب و ہوا اور زمین کا یہ اثر ہے نہیں ایک ملک ایک ہی پانی ایک ہی ہوا پھر کوئی بوڑھا ہو نسل ہونے تک جیتا ہے کوئی جوانی یا بچپنے ہی میں مرجاتا ہے کہتے ہیں آدمی تیس برس تک بچہ ہے پھر تیس سے چالیس تک جوان ہے پھر چالیس سے آخر عمر تک بوڑھا ہے ۱۲ [10] بس حکم کی دیر ہے اور کوئی سامان درکار نہیں ۱۲

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ۚ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ ۞ ثُمَّ اسْتَوٰى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۞ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحٰى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ ۖ وَحِفْظًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۞ (پارہ ۲۴ سورۃ حٰمٓ السجدہ رکوع ۲)

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۙ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۳)

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۞ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۳)

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۞ (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۷)

[۴۱] کہدے کہ کیا تم اس (خدا) کو نہیں مانتے جس نے دو دن میں زمین بنائی اور تم (دوسروں کو) اس کے برابر والے سمجھتے ہو (حالانکہ) وہ تو سارے جہان کا مالک ہے اور اس میں بھاری بھر کم پہاڑ اوپر کو بنائے اور اس میں برکت رکھی اور وہاں کے (رہنے والوں کے لئے) خوراکوں کا بندوبست[۱] کیا۔ یہ سب چار دن[۲] میں ہوا ٹھیک پوچھنے والوں[۳] کے لئے۔ پھر پروردگار آسمان کی طرف چڑھا وہ ایک دھواں سا تھا اور آسمان اور زمین سے فرمایا خوشی سے خواہ زبردستی سے میرا حکم مانو دونوں نے عرض کیا ہم خوشی سے تیرا حکم بجا لانے کو حاضر ہیں پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر ایک آسمان میں جو کام کرنا تھا کیا اور ہم نے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو چراغوں (تاروں) سے سجایا اور اس کی حفاظت[۴] کی یہ انتظام اس خدا کا ہے جو زبردست ہے علم والا

(پارہ ۲۴ سورہ حم سجدہ رکوع ۲)

[۴۲] اور وہی (خدا) تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (ان کی) برائیاں معاف کر دیتا ہے اور جو تم کرتے ہو وہ جانتا ہے۔

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۳)

[۴۳] اور وہی (خدا) ہے کہ (بندے) جب (بارش سے) ناامید ہو جاتے ہیں اس وقت مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت[۶] پھیلا دیتا ہے اور وہی کام بنانے والا تعریف کے لائق ہے

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۳)

[۴۴] اور اسی خدا کی پوجا آسمان میں ہوتی ہے اور اسی خدا کی زمین[۷] میں اور وہ حکمت والا ہے سب جانتا ہے

(پارہ ۲۵ سورہ زخرف رکوع ۷)

[۱] ہر ملک میں نئی نئی طرح کی خوراک اور کھانے پینے کی چیزیں کہیں چاول پیدا ہوتا ہے کہیں گیہوں کہیں جوار کہیں میوے ۱۲ [۲] دو دن یعنی اتوار اور پیر کو زمین کی پیدائش اور منگل اور بدھ کو پہاڑوں کی پیدائش اور خوراک کا بندوبست۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اتوار اور پیر کے دن زمین کو بنایا اور منگل کے دن اس کی پیداوار کو اور بدھ کے دن درخت اور پتھر اور پانی اور آبادی اور جنگل وغیرہ کو یہ سب چار دن ہوئے اور جمعرات کے دن آسمان کو بنایا اور جمعہ کے دن تاروں کو اور سورج اور چاند کو اور اسی دن شام کو آدم کو بنایا پھر عرش پر بیٹھا یہود کہنے لگے پھر اللہ تعالیٰ نے آرام لیا اس پر آپ غصہ ہوئے اور یہ آیت اتری ولقد خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینہما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب یعنی ہم نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے بنائے اور ہم کو کوئی تھکن نہیں ہوئی مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ ہفتہ کے دن مٹی پیدا کی اور اتوار کے دن پہاڑ اور پیر کے دن درخت اور منگل کے دن بری چیزیں اور بدھ کے دن روشنی اور جمعرات کے دن جانور اور جمعہ کے دن عصر کے بعد آدم کو پیدا کیا ۱۲ [۳] یعنے جو لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ زمین اور پہاڑ وغیرہ سب کتنے دن میں بنائے گئے ان کا جواب یہ ہے کہ ٹھیک چار دن میں بنائے گئے ۱۲ [۴] زمین اور وہاں کا سب سامان پیدا کرنے کے بعد ۱۲ [۵] شیطان وہاں خبر چرانے کو جانہیں سکتے [۶] لوگ ہزاروں تدبیریں کرتے ہیں کہ بارش عمدہ ہو مگر ان کی ایک نہیں چلتی آخر ناامید ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے پانی برستا ہے اور ملک آباد ہو جاتا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ لوگ سمجھ لیں کہ پانی برسنا اللہ کے اختیار میں ہے ان کی تدبیر سے کچھ نہیں ہو سکتا دوسرے ناامیدی کے بعد نعمت ملنے سے بہت خوشی ہوتی ہے اس کا شکر ادا کریں ۱۲ [۷] قتادہؒ نے اس آیت کی یہی تفسیر کی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ ذات الٰہی زمین میں ہے ذات الٰہی تو عرش پر ہے البتہ اس کی عبادت آسمان میں اور زمین میں سب جگہ ہوتی ہے ۱۲۔

هُوَ الَّذِىٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِىْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح رکوع ۱)

وہی (خدا) ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تشفی اور تسلی[1] آتاری اس سے یہ غرض تھی کہ (پہلے) ایمان کے ساتھ ان کا ایمان اور بڑھ جائے اور آسمان اور زمین کی فوجیں اللہ ہی کی ہیں اور اللہ تو علم والا حکمت والا ہے

(پارہ ۲۶ سورہ فتح رکوع ۱)

هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح رکوع ۴)

وہی (خدا) ہے جس نے اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کر دے اور (اسلام کی سچائی کے لئے) اللہ تعالیٰ کی گواہی بس کرتی ہے

(پارہ ۲۶ سورہ فتح رکوع ۴)

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ الطور رکوع ۲)

کیا وہ آپ ہی آپ (بغیر کسی بنانے والے کے) بن گئے ہیں یا انہوں نے خود (اپنے تئیں بنا لیا ہے) یا انہوں نے آسمان اور زمین بنائے ہیں مگر یقین نہیں[2] رکھتے۔

(پارہ ۲۷ سورہ طور رکوع ۲)

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ (پارہ ۲۷ سورۃ الحدید رکوع ۱)

وہی (خدا) ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے پھر عرش[3] پر چڑھا

(پارہ ۲۷ سورہ حدید رکوع ۱)

هُوَ الَّذِىْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ الحدید رکوع ۱)

وہی تو اللہ ہے جو اپنے بندے (محمدؐ) پر صاف صاف آیتیں (قرآن کی) اس لئے اتارتا ہے کہ تم کو (کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان کے) اجالے میں لائے اور بیشک اللہ تو تم لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا مہربان[4] ہے (پارہ ۲۷ سورہ حدید رکوع ۱)

هُوَ الَّذِىْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ (پارہ ۲۸ سورۃ الحشر رکوع ۱)

وہی (خدا) ہے جس نے اہل کتاب کے کافروں (بنی نضیر[5] کے یہودیوں) کو پہلے حشر کے وقت ان کے گھروں میں سے نکال باہر کیا[6]

(پارہ ۲۸ سورہ حشر رکوع ۱)

هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

وہی (خدا) ہے جس نے اپنے پیغمبر (حضرت محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دیکر بھیجا اس لئے کہ اسکو

---

[1] صلح حدیبیہ سے وہ بہت ناراض تھے مگر جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کی مرضی پائی تو اسی پر خوش ہو گئے ۱۲ [2] یہ اللہ تعالیٰ نے ایک عمدہ دلیل اثبات الوہیت کیلئے بیان فرمائی اس کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کی جتنی چیزیں ہیں سب مخلوق اور حادث ہیں اور ہر مخلوق کیلئے ایک خالق ضرور ہے اب خالق دو حالت سے خالی نہیں یا تو ان چیزوں کا عین ہوگا یعنی خود یہ چیزیں اپنے آپ خالق ہونگی یا کوئی غیر ان کا خالق ہوگا یہ تو باطل ہے کہ ایک ہی چیز اپنے آپ ہی خالق بھی ہو مخلوق بھی ہو تو یہی ٹھیرا کہ خالق اور ہے اور سب چیزیں اسکی مخلوق ہیں وہی خالق خدا ہے ۱۲ [3] وہ جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں ۱۲ [4] ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت عباسؓ سے نکالا آنحضرتؐ نے فرمایا سات آسمان ہیں ایک کے بعد ایک پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اس کے اوپر آٹھ جنگلی بکریاں ہیں ان کے کھر اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے بیچ میں یہ فرشتے ہیں بصورت بکریوں کے ان کی پیٹھ پر عرش ہے عرش کا دل اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا آسمان اور عرش کے اوپر اللہ جل جلالہ ہے اور آدمیوں کے کوئی کام اس سے چھپے ہوئے نہیں ہیں ۱۲ [5] اگر وہ جانتے تو دم بھر میں بنا دیتا ان آسمانوں اور زمین کی کیا حقیقت ہے۔ میرا شہنشاہ قادر مطلق ایسی قدرت والا ہے کہ کروڑوں آسمان و زمین دم بھر میں بنا دے اور پھر جب چاہے دم بھر میں فنا کر دے ۱۲ [6] اس کو کسی کی کچھ پرواہ نہیں مگر یہ اسکی بڑی مہربانی تم پر ہوئی کہ تمہاری قوم میں سے ایک پیغمبر بھیجا اپنا کلام اس پر اتارا [7] بنی نضیر یہودیوں کی ایک قوم تھی جو مدینہ میں اس خیال سے آ کر آباد ہوئے تھے کہ جب پیغمبر آخر الزماں ظاہر ہوں گے تو ان کے ساتھ ہو جائیں گے مگر ان کی قسمت میں ایمان نہ تھا ان کے باپ دادا تو اس امید سے آئے تھے انکی اولاد میں جب پیغمبر ظاہر ہوئے تو آپ کی مخالفت کی عہد شکنی کی آخر آپ نے انکا اخراج اور جلا وطن کرنیکا حکم دیا انہوں نے پوچھا ہم کہاں جائیں آپ نے فرمایا محشر کی زمین کی طرف یعنی شام کے ملک میں جاؤ پہلے حشر سے مراد یہ ہے کہ بنی نضیر کا یہ پہلا اخراج تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں انکو وہاں سے بھی نکالا تو یہ گویا دوسرا حشر ہوا ابن عباسؓ اور بہت سلف سے یہ منقول ہے کہ شام کا ملک وہی محشر ہے ۱۲

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ الصّف رکوع ۱)

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ (پارہ ۲۸ سورۃ الجمعہ رکوع ۱) يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ الجمعۃ رکوع ۱)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ التغابن رکوع ۱)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۲)

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْــِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۲)

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۲)

سب دینوں پر غالب کر دے گو مشرک برا مانیں[1]

(پارہ ۲۸ سورہ الصف رکوع ۱)

وہی[2] (خدا) ہے جس نے عرب کے اَن پڑھ لوگوں میں انہیں میں کا ایک پیغمبر بھیجا[3] وہ ان کو۔ (پارہ ۲۸ سورہ جمعہ رکوع ۱) اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے (حالانکہ اَن پڑھ ہے) اور ان کو (شرک اور کفر کی گندگی سے) پاک کرتا ہے اور ان کو (اللہ تعالیٰ کی) کتاب اور سمجھ کی باتیں سکھلاتا ہے (دانائی اور عقلمندی کی) اور (اس پیغمبرؐ کے آنے سے) پہلے تو وہ کھلے گمراہ تھے اور (اللہ تعالیٰ نے اس پیغمبر کو) دوسرے لوگوں کی طرف بھی (بھیجا) ہے جو ابھی ان (عرب کے مسلمانوں) سے (نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا یہ پیغمبری اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے (پارہ ۲۸ سورہ جمعہ رکوع ۱)

وہی (خدا) ہے جس نے تم (سب) کو پیدا کیا اب تم میں کوئی کافر ہوا کوئی مومن (جیسا اس نے تقدیر میں لکھا تھا) اور اللہ تعالیٰ تمہارے (سب) کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

(پارہ ۲۸ سورہ تغابن رکوع ۱)

وہی[4] خدا تو ہے جس نے زمین کو تمہارے چلنے پھرنے کے لئے ملائم (نرم ہموار) کر دیا اس کے رستوں میں چلتے پھرتے رہو اور اس کی دی ہوئی روزی (مزے سے) کھاؤ[5] اور اسی کے پاس تم کو (مرے بعد) جی اٹھ کر جانا ہے۔ (پارہ ۲۹ سورہ ملک رکوع ۲)

(اے پیغمبر) کہہ دے اسی خدا نے تم کو پیدا کیا اور اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تم بہت کم (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا) شکر کرتے ہو[6]

(پارہ ۲۹ سورہ ملک رکوع ۲)

(اے پیغمبر) کہہ دے اسی خدا نے تم کو زمین میں پھیلایا (آدمی کی نسل بڑھائی) اور اسی کے پاس تم کو اکٹھا ہو کر (قیامت کے دن) جانا ہے۔ (پارہ ۲۹ سورہ الملک رکوع ۲)

---

[1] اسلام سب دینوں پر غالب ہے یعنی حجت اور دلیل میں کیونکہ اسلام ایک صاف اور سادہ دین ہے جو فطرت اور پیدائش کے موافق ہے اور اس کے اصول بہت سیدھے سادے آسان ہیں ہر آدمی کی سمجھ میں آ جاتے ہیں ۱۲ [2] یعنی حضرت محمدؐ جو عربی تھے اور ان پڑھ بھی تھے کہتے ہیں عرب کے جتنے قبیلے تھے آنحضرت کو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ نہ کچھ رشتہ داری تھی مگر بنی تغلب جو نصاریٰ تھے ۱۲ [3] وہ بت پرستی میں مبتلا تھی کسی پیغمبر کے طریق پر نہ تھے ہر شخص کا بت اور اس کا پیشہ ہو گیا تھا ہر خاندان کا خدا الگ الگ تھا یہ اسی پیغمبر کا طفیل ہے جس نے ایسے ان پڑھ لوگوں کو راہ پر لگایا اور سارے دنیا میں عرب کی شجاعت اور علوم اور فنون کا ڈنکا بج گیا اگر کوئی معمولی عقل والا شخص بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات دیکھے اور جو کام آپ نے کیا اس میں غور کرے تو سمجھ لیگا کہ بیشک آپ سچے پیغمبر تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد تھی بے یار و بے مددگار تن تنہا ایک ایسی سخت قوم کا بالکل کایا پلٹ دینا اور جہالت اور پھوٹ اور نا اتفاقی کی تاریکی سے ان کو نکال کر ایک دم علم اور حکمت اور اتفاق کے نور میں لانا اور دنیا کے بڑے بڑے باساز و سامان بادشاہوں پر ان کو غالب کرا دینا بے اللہ تعالیٰ کی مدد کے کسی بشر سے نہیں ہو سکتا تعجب تو ان بے وقوفوں سے ہوتا ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور زرتشت کی پیغمبری کو مانتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے انکار کرتے ہیں جو کام موسیٰ اور عیسیٰ اور زرتشت سے ہوئے اس سے سو درجہ زیادہ مشکل کام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اور آج تک کہ تیرہ سو برس سے زیادہ مدت گزری آپ کی تعلیم کا اثر باقی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور زرتشت تو پیغمبر ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر نہ ہوں [4] دوسرے لوگوں سے مراد تمام جہان کے لوگ ہیں جو قیامت تک پیدا ہوں گے ۱۲ [5] حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو پیشہ کر کے محنت مزدوری کر کے کھائے ۱۲ [6] کان اور آنکھ اور دل کا شکر یہ یہ تھا کہ کان لگا کر حق بات سنتے آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھتے دل سے اس پر یقین کرتے ایک حدیث میں ہے جس کے دانت میں درد ہو وہ اپنی انگلی اس پر رکھے اور یہ آیت پڑھے دوسری روایت میں ہے کہ سات بار یہ دونوں آیتیں پڑھے هو الذی انشاکم من نفس واحدة فمستقر ومستودع سے یفقهون تک۔ اور هو الذی انشاکم سے تشکرون تک ۱۲۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْاٰنِ اَنْ نَّسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ فَقَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ (پاره ۱ كِتَابُ الْعِلْمِ بَابُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ)

۱ انس رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے ہمکو تو قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا منع ہوا تھا اور ہم یہ بہت پسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دیہات سے آئے (جس کو اس ممانعت کی خبر نہ ہو) وہ آپ سے سوالات کرے ہم سنیں آخر دیہات والوں میں سے ایک شخص آن ہی پہنچا[ف۱] اور کہنے لگا آپ کا ایلچی ہمارے پاس پہنچا اس نے یہ بیان کیا آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا سچ کہا پھر کہنے لگا اچھا آسمان کس نے بنایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہنے لگا زمین کس نے بنائی اور پہاڑ کس نے بنائے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہنے لگا بھلا پہاڑوں میں فائدے کی چیزیں[ف۲] کس نے بنائیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تب اس نے کہا پھر قسم اس (خدا) کی جس نے آسمان کو بنایا اور زمین کو بنایا اور پہاڑوں کو کھڑا کیا اور ان میں فائدے کی چیزیں بنائیں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں

(پارہ ۱۔ کتاب علم کے بیان میں۔ باب شاگرد استاد کے سامنے پڑھے اور سنائے اس کا بیان)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ (پاره ۱۱ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ بَابُ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۲ انس رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا کرتے تھے وہ کسی اونٹ سے پیچھے نہیں رہتی تھی (یا حمید نے یوں کہا وہ پیچھے رہجانے کے قریب نہ ہوتی) خیر ایک گنوار (نام نامعلوم) ایک پاٹھے (نوجوان اونٹ) پر بیٹھ کر آیا اور عضباء سے آگے نکل گیا مسلمانوں پر یہ شاق گزرا آپ نے انکی ناراضی پہچان لی اور فرمایا اللہ یہ ضرور کرتا ہے دنیا میں جب کوئی بلند ہوجاتا ہے تو اس کو کبھی نہ کبھی نیچا کر دکھاتا ہے۔

(پارہ ۱۱ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا بیان۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا بیان)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۳ عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا ....

ف۱ شاید وہی ضمام بن ثعلبہ مراد ہیں جن کا قصہ اگلی حدیث میں گذرا ۱۲ منہ ف۲ جیسے میوے اور کانیں اور دوائیں طرح طرح کی چیزیں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالُوْا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَّخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَنَادٰى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر یمن والے کچھ لوگ آپ پاس آئے آپ نے اُن سے بھی وہی فرمایا خوشخبری قبول کرو یمن والو کیونکہ بنی تمیم نے اس کو قبول نہیں کیا اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے (بخوشی) قبول کی پھر کہنے لگے ہم آپ پاس عالم کی پیدائش کا حال پوچھنے آئے ہیں آپ نے فرمایا (پہلے) اللہ ہی کی ذات تھی اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی ف۱ اس کا عرش پانی پر تھا ف۲ لوح محفوظ میں ف۳ اس نے ہر چیز کو لکھ لیا اور آسمان زمین پیدا کئے یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک پکارنے والے نے آواز دی حصین کے بیٹے تیری اونٹنی چلدی میں جو گیا دیکھا تو وہ سراب کے آڑ میں ہے (میرے اور اس کے بیچ میں سراب حائل ہے یعنی وہ ریتی جو دھوپ میں پانی کی طرح چمکتی ہے) خدا کی قسم میں نے آرزو کی کاش اونٹنی کو میں نے دفعتا بتایا ہوتا (اور آنحضرت کی باتیں سنتا رہتا) روایت کی گئی حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرتؐ ہم لوگوں کو سنانے کے لئے ایک مقام (منبر) پر

ف۱ یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق عرش اور فرش آسمان اور زمین سب اتنی بات ہے کہ عرش اسکا اور سب چیزوں سے پہلے وجود رکھتا تھا مگر حادث اور مخلوق وہ بھی ہے غرض خداوند کریم کی ذات اور صفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق اور حادث ہیں بعضوں نے کہا کہ عرش گو مخلوق ہے مگر حادث نہیں ہمیشہ سے اللہ جل وعلا کے ساتھ ہے اس حدیث سے حکما کا مذہب باطل ہوا جو اللہ کے سوا مادے اور ادراک یعنی عقل اور آسمان زمین ان سب چیزوں کو قدیم مانتے ہیں اور ان صوفیہ کا بھی رد ہوا جو روح انسانی کو مخلوق نہیں کہتے ۱۲ ف۲ تو عرش اور پانی کا وجود آسمان زمین کے پہلے سے ہوا گر ان کو بھی اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا بعضے فلاسفہ کے جوز کے یہ شبہ کرتے ہیں کہ جب اللہ کے سوا اور کچھ نہ تھا تو یہ سب کچھ کہاں سے آگیا اور انہوں نے اپنی دانست میں ایک غلط اصول قائم کر لیا ہے کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی نہ کوئی موجود چیز بالکل معدوم ہو سکتی ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ قاعدہ انسانی قدرت اور طاقت پر چل سکتے ہیں نہ خدائی قدرت پر قطع نظر اس کے تمکو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی اگر تم ازل سے پروردگار کے ساتھ ہوتے اور دیکھتے رہتے تو البتہ تمہارا کہنا کچھ التفات کے لائق ہوتا اشہدوا خلق السموت، والارض قطع نظر اس کے ساری مخلوقات معدوم محض نہ تھی بلکہ اللہ کے علم میں تھی یعنی وجود علمی رکھتی تھی صرف وجود خارجی نہ تھا اللہ تعالی نے جب چاہا انکو وجود خارجی کا بھی لباس پہنادیا اور جب چاہے گا یہ وجود خارجی ان سے چھین لے گا صرف وجود علمی رہ جائیگا گویا سب اشیا کا وجود ایک سایہ ہے وہ جب چاہتا ہے جس پر چاہتا ہے یہ سایہ ڈالتا ہے پھر جب چاہتا ہے وہ سایہ اٹھا لیتا ہے وحدت وجود کے یہی معنی ہیں کہ اصلی اور مستقل وجود اللہ سبحانہ ہی کا ہے دوسرے مخلوقات اس کے پرتو وجود سے موجود ہیں اور سایہ اور پرتو ہمیشہ اس چیز کا غیر ہوتا ہے جس کا سایہ ہو مثلاً آدمی کا عکس جو آئینہ میں پڑتا ہے وہ آدمی کا غیر ہے خود آدمی اس آئینہ میں نہیں سما جاتا اس لئے مخلوق مخلوق ہے اور خدا خدا ہے دونوں میں اتحاد نہیں ہے جیسے ملحد اور زندیق سمجھتے ہیں جو صوفیہ جو اہل اسلام میں گذرے ہیں ان سب کی وحدت وجود سے یہی غرض ہے کہ وجود ایک ہی ہے یعنی خداوند کریم کا وجود باقی سب وجودات اسی وجود کے عکس اور ظل ہیں لیکن حقیقتیں جدا جدا ہیں العبد عبد ورب الارباب صوفیہ وجودیہ میں سے حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں جابجا اس مطلب کو کھول دیا ہے اور اہل حدیث کے ساتھ بڑے زور سے اتفاق کیا ہے کہ پروردگار عالم کی ذات مقدس عرش معلی پر ہے اور اس کے تمام صفات جیسے نزول اور استویٰ اور ید اور وجہ سب کو اہل حدیث کے موافق تسلیم کیا ہے فصوص الحکم میں جو بعضے الفاظ عین اور اتحاد وغیرہ کے ان کے قلم سے نکلے ہیں ان کا بھی یہی مطلب ہے کہ وجود ہمارا عین وجود الہی کا عین ہے یعنی اسی وجود کا سایہ ہے دوسرا کوئی مستقل وجود ہمارا نہیں ورنہ ہم اپنی بقا رہیں معاذ اللہ خدا سے بے پرواہ ہو جائینگے ان کا یہ مطلب نہیں ہے جو اس زمانہ کے ملحد اور جاہل درویش پکارتے پھرتے ہیں کہ خدا اور بندہ دونوں ایک ہیں اور برے اور اچھے سب برابر ہیں کیونکہ ایسا وہی کہے گا جو پیغمبروں کی شریعت کا منکر ہو اس کو دین اور مذہب سے کوئی تعلق نہ ہو شیخ محی الدین سے یہ گمان نہیں ہو سکتا وہ تو مسلمان پھر اہل حدیث میں سے تھے اگر بالفرض شیخ کے کلام میں کوئی ایسا مضمون پایا جائے جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہو تو ہم اس کو رد کر دیں گے اور اس قول کی طرف ہرگز التفات نہ کریں گے اور آدمیوں کی طرح شیخ بھی ایک عالم تھے وہ کچھ معصوم تھوڑے تھے ہمکو دین کے مسائل اور اعتقادات قرآن شریف اور صحیح بخاری سے نکالنا چاہییں نہ فصوص سے نہ فتوحات سے۔ ۱۲ منہ

ف۳۔ لوح محفوظ میں ۱۲ منہ

مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ (پارہ ۱۳ کتاب بدء الخلق)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللّٰهِ مَلْأَىٰ لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ اعْتَرَاكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهُ أَيْ أَصَبْتُهُ وَمِنْهُ يَعْرُوهُ وَاعْتَرَانِي آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا أَيْ فِي مِلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ عَنِيدٌ وَعَنُودٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ هُوَ تَأْكِيدُ التَّجَبُّرِ اسْتَعْمَرَكُمْ جَعَلَكُمْ عُمَّارًا أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَىٰ جَعَلْتُهَا لَهُ نَكِرَهُمْ وَأَنْكَرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدَ سِجِّيلٌ الشَّدِيدُ الْكَبِيرُ سِجِّيلٌ وَسِجِّينٌ وَاللَّامُ وَالنُّونُ أُخْتَانِ وَقَالَ تَمِيمُ بْنُ مُقْبِلٍ ؎

وَرَجْلَةٍ يَضْرِبُونَ الْبَيْضَ ضَاحِيَةً

کھڑے ہوئے اور شروع عالم کی پیدائش سے لے کر اس وقت تک کا حال بیان کر دیا بہشت والے اپنے ٹھکانوں میں اور دوزخ والے اپنے ٹھکانوں میں داخل ہونگے کسی کو یاد رہا کسی کو یاد نہ رہا (پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (ارے آدمی) تو خرچ کر میں بھی تجھ پر خرچ کرونگا (تجھ کو دوں گا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے (اس کا خزانہ بے انتہا ہے) کتنا بھی خرچ ہو وہ کم نہیں ہوتا رات اور دن اس کا فیض جاری ہے اور یہ بھی فرمایا دیکھو جب سے آسمان اور زمین بنے ہیں اس وقت سے جو اس نے خرچ کیا تو اُس کے ہاتھ میں جو (خزانہ) تھا وہ کچھ کم نہیں ہوا۔ (آسمان زمین بننے سے پہلے) اس کا تخت پانی پر تھا اس کے ہاتھ میں رزق کا ترازو ہے جس کے لئے چاہتا ہے ترازو جھکا دیتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے [1] اعتراک باب افتعال سے ہے۔ عروتہ سے یعنی میں نے اس کو پکڑ پایا اُسی سے ہے یعروہ مضارع کا صیغہ اور اعترانی اخذ بناصیتھا یعنی اسکی حکومت اور قبضہ قدرت میں ہیں عنید اور عنود اور عاند سب کے ایک معنی ہیں (یعنی سرکش مخالف) اور یہ جبار کی تاکید ہے [2] استعمرکم تم کو بسایا (آباد کیا) عرب لوگ کہتے ہیں اعمرتہ الدار فھوی عمری یعنی یہ گھر میں نے اس کو عمر بھر کے لئے دے ڈالا نکرھم اور انکرھم اور استنکرھم سب کے ایک معنی ہیں (یعنی ان کو پر ملک والا پردیسی سمجھا) حمید فعیل کے وزن پر ہے بہ معنی محمود یعنی سراہا گیا اور مجید ماجد کے معنی میں ہے (یعنی کرم کرنے والا) سجیل و سجین دونوں کے معنی سخت اور بڑا [3] لام اور نون بہنیں ہیں (ایک دوسرے سے بدلی جاتی ہیں)
تمیم بن مقبل شاعر کہتا ہے

؎

بعضے پیدل دن دھاڑے خود پہ سجین [4] (سخت) ماریں کرتے ہیں

[1] یعنی جس کو چاہتا ہے اس پر روزی کی کشایش کرتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی کرتا ہے وسعت اور ضیق رزق دونوں اس کے اختیار میں ہیں عقل اور علم بہت روزی کے اسباب ہیں مگر جب تک اللہ نہ چاہے ان سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد ۱۲ منہ [2] اس آیت میں واتبعوا امر کل جبار عنید ۱۲ منہ [3] مگر لغت کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سجیل سخت پتھر کو کہتے ہیں اور سجین کوئی چیز جو سخت ہو ۱۲ منہ [4] سجین ماریں یعنی سخت ماریں یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ شعر سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ سجین اور سجیل کے ایک معنی ہیں ۱۲ منہ

ضَرْبًا تَوَاصٰى بِهِ الْاَبْطَالُ سِجِّيْنًا

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اِلٰى اَهْلِ مَدْيَنَ لِاَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ وَّمِثْلُهٗ وَاسْاَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْاَلِ الْعِيْرَ يَعْنِيْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيْرِ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا يَقُوْلُ لَمْ تَلْتَفِتُوْا اِلَيْهِ وَيُقَالُ اِذَا لَمْ يَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهٗ ظَهَرْتَ بِحَاجَتِيْ وَجَعَلْتَنِيْ ظِهْرِيًّا وَالظِّهْرِيُّ هٰهُنَا اَنْ تَاْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً اَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهٖ اَرَاذِلُنَا سُقَاطُنَا اِجْرَامِيْ هُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ اَجْرَمْتُ وَبَعْضُهُمْ يَقُوْلُ جَرَمْتُ اَلْفُلْكُ وَالْفَلَكُ وَاحِدٌ وَّهِيَ السَّفِيْنَةُ وَالسُّفُنُ مُجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَهُوَ مَصْدَرُ اَجْرَيْتُ وَاَرْسَيْتُ حَبَسْتُ وَيُقْرَاُ مَرْسَاهَا مِنْ رَسَتْ هِيَ وَمَجْرَاهَا مِنْ جَرَتْ هِيَ وَمُجْرِيْهَا وَمُرْسِيْهَا مِنْ فُعِلَ بِهَا اَلرَّاسِيَاتُ ثَابِتَاتٌ

(پارہ ١٩ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ بَابُ قَوْلِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ)

پہلوان جن کی وصیت کرتے ہیں ایسی لگانا چاہئیں

والی مدین یعنی مدین والوں کی طرف کیونکہ مدین ایک شہر کا نام ہے جیسے دوسری جگہ فرمایا واسال القریۃ یعنے گاؤں والوں سے پوچھ واسال العیر یعنی قافلہ والوں سے پوچھ وراءکم ظھریا یعنی پس پشت ڈال دیا اس کی طرف التفات نہ کیا جب کوئی کسی کا مقصد پورا نہ کرے تو عرب لوگ کہتے ہیں ظھرت بحاجتی اور جعلتنی ظھریا اس جگہ ظہری کا معنی وہ جانور یا برتن ہے جس کو تو اپنے کام کے لئے ساتھ رکھے ف۱ اراذلنا ہمارے میں سے رذالے و کمینے اجرامی اجرمت کا مصدر ہے یا جرمت (ثلاثی مجرد) کا فُلْکَ اور فَلَکَ (یا فُلْک اور فُلُکْ یا فَلَکْ اور فُلُکْ) جمع اور مفرد دونوں ہے ایک کشتی اور کئی کشتیوں کو بھی کہتے ہیں مجراھا کشتی کا چلنا یہ مصدر ہے اجریت کا اسی طرح مرساھا مصدر ہے ارسیت کا یعنی میں نے کشتی تھمائی لنگر کردیا بعضوں نے مرسٰھا بفتحہ میم پڑھا ہے رست سے اسی طرح مجریھا بھی جرت سے بعضوں نے مجریھا و مرسیھا یعنی اللہ اس کو چلانے والا ہے اور وہی اس کا تھمانے والا ہے ف۲ یہ معنوں میں مفعول کے ہے الراسیات یعنی جمی ہوئی ف۳

(پارہ ١٩ کتاب قرآن کی تفسیر کی باب کان عرشہ علی الماء کی تفسیر)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَّا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ

۵ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کوئی نہیں جانتا ایک تو کل کیا ہوگا اس کو اللہ ہی جانتا ہے دوسرے

ف۱ یہ عبارت والظھری ھھنا ان تاخذ منك دابة او وعاء تستظھر به ابو ذر کی روایت میں نہیں ہے اور یہی بہتر ہے کیونکہ اس عبارت کا ظاہری مطلب یہ نکلتا ہے کہ قرآن شریف میں جو ظھریا کا لفظ آیا ہے وہ اس معنوں میں ہے حالانکہ قرآن میں ظھریا سے یہ معنی مراد نہیں ہے بلکہ وہی معنی ہے کہ تم نے خدا کو اپنے پس پشت ڈال دیا یعنی بالکل بھول گئے ۱۲ منہ

ف۲ بعضوں نے مجراھا و مرسٰھا بھی پڑھا ہے ۱۲ منہ

ف۳ یہ لفظ سورۂ ہود میں نہیں ہے بلکہ سورۂ سبا میں ہے اس کی تفسیر امام بخاری رح نے یہاں مرسٰھا کی مناسبت سے کردی کیونکہ دونوں کا مادہ ایک ہے ۱۲ منہ

مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللهُ۔ (پارہ ۱۹۔ كِتَابُ التَّفْسِيرِ۔ بَابُ قَوْلِهِ اللهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ)

پیٹ جو گھٹتا ہے (یا بڑھتا ہے) ف۱ اس کو اللہ ہی جانتا ہے تیسرے پانی کب برسے گا اللہ ہی کو معلوم ہے۔ چوتھے کسی جاندار کو یہ خبر نہیں وہ کس سرزمین میں مرے گا (یا کب مرے گا) پانچویں کوئی نہیں جانتا قیامت کب ہوگی اللہ ہی جانتا ہے

(پارہ ۱۹۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی باب۔ اللہ یعلم ما تحمل کل انثیٰ وما تغیض الارحام کی تفسیر)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنَى نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ

۶۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر جب کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے اس کے حکم پر عاجزی سے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں ف۲۔ جیسے زنجیر صاف سپاٹ پتھر پر چلاؤ ایسی آواز سنتے ہیں ف۳۔ علی بن مدینی نے کہا سفیان کے سوا اور سب راویوں نے (بعوض صفوان بسکون فا کے صفوان کہا ہے) پھر اللہ تعالیٰ اپنا ارشاد فرشتوں تک پہونچا دیتا ہے جب انکے دلوں پر سے ڈر جاتا رہتا ہے تو دوسرے (دور والے) فرشتے نزدیک والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں پروردگار نے کیا حکم صادر فرمایا نزدیک والے فرشتے کہتے ہیں بجا ارشاد فرمایا اور وہ اونچا ہے بڑا ف۴ فرشتوں کی یہ باتیں (شیطان) چوری سے بات اڑانے والے سن پاتے ہیں یہ بات اڑانے والے (شیطان) اوپر تلے رہتے ہیں (ایک پر ایک) سفیان نے اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر ایک پر ایک کر کے بتلایا کہ اس طرح شیطان اوپر تلے رہ کر وہاں جاتے ہیں پھر کبھی ایسا ہوتا ہے (فرشتے خبر پاکر) آگ کا شعلہ پھینکتے ہیں وہ بات سننے والے کو اس سے پہلے جلا ڈالتا ہے کہ وہ اپنے نیچے والے کو وہ بات پہونچا دے کبھی ایسا ہوتا ہے یہ شعلہ

ف۱ یعنی پیٹ میں ایک بچہ ہے یا دو بچے ہیں یا تین یا چار بچہ موٹا ہے یا دبلا گورا ہے یا کالا لڑکی ہے یا لڑکا کہتے ہیں شریک اپنی ماں کے پیٹ میں اور تین بچوں کے ساتھ تھے امام شافعیؒ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ یمن میں ایک عورت نے پانچ بچے جنے ۱۲ منہ

ف۲۔ اپنی اطاعت اور تابعداری ظاہر کرتے ہیں ڈر جاتے ہیں ۱۲ منہ

ف۳۔ ابن مردویہ کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی بھیجنے کے لئے کلام کرتا ہے تو آسمان والے (فرشتے) ایسی آواز سنتے ہیں جیسے زنجیر پتھر پر چلے ۱۲ منہ

ف۴۔ پھر آپس میں اس ارشاد کا تذکرہ کرتے ہیں طبرانی کی روایت میں یوں ہے جب اللہ وحی بھیجنے کے لئے کلام کرتا ہے تو آسمان لرز جاتا ہے اور آسمان والے اس کا کلام سنتے ہی بیہوش ہو جاتے ہیں اور سجدے میں گر پڑتے ہیں سب سے پہلے جبرئیل سر اٹھاتے ہیں پروردگار جو چاہتا ہے وہ ان سے ارشاد فرماتا ہے وہ حق تعالیٰ کا کلام سنکر اپنے مقام سے چلتے ہیں جہاں جاتے ہیں فرشتے ان سے پوچھتے ہیں حق تعالیٰ نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں الحق وهو العلی الکبیر ان حدیثوں سے پچھلے متکلمین کے تمام خیالات رد ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قدیم ہے اور وہ نفسی ہے اور اس کے کلام میں آواز نہیں ہے معلوم نہیں یہ ڈھنگ ان لوگوں نے کہاں سے نکالے ہیں شریعت سے تو صاف ثابت ہے کہ اللہ جب چاہتا ہے کلام کرتا ہے اس کی آواز آسمان والے فرشتے سنتے ہیں اور انکی عظمت سے تھرا جاتے ہیں سجدے میں گر پڑتے ہیں جل جلالہ ۱۲ منہ

قَبْلَ اَنْ يَّرْمِيَ بِهَا اِلٰى صَاحِبِهٖ فَيُحْرِقَهٗ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا اِلَى الَّذِيْ يَلِيْهِ اِلَى الَّذِيْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ حَتّٰى يُلْقُوْهَا اِلَى الْاَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى الْاَرْضِ فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُوْنُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ (پارہ ۱۹۔ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ، بَابُ قَوْلِهٖ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ)

اس تک نہیں پہنچتا اور وہ اپنے نیچے والے (شیطان) کو وہ بات پہونچا دیتا ہے (وہ اس سے نیچے والے کو) اسی طرح وہ بات زمین تک پہونچا دیتے ہیں یا زمین تک آپہونچتی ہے (کبھی سفیان نے یوں کہا) پھر وہ بات نجومی کے منہ پر ڈالی جاتی ہے وہ ایک بات میں سو باتیں جھوٹ (اپنی طرف سے) ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے کوئی کوئی بات اس کی سچ نکلتی ہے تو لوگ کہنے لگتے ہیں دیکھو اس نجومی نے ہم کو فلاں دن یہ خبر دی تھی کہ آئندہ ایسا ایسا ہوگا اور ویسا ہی ہوا اس کی بات سچ نکلی یہ وہ بات ہوتی ہے جو آسمان سے چرائی گئی تھی ف

(پارہ ۱۹ کتاب قرآن کی تفسیر کی باب الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین کی تفسیر)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (پارہ ۱۹۔ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ، بَابُ قَوْلِهٖ حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ)

ف۷ ابوھریرہ رض سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آسمان پر اللہ تعالی کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو فرشتے اس کا ارشاد سنکر عاجزی سے پھڑپھڑانے لگتے ہیں اللہ تعالی کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے ایک صاف پتھر پر زنجیر چلاؤ (فرشتے سمجھتے ہیں قیامت آگئی) جب انکی گھبراہٹ جاتی رہتی ہے تو ف۷ پوچھتے ہیں پروردگار نے کیا ارشاد فرمایا وہ کہتے ہیں بجا ارشاد ہوا اور وہ اونچا ہے (عالی مکان عالی شان) بڑا ف۸

(پارہ ۱۹۔ کتاب تفسیر قرآن کی۔ باب حتی اذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وھو العلی الکبیر کی تفسیر)

عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَبِيْ نُعَيْمٍ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَّمَعَهٗ رَبِيْبُهٗ عُمَرُ بْنُ

ف۸ وہب بن کیسان سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا گیا اس وقت آپ کے ساتھ آپکے ربیب عمر بن ابی سلمہ بھی تھے آپ نے

ف۔ اسکی سو جھوٹی باتوں میں ایک ہی سچی بات تھی جو پوری ہوتی ہے اور جاہل نادان لوگوں کو نجومی کا اعتقاد پیدا ہوتا ہے ۱۲ منہ

ف۷ نزدیک والے فرشتوں سے ۱۲ منہ

ف۸۔ پھر اس ارشاد کو بیان کرتے ہیں ۱۲ منہ

أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ (پارہ ۲۲ كِتَابُ الأَطْعِمَةِ. بَابُ الأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً (پارہ ۲۳ كِتَابُ الطِّبِّ. بَابُ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا (پارہ ۲۴. كِتَابُ اللِّبَاسِ. بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ

اُن سے فرمایا اللہ کا نام لے اور اپنے نزدیک سے کھا (پارہ ۲۲ کتاب کھانوں کے بیان میں۔ باب اپنے نزدیک سے کھانا)

۹

ابوھریرہ سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری (اپنے بندوں پر) ایسی نہیں اُتاری جسکی دوا بھی نہ اُتاری ہو۔ (پارہ ۲۳) کتاب دوا علاج کے بیان میں۔ باب اللہ نے جتنی بیماریاں اُتاری ہیں ہر ایک کی دوا بھی رکھی ہے)

۱۰

ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگے تو لا الہ الا اللہ کہکر فرمانے لگے اس رات کو (پروردگار کی طرف سے) کیا کیا بلائیں اور کیا کیا رحمتیں اس کے خزانوں سے اتریں ان حجروں والی بیبیوں کو (تہجد کے لئے) کون جگاتا ہے دیکھو بہت سی عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں مگر قیامت کے دن ننگی ہونگی زہری کہتے ہیں یہ ہندہ بنت حارث اپنی آستینوں میں گھنڈیاں رکھتی اپنی انگلیوں کے درمیان ف

(پارہ ۲۴۔ کتاب لباس کے بیان میں۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے جیسا مل جاتا اس پر قناعت کرتے)

۱۱

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا جب اس سے فراغت ہوئی تو ناطہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ اسکی جگہ ہے جو توڑنے سے تیری

ف ۱ تاکہ اس کا ہاتھ نہ کھلے مطلب یہ ہے کہ ہندہ کو اپنا جسم چھپانے کا بڑا خیال رہتا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس میں باریک اور عمدہ کپڑوں کی مذمت ہے جو عورتیں باریک باریک کپڑے پہنتی ہیں اور اپنا جسم اوروں کو دکھلاتی ہیں وہ کمبخت آخرت میں ننگی ہونگی یہی سزا ان کو دیجائے گی افسوس ہم مسلمانوں نے جو شرعی پردہ تھا یعنی لباس ساتر ایسا موٹا کپڑا پہننا جس میں سے عورت کا بدن نظر نہ آئے وہ چھوڑ دیا عورتوں کو باریک باریک جالیاں ململیں پہنانا شروع کر دیا جس میں سے ان کی چھاتیاں پیٹھ وغیرہ سب نظر آتی ہیں بعضی عورتیں کرتی تک نہیں پہنتیں صرف چولی پر اکتفا کرتی ہیں ان کا پیٹ بلکہ سینہ بھی کھلا رہتا ہے بعضی چولی بھی نہیں پہنتیں صرف ساڑی پر اکتفا کرتی ہیں جیسے دکن اور بنگالہ میں اور اسی لباس سے بلا تکلف اُن مردوں کے سامنے آتی ہیں جن سے نکاح درست ہے جیسے دیور جیٹھ بہنوئی چچازاد ماموں زاد پھوپی زاد بھائی وغیرہ اور پروردگار کے عذاب سے نہیں ڈرتیں اور ہندؤں اور مشرکوں کی تقلید سے اس پردہ کو لازم کر لیا جو رواجی ہے یعنی گھر کے باہر نہ نکلنا کہیئے اس سے فائدہ کیا ہوا اُدھر خدا کے گنہگار ہوئے اِدھر گھروں میں رات دن بند رہنے کی وجہ سے صحت خراب ہوئی خسر الدنیا و الآخرۃ ذلک ھو الخسران المبین یا اللہ ان لوگوں کی آنکھ کھول یہ اپنا فائدہ اور ضرر سمجھیں اور شریعت محمدی پر عمل کریں لغو رسموں کو چھوڑ دیں ۱۲ منہ

الرَّحِمُ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ
نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ
مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَهُوَ لَكِ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ
عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا
اَرْحَامَكُمْ (پارہ ۲۴۔ كِتَابُ الْاَدَبِ۔ بَابُ مَنْ وَّصَلَهُ
اللّٰهُ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا
خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ
الْمَلٰئِكَةِ جُلُوْسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ
وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ
عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ
مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ
يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ (پارہ ۲۵۔ كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ)

پناہ چاہتا ہے ف۔ پروردگار نے فرمایا بے شک کیا تو اس
بات پر راضی نہیں ہے جو کوئی تجھ کو جوڑے اس سے میں
بھی جوڑوں گا (ملاپ کروں گا) اور جو کوئی تجھے توڑ دے
(قطع رحم کرے) میں بھی اس سے قطع کرونگا ناطے نے
عرض کیا میں اس پر راضی ہوں اللہ نے فرمایا بس
یہ تجھ کو دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم
چاہو تو اسکی تصدیق میں (سورۂ محمد کی) یہ آیت پڑھو
کچھ عجب نہیں اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم
ملک میں دھند مچادو
اور ناطے رشتے
توڑ ڈالو
(پارہ ۲۴۔ کتاب اخلاق کے بیان میں۔ باب
جو شخص ناطہ جوڑیگا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاپ
رکھیگا)

[12] ابو ہریرہ سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت
پر ف۲ بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب اللہ ان کو بنا چکا تو فرمایا
جا وہ جو فرشتوں کا گروہ بیٹھا ہے ان کو سلام کر اور سن وہ
تجھ کو کیا جواب دیتے ہیں وہی جواب تیرا اور تیری
اولاد کا رہے گا آدم گئے اور (فرشتوں سے)
کہا السّلام علیکم اُنہوں نے یوں جواب دیا السّلام
علیک ورحمۃ اللہ تو ورحمۃ اللہ کا لفظ بڑھایا
اب آدم کی اولاد میں جتنے آدمی بہشت میں
جائیں گے وہ آدم ہی کی صورت (قد و قامت)
پر ہوں گے (ساٹھ ساٹھ ہاتھ لمبے) آدم کے
بعد سے پھر خلقت کا قد و قامت کم ہوتا گیا
اب تک ایسا ہی
ہوتا رہا ف۳
(پارہ ۲۵۔ کتاب اذن مانگنے کے بیان
میں۔ باب سلام کے شروع ہونے کا بیان)

ف۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ ناطے نے پروردگار کی کمر تھام لی اور یہ عرض کیا ۱۲ منہ ف۲ یا آدم کی اس صورت پر جو اللہ کے علم میں تھی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آدم پیدائش سے اسی صورت پر تھے جس صورت پر ہمیشہ رہے یعنی یہ نہیں ہوا کہ پیدا ہوتے وقت چھوٹے بچے سے ہوں پھر بڑے ہوئے ہوں جیسے انکی اولاد میں ہوا کرتا ہے ۱۲ منہ ف۳ ممکن ہے آئندہ اور کم ہو جائے یہ زیادتی اور کمی ہزاروں برس میں ہوتی ہے انسان اس کو کیا دیکھ سکتا ہے جو لوگ اس قسم کی حدیثوں میں شبہ کرتے ہیں انکو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ آدم کی صحیح تاریخ کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے تو معلوم نہیں آدم کو کتنے لاکھ برس گذر چکے ہیں نہ یہ معلوم ہے کہ آئندہ دنیا کتنے لاکھ برس اور رہے گی اس لئے قد و قامت کا کم ہو جانا قابل انکار نہیں کیونکہ تم کو جو اگلے لوگوں کی قبریں یا انکی نعشیں ملیں وہ بہت کم مدت کی ہیں اور یہ انقلاب معلوم نہیں کتنے سالہائے دراز میں ہوتا ہے اس وقت تک کی نہ کوئی قبر مل سکتی ہے نہ نعش ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ یَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ
رَحْمَةٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً وَّاَرْسَلَ
فِیْ خَلْقِهٖ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَّاحِدَةً فَلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ
بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ یَیْاَسْ مِنَ الْجَنَّةِ
وَلَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِیْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ
لَمْ یَاْمَنْ مِنَ النَّارِ (پاره ٢٦ - كِتَابُ الرِّقَاقِ - بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ
بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا
افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ
حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ

ت ۱۳ ابوهریره سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو بنایا اس کے سو حصے کئے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ایک حصہ اپنی تمام مخلوقات کو عنایت فرمایا ف۱ اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کا پورا رحم معلوم ہو جائے تو (باوجود کفر کے) بہشت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کا پورا عذاب معلوم ہو جائے تو کبھی دوزخ سے نڈر نہ ہو ف۲

(پارہ ۲۶ - کتاب رقاق یعنی دل کو نرم کرنیوالی باتوں کا بیان - باب اللہ تعالیٰ سے امید اور ڈر دونوں رکھنا)

ت ۱۴ ابوهریره سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کو یہ خبر کئے دیتا ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا ف۳ اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز روزہ حج زکواۃ) ف۴ اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے بعد) نفل عبادتیں کرکے تو مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پھر تو یہ حال ہوتا ہے کہ میں ہی اس کا

ف۱ یہ اسی حصہ کا اثر ہے کہ آدمی ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں ۱۲ منہ ف۲ - مومن کتنے بھی نیک اعمال کرتا ہو لیکن ہر وقت اس کو ڈر رہتا ہے شاید میری نیکیاں بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہوئی ہوں اور شاید میرا خاتمہ برا ہو جائے ابوعثمان نے کہا گناہ کرتے جانا اور پھر نجات کی امید رکھنا بدبختی کی نشانی ہے علماء نے کہا ہے کہ حالت صحت میں اپنے دل پر خوف غالب رکھے اور مرتے وقت اس کے کرم و رحم کی زیادہ امید رکھے - ۱۲ منہ ف۳ - اس کو تباہ کروں گا قسطلانی نے کہا ولی گناہوں سے محفوظ ہوتا ہے جیسے پیغمبر معصوم ہوتا ہے اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف کام کرتا ہو تو وہ ولی نہیں ہے بلکہ مغرور مکار ہے قشیری نے کہا ولی کو اللہ تعالیٰ اس سے بچاتا ہے کہ گناہ اور فسق و فجور میں گرفتار رہے اگر کبھی اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو توبہ کرتا ہے بہرحال گناہ صادر ہونے سے ولایت میں خلل نہیں آتا ولایت دو قسم کی ہے ایک ولایت عامہ اس میں تو تمام مومنین صحیح الاعتقاد کتاب اور سنت پر عمل کرنے والے داخل ہیں دوسری ولایت خاصہ محمدیہ یا ابراہیمیہ یا موسویہ یا عیسویہ یا آدمیہ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی پیغمبر کے نمونہ ہوتے ہیں اور کرامات اور مراتب قرب اور ولایت میں اس پیغمبر کے قدم بقدم چلتے ہیں ۱۲ منہ ف۴ - ہمارے مرشد حضرت شیخ احمد مجدد سرہندی فرماتے ہیں فرائض کے ادا کرنے میں جو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے نوافل میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا اس لئے پہلے فرائض کو بہت ادب اور احتیاط سے بجا لانا چاہیئے ان سے فراغت ہو تو پھر نوافل کی طرف متوجہ ہو مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ کے بیوقوفوں کا یہ حال ہے کہ فرض نماز کا تو خیال نہیں رکھتے کبھی جلدی جلدی یعنی بے وقت کبھی اکیلے بے جماعت ادا کر لیتے ہیں مگر نفلی اوراد و وظائف کا بہت خیال رکھتے ہیں ایسے لوگوں کو کبھی تقرب الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا اگر کوئی شخص پانچوں وقت کی فرض نمازیں باجماعت اچھی طرح سنن اور آداب کے ساتھ ادا کرے تو وہ اس شخص سے کہیں افضل ہے جو ان نمازوں کو خلاف سنت پڑھے مگر رات بھر یا دن بھر نفل وظیفہ اور نماز میں مشغول رہے ۱۲ منہ

بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ (پارہ ۲۶ كِتَابُ الرِّقَاقِ - بَابُ التَّوَاضُعِ)

کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے ف وہ اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں وہ اگر کسی دشمن (یا شیطان) سے میری پناہ چاہتا ہے تو اس کو محفوظ رکھتا ہوں ف۲ اور مجھ کو کسی کام میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد (پس و پیش) نہیں ہوتا جتنا اپنے مسلمان بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے وہ تو موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی کے) برا سمجھتا ہے اور مجھ کو بھی اس کو تکلیف دینا برا لگتا ہے ف۳

(پارہ ۲۶ - کتاب رقاق یعنے دل کو نرم کرنے والی باتوں کا بیان - باب تواضع یعنی عاجزی کرنے کے بیان میں)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ (پارہ ۳۰ كِتَابُ التَّوْحِيْدِ - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَلِكِ النَّاسِ)

۱۵

ابوھریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے (جھوٹے) بادشاہ کہاں گئے (کوئی بولتا تک نہیں)

(پارہ ۳۰ - کتاب اللہ کی توحید اسکی ذات اور صفات کے بیان میں - باب اللہ تعالیٰ کا فرمانا ملک الناس یعنے سب آدمیوں کا بادشاہ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶

ابن عباسؓ سے روایت ہے اونہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو یوں دعا کرتے (یعنی تہجد کے وقت)

ف - دوسری روایت میں امام احمد اور بیہقی کے اتنا زیادہ ہے اور اس کا دل ہوتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے اور اسکی زبان ہوتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بندہ نہیں خدا ہو جاتا ہے جیسے معاذ اللہ حلولیہ اور اتحادیہ کا دعویٰ ہے کہاں خدا اور کہاں بندہ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور مرتبہ محبوبیت پر پہنچتا ہے تو اس کے حواس ظاہری اور باطنی سب شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں وہ ہاتھ پاؤں کان آنکھ سے وہی کام لیتا ہے جس میں میری مرضی ہے خلاف شریعت کوئی کام اس سے سرزد نہیں ہوتا ۱۲ منہ

ف۲ - اس فقرہ سے حلولیہ اور اتحادیہ کا رد ہو گیا اگر بندہ عین خدا ہو جاتا تو پھر دعا قبول کرنے اور پناہ دینے کے معنی نہیں بنتے ۱۲ منہ

ف۳ - مگر اس تکلیف کا انجام اس کے لئے نہایت عمدہ ہے اس لئے اس کو راحت ابدی دینے کے لئے اس کی اس تھوڑی سی تکلیف کا لحاظ نہیں کرتا اس کو مار ڈالتا ہوں یہ بعینہ ایسا ہے جیسے باپ اپنے محبوب بیٹے کو کڑوی تلخ دوا پلاتا ہے اور گو بیٹے کے رونے پیٹنے پر اس کو بھی ایک گونہ ملال ہوتا ہے مگر اس کے آئندہ کے فوائد پر خیال کر کے اس ملال کا خیال نہیں کرتا اور جبراً قہراً پیٹ کر وہ دوا پلا دیتا ہے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس میں اولیاء اللہ سے محبت رکھنے کا انکی تعظیم کرنے کا حکم ہے اور یہ مستلزم ہے کہ تواضع کو کیونکہ اکثر اولیاء اللہ غریب اور پریشان حال ہوتے ہیں اس حدیث میں محدثین نے کلام کیا ہے اور اس کے راویوں میں سے خالد بن مخلد کو منکر الحدیث کہا ہے اور کہا ہے کہ شریک اس حدیث سے منفرد ہوا وہ حافظ نہیں ہے ابن عدی نے کہا یہ حدیث اگر جامع صحیح میں نہ ہوتی تو منکر گنی جاتی میں کہتا ہوں حافظ نے اس کے دوسرے طریق بھی بیان کئے ہیں اور گو وہ اکثر ضعیف ہیں پر سب طرق مل کر حدیث حسن ہو جاتی ہے اور خالد بن مخلد کو ابو داؤد نے صدوق کہا ہے ۱۲ منہ

يَدْعُوْ مِنَ اللَّيْلِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ لِيْ غَيْرُكَ (پاره ٣٠ كِتَابُ التَّوْحِيْد - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ حِبْرٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يَضَعُ السَّمَآءَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالْاَنْهَارَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (پاره ٣٠ كِتَابُ التَّوْحِيْد - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا)

یا اللہ تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا مالک ہے تجھ ہی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور ان کا بھی جو ان دونوں میں رہتے ہیں (آدمی، جن فرشتے) تجھی کو تعریف سزاوار ہے تو آسمان اور زمین کا نور ہے تیرا کلام سچا تیرا وعدہ سچا تجھ سے ملنا سچ ہے بہشت سچ ہے دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیرا تابعدار بنگیا تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر بھروسہ کیا تیری ہی طرف رجوع ہوا تیری ہی مدد سے میں نے دشمنوں کا مقابلہ کیا اور تجھ ہی سے ہر جھگڑے میں انصاف چاہتا ہوں میرے اگلے اور پچھلے، چھپے اور کھلے سب گناہ بخشدے تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی میرا معبود نہیں

(پارہ ٣٠۔ کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اسکی ذات اور صفات کے بیان میں۔ باب اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہی خدا ہے جس نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا)

١٧

عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا یہود کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگا یا محمد (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور درختوں اور ندیوں کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا پھر ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمائے گا میں بادشاہ ہوں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دئے اور یہ آیت پڑھی وماقدروا اللہ حق قدرہ (جو سورۂ انعام اور زمر میں ہے)

(پارہ ٣٠ کتاب اللہ کی توحید اور اسکی ذات وصفات کے بیان میں۔ باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا آسمانوں اور زمینوں کو اللہ ہی تھامے ہوئے ہے وہ اپنی جگہ سے ٹل نہیں سکتے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ (پارہ ۳۰۔ كِتَابُ التَّوْحِيْد۔ بَابُ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ)

۱۸ — ابوھریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب خلقت کو پیدا کر چکا تو اس نے اپنے عرش کے اوپر ایک کتاب میں یوں لکھا ہے کہ میری رحمت میرے غصّے سے آگے بڑھ گئی ف۱

(پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اسکی ذات اور صفات کے بیان میں۔ باب۔ اللہ کا فرمانا ہم تو پہلے ہی اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے باب میں فرما چکے ہیں)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ اَصَبْتُ فَاغْفِرْلِيْ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ اَوْ اَصَبْتُ اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ اَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ اَصَبْتُ اَوْ اَذْنَبْتُ اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثَلٰثًا فَلْيَعْمَلْ

۱۹ — ابوھریرہ رض سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بندے نے گناہ کیا (یا یوں کہا ایک گناہ کیا) اب پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے گناہ ہو گیا پروردگار نے (اسکی یہ دعا سنکر) ارشاد فرمایا میرا بندہ سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا بھی ہے (سزا بھی دیتا ہے) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھیرا رہا اس کے بعد گناہ کیا (یا یوں کہا ایک گناہ کیا) اپنے پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے گناہ ہو گیا ف۲ تو بخشدے پروردگار نے (یہ دعا سنکر) فرمایا میرا بندہ سمجھتا ہے اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے اچھا میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھیرا رہا اس کے بعد گناہ کیا (یا یوں کہا) ایک اور گناہ کیا اب پروردگار سے عرض کرنے لگا پروردگار مجھ سے گناہ ہو گیا (یا یوں کہا ایک اور گناہ ہو گیا) اس کو بخشدے پروردگار نے فرمایا میرا بندہ یہ جانتا ہے اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے جاؤ میں نے اپنے بندے کو تین بار بخشدیا اب وہ جیسے چاہے

ف۱۔ معلوم ہوا کہ رحم اور غصّہ دونوں صفات افعالیہ میں سے ہیں جب تو ایک دوسرے سے آگے ہو سکتا ہے آیت سے کلام کے قدیم نہ ہونے کا اور حدیث سے رحم اور غصے کے قدیم نہ ہونے کا اثبات کیا ۱۲ منہ

ف۲۔ یا یوں کہا مجھ سے ایک اور گناہ ہو گیا ۱۲ منہ

مَا شَآءَ (پارہ ۳۰ كِتَابُ التَّوْحِيْد بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ)

عَنْ اَنَسٍ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَّبِّهٖ قَالَ اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَىَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَّاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّىْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّاِذَا اَتَانِىْ مَشْيًا اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً (پارہ ۳۰ كِتَابُ التَّوْحِيْد بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِوَايَتِهٖ عَنْ رَّبِّهٖ)

اعمال کرے ف۱

(پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اسکی ذات اور صفات کے بیان میں۔ باب۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل ڈالیں)۔

حضرت انس رضـ سے روایت ہے اونہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں فرمایا پروردگار نے جبکہ کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ہاتھ بھر اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور جب کوئی بندہ ایک ہاتھ مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک باع اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ چلتا ہوا میری طرف آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاتا ہوں ف۲

(پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اسکی ذات اور صفات کے بیان میں۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا)۔

اِثْبَاتُ التَّوْحِيْدِ (۲)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۳)

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ (پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۶)

باب۲ توحید کا بیان

لوگو۱ اپنے مالک کی بندگی کرو جس نے بنایا تم کو اور تم سے پہلے (اگلے) لوگوں کو تم پرہیزگار ہو جاؤ گے امید رکھو۳

(پارہ (۱) سورہ بقر رکوع ۳)

(اے پیغمبر۴) کہہ کیا اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو (اس کے دین یا اس کے کاموں میں) اور وہ ہمارا تمہارا دونوں کا مالک ہے ہم اور ہمارے اعمال اور تم اور تمہارے اعمال اور ہم تو خالص اسی کے ماننے والے ہیں۵ (پارہ (۱) سورہ بقر رکوع ۱۶)

ف۱ یعنی اب وہ جتنے گناہ کرے بشرطیکہ ان سے نادم ہوتا جائے اور استغفار کرتا جائے تو اس کو کچھ ضرر نہ ہوگا اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ وہ مالک کو بہت پسند ہے ایک حدیث میں ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اس سے بخشش چاہیں یعنی استغفار کریں اکثر علماء نے کہا ہے کہ استغفار کی تین شرطیں ہیں گناہ سے الگ ہو جانا نادم ہونا یعنی پچھتانا آگے کے لئے یہ نیت کرنا کہ اب نہ کروں گا۔ اس نیت کے ساتھ اگر پھر وہ گناہ ہو جائے تو پھر استغفار کرے دوسری حدیث میں ہے اگر ایک دن میں ستر بار وہی گناہ کرے لیکن استغفار کرتا رہے تو اس نے اصرار نہیں کیا اصرار کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر نادم نہ ہو اور اس کے پھر کرنے کی نیت رکھے اگر گناہ کے پھر کرنے کی نیت ہو اور صرف زبان سے استغفار کرے تو ایسا استغفار کسی کام کا نہیں بلکہ اور عذاب کا ڈر ہے چنانچہ رابعہ فرماتی ہیں ہم لوگوں کا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے ۱۲ ف۲ غرض یہ ہے کہ اس کے عمل سے کہیں زیادہ ثواب دیتا ہوں ۱۲ منہ

ف۳ ابن عباس نے فرمایا قرآن میں جہاں کہیں اعبدوا آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اکیلا معبود مانو شرک سے بچو توحید اس کا نام نہیں کہ خدا کو زبان سے ایک کہے اور اپنی حاجتوں اور مرادوں کے واسطے پیغمبروں اور پیروں کی نذریں مانیں اسی کا نام تو شرک ہے بلکہ توحید کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کو ہر چیز کا مالک و مختار جانے اور یہ سمجھے کہ اس کے سوا پیر ہوں یا پیغمبر فرشتے ہوں یا شہید کسی کو کچھ اختیار اس کے کارخانہ میں نہیں سب اس کے روبرو عاجز و بے اختیار ہیں ۱۲

ف۴ پھر اگر اس نے ہم کو سرفراز فرمایا اور تم کو محروم تو تعجب کیا ہے ۱۲

ف۵ یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہمیشہ پیغمبر بنی اسرائیل میں ہوا کئے یہ عرب میں پیغمبر کیسے تو کیا تم ہی اللہ کے بندے ہو دوسرے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ جس قوم کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور کہتے ہم تو تم سے بہتر ہیں تم اللہ کے برابر اوروں کو بھی کرتے ہو ہم اسی کو سچا خدا جانتے ہیں اور اس کے برابر کسی کو نہیں کرتے ۱۲۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

(پارہ ٢ سورۃ البقرۃ رکوع ١٩)

لوگو[1] تمہارا معبود وہی معبود ہے اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں بہت رحم کرنے والا مہربان ہے[1]

(پارہ ٢ سورہ لبقر رکوع ١٩)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پارہ ٣ سورۃ اٰلِ عِمْرَان رکوع ٢)

اللہ[2] تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے بھی اگواہ ہیں) انصاف کے ساتھ حکومت کر رہا ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں زبردست ہے حکمت والا[3]

(پارہ ٣ سورہ آل عمران رکوع ٢)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝ (پارہ ٥ سورۃ النساء رکوع ١١)

اللہ[4] تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ تم کو ضرور قیامت کے دن اکٹھا کرے گا اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے[5]

(پارہ ٥ سورہ نسار رکوع ١١)

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

(پارہ ٦ سورۃ النساء رکوع ٢٣)

اللہ تعالیٰ تو بس اکیلا معبود ہے[6] وہ بیٹا بیٹی سے پاک ہے اسی کا تو ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے[6] اور اللہ تعالیٰ بس ہے کام بنانے والا

(پارہ ٦ سورہ نسار رکوع ٢٣)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ (پارہ ٦ سورۃ المائدہ رکوع ١٠)

بے شک وہ لوگ تو کافر ہو چکے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تین میں کا ایک ہے[7] حالانکہ ایک معبود کے سوا کوئی اور سچا معبود نہیں ہے

(پارہ ٦ سورہ مائدہ رکوع ١٠)

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ (پارہ ٧ سورۃ الانعام رکوع ١)

اور[8] وہی ہے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین میں تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے کام (بھی) جانتا ہے[8]

(پارہ ٧ سورہ انعام رکوع ١)

---

[1] یہ خطاب ہے قریش کے کافروں کو انہوں نے کہا اپنے رب کی صفت بیان کرو تب یہ آیت اتری اور اس میں اشارہ ہے کہ پہلے جس چیز کا چھپانا حرام ہے وہ اللہ کی توحید ہے مومن کو چاہیے کہ خدا کی توحید کھلم کھلا ہر وقت بیان کرے خصوصاً ان لوگوں میں جن کو شرک میں مبتلا دیکھے صحیح حدیث میں ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والھکم الہ واحد لاالہ الا ھو الرحمٰن الرحیم اور الم اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم میں دیلمی نے انس سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریروں پر اس آیت سے زیادہ کوئی بھاری نہیں ١٢ [2] اللہ گواہ ہے یعنی اس نے اپنی وحدانیت پر صدہا دلیلیں اور نشانیاں قائم کر دی ہیں اگر آدمی ذرا بھی غور کرے تو اس کو یقین ہو جاتا ہے کہ اس کارخانہ کا ایک مالک ہے مدبر چلانے والا اور سب کو سنبھالنے والا اور وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں یہ جو فرمایا کہ فرشتے اس بات کے گواہ ہیں اور علم والے اس سے علم والوں کی بڑی فضیلت نکلی کہ فرشتوں کے بعد ان کا درجہ ہے [3] وہ بات کرتا ہے جب چاہتا ہے اور نئے نئے حکم صادر فرماتا ہے فرشتے اسکی آواز سنتے ہیں اور کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا ١٢ [4] نہ اسکی کوئی جورو ہے نہ کوئی بیٹا نہ جنا نہ جنا گیا ١٢ [5] یعنی آسمان اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے فرشتے یا جن یا آدمی بڑے ہوں یا چھوٹے سب اس کے مملوک اور غلام اور بندے ہیں اور بیٹا بیٹی تو باپ کی طرح ہوتے ہیں باپ کے غلام اور بندے نہیں ہوتے ١٢ [6] جیسے اس وقت کے نصاریٰ بھی یہی کہتے ہیں ١٢ [7] یعنی گو پروردگار عالم آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے مگر عرش پر رہ کر وہ زمین کی رتی رتی دیکھ رہا ہے اور زمین والوں کے ہر ایک کام سے واقف ہے جیسے امام شافعی اور امام مالک نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے لیکن اس کا علم ہر جگہ ہے اور امام ابوحنیفہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے نہ زمین میں اور امام احمد نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور تمام علمائے سلف اور اکابر اہل سنت اور صحابہ اور تابعین سب کا اعتقاد یہی تھا کہ ذات الٰہی فوق العرش ہے اور نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات نے خذلھم اللہ تعالیٰ بہر حال ائمہ اہل سنت میں سے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا کہ ذات الٰہی ہر جگہ ہے یا ذات الٰہی عالم کے اندر زمین میں بھی ہے جیسے ہمارے زمانہ کے بعض گمراہوں کا اعتقاد ہے ١٢۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ۖ قُلِ اللّٰهُ ۖ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ۚ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۚ اَئِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ۚ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ۝ (پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۲)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ رکوع ۱۶)

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۲)

اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۳)

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۷)

قُلْ لَّوْ کَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ کَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ۝ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۵)

(اے پیغمبر ان سے پوچھ) کہہ دے کس کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے[1] کہہ اللہ تعالیٰ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں اور یہ قرآن (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ پر اتارا گیا ہے اس لئے کہ میں تم کو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہنچے (قیامت تک) ڈراؤں[2] کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود بھی ہیں (اے پیغمبر) یہ کہدے میں یہ گواہی نہیں دونگا کہہ دے کوئی نہیں وہ اکیلا معبود ہے (اس کا کوئی شریک نہیں میں اس کی گواہی دیتا ہوں) اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں[3]

(پارہ ۷ سورۃ انعام رکوع ۲)

اس پر بھی اگر یہ لوگ نہ مانیں[4] تو کہہ دے اللہ تعالیٰ مجھ کو بس ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اسی پر میں بھروسہ رکھتا ہوں[5] اور وہ بڑے تخت[6] (یعنی عرش) کا مالک ہے[7]

(پارہ ۱۱ سورہ توبہ رکوع ۱۶)

اور صبح اور شام اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں[8] جو آسمان میں ہیں اور زمین میں خوشی سے اور زور سے اور ان کے سائے پرچھائیں بھی (پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۲) لوگو تم سب کا خدا ایک ہی خدا ہے۔

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۳)

اور (اے لوگو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے دو خدا مت بناؤ بس وہی ایک ہی خدا ہے تو مجھ ہی سے ڈرو[9]

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۷)

(اے پیغمبر) کہہ دے اگر خدا کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسے یہ لوگ کہتے ہیں تب تو عرش کے مالک تک ضرور کوئی رستہ ڈھونڈھ نکالتے[10] وہ اُنکی (نالائق) باتوں سے پاک اور برتر ہے بہت برتر[11]

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۵)

---

[1] یا کون بڑا گواہ ہے پھر وہ کیا جواب دیں گے تو آپ ہی جواب دیدیجئے کہہ اللہ الخ [2] اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اسکی نافرمانی سے جب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ آنحضرت کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اس وقت یہ آیت اتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آپنے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط لکھے اور ان کو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو یہ قرآن پہنچا گویا اس نے مجھ کو دیکھا ۱۲ [3] جن کو تم اللہ کا شریک ٹھیراتے ہو اُن سے بیزار ہوں ۱۲ [4] تیری پیغمبری کو قبول نہ کریں اور تیرا مقابلہ کریں ۱۲ [5] جو کچھ امید ہے اسی سے ہے جو کچھ ڈر ہے اُسی کا ہے ۱۲ [6] کہتے ہیں عرش سے مراد اس کی کرسی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عرش کرسی سے جدا ہے اور سب سے بڑا ہے ۱۲ [7] یا وہ تخت کا مالک بڑا ہے ۱۲ [8] یعنی درحقیقت اسی کے اختیار میں ہیں ۱۲ [9] اس سے مجوس کا رد منظور ہے وہ کہتے ہیں معاذ اللہ دو معبود ہیں ایک نور اور خیر کا خالق دوسرا تاریکی اور شر کا خالق اوّل کو یزدان اور دوسرے کو اہرمن کہتے ہیں ان بیوقوفوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ اگر دو خدا ہوں تو ایک دوسرے کا خلاف کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا اور جو نہیں کر سکتا تو کوئی خدا نہ ہوا ۱۲ [10] اس سے مقابلہ کرنے کو جاتے کیونکہ . . . . . وہ بھی اپنے تئیں خدا کہتے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر واقعی اُن کو خدا کے پاس کوئی تقرب ہوتا جیسے مشرک سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کے پاس ہماری سفارش کرینگے تو وہ عرش کے مالک یعنی خدا تک پہنچنے کا کوئی راستہ ڈھونڈھتے اس صورت میں وہ عاجز ہوئے اور خدا کے محتاج ہوئے تو معبود کیسے ہو سکتے ہیں ۱۲ [11] اس کے سامنے کسی کی کیا حقیقت ہے کہاں بندہ اور کہاں خدا ۱۲

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ (پارہ ۱۶ سورۃ الکہف رکوع ۱۲)

(۱۵) (اے پیغمبر) کہہ دے میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں (فرق یہ ہے کہ) مجھ پر (اللہ کی طرف سے وحی) آتی ہے کہ تمہارا خدا وہی ایک سچا خدا ہے (اور تم پر وحی نہیں آتی)
(پارہ ۱۶ سورہ الکہف رکوع ۱۲)

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝ (پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ رکوع ۵)

(۱۶) تمہارا سچا خدا اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اس کے علم میں ہر چیز سما گئی ہے۔
(پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ رکوع ۵)

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ یُنْشِرُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

(۱۷) کیا انہوں نے زمین (میں) سے (نکال کر) (مثلاً پتھر سونا چاندی پیتل وغیرہ سے) جو خدا بنائے ہیں (یعنے بت) وہ (کسی کو مرنے کے بعد) زندہ کر سکتے ہیں[۲] اگر آسمان اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور دوسرے خدا بھی ہوتے تو دونوں (آسمان اور زمین) برباد ہو جاتے[۳] وہ تخت والا خدا وند ان کی (بیہودہ) باتوں سے پاک ہے[۴]
(پارہ ۱۷ سورہ انبیاء رکوع ۲)

قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۷)

(۱۸) کہہ دے مجھے تو بس یہی وحی آتی ہے اور کچھ نہیں کہ تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے[۶] تو تم اس کے تابعدار بنتے ہو یا نہیں[۷]
(پارہ ۱۷ سورہ انبیاء رکوع ۷)

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا (پارہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۵)

(۱۹) (لوگو) تمہارا خدا وہی ایک خدا ہے اُسی کے تابعدار رہو۔
(پارہ ۱۷ سورہ حج رکوع ۵)

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (پارہ ۲۰ سورۃ القصص رکوع ۷)

(۲۰) اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں
(پارہ ۲۰ سورہ قصص رکوع ۷)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ الفاطر رکوع ۱)

(۲۱) کوئی سچا خدا نہیں اس کے سوا پھر تم کدھر الٹے جا رہے ہو[۸]
(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۱)

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۭ (پارہ ۲۳ سورۃ والصّٰفّٰت رکوع ۱)

(۲۲) بے شک تم (سب) کا خدا ایک ہے۔
(پارہ ۲۳ سورہ والصّٰفّٰت رکوع ۱)

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ښ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝
(پارہ ۲۳ سورہ صٓ رکوع ۱)

(۲۳) کیا اس نے کئی خداؤں کو ایک خدا کر دیا یہ تو بڑی انوکھی (تعجب کی) بات ہے[۹] (پارہ ۲۳ سورہ صٓ رکوع ۱)

---

[۱] یہ مت سمجھنا کہ میں خدا کی سب باتیں جانتا ہوں ۱۲ [۲] ہرگز نہیں وہ تو خود مردہ (بیجان) ہیں وہ دوسرے کو کیا زندہ کریں گے اور جو خدا ہو اس کے لئے یہ ضرور ہے [۳] جلا سکے اور مار سکے گو مشرک بتوں کی نسبت یہ اعتقاد نہیں رکھتے تھے کہ وہ جلا اور مار سکتے ہیں مگر جب اونہوں نے ان کو خدا بنا دیا تو ان میں یہ صفت ہونا ضرور ہے ۱۲ [۳] رات دن لڑائیوں کا بازار گرم رہتا اگر بالفرض سب ملے جلے بھی ہوں تو ایک دوسرے کے خلاف کر سکتا ہے یا نہیں اگر کر سکتا ہے تو دوسرا خدا نہ ہوا کیونکہ وہ اس کے مقابلہ میں عاجز ٹھیرا اگر نہیں کر سکتا تو یہ خدا نہ ہوا غرض پروردگار عالم نے توحید کی یہ ایسی عمدہ دلیل بیان کی کہ جہاں بھر کے حکیموں نے جو دلیلیں نکالی ہیں وہ اس کے سامنے کوئی چیز نہیں سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام ۱۲ اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین) [۴] یہ جو بکتے ہیں کہ اس کے شریک ہیں یا اس کو بیٹا ہے یا بیٹی یا جورو اُس کی شان ان واہی باتوں سے کہیں بلند ہے ۱۲ [۵] جو سارے جہاں کا مالک ہے ۱۲ — [۶] بس یہی وحی آتی ہے اور کچھ نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ہی میری وحی میں بیان کیجاتی ہے شرک کا نام نہیں یا توحید ہی میری ساری وحی کا خلاصہ اور اصل الاصول ہے ۱۲ [۷] اس سچے خدا کو چھوڑ کر تم نے جھوٹے معبود اور دیوتا بنا رکھے ہیں ۱۲ [۸] عرب میں ہر ہر قبیلے کا ایک جداگانہ معبود یعنی بت تھا اور ان کا یہ اعتقاد تھا کہ ہر معبود اپنے پوجنے والوں کی حمایت اور حفاظت کرتا ہے ۱۲

سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۱)

۲۴ پاک ہے وہ تو اکیلا خدا ہے (سب پر) دباؤ رکھنے والا۔
(پارہ ۲۳ سورہ زمر رکوع ۱)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (پارہ ۲۸ سورۃ التغابن رکوع ۲)

۲۵ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی سچا معبود نہیں۔
(پارہ ۲۸ سورہ تغابن رکوع ۲)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ رکوع ۱)

۲۶ وہی اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں اس کے پیارے نام ہیں۱؎ (پارہ ۱۶ طٰہٰ رکوع ۱)

عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ (پارہ ۱ - باب کیف کان بدء الوحی)

۲۷ ابو سفیان بن حرب سے روایت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (ہرقل) کہنے لگا اچھا وہ تم کو کیا حکم کرتا ہے میں نے کہا وہ یہ کہتا ہے بس اکیلے اللہ ہی کو پوجو اور اس کے شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی) باتیں چھوڑ دو
(پارہ ۱ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (پارہ ۷ - کتاب المناسک - باب ما یقول اذا رجع من الحج او العمرۃ او الغزو)

۲۸ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو ہر چڑھائی پر تین تکبیریں کہتے (تین بار اللہ اکبر) پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف بھاتی ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کی بندگی کرنے والے اس کو سجدہ کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرنے والے اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی کمک کی اور کافروں کی فوجوں کو بھگا دیا۔
(پارہ ۷ کتاب حج اور عمرہ کے بیان میں باب جب کوئی حج یا عمرہ یا غزوے سے لوٹے تو کیا کہے)

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ حَدَّثَهٗ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَآئِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى

۲۹ ابوذر غفاری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا۔ آپ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے پھر (دوبارہ) آیا تو آپ جاگ اٹھے تھے آپ نے فرمایا جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کہے (اور دوسرے اصول اسلام کا انکار نہ کرے) پھر اسی اعتقاد پر (توحید پر) مر جائے تو وہ ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائیگا (ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہنے کا) میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا ہو پھر میں نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا وہ زنا اور چوری کرتا ہو پھر (تیسری بار) میں نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو آپ نے فرمایا گو وہ زنا اور چوری کرتا ہو ابوذر کی

۱؎ ننانوے نام مشہور ہیں جو صحیح حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت نام ہیں ۱۲

وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ وَّکَانَ اَبُوْذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ اَوْ قَبْلَهٗ اِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهٗ (پارہ ۲۴ ـ کِتَابُ اللِّبَاسِ ـ بَابُ الثِّيَابِ الْبِيْضِ)

عَنْ مُّعَاذٍ قَالَ اَنَا رَدِیْفُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهٗ ثَلٰثًا هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ

(پارہ ۲۶ کِتَابُ الْاِسْتِيْذَانِ ـ بَابُ مَنْ اَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ)

ناک میں مٹی لگے (یعنی ابوذر کو برا معلوم ہو تو ہوا کرے) ابوالاسود نے کہا ابوذر جب کبھی اس حدیث کو بیان کرتے یہ لفظ بھی کہا کرتے وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ امام بخاری نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ مرتے وقت یا اس سے پہلے گناہوں سے توبہ کرے اور شرمندہ ہو اور لا الٰہ الا اللہ کہے تو اللہ اس کو

بخش

دیگا[1]

(پارہ ۲۴ کتاب لباس کے بیان میں ـ باب سفید لباس کا بیان)

معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے کہا میں (سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی اونٹ پر سوار تھا آپ نے پکارا معاذ میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک پھر پکارا پھر میں نے یہی کہا۔ اسی طرح تین بار ہوا بعد اس کے آپ نے فرمایا معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے یہ حق ہے کہ اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کو نہ پوجیں پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد پکارا معاذ میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب وہ شرک نہ کرتے ہوں (موحد ہوں) یہ

حق ہے کہ ان کو

(دائمی) عذاب نہ ہو

[2]

(پارہ ۲۶ کتاب اجازت لینے کا بیان باب کوئی بلائے تو جواب میں لبیک اور سعدیک کہنا)

---

[1] میں کہتا ہوں یہ امام بخاری کی رائے ہے حدیث میں توبہ کا ذکر نہیں ہے اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کبیرہ کا مرتکب اگر بغیر توبہ کے بھی مرجائے لیکن موحد ہو تو اس کا کام اللہ کے اختیار میں ہوگا خواہ اس کو معاف کرکے بن عذاب دئے بہشت میں لیجائے یا چند دن گناہ کے موافق عذاب دیکر پھر بہشت میں لیجائے بہرحال مومن موحد جو دوسرے اصول اور ارکان اسلام کا انکار نہ کرتا ہو وہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں نہیں رہیگا زنا اور چوری دو گناہوں کا ذکر اس لئے کیا کہ ایک حق اللہ ہے ایک حق العبد اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ حقوق العباد بھی اصحاب حقوق کو راضی کرکے معاف کردے چنانچہ جب حجاج ظالم مرنے لگا تو کہنے لگا یا اللہ مجھ کو بخشدے لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشنے کا یہ کلمہ اسکا امام حسن بصری نے سنا تو فرمایا اللہ کے کرم سے کچھ تعجب نہیں جب خدا بخشنے پر آوے بادشاہ اود دھ گزر گیا تو مولانا فضل رحمٰن صاحب نے فرمایا واجد علیشاہ بخشا گیا ایک دہلی کا بادشاہ جو سخت گناہ گار تھا مرتے وقت یہ وصیت کر گیا کہ مجھ کو حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء کی مزار پاس دفن کردینا وہیں دفن کیا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نظام الدین گڑگڑا بارگاہ الٰہی میں عرض کررہے ہیں یا اللہ وہ میرے پاس اس امید سے آیا کہ تو اس کو بخشدے اب تو مجھ کو ذلیل نہ کر اس کو بخشدے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا بہرحال مومن کے لئے گو کتنا ہی گنہگار ہو بڑی امید ہے لیکن کافر اور مشرک کے لئے کوئی امید نہیں مومن اس کو نہیں کہتے کہ نام کا مسلمان ہو یا جس کے باپ دادا مسلمان گزرے بلکہ مومن وہ ہے جو مرتے وقت توحید پر مرا ہو یعنی کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو شرک کے اقسام مشہور ہیں جو اپنے اپنے مقام پر بیان کئے گئے ہیں ۱۲

[2] جو کافروں اور مشرکوں کو ہوگا اللہ پر حق ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ایسا وعدہ فرمایا ہے باقی اللہ پر واجب تو کوئی چیز نہیں ہے وہ جو چاہے کرے اسکی مرضی کوئی دم نہیں مار سکتا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دعا میں یوں کہنا درست ہے بحق محمد و آل محمد یا بحق اولیائك و انبیائك اور حق سے مراد یہی ہوگی ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْکُمْ فَقَالَ فِیْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ (پارہ ۲۶۔ کِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ۔ بَابُ کُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ اِذَا شَغَلَهٗ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ)

۵ ابوہریرہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے لات اور عزیٰ (بتوں) کی قسم کھائے وہ پھر سے (تجدید ایمان کرے) کہے لا الٰہ الا اللہ اور جو شخص اپنے دوست سے کہے آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو وہ (کفارے کے طور پر) کچھ خیرات نکالے

(پارہ ۲۶ کتاب اجازت لینے کا بیان۔ باب آدمی جس کام میں مصروف ہو کر اللہ کی عبادت سے غافل ہو جائے وہ لہو میں داخل اور باطل ہے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ یُکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (پارہ ۲۶۔ کِتَابُ الدَّعَوَاتِ۔ بَابُ الدُّعَاءِ اِذَا هَبَطَ وَادِیًا)

۶ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ کر کے لوٹتے تو ہر بلندی (چڑھائی) پر چڑھتے وقت تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف زیب دیتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے والے ہیں اسکی درگاہ میں توبہ کرنے والے اپنے پروردگار کے شکر گزار اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے (محمدؐ) کی مدد کی اور کافروں کی ساری فوجوں کو اس نے اکیلے بھگا دیا[1]

(پارہ ۲۶۔ کتاب دعاؤں کے بیان میں۔ باب جب نشیب میں اترے اس وقت دعا کرنا)

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَقَبَةٍ اَوْ قَالَ فِیْ ثَنِیَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَیْهَا رَجُلٌ نَادٰی فَرَفَعَ صَوْتَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ

۷ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی میں گھسے یا ایک درہ میں (جو دو پہاڑوں کے بیچ ہوتا ہے) جب اس کی بلندی پر پہونچے تو ایک مرد نے بلند آواز سے کہا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ابوموسیٰ کہتے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے آپ نے فرمایا اتنا

---

[1] امام بخاری نے سفر میں نکلتے وقت کی دعا اس باب میں بیان نہیں کی شاید ان کو کوئی حدیث اپنی شرط پر ملی نہ ہو گی امام مسلم نے ابن عمر سے نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار ہو جاتے سفر کو جاتے وقت تو تین بار تکبیر کہتے پھر یہ آیت پڑھتے سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین حصن حصین میں سفر کی یہ دعا منقول ہے اللهم انا نسالك فی سفرنا هذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علینا سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل والولد اللهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وکآبة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاهل والولد ۱۲ منہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ قَالَ
فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُوْسٰى
أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ
بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (پارہ ۲۶ كِتَابُ الدَّعَوَاتِ
بَابُ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)

چلانا کیا ضرور ہے) تم کسی بہرے یا غائب کو تھوڑے پکارتے ہو پھر فرمایا ابوموسیٰ سے یا یوں فرمایا عبداللہ بن قیس (یہ ابوموسیٰ کا نام ہے) میں تجھ کو بہشت کے خزانہ کا ایک کلمہ تبلاؤں میں نے عرض کیا ضرور تبلائے آپ نے
فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ

(پارہ ۲۶

(کتاب دعاؤں کے بیان میں - باب لاحول
ولاقوۃ الا باللہ کہنے
کی فضیلت میں)

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَّجَّهَا مِنْ
دَلْوٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ ابْنَ مَالِكٍ
الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِيْ سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ يُّوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ (پارہ ۲۶ كِتَابُ الرِّقَاقِ - بَابُ الْعَمَلِ الَّذِيْ
يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ فِيْهِ سَعْدٌ)

محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو یاد ہیں اور آپکی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپ نے ہمارے گھر کے ڈول سے لے کر مجھ پر کر دی تھی یہ محمود عتبان بن مالک سے نقل کرتے ہیں
جو بنی سالم قبیلہ کے تھے میں نے ان سے
سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح
کو میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے
قیامت کے دن جو کوئی بندہ ایسا آئے گا
جس نے (دنیا میں) خالص اللہ کی رضامندی
کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا
تو اللہ تعالیٰ اس پر
دوزخ حرام کردیگا

(پارہ ۲۶ کتاب رقاق یعنی دل کو نرم کرنیوالی باتوں کے
بیان میں۔ باب جو عمل خدا کی رضامندی کے لیے کیا جائے
اس باب میں سعد بن وقاص کی حدیث ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ
يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ
سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ
جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ

۹ معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (گدھے پر) سوار تھا۔ میرے اور آپ کے بیچ میں زین کی پچھلی
لکڑی کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی آپ نے فرمایا معاذ میں
نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ تعمیل ارشاد کے لئے مستعد ہوں
پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا معاذ میں نے کہا حاضر ہوں
یا رسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے
لئے مستعد ہوں پھر تھوڑی دیر
چلنے کے بعد فرمایا معاذ میں نے
کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور تعمیل
ارشاد کے لئے مستعد ہوں فرمایا تو جانتا
ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر

هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهٖ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ (پارہ ۲۶ - كِتَابُ الرِّقَاقِ بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ)

کیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں پھر تھوڑی دیر چل کر فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے لئے مستعد ہوں فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے۔ جب بندے یہ بات بجا لائیں ف[1] میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ انکو عذاب نہ کرے ف[2]

(پارہ ۲۶ - کتاب رقاق یعنی دل کو نرم کرنیوالی باتوں کے بیان میں باب - جو اللہ کی اطاعت کرنے کو اپنے نفس کو دبائے اسکی فضیلت میں)

عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ غَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَقُوْلُوْهُ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَإِنَّهٗ لَا يُوَافِي عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِهٖ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ (پارہ ۲۸ كِتَابُ اِسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأَوِّلِيْنَ)

عتبان[10] بن مالک سے روایت ہے اونہوں نے کہا صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان پر تشریف لائے اور پوچھا مالک بن دخشن کہاں ہے ایک شخص (خود عتبان) کہنے لگا یا رسول اللہ وہ منافق ہے اللہ اور رسول سے اسکو محبت نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو گمان نہیں ہے کہ وہ اللہ کی رضامندی کے لئے لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس نے کہا ہاں یہ تو ہے (یعنی لا الٰہ الا اللہ تو کہتا ہے) آپ نے فرمایا جو کوئی قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ کو لے کر آئے گا اللہ اس پر دوزخ حرام کریگا ف[3]

(پارہ ۲۸ - کتاب باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے ان سے لڑنے کے بیان میں باب - تاویل کرنیوالوں کا بیان)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهٗ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا

ابن[11] عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبلؓ کو (حاکم بنا کر) یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا دیکھو تم کو اہل کتاب کے کچھ لوگ ملیں گے تو پہلے ان کو اللہ کی توحید کی طرف بلائیو ف[4] جب وہ یہ توحید سمجھ لیں (اس کو مان لیں) تو اب ان سے یہ کہیو اللہ نے ان پر ہر

ف[1] اللہ ہی کا پوجا کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں ۱۲ منہ ف[2] عمرو بن میمون کی روایت میں اتنا زیادہ ہے انکو بخشدے ابوعثمان کی روایت میں یوں ہے انکو بہشت میں لیجائے قسطلانی نے کہا یعنی جب کبیرہ گناہوں سے باز رہیں اور فرائض بجا لائیں ۱۲ منہ ف[3] یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جس میں کافر اور مشرک رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت نے ان لوگوں پر جنہوں نے مالک کو منافق کہا کوئی مواخذہ نہیں کیا اس لئے کہ وہ تاویل کرنے والے تھے یعنی مالک کے حالات دیکھ کر اس کو منافق سمجھتے تھے گو ان کا گمان غلط ہو ۱۲ منہ ف[4] جو سورہ اخلاص میں مذکور ہے اللہ اکیلا ہے اللہ بے نیاز ہے کسی چیز کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ جنا گیا اس کے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ہے ۱۲ منہ

اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِذَا عَرَفُوْا ذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فَقِيْرِهِمْ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ (پارہ ۳۰ كِتَابُ التَّوْحِيْدِ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهٗ اِلٰى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ وَكَاَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ (پارہ ۳۰ كِتَابُ التَّوْحِيْدِ بَابُ مَا جَاءَ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهٗ اِلٰى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى)

رات دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو اب ان سے کہیو اللہ نے ان کے مالوں میں زکوۃ بھی فرض کی ہے ان میں جو مالدار ہے اس سے لیجائے گی اور ان میں جو محتاج ہے اس کو دے دی جائے گی جب وہ اس کو بھی مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کر اور زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال لینے سے بچا رہ [۱]

(پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ کی توحید اور اسکی ذات اور صفات کے بیان میں۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو توحید خداوندی کی طرف بلانا)

ابی سعید خدری سے روایت ہے اونہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) نے دوسرے شخص (قتادہ بن نعمان) کو سنا وہ بار بار قل ہو اللہ احد پڑھ رہا تھا۔ صبح کو سننے والا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ سے بیان کیا وہ قل ہو اللہ کا پڑھنا ایک کم درجہ کی عبادت سمجھتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قل ہو اللہ احد (ثواب میں) تہائی قرآن کے برابر ہے [۲]

(پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ کی توحید اسکی ذات اور صفات کے بیان میں۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو توحید خداوندی کی طرف بلانا)

رَدُّ الشِّرْكِ

باب ۳ شرک کا رد

(۱) معلوم ہوا زکوٰۃ بھی ایک فرض ہے نماز کی طرح اور جو کوئی زکوٰۃ نہ دے اُس سے لڑنا چاہیئے اور امام اس کو سزائے مالی بھی دے سکتا ہے اور سزائے مالی کی دلیل وہ ہے جو ابوداؤد اور نسائی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کی اور کہا صحیح ہے بہز بن حکیم سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زکوٰۃ نہ دے تو ہم اس سے بالجبر لیں گے اور اس کا آدھا مال تاوان ہے خدا کی طرف سے اہل حدیث نے اس حدیث کی رو سے تعزیر بالمال درست رکھی ہے جیسے اوپر گذر چکا لیکن حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا یہ حدیث ان پر حجت ہے ۱۲ منہ (۲) بلکہ اوسط درجہ کا مال ۱۲ منہ (۳) قرآن کے تین حصے ہیں ایک حصہ توحید الٰہی اور اس کے صفات و افعال کا بیان دوسرا قصص کا بیان تیسرا احکام شریعت کا بیان تو قل ہو اللہ میں ایک حصہ موجود ہے اس لئے تہائی قرآن کے برابر ہوا ۱۲ منہ

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ (پارہ ۱ سورۃ الفاتحہ رکوع ۱)

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ (پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۴)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ (پارہ ۲ سورۃ البقرۃ رکوع ۲۰)

[۱] ہم تیری بندگی کرتے ہیں (یعنی تیری ہی پوجا کرتے ہیں) اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں[۱] (پارہ ۱ سورۂ فاتحہ رکوع ۱)

[۲] اور کہتے ہیں (معاذ اللہ) خدا اولاد رکھتا ہے وہ پاک ہے (سب سے نرالا کوئی اس کے جوڑ کا نہیں تو اسکی اولاد کہاں سے ہوسکتی ہے) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اس کی ملک ہے سب اس کے تابعدار ہیں[۲] (پارہ ۱ سورہ بقرہ رکوع ۱۴)

[۳] کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا شریک دوسروں کو بھی بناتے ہیں[۳] (اور) اللہ کے برابر اُن سے محبت رکھتے ہیں[۴] اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں[۵] اگر ان ظالموں کو وہ بات معلوم ہوتی جو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھتے وقت معلوم ہوگی سب کچھ قدرت (اور اختیار) اللہ ہی کو ہے اور اللہ تعالیٰ کا عذاب بے شک سخت ہے[۶]

(پارہ ۲ سورہ بقرہ رکوع ۲۰)

[۱] پوجا اس لئے کرتے ہیں کہ جن کو پوجیں وہ کچھ ہمارے کام آویں سوا اللہ کے سب عاجز بندے ہیں وہ اپنے اختیار سے کچھ نہیں کرسکتے نہ کسی کو مدد پہنچا سکتے ہیں اس آیت میں رد ہے اُن مشرکین کا جو سوا اللہ کے کسی پیر یا امام یا پیغمبر یا فرشتہ یا ولی یا کسی جھاڑ یا پہاڑ یا دریا یا چاند یا سورج یا قبر یا شدے یا جھنڈے کی پرستش کرتے ہیں اور انکو مشکل کشا اور دستگیر اور قطب اور غوث سمجھ کر ان سے مدد مانگتے ہیں یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں اور اگر کوئی مسلمان ایسا کرے تو وہ بھی مشرک ہوجاتا ہے اس واسطے کہ اس آیت اور دیگر آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ نے تمام اقسام عبادت کو خاص کیا ہے اللہ تبارک تعالیٰ کے ساتھ عبادت کی تین قسمیں ہیں بدنی مالی قلبی بدنی جیسے طواف رکوع سجود یا کسی کے نام کا ورد و وظیفہ کرنا یا اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کسی کا نام لینا قلبی جیسے توکل خوف رجا محبت اور خضوع یعنی کسی پر بھروسہ رکھنا یا کسی کا ڈر رکھنا یا کسی سے امید رکھنا یا محبت رکھنا یا کسی کے آگے گڑگڑانا اور عاجزی کرنی یہ سب قسام عبادت کے اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہیں جس نے اللہ عزوجل کے ساتھ ان عبادات میں سے کسی عبادت میں ساجھا بنایا وہ مشرک اور کافر ہوا اور وہ منکر ہے کلمہ پاک کے معنی سے اور کل پیغمبروں کی توحید سے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے درمیان وسیلے ٹھہرائے یعنی یوں کہا کہ ہماری پکار اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ بڑا بادشاہ ہے ہم بزرگوں کو پکاریں گے بزرگ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے کہ اُن کو پکارے اور ان سے سوال کرے اور ان پر بھروسہ رکھے تو وہ اجماع کے ساتھ کافر ہے فتاویٰ بزازیہ (جو ایک معتبر کتاب ہے کتب حنفیہ میں سے) میں لکھا ہے جو شخص کہے بزرگوں کے ارواح ہر جگہ حاضر رہتی ہیں مخلوق کے حال کی خبر رکھتے ہیں وہ کافر ہے بعض لوگ یہ شبہ کرتے ہیں کہ پوجا تو خیر سوا اللہ کے اور کسی کا نہیں ہوتا لیکن مدد مانگنا یہ تو اللہ تعالیٰ سے خاص نہیں ہوسکتا کیونکہ ایک بندہ دوسرے بندہ کی مدد کرتا ہے اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ مدد جو آدمی کسی سے مانگتا ہے اس کے لئے دو شرطیں ہیں اول یہ کہ جس سے مانگتا ہے وہ زندہ ہو اس لئے کہ مردہ خود بخود تو کچھ نہیں کرسکتا اور اللہ تعالیٰ سے بھی دعا نہیں مانگ سکتا کہ مرنے کے ساتھ ہی عمل بند ہوجاتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے اذا مات الانسان انقطع عمله الحدیث اور رسول کی وفات کے بعد جب مسلمانوں پر کوئی سختی آتی تو آپس میں زندے ایک دوسرے سے دعا منگواتے جیسے عمرؓ نے عباسؓ سے بارش کیلئے دعا منگوائی دوسری شرط یہ ہے کہ جو چیز مانگتا ہے وہ بظاہر انسان کی طاقت میں ہو اور رہی وہ چیزیں جو انسان کی طاقت اور استطاعت سے خارج ہیں اور انسان ان کے کرنے سے عاجز ہے جیسے اولاد دینا روزی کی کشائش کرنا پانی برسانا گناہوں کا بخشنا عذاب سے بچانا اُن سے تو کسی طرح کی مدد بندے سے نہیں مانگنا چاہئے بلکہ یہ امور خالص خداوند کریم سے طلب کرنے چاہئیں اور جو اللہ تعالیٰ کے خالص اور کامل بندے ہیں وہ پہلی قسم کے امور میں بھی حتی المقدور بندوں سے طالب امداد نہیں ہوتے اور ہر امر کا سوال خداوند کریم ہی سے کرتے ہیں حدیث شریف میں ہے جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ ۱۲ [۲] بیٹا تو برابر والا ہوتا ہے اپنے باپ کا خدا کے سب مملوک اور غلام اور بندے ہیں پھر کوئی اس کا بیٹا کیسے ہوسکتا ہے صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اور گالی بھی دی جھٹلایا تو یہ کہ میں اس کو دوبارہ پیدا نہ کرسکوں گا (حشر نہ ہوگا) گالی یہ کہ میرے لئے جورو اور بیٹا تجویز کیا ۱۲ [۳] بعضے ان میں سے بت پرست ہیں جو ایک مورت بنا کر اس کا پوجا پاٹ کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان بتوں کو بھی ہمارے نفع اور نقصان میں کوئی دخل ہے ان میں اکثر لوگ ایسے بھی ہیں کہ اگر ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے تو پرمیشر یا نارائن یا نرانکار یا بھگوان یا رام یعنے خدا کو بتلاتے ہیں پھر جب یہ کہو کہ ان بتوں کی پوجا سے تم کو کیا فائدہ تو یہ جواب دیتے ہیں کہ خداوند کریم بڑا بادشاہ ہے اور یہ اس کے مقرب اور خاص الخاص بندوں کی مورتیں ہیں انکی ڈنڈوت اور تعظیم کرنے سے ہم کو اس بادشاہ کی بارگاہ تک رسائی ہوسکتی ہے ۱۲ [۴] بلکہ بعضے مشرک اس زمانہ میں خدا کی پناہ ایسے دیکھے گئے کہ اللہ جل جلالہ کی محبت سے کئی درجہ زیادہ انکو اپنے پیر یا مرشد یا امام سے محبت ہے اور اسکی دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول کا کوئی قول یا فعل ان پر پیش کرو تو ان کے دلوں کو تسلی نہیں ہوتی مگر جب ان کے پیر یا مرشد یا امام کا قول نکالدو تو فوراً مان لیتے ہیں معاذ اللہ ان کا نمبر ان مشرکین سے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کئی درجہ بڑھا ہوا ہے اور بعضے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھا لیتے ہیں مگر پیغمبر یا پیر یا مرشد کی جھوٹی قسم کھانے میں جھجکتے ہیں ۱۲ [۵] اس کے بعد اللہ کے رسول کی اس کے بعد اللہ اور بزرگوں کی اہل سنت و جماعت تمام اولیاء سے محبت رکھتے ہیں اور کسی ولی سے دشمنی یا بغض رکھنے کو ایسا برا جانتے ہیں گویا جل جلالہ سے لڑنا صحیح حدیث میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی میرے ایک ولی سے دشمنی رکھے اس کو میں نے آگاہ کردیا وہ مجھ سے لڑتا ہے اگر سچ پوچھو تو اللہ کے رسول اور اس کے پیارے بندوں کی محبت اللہ ہی کی محبت ہے اصل اللہ کی محبت ہے اور اس کے ذیل میں اس کے نیک بندوں کی محبت ہے محبت کی پہچان اطاعت اور تابعداری سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کنتم تحبون الله فاتبعوني یعنے اگر تم کو اللہ کی محبت ہے تو میری پیروی کرو جو شخص مومن ہو اس کو لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سب پر مقدم رکھے اس کے بعد رسول کا حکم اور جب اللہ اور رسول کا حکم کسی مسئلہ میں معلوم ہوجائے تو تمام جہان کی رائے جو اس کے برخلاف ہو محض ناچیز سمجھے ۱۲ [۶] تو کبھی دنیا میں اللہ کے برابر کسی کو نہ کرتے اتنی عبارت محذوف ہے ایک قرأت میں ولو ترى ہے اس کا ترجمہ یہ ہوگا اگر تو دیکھے ان ظالموں کو جب وہ اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ سارا زور اللہ ہی کا ہے اور اس کے سامنے کسی کی کچھ نہیں چلتی) تو بڑا ہولناک امر دیکھیگا مطلب یہ ہے کہ ان مشرکوں کو جنہوں نے دنیا میں خدا کے برابر اور لوگوں کو بھی ٹھہرا رکھا ہے اگر اس حالت کی خبر ہوتی جو آخرت میں انکی ہونے والی ہے یعنی خدا کے سخت عذاب کے سامنے سوا اللہ کے اور کسی کا کچھ بس نہیں چلتا جن کو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے برابر بنایا تھا وہ سب عاجز اور مجبور نکلے تو یہ کبھی ایسا نہ کرتے یعنے خدا کا برابر والا ہرگز کسی کو نہ بناتے ۱۲

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا

بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران رکوع ۷)

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا (پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۶)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝
(پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۷)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا

شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۙ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ

نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّھُمْ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ

(اے پیغمبر) ان سے کہدے کتاب والو (یہود اور نصاریٰ) ایسی بات پر آجاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر مانی جاتی ہے[1] یعنی ہم سوا خدا کے کسی اور کو نہ پوجیں اور اللہ تعالیٰ کا شریک کسی چیز کو نہ بنائیں اور ہم آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں (اللہ تعالیٰ ہی کو رب سمجھیں[2]) پھر اگر وہ (اتنا سمجھانے پر بھی) نہ مانیں تو تم (اے مسلمانو اور پیغمبر) کہدو تم گواہ رہو ہم تو ایک خدا کے تابعدار ہیں[3]
(پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۷)

اور اللہ تعالیٰ کو پوجو اس کا ساجھی کسی کو مت بناؤ (یا شرک نہ کرو نہ تھوڑا نہ بہت نکھلا نہ چھپا) (پارہ ۵ سورہ نساء رکوع ۶)

بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو تو بخشنے والا نہیں اور شرک کے سوا (جو گناہ ہیں) جس کو چاہے بخش دے (اور جس کو چاہے نہ بخشے عذاب کرے) اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اس نے بڑا گناہ باندھا[4] (پارہ ۵ سورہ نساء رکوع ۷)

بے شک اللہ تعالیٰ شرک نہیں بخشنے کا[5] اور اس سے کم درجہ کے گناہوں کو) جس کو چاہے بخش دے[6] اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا وہ پرے سرے کا گمراہ ہوگیا[7] اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ بس عورتیں ہی عورتیں ہیں[8] بلکہ (درحقیقت) شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں[9] اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی اور وہ (یعنی شیطان کہنے لگا میں تو ضرور تیرے بندوں سے ایک معین حصہ لوں گا[10] اور ضرور انکو بہکاؤں گا اور امیدیں دلاؤں گا[11] اور ان کو یہ سکھلاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیرا کریں[12] اور انکو یہ سوجھاؤں گا

[1] یعنی ہر پیغمبر نے اس کو تسلیم کیا ہے اور کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا اسی طرح ہر ایک آسمانی کتاب میں جگہ جگہ اس کا ذکر موجود ہے ۱۲ [2] جیسے یہود نے عزیر کو اور نصاریٰ نے عیسیٰ مسیح کو حالانکہ دونوں ہماری طرح آدمی تھے کھاتے پیتے سوتے جاگتے مگر پیغمبری کے ساتھ مشرف ہوئے تھے ۱۲ [3] اور اُس کی توحید پر قائم ہیں اس کے حکم اور ارشاد کو تمام جہان کے کہنے پر مقدم سمجھتے ہیں ۱۲ [4] تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی شرک پر مرے اسکی مغفرت نہ ہوگی اور یہود اور نصاریٰ کا حکم بھی وہی ہے جو مشرکوں کا ہے کیونکہ وہ بھی شرک میں گرفتار ہیں نصاریٰ حضرت عیسیٰ اور روح القدس کو اور یہود حضرت عزیر کو کارخانہ الوہیت میں شریک کرتے ہیں اسی طرح نام کے مسلمان جو شرک میں گرفتار ہیں اولیاء اللہ اور بزرگوں کے نام روزہ رکھتے ہیں انکی قبروں کی عبادت کرتے ہیں انکے نام پر جانور کاٹتے ہیں انکی نذر اور منت کرتے ہیں اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت ان کو پکارتے ہیں انکو ایسا زوردار سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چاہے یا نہ چاہے وہ ہر ایک کام کو کر سکتے ہیں اور ہر ایک کی مراد بر لا سکتے ہیں جس کو چاہیں عذاب سے بچا سکتے ہیں انکا حکم بھی مشرکوں کا ہے انکی مغفرت بھی کبھی نہ ہوگی اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہینگے ۱۲ [5] جو کوئی مشرک مرا اسکی مغفرت نہ ہوگی [6] بشرطیکہ موحد ہو اور جس کو چاہے نہ بخشے عذاب کرے اگر اس نے توبہ نہیں کی تھی ۱۲ [7] کیونکہ شرک سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہیں ہے کہتے ہیں یہ آیت بھی طعمہ ہی کے باب میں اتری وہ مکہ میں چلدیا اور شرک کی حالت میں مرا ۱۲ [8] یعنی مکے سب مادہ عرب لوگ جن بتوں کو پوجتے تھے جیسے لات منات عزیٰ یہ سب انکی زبان میں مادہ سمجھے جاتے یعنی مونث اور مادیں ۱۲ [9] کیونکہ شیطان ہی نے انکو بتوں کی پرستش پر لگایا ہے حقیقت میں وہ شیطان پرست ہیں اور ظاہر میں بت پرست [10] یعنی جس قدر بندے تیرے علم میں معین ہیں انکو میں گمراہ بنا دوں گا اور اپنی طرف کروں گا مقاتل نے کہا شیطان کہتا ہے ہزار بندوں میں سے نو سو ننانوے کو دوزخ پہنچاؤں گا ایک بہشت جائے گا ۱۲ [11] کہ گناہ کرلو اللہ تعالیٰ گناہ بخشنے والا ہے مسلمانوں کو جنت میں جانے کے لئے صرف توحید کافی ہے اعمال صالحہ کی ضرورت نہیں یا مسلمان دوزخ میں نہیں جائیگا یا ابھی جلدی کیا ہے مرتے وقت توبہ کرلینا ۱۲ [12] پھر ان پر چڑھنا حرام سمجھیں جن کو بحیرہ کہتے تھے اس کا بیان سورۂ مائدہ میں آوے گا ۱۲

خَلْقَ اللّٰهِ ؕ (پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۱۸)

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ (پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۱۰)

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۱۰)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۲)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۲)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ (پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۴)

کہ اللہ تعالیٰ کی بناوٹ بدلدیں[1]

کیونکہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے[2] تو اللہ تعالیٰ جنت کو اس پر حرام کرچکا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا (یعنی مشرکوں کا) کوئی مددگار نہ ہوگا[3]

(پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۱۰)

(اے پیغمبر) کہدے کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسے کو پوجتے ہو جو تمہارے نہ برے کا مالک نہ بھلے کا اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے[4]

(پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۱۰)

کہہ کیا میں خدا تعالیٰ کے سوا جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اور کسی کو اپنا معبود بناؤں[5] اور وہ (خدا سب کو کھلاتا) اُس کو کوئی نہیں کھلاتا تُو کہدے مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے (خدا کا) حکم مانوں اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں

(پارہ ۷ سورہ انعام رکوع ۲)

اور اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے (جیسے بیماری یا محتاجی یا اور کوئی بلا) تو اُس کے سوا کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھ کو کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ سب کچھ کرسکتا ہے[6]

(پارہ ۷ سورہ انعام رکوع ۲)

(اے پیغمبر ان کافروں سے) کہہ (بھلا) بتلاؤ تو سہی اگر تم پر خدا کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آن کھڑی ہو تو کیا اس وقت بھی تم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کو پکاروگے اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو[7] ہرگز دوسرے کسی کو نہیں پکاروگے) بلکہ خاص اللہ ہی کو پکاروگے پھر اگر وہ چاہے گا تو اس مصیبت کو جس کے لئے پکارتے تھے دور کردے گا اور جن کو تم نے اس کا شریک بنایا تھا ان (سب) کو بھول جاؤگے (یا چھوڑ دوگے)

(پارہ ۷ سورہ مائدہ رکوع ۴)

[1] یعنی اس کی بنائی ہوئی صورت کو مثلاً جانوروں کا خصی کرنا یا آنکھ پھوڑنا کان کترنا دم کترنا مرد کو مخنث کرنا بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ سورج اور چاند اور پتھر اور آگ کی پرستش کرا دینگا حالانکہ ان چیزوں کو اللہ نے آدمی کے فائدے کے لئے پیدا کیا ہے تو انکا پوجنا اللہ تعالیٰ کی فطرت کو بدلنا ہے بعضوں نے کہا اپنی ذات یا نسب کے بدلنا یا کالا خضاب کرنا یا دین اسلام کو جو اصل فطری دین ہے بدل ڈالنا بعضوں نے ضرورت سے جانور کو خصی کرنا درست رکھا ہے لیکن آدمی کا خصی کرنا قطعاً حرام ہے ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے منع فرمایا ہے جانوروں کو خصی کرنے سے اسی طرح سے گھوڑے کو خصی کرنے سے بعضوں نے کہا گودنا اور بالوں کا جوڑنا بھی اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو بدلنا ہے ۱۲ [2] جو اُن کو بہشت میں لیجاوے یا دوزخ سے چھڑائے ۱۲ [3] اس کے سوا کسی میں یہ طاقت نہیں کہ ہر ایک کو چھپی ہوئی اور کھلی دور یا نزدیک پکار لیوے یا ہر شخص کی فریاد یا پکار سن لیوے حضرت مسیح میں بھی یہ طاقت نہ تھی وہ بھی اور بندوں کی طرح بہت سی باتوں میں مجبور تھے چنانچہ خود انجیل میں ہے کہ جس شب کی صبح کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پکڑے جانیوالے تھے اس شب میں بڑی عاجزی اور گڑگڑاہٹ سے اللہ سے دعا کرتے رہے اور بار بار یہ عرض کرتے تھے خداوندا اگر ہوسکے تو یہ تکلیف مجھ سے ٹالدے پھر جو کوئی اپنے تئیں نہ بچا سکتا ہو وہ دوسرے کے برے بھلے کا کب اختیار رکھیگا [4] جیسے تم مجھ سے کہتے ہو کہ بتوں کو پوجو ۱۲ [5] کیونکہ وہ کھانے کا محتاج نہیں ہے ایسی باتوں سے پاک ہے ۱۲ [6] اس آیت سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے کیونکہ دکھ درد کا دفع کرنے والا اور فائدہ پہنچانے والا جب وہی ایک اللہ ہے تو پھر اس کے سوا کسی کو پکارنا یا کسی کی پوجا پاٹ کرنا بڑی نادانی اور بیوقوفی ہے ۱۲ [7] اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایک انسانی عادت اور خاصیت سے مشرکوں کو الزام دیتا ہے کہ جب تم اللہ کے سوا بتوں اور دوسرے معبودوں کی نسبت بھی یہ سمجھتے ہو کہ وہ مصیبت کے وقت کام آسکتے ہیں کہ درد دفع کرسکتے ہیں اور اس دعوے میں تم سچے ہو تو سخت عذاب یا قیامت آجانے پر بھی تم ان بتوں اور معبودوں کو پکاروگے یا نہیں سخت مصیبت کے وقت جیسے جہاز ڈوبنے لگے یا زلزلہ ہو تو ہر ایک انسان سب کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتا ہے ۱۲ [8] کیونکہ ہر ایک اس کا پیغمبر ہوں اور پیغمبروں کو اول ایمان لانا چاہیئے ۱۲

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۵)

(۱۳) (اے پیغمبرؐ) کہہ بھلا تبلاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر کردے تو کوئی اور خدا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا جو (پھر) یہ چیزیں تم کو لادے (اے پیغمبرؐ) دیکھ ہم (ان سے) پھیر پھیر کر (کیسی کیسی) دلیلیں بیان کرتے ہیں اس پر بھی یہ نہیں سنتے [۱]

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۵)

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۶)

(۱۴) (اے پیغمبرؐ) کہہ دے مجھ کو ان کا پوجنا منع ہوا جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو (اور پوجتے ہو) کہہ دے میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا اگر چلوں تو میں گمراہ ہو چکا اور راہ پانے والوں میں نہ رہا [۲]

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۶)

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝

(پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۸)

(۱۵) (اے پیغمبرؐ) کہہ دے تم کو خشکی اور سمندر کے اندھیروں [۳] سے کون بچا کر لاتا ہے تم آواز نکال کر اور چپکے سے اس کو پکارتے ہو (اور کہتے ہو) اگر وہ ہم کو اس (بلا) سے بچائے تو ہم ضرور (اس کے) شکر گذاروں میں رہیں گے [۴] (اے پیغمبرؐ) کہہ دے اللہ تعالیٰ تم کو ان اندھیروں سے اور ہر ایک بے چینی سے نجات دیتا ہے [۵] پھر تم شرک کرتے ہو [۶]

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۸)

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓي اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰي ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۹)

(۱۶) (اے پیغمبرؐ) کہہ دے [۷] کیا ہم اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو پکاریں جو ہمارا نہ بھلا کر سکتے ہیں نہ برا کر سکتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ ہم کو (سچی سیدھی) راہ پر لگا چکا تو ہم الٹے پاؤں (کفر کی طرف) لوٹ جائیں [۸] جیسے کسی کو بھوتنے (شیطان، غول بیابانی) جنگل میں بہکا کر حیران کر دیں [۹] اس کے کچھ ساتھی جو اس کو راہ پر بلائیں (کہیں) ادھر آؤ [۱۰] (اے پیغمبرؐ) کہہ دے اللہ تعالیٰ نے جو راہ بتلائی وہی [۱۱] راہ ہے اور ہم (مسلمانوں) کو تو یہ حکم ملا ہے کہ جو سارے جہان کا مالک ہے اس کے تابعدار رہیں [۱۲] (پارہ، سورۂ انعام رکوع ۹)

---

۱ منہ پھیر کر چلد یتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے پیغمبر دیکھ ہم کس کس طرح کی نشانیاں اپنی قدرت کی دکھلاتے ہیں اس پر بھی یہ منہ پھیرے چلے جاتے ہیں ۱۲ ۲ اوپر کی آیتوں میں ان غریب مسلمانوں کا قصہ بیچ میں بیان کر دیا گیا تھا اب پھر وہی مطلب شروع ہوا یعنی کافروں سے بحث اور مباحثہ کافر یہ چاہتے تھے کہ آنحضرت صلعم اُن کے جھوٹے معبودوں اور اوتاروں کی تعظیم کریں تو وہ آپ سے مل جاویں گے حکم ہوا یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کا پوجا بالکل منع ہے ۱۲ ۳ ایسے سخت وقتوں میں ۱۲ ۴ خشکی کا اندھیرا یہ ہے کہ ابر ہو رات ہو دریا کا اندھیرا یہ ہے کہ ابر ہو رات ہو طوفان ہو ۱۲ ۵ دکھ، بیماری، آفت ۱۲ ۶ اور شکر کے بدل جس کا اقرار کیا تھا کفر اختیار کرتے ہو لاحول ولا قوۃ اُس آیت سے مشرکین کو شرمندہ کرنا منظور ہے کہ ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ ہی نے دی ہیں اور دکھ درد دن مصیبتوں کو بھی وہی دفع کرتا ہے۔ آفت سے بھی وہی بچاتا ہے پھر اس کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کو جن کو نہ کچھ اختیار ہے نہ ان کا کچھ احسان ہے کیوں پکارتے ہو ۱۲ ۷ ان کافروں سے ۱۲ ۸ یعنی توحید کی سیدھی راہ کو چھوڑ کر پھر شرک میں مبتلا ہوں اگر ہم ایسا کریں تو ہماری وہی مثال ہوگی جیسے الخ ۱۲ ۹ وہ چاروں طرف پھرے ۱۲ ۱۰ لیکن وہ انکی نہ سنے اور ان بھتنوں کی بات پر چلے اور ہلاک ہو ۱۲ ۱۱ سیدھی سچی ۱۲ ۱۲ کافروں کو شیطان نے بھڑکایا وہ کفر کے جنگل میں بھٹکے پھر رہے ہیں پیغمبر ان کا ساتھی ہوا دوسرے نیک بندے وہ انکو سیدھی راہ یعنی اسلام کی طرف بلاتے ہیں لیکن وہ نہیں سنتے اور شیطان ہی کے رستے پر چلے جاتے ہیں مسلمانوں نے کہا اگر ہم بھی توحید چھوڑ کر پھر شرک اختیار کریں تو ہماری بھی یہی مثال ہو جاوے ۱۲

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۱۰)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

(پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۱۲ و ۱۳)

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۶)

اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْــــًٔـا (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۹)

۱۷ اور اگر وہ لوگ [۱] شرک کرتے تو ان کا کیا کرایا (سب) اکارت ہوتا [۲] (پارہ، سورہ انعام رکوع ۱۰)

۱۸ اور ان لوگوں نے [۳] جیسا پہچاننا چاہیئے تھا ویسا نہیں پہچانا [۴] (پارہ، سورہ انعام رکوع ۱۰)

۱۹ اور ان مشرکوں نے جنوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دیا [۵] حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی نے جنوں کو پیدا کیا [۶] اور ان لوگوں نے نادانی سے اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹوں اور بیٹیوں کو تراش لیا وہ ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں پاک اور برتر ہے وہ آسمانوں اور زمین کا [۷] انوکھا پیدا کرنے والا ہے اس کی اولاد (بیٹا یا بیٹی) کہاں سے ہوگی جب کہ اس کی کوئی جورو نہیں ہے [۸] اور اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے یہی اللہ تمہارا مالک ہے اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ اور ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے

(پارہ، سورہ انعام رکوع ۱۲ و ۱۳)

۲۰ (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہدے) کیا میں اللہ کے سوا اور کسی فیصلہ کرنے والے کو ڈھونڈوں [۹] (پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۱۴)

۲۱ اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیت اور جانور (مویشی) پیدا کئے ہیں ان میں یہ کافر اللہ تعالیٰ کا ایک حصہ لگاتے ہیں اور اپنے خیال پر (جو غلط ہے) یوں کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں (بتوں) کا ہے [۱۰] پھر جو اُن کے معبودوں کا (حصہ) [۱۱] ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے کام میں نہیں آسکتا اور جو اللہ تعالیٰ کا (حصہ) ہے وہ ان کے معبودوں کو مل سکتا ہے۔ (لاحول ولا قوۃ) کیا برا فیصلہ کرتے ہیں [۱۲]

(پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۱۶)

۲۲ (تم کو لازم ہے) کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ [۱۳]

(پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۱۹)

[۱] پیغمبر اور ان کے باپ دادا اولاد بھائی جن کا ذکر اوپر ہوا ۱۲ [۲] کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی عمل کیسا ہی عمدہ ہو قبول نہیں ہوتا ۱۲ [۳] یعنی قریش کے کافروں یا یہودیوں نے ۱۲ [۴] یا جیسی اسکی بڑائی کرنا چاہیئے تھی ویسی نہیں کی ۱۲ [۵] یعنی شیطان کو جب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو پوجا گویا شیطان کو پوجا اُس کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھیرایا شیطان جن میں سے ہے ۱۲ [۶] جن بھی اُس کے بندے ہیں آدمی کی طرح بندہ خدا نہیں ہوسکتا پارسی اس امر کو مانتے ہیں کہ اہرمن کو بھی یزدان نے پیدا کیا لیکن وہ یزدان سے باغی ہو کر مخالف بن بیٹھا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ اہرمن کی کیا طاقت ہے کہ یزدان کا مخالف بن بیٹھے یزدان ہی نے اُس کو مصلحت سے مہلت دے رکھی ہے۔ اور اگر یزداں چاہے تو ایک لحظہ میں اہرمن جیسے لاکھوں کو فنا کر دیوے ورنہ وہ یزدان نہیں ہوسکتا ۱۲ [۷] یعنی پہلے اُنکا کوئی نمونہ نہ تھا اسی نے اُنکو ایجاد کیا ۱۲ [۸] اور جورو کے بغیر اولاد ہو نہیں سکتی اگر یہ کہو کہ اللہ نے بغیر جورو کے انکو پیدا کیا تو وہ اللہ کے بندے ہوئے نہ اولاد ۱۲ [۹] مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواہش کی کہ ہمارے اور آپ کے درمیان جو اختلاف ہے اسکو فیصلہ کرنے کے لئے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو منصف بنا دیجئے اس کا فیصلہ ہم اور آپ دونوں مان لیں اُس وقت یہ آیت اتری ۱۲ [۱۰] جن کو اللہ تعالیٰ کا شریک جانتے ہیں ۱۲ [۱۱] جیسے خیرات نہ نانے والوں سے سلوک، مہمان کی مہمانی ۱۲ [۱۲] یہ عرب کے مشرکوں کی ایک اور دوسری گمراہی کا بیان ہے وہ جو نیاز یا خیرات نکالتے۔ اس میں دو حصے کرتے ایک اللہ تعالیٰ کا دوسرا ان کے بتوں اور ٹھاکروں کا اور جب بتوں یا ٹھاکروں کے حصے میں کمی پڑتی تو اللہ تعالیٰ کے حصے کا مال اس میں ملا دیتے اور بتوں کا حصہ اللہ کے حصے میں کبھی نہیں دیتے اور کہتے کہ اللہ غنی ہے اسکو کیا حاجت ہے ۱۲ [۱۳] کیونکہ شرک کرنا حرام ہے اسی طرح اس آیت میں اخیر تک وہ حکم بیان کئے گئے ہیں جن کا خلاف کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ۱۲

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۲۰)

۲۳ (اے پیغمبرؐ) کہدے میری نماز اور قربانی لہ اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ٹہ اُس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے ٹہ اور میں (اس امت میں) سب سے پہلے اُس کا تابعدار ہوں (اے پیغمبرؐ) کہدے کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور مالک ڈھونڈوں حالانکہ وہی ہر چیز کا مالک ہے ٹہ (پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۲۰)

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا (پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۴)

۲۴ (اے پیغمبرؐ) کہدے میرے مالک نے تو صرف بُرے (بے شرمی کے) کاموں ٹہ حرام کیا ہے کھلم کھلا ہو یا چھپا کر اور گناہ کو اور ناحق ستانے (یعنی ظلم) کو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے کو جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری (پارہ ۸ سورۂ اعراف رکوع ۴)

حَتّٰی اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْا اَیْنَ مَا کُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۴)

۲۵ یہاں تک جب ہمارے فرشتے ان کی جان نکالنے کو آموجود ہونگے تو ان سے کہیں گے اب وہ کدھر ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے تھے ٹہ وہ کہیں گے (معلوم نہیں) ہم کو چھوڑ کر کہاں غائب ہوگئے اور اس وقت اپنے اوپر آپ گواہی دیں گے ٹہ بے شک وہ کافر تھے ٹہ (پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۴)

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ (پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۳)

۲۶ (اے پیغمبرؐ) کہہ دے میں اپنی ذات کے نفع نقصان کا (بھی) مالک نہیں ٹہ مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے ٹہ اور اگر میں غیب کی بات جانتا ہوتا تو اپنے لئے بہت سی بھلائی کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو کچھ نہیں مگر (ایک بندہ) ایمان والوں کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ٹہ (پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۳)

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَکَآءَ فِیْمَآ اٰتٰهُمَا

۲۷ جب اللہ تعالیٰ نے اُن کو اچھا پورا بچہ دیا تو جو اللہ تعالیٰ نے انکو دیا تھا اس میں اللہ تعالیٰ کے شریک بنانے لگے ٹہ

لہ یا ہر ایک عبادت یا دین ۱۲ ٹہ اُس کے سوا میں کسی اور کے لئے کوئی عمل نہیں کرتا ۱۲ ٹہ کہ ہر ایک عمل کو خالص اس کی رضامندی کے لئے کروں اس کو اکیلا سچا خدا جانوں اسکا کسی کو شریک نہ کروں ۱۲ ٹہ اور تم اللہ تعالیٰ کے سوا جنکی عبادت کرتے ہو وہ دو دمڑی کے بھی مالک نہیں ہیں بلکہ خود دوسرے کے مملوک ہیں ۱۲ ٹہ جیسے زنا اغلام وغیرہ ۱۲ ٹہ یعنی کافر اور مشرک ۱۲ ٹہ یعنی اقرار کرینگے ۱۲ ٹہ اور توحید کے سچے رستے پر نہیں چلتے تھے ۱۲ ٹہ تو دوسروں کا نفع یا نقصان میرے اختیار میں کیونکر ہوگا ۱۲ ٹہ تو مجھ کو یا مجھ سے ان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے یا مجھ سے یا میری وجہ سے کسی اور کا کوئی نقصان دفع کر سکتا ہے یہ گویا سابق کے مطلب کی تاکید ہے یعنی قیامت مجھ سے کیوں پوچھتے ہو کہ کب قائم ہوگی میں ایک بے بس بندہ ہوں اپنی ذات کا بھلا یا بُرا بھی میرے اختیار میں نہیں ہے ۱۲ ٹہ کیونکہ جن لوگوں کے دلوں میں ایمان ہے انہیں کو ڈرانا مفید ہوتا ہے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے میں تو بس کافروں کو ڈرانے والا اور ایمانداروں کو خوشخبری دینے والا ہوں اس آیت سے شرک کی جڑ کٹ گئی جب آنحضرتؐ کو جو تمام عالم کے سردار ہیں اپنی جان کے نفع نقصان کا اختیار نہ ہو نہ غیب کی بات معلوم ہو تو اور کسی نبی یا ولی یا بزرگ یا فقیر یا جن یا فرشتے کو کیا قدرت ہے کسی کا فائدہ کرے یا کسی کو ضرر پہنچائے یا کوئی غیب کی بات بتلائے ۱۲ ٹہ صحیح یا حسن حدیث میں ہے کہ جب حوّا جنی تو ابلیس اُن کے پاس آیا اُن کا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا تھا ابلیس نے کہا اس کا نام عبدالحارث رکھو تو یہ زندہ رہیگا حارث شیطان کا نام تھا لیکن حوّا کو اسکی خبر نہ تھی انہوں نے اس بچہ کا یہی نام رکھ دیا یہ شیطان کے اشارے سے ہوا یہی صحیح مطلب ہے اس آیت کا اور جنہوں نے اس پر اعتراض کیا ہے انہوں نے غور نہیں کیا اور وہ کہتے ہیں اس میں پیغمبر و نکی طرف شرک کا گناہ منسوب ہوتا ہے جس سے پیغمبر پاک ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ یہ شرک حوّا سے صادر ہوا نہ آدم سے اور حوّا پیغمبر نہ تھیں ۱۲ ٹہ حدیث میں ہے کہ آپ نے قربانی کرتے وقت حضرت فاطمہ سے کہا یہی دعا پڑھ ان صلاتی ونسکی اخیر تک اور فرمایا کہ پہلا قطرہ جو اس کے خون کا ہوگا تو تیرے سب گناہ بخش دئے جاویں گے ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ حکم آپ کے لئے ہے اور آپکے گھر والوں کیلئے آپ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لئے ۱۲

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ (پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۴)

اور اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے برتر ہے[1] کیا یہ لوگ ان کو (اللہ تعالیٰ کا) شریک بناتے ہیں جو کچھ نہیں پیدا کرتے بلکہ خود (اللہ تعالیٰ کے) پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اور نہ وہ ان[2] کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی مدد کرتے ہیں[3] اور (اے مشرکو) اگر تم ان کو سیدھے رستے پر بلاؤ تو تمہارے ساتھ نہ ہوں[4]۔ تم ان کو پکارو یا چپ رہو دونوں تمہارے لئے برابر ہیں۔ بے شک تم جن لوگوں کو[5] اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح (اللہ تعالیٰ کے) بندے ہیں[6] اچھا ان کو پکارو وہ تمہارا مطلب نکالیں اگر سچے[7] ہو کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ (چیزوں کو) تھامتے ہیں کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں۔

کیا ان کے کان ہیں جن سے
وہ سنتے ہیں[8] کہہ دے تم اپنے
شریکوں کو پکارو پھر تم (سب ملکر)
مجھ پر اپنا داؤں چلاؤ اور ذرا (بھی)
فرصت نہ دو[9]

(پارہ ۹ سورۃ اعراف رکوع ۲۴)

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

(پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۴)

[۲۸] اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو نہ وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی آپ مدد کرتے ہیں[10] اور اگر تم انکو سیدھے رستے کی طرف بلاؤ تو (تمہاری) ایک نہ سنیں اور دیکھنے میں تجھ کو وہ[11] دیکھ رہے ہیں[12] اور وہ دیکھتے نہیں[13]

(پارہ ۱۰ سورہ اعراف رکوع ۲۴)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ

[۲۹] اور یہودی[14] کہتے ہیں عزیر (پیغمبر) اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے[15] یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں[16] اگلے کافروں کی سی باتیں بنانے لگے[17] اللہ تعالیٰ انکو غارت کرے کہاں (کیسے) بہک گئے ہیں[18]

---

۱ یعنی قریش کے کافروں کے شرک سے یہ علیحدہ کلام ہے جس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آدم اور حواؑ کے شرک سے اللہ تعالیٰ برتر ہے اگر یہ مراد ہوتی تو یشرکان ہوتا صیغہ تثنیہ ۱۲ ۲ یعنی شرک کرنے والوں کی ۱۲ ۳ یعنی بتوں کو بعضوں نے کہا فرشتوں کو ۱۲ ۴ یہ الزام اور ہنسی کے طور پر فرمایا ۱۲ ۵ تم میں تو یہ سب چیزیں موجود ہیں تو تم ان سے اچھے ٹھیرے ۱۲ ۶ دیکھیں تم اور تمہارے معبود یہ سب ملکر میرا کیا بگاڑتے ہیں ۱۲ ۷ پھر دوبارہ یہ بیان فرمایا تاکہ انکی بیوقوفی خوب کھل جائے ۱۲ ۸ ایسا معلوم پڑتا ہے کہ ۱۲ ۹ انکی آنکھیں ظاہر میں کھلی ہیں ۱۲ ۱۰ مشرکین نے بتوں کی صورتیں ایسی بنائی تھیں جو کوئی اُن کے پاس جائے تو ایسا معلوم ہوتا گویا کہ وہ ٹک ٹک انکی صورت تک رہے ہیں مگر دیکھتے کہاں سے جان ہی کہاں تھی۔ یہ آنکھ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہے جس سے دکھلائی دیتا ہے ۱۲ ۱۱ یعنی بعضے یہودی اور بعضوں نے کہا سب یہودی ۱۲ ۱۲ اُن کو دھوکا اس سے ہوا کہ حضرت عیسیٰ نے مردوں کو جلایا اندھے اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیا بن باپکے پیدا ہوئے انجیل کی روایت کے موافق مرنے کے بعد تیسرے دن زندہ ہوئے اور آسمان پر اٹھائے گئے ۱۲ ۱۳ جنکی کوئی سند اللہ تعالیٰ کی کتاب سے یا عقل سے نہیں ہے ۱۲ ۱۴ جیسے مشرک کہتے تھے فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں یا لات اور منات اور عزیٰ خدا تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں یا جیسے ہندو کہتے تھے کہ خدا ایک تھا پھر اس ایک ذات سے تین ذاتیں نکلیں برہما بشن مہیش ۱۲ ۱۵ یا کیسے بہکائے جاتے ہیں ۱۲ ۱۶ اگر کوئی اُنکو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے تو اپنے تئیں بچا بھی نہیں سکتے ۱۲ ۱۷ یعنی ان بتوں کو جن کو تم نے اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا ہے تو پھر تم کو کیا سیدھے رستہ پر چلائیں گے ۱۲ ۱۸ مجبوراً اُن کو کچھ قدرت نہیں ہے بلکہ تم ان سے اچھے ہو کیونکہ تم میں جان تو ہے ان میں جان بھی نہیں ہے ۱۲

كَفَرُوا مِن قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ رکوع ۵)

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے مولویوں اور درویشوں (عالموں اور مشائخوں) کو اور مسیح مریم کے بیٹے کو خدا بنالیا[1] حالانکہ ان کو (خدا تعالیٰ کے پاس سے، اور کچھ نہیں یہی حکم ملا تھا کہ ایک (اکیلے سچے) خدا کی پرستش کریں اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں[2] وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک ہے[3] یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور[4] کو اپنے منہ سے (جھوٹی باتیں بنا کر) بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ نہیں ماننے والا جب تک اُس[5] نور کو پورا نہ کرے گو کافر برا مانیں[6]

(پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۵)

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۲)

۳۰ اور یہ (مشرک) اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو پوجتے ہیں جو نہ ان کا نقصان کر سکتے ہیں نہ فائدہ (دیتے بت) اور کہتے ہیں اللہ کے پاس یہ ہمارے سفارشی ہونگے (اے پیغمبر) کہہ دے کیا تم اللہ کو وہ بات بتلاتے ہو جس کو نہ وہ آسمانوں میں پہچانتا ہے نہ زمین میں[7] وہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے[8]

(پارہ ۱۱ سورہ یونس رکوع ۲)

قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۴)

۳۱ (اے پیغمبر) ان سے پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو شروع میں پیدا کرے پھر (فنا کر کے) اس کو دوبارہ پیدا کرے[9] کہہ دے اللہ تعالیٰ شروع میں مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا تو تم کدھر اُلٹے جا رہے ہو پوچھ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو سچی راہ پر لگا سکے کہہ دے اللہ تو سچی راہ پر لگاتا ہے کیا جو سچی راہ پر لگاتا ہے اس کی تابعداری بہتر ہے یا اس کی جس کو خود راہ معلوم نہیں[10] مگر ہاں جب وہ راہ پر لگایا جاوے تو تم[11] لوگوں کو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو[12]

(پارہ ۱۱ سورہ یونس رکوع ۴)

---

[1] یعنی ان کے کہنے میں مولوی اور مشائخوں کو خدا بنانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک حکم پاتے جو مولویوں اور مشائخوں کے قول کے خلاف ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل نہ کرتے اور مولویوں اور مشائخوں کے کہنے پر چلتے ۱۲ [2] سب جھوٹے معبود ہیں ۱۲ [3] صحیح حدیث میں ہے آنحضرتؐ نے یہ آیت پڑھی اور فرمایا یہود اور نصاریٰ اپنے مولویوں اور درویشوں کی پرستش نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے مولوی اور درویش جب کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ اس کو حلال سمجھ لیتے اور جب حرام کہہ دیتے تو حرام سمجھ لیتے بس یہی رب بنانا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ۱۲ [4] قرآن یا دین یا پیغمبر صلعم کی پیغمبری ۱۲ [5] جھوٹی باتیں گویا پھونک مار کر اللہ تعالیٰ کا دین یا قرآن یا حدیث چراغ کی طرح ہے کافر اس کو بجھانا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس کی روشنی تمام جہان میں پھیلانا چاہتا ہے ان کافروں کی اللہ تعالیٰ کے مقابل کیا چل سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے وہ ضرور پورا ہو گا ۱۲ [6] حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پہچانتا ہے اگر معاذ اللہ یہ اس کے شریک یا اس کے پاس سفارشی ہوتے تو انکو بھی وہ ضرور پہچانتا ۱۲ [7] نضر بن حارث کہنے لگا لات اور عزیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کریں گے اس وقت یہ آیت اُتری کہ اگر ان کا کچھ بھی درجہ یا مرتبہ ہوتا تو اللہ کو ضرور معلوم ہوتا کیونکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے اور جب اسی کو معلوم نہیں تو ان چیزوں کا وجود ہی نہیں ہے ۱۲ [8] وہ اس کا کیا جواب دیں گے تو ہی کہہ دے [9] محض بیجان اور بے سمجھ ہیں جیسے بُت ۱۲ [10] اس میں جان ڈالی جائے اور سمجھ عنایت ہو تو راہ بھی کر سکتا ہے کہ پتھر کو جاندار اور سمجھ دار کر دے ۱۲ [11] کیسا فیصلہ کرتے ہو کہ ایک عاجز مجبور بے سمجھ کو اللہ تعالیٰ قادر کریم کا شریک ٹھہراتے ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیا جو سچی راہ پر لگاتا ہے اس کی پیروی کرنی چاہیے یا اس کی جو راہ نہیں پاتا جب تک کوئی اس کو راہ نہ دے بعضوں نے کہا مراد وہ شریک ہیں جو جاندار اور سمجھ دار ہیں جیسے مشرک فرشتوں کو اور نصاریٰ عیسیٰ مسیح کو سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان میں بھی یہ قدرت نہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے راہ پر لگائے ہوئے سیدھی راہ پر لگ جاویں کیونکہ ہادی اور مضل اسی کی ذات ہے ۱۲

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۵)

(اے پیغمبر[۱]) کہدے میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا تو مالک نہیں[۲] مگر جو خدا چاہے[۳] ہر قوم کی ایک میعاد (مقرر) ہے[۴] جب اس کا وقت آگیا تو ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہوسکتی[۵]

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۵)

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۷)

کافر (اہل کتاب یا مشرک) کہتے ہیں اللہ کی اولاد ہے[۶] وہ اس سے پاک ہے[۷] وہ تو بے پرواہ ہے[۸] آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے تمہارے پاس اس بات کی کوئی دلیل[۹] نہیں ہے شاید تم اللہ[۱۰] پر وہ بات لگاتے ہو جس کو نہیں جانتے

(پارہ ۱۱ سورہ یونس رکوع ۷)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ښ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۱۱)

(اے پیغمبر[۱۱]) کہدے لوگو اگر تم کو میرے دین میں کچھ شک ہے[۱۲] تو میں تو اللہ[۱۳] کے سوا تم جن کو پوجتے ہو ان کو پوجنے والا نہیں البتہ میں اللہ تم کو پوجتا ہوں جو (ایک دن) تمہاری جان لے گا[۱۴] اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ ایمانداروں میں رہوں اور یہ کہ سب دینوں سے الگ ہو کر اس دین (اسلام) پر اپنا منہ سیدھا رکھ اور ہرگز مشرکوں میں مت ہو اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو مت پکار جو نہ تیرا فائدہ کرسکتے ہیں نہ نقصان پھر اگر تو ایسا کرے (بالفرض) تو بیشک تو بھی ظالموں سے ہوگا[۱۵] اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہونچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھ کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی پھیر دینے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ پہونچائے[۱۶] اور وہی بخشنے والا مہربان ہے[۱۷]

(پارہ ۱۱ سورہ یونس رکوع ۱۱)

۱ تو عذاب لانا میرے اختیار میں کیونکر ہوگا ۱۲ ۲ اتنے کا میں مالک ہوسکتا ہوں یا وہی نفع اور نقصان کا مالک ہے ۱۲ ۳ اتنی میعاد تک وہ دنیا میں رہے گی ۱۲ ۴ سید علامہ رحمۃ اللہ نے کہا اس آیت میں تنبیہ ہے ان لوگوں کے لئے جو مشکل کے وقت اللہ کے رسول کو پکارتے ہیں اور اللہ کے رسول سے وہ باتیں چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی آدم کے سردار ہیں اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہ ہوں تو اور کوئی ولی یا امام دوسرے کے نفع اور نقصان کا کیونکر مالک ہوسکتا ہے اور تعجب ہے ان لوگوں پر جو قبروں پر جھکتے ہیں اور قبر والوں سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں جو صریح شرک ہے ۱۲ ۵ کہ اس کا کوئی بیٹا بیٹی ہو ۱۲ ۶ اس کو بیٹا یا بیٹی کی کیا ضرورت ہے وہ ہمیشہ باقی اور اس کا نام ہمیشہ قائم ہے ۱۲ ۷ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا یا بیٹی ہے ۱۲ ۸ بلکہ تمہاری بڑی نادانی اور جہالت ہے جو اس پاک ذات پر ایسے بہتان رکھتے ہو ۱۲ ۹ بن جانے بوجھے طوفان جوڑتے ہو ۱۲ ۱۰ کہ شاید اسلام سچا دین نہو ۱۲ ۱۱ کسی حال میں تم کو شک ہو یا یقین ہو ۱۲ ۱۲ تم کو مارے گا اسی کے پاس جاؤگے ۱۲ ۱۳ کیونکہ شرک کے برابر کوئی ظلم نہیں ہے ۱۲ ۱۴ یا فائدہ اور نقصان دونوں ۱۲ ۱۵ عامر بن قیس کہتے۔ قرآن کی تین آیتوں نے مجھ کو سارے جہان سے بے پرواہ کردیا ایک تو یہ آیت دوسری ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ اخیر تک تیسری وما من دآبۃ الا علی اللہ رزقھا ۱۲ ۱۶ جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں اور مشرک فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں ۱۲

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللّٰهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ ہود رکوع ۱)

۳۵ اس لئے کہ تم خدا کے سوا اور کسی کو نہ پوجو میں اُسی کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔

(پارہ ۱۱ سورۂ ہود رکوع ۱)

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(پارہ ۱۲ سورۃ یوسف رکوع ۵)

۳۶ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے[1] اس نے تو یہ حکم دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کو نہ پوجو یہی سیدھا رستہ ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے

(پارہ ۱۲ سورۂ یوسف رکوع ۵)

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ یوسف رکوع ۱۲)

۳۷ اور اکثر لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں[3] مگر (پھر بھی) شرک کرتے ہیں[4]

(پارہ ۱۳ سورۂ یوسف رکوع ۱۲)

قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّٰهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ یوسف رکوع ۱۲)

۳۸ کہہ دے میری راہ یہ ہے میں تم کو اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر بلاتا ہوں (دلیل رکھ کر) اور جو میری پیروی کرے[5] اور اللہ تعالیٰ کی ذات[6] پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں[7]

(پارہ ۱۳ سورۂ یوسف رکوع ۱۲)

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ رعد رکوع ۲)

۳۹ اُسی کی (پکار) سچی پکار ہے[8] اور جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں (بت اوتار اولیاء وغیرہ) وہ ان کا کچھ کام نہیں نکال سکتے مگر ایسا ہی (نکال سکتے ہیں) جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے[9] تاکہ پانی اُس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی کبھی اس کے منہ تک آنے والا نہیں[10] اور کافروں کا پکارنا (عبادت یا دعا کرنا) محض لغو ہے۔

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۲)

---

[1] اسی کا قول مستند ہو سکتا ہے ۱۲ [2] یعنی صرف ایک خدا کو پوجنا ۱۲ [3] جانتے ہیں کہ سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے ۱۲ [4] اکثر مشرک اس قسم کے ہیں کہ خدا کے قائل ہیں لیکن اپنے بتوں کی بھی پوجا کرتے ہیں۔ انکی نذر و نیاز منت مانتے ہیں ان سے مرادیں چاہتے ہیں مصیبت کے وقت انکو پکارتے ہیں انکی سفارش کی امید پر پھولے رہتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح ہم کو خدا کے عذاب سے چھڑا لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو مشرک فرمایا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو صرف مان لینے سے آدمی مومن نہیں ہوتا جب تک شرک سے توبہ نہ کرے اور سوائے خدا کے دوسرے کسی کو نہ پوجے ۱۲ [5] وہ بھی ایسا ہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے دلیل کے ساتھ [6] تمام برائیوں اور عیبوں اور شرک سے ۱۲ [7] سارا قرآن شرک کی برائیوں اور توحید کی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے تمام پیغمبر دنیا میں اسی لئے آئے ہیں کہ شرک کو مٹائیں اور توحید کو جما دیں جو کوئی شرک کے مٹنے اور توحید کے پھیلانے میں کوشش کرے وہی پیغمبر کا پیرو ہے ۱۲ [8] جس کا کوئی نتیجہ نکلے فائدہ ہے کیونکہ وہ ہر ایک کی سنتا اور ہر ایک بات کر سکتا ہے ۱۲ [9] اور اس کے سامنے گڑگڑائے ۱۲ [10] اسکی دعا سن کر اور اس کے گڑگڑانے پر رحم کر کے خود بخود ۱۲ [11] یہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی مثال بیان فرمائی جو مصیبت یا درد کے وقت میں یا کسی مراد کے حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کو پکارتے ہیں ان کا پوجا پاٹ کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پکارنے یا پوجا کرنے سے ہمارا مطلب بر آئیگا انکی مثال ایسی ہے جیسے پیاسا کوئیں پر جاوے اور بجائے اسکے کہ ڈول رسی لیکر پانی نکالے خود پانی کو پکارنے لگے کہ اے پانی میری پیاس بجھا اور میرے منہ سے لگ جا یہ انتہا کی نادانی ہوگی پانی بیچارے کو کیا خبر ہے پیاسا کیا بک رہا ہے اسی طرح مشرک جو بتوں یا اوتاروں یا پیروں یا پیغمبروں کو پکارتے ہیں وہ بھی نادان ہیں انکی یہ قدرت نہیں کہ کسی کا کوئی بھی مطلب اپنے اختیار سے پورا کریں ۱۲

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۥ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۥ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ الرّعد رکوع ۲)

[40] کہہ دے پھر کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا مالک بنا لیا جو اپنی ذات کے نفع اور نقصان کا (بھی) اختیار نہیں رکھتے (تو تمہارے نفع و نقصان کا انکو کیا اختیار ہوگا) کہہ دے کیا اندھا اور انکھیارا برابر کیا اندھیرا اور اُجالا برابر (کفر اور ایمان برابر) کیا ان کافروں[1] نے ان لوگوں کو خدا کا شریک ٹھیرایا ہے جنہوں نے خدا کی طرح کچھ پیدا کیا ہے اور اس پیدائش سے ان کو شبہ پڑ گیا[2] کہہ دے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ اکیلا ہے[3] زبردست[4]

(پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۲)

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ۭ قُلْ سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۭ (پارہ ۱۳ سورۃ الرّعد رکوع ۵)

[41] پھر کیا جو (یعنی خداوند کریم) ہر شخص کے کاموں کی خبر رکھتا ہے[5] اور اسکی (بھی خبر رکھتا ہے) کہ ان کافروں نے اللہ کے شریک ٹھیرا لئے ہیں کہہ دے (بھلا) ان کے نام تو بتاؤ یا کیا تم خدا کو وہ بات بتلاتے ہو جو (ساری) زمین میں (کہیں) وہ نہیں جانتا[6] یا (فقط) اوپری اوپری ایک بات بکتے ہو[7]

(پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۵)

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ الرّعد رکوع ۵)

[42] کہہ دے مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پوجوں اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں میں اُسی کی طرف لوگوں کو بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھ کو لوٹ جانا ہے[8]

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۵)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۵)

[43] اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساجھی ٹھیرائے[9] ہیں اس لئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سچے رستے (توحید) سے بھٹکا دیں کہہ دے (چند روز دنیا کے) مزے اڑا لو پھر تو تم کو دوزخ میں جانا ہے[10]

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۵)

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۲)

[44] اور جن معبودوں کو یہ مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ نہیں پیدا کر سکتے بلکہ خود (دوسرے کے) پیدا کئے ہوئے ہیں مردے ہیں ان میں (آدمی کی طرح بھی) جان نہیں ہے اور ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب زندہ ہوں گے[11]

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۲)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ

[45] اور آسمان اور زمین میں جتنے جاندار ہیں اور فرشتے سب اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ (اسکی عبادت سے) غرور نہیں کرتے

---

[1] مومن اور کافر برابر یا قدرت والا سچا خدا اور جھوٹے خدا برابر [2] وہ یہ سمجھنے لگے کہ اللہ کی طرح بہت سی چیزیں ان شریکوں کی بھی پیدا کی ہوئی ہیں تو وہ بھی عبادت کے لائق ہیں یہ انکار ہے کافروں یعنی ان کافروں کی جہالت کو کیا کیا جائے جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھیراتے ہیں اگر انہوں نے ایک چیونٹی بھی پیدا کی ہوتی تو خیر یہ خیال کر سکتے تھے کہ وہ بھی عبادت اور پوجے کے لائق ہیں انہوں نے تو ایک چیونٹی بھی نہیں بنائی بلکہ خود ان کو بھی اللہ ہی نے بنایا اور وہ بالکل عاجز اور لاچار بندے ہیں پھر ان کو خدا کا شریک کس منہ سے ٹھیراتے ہیں [3] اس کا کوئی شریک نہیں ۱۲ [4] سب پر غالب ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۱۲ [5] وہ تمہارے جھوٹے معبودوں کی طرح ہے اتنی عبارت محذوف ہے ۱۲ [6] حالانکہ وہ زمین کی رتی رتی جانتا ہے تو اگر ان شریکوں کا کہیں وجود ہوتا تو ضرور اس کو معلوم ہوتی ۱۲ [7] جس کی حقیقت کچھ نہیں مثلاً حبشی کو کوئی کافور کہے یا بھنگی کو مہتر اسی طرح یہ شریک جنکا وجود ہی نہیں یا ہے بھی تو ایک عاجز بندی کی طرح انکو خدا کا شریک کہنا محض بغو بات ہے ۱۲ [8] تو جو دین تم کو نہ مانے وہ گویا خدا کو نہیں مانتا اس کی عبادت سے انکار کرتا ہے ۱۲ [9] ان کا پوجا کیا درد دکھ میں انکو پکارا [10] یہ ڈرانے کے لئے فرمایا جیسے کوئی بادشاہ سے بغاوت کرے تو اس سے کہتے ہیں اچھا جو تجھ سے ہو سکے کر لے آخر تو قتل کیا جائیگا ۱۲ [11] اللہ کہتے ہیں آخرت میں ان بتوں میں جان پڑیگی وہ اپنے پوجنے والوں سے بیزار ہوں گے ۱۲

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۶)

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ
تَجْـَٔرُوْنَ ○ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ
يُشْرِكُوْنَ ○ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○
وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ
عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ○ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ
مَّا يَشْتَهُوْنَ ○ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ
مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ
بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ط
اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ
السَّوْءِ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۷)

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا

وہ (یعنے فرشتے) اوپر کی طرف سے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں[1] اور
ان کو جو حکم ہوتا ہے وہ بجا لاتے ہیں۔

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۶)

۴۶
اور جتنی نعمتیں تمہارے پاس ہیں وہ بھی سب اللہ تعالیٰ کی دی
ہوئی ہیں پھر جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو (بھی) اسی کے
آگے بلبلاتے ہو[2] پھر جب وہ تمہاری تکلیف دور کر دیتا
ہے تو تم میں سے کچھ لوگ (جو کافر ہیں) اپنے مالک کے
ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں[3] ان کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے
دیے کی[4] ناشکری کریں خیر (چندروز) مزہ اٹھالو آگے
چلکر تم کو معلوم ہوگا۔[5] اور یہ لوگ (کافر) جو ہم نے ان
کو دیا ہے اس میں سے کچھ حصہ ان کا ٹھیراتے ہیں
جن کو شعور ہی نہیں۔[6] قسم خدا کی (اے کافرو) جو
تم جھوٹ باندھتے ہو اس کی بازپرس تم سے ہوگی اور
کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں[7] ہیں وہ پاک ذات ہے[8]
اور ان کو من مانے بیٹے ہیں اور[9] جب ان میں سے
کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے (کہ تمہارے گھر بیٹی
پیدا ہوئی) تو (مارے رنج کے) اس کا منہ کالا پڑجاتا
ہے اور گھٹ کر رہ جاتا ہے[10] (بیٹی پیدا ہونے
کی) بری خبر کی وجہ سے جو اس کو دیگئی تھی لوگوں
سے چھپتا پھرتا ہے (دل میں سوچتا ہے) کیا اس کو
ذلت کے ساتھ رہنے دے یا اس کو مٹی میں دبا دے[11] سنو
یہ (کافر اللہ کے لئے) کیا بری تجویز کرتے ہیں[12] جو لوگ آخرت کا یقین نہیں
رکھتے[13] انہیں کو ایسی بری باتیں مبارک رہیں[14] اور اللہ تعالیٰ کی تو وہ صفت
ہے جو سب سے عمدہ[15] اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۷)

۴۷
اور یہ لوگ (مشرک) اللہ تعالیٰ کے سوا اُن چیزوں کو پوجتے ہیں
جو آسمان اور زمین سے روزی دینے کا کوئی اختیار نہیں رکھتیں[16]

---

[1] کیونکہ مالک ان کے اوپر اپنے عرش پر ہے ۱۲ [2] چلاتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو ۱۲ [3] اکثر کافروں کو دیکھا گیا ہے کہ جب دکھ یا بیماری یا مصیبت ان کی دور ہوتی ہے تو بھاوبویا بھوانی کی پوجا کرتے ہیں بعضے قبروں پر جاکر منت اور نذر نیاز چڑھاتے ہیں افسوس صد افسوس تکلیف تو اللہ تعالیٰ دور کی اور احسان دوسرے کا ماننے لگے ۱۲ [4] جو نعمتیں ہم نے انکو دی ہیں ۱۲ [5] وہ مار پڑے گی کہ معاذ اللہ اپنے مالک اور محسن حقیقی کو چھوڑ کر ان بتوں کی خوشامد کرنا اس نمک حرامی کی سزا بہت سخت ہے [6] یعنی بتوں کو جو بالکل بیجان اور بے شعور ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس میں سے کچھ حصہ انکا ٹھیراتے ہیں جن کا حال انکو معلوم نہیں یعنی انکی حقیقت نہیں جانتے کہ وہ مجبور محض ہیں وہ بھلا اپنا تو کام بنا ئیں دوسرے کا کیا بنا دیں گے اگر اُن کی حقیقت جانتے ہوتے تو کبھی اللہ تعالیٰ کی نیاز میں ان کا حصہ نہ لگاتے [7] فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بناتے ہیں ۱۲ [8] نہ اس کو بیٹا ہے نہ بیٹی بھلا دیکھو تو خدا کو تو بیٹیاں ملیں اور ان کو الخ [9] ان کافروں کا حال یہ ہے ۱۲ [10] اپنا غصہ اس کو پینا پڑتا ہے پھر جس کو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ اس خداوند کریم کے لئے جس کو سب طرح کی قدرت ہے کیونکر تجویز کرتے ہو ۱۲ [11] زندہ گاڑ دے جیسے اکثر مشرکین کیا کرتے تھے ۲ [12] آپ تو بیٹی کو برا سمجھتے ہیں اور اس خالق کریم کے لئے جو بیٹا بیٹی سے پاک ہے اولاد کا ہونا اس کی شان کے لائق نہیں ہے اولاد تجویز کرتے ہیں پھر اولاد بھی ایسی جو ناقص بدتر ہے [13] یعنی یہ کافر جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں ۱۲ [14] بیٹی سے شرمانا اس کو جیتا گاڑنا جہالت اور کفر کی باتیں ۱۲ [15] تمام مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے ۱۲ [16] نہ وہ پانی برسا سکتی ہیں نہ کچھ اُگا سکتی نہ جو اُگے اُس کو بچا سکتی ہیں ۱۲

مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۚ

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱۰)

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۚ

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۲)

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۳)

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ۚ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۚ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۴)

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۚ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۚ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۶)

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۚ

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۷)

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ

ذرا (کچھ بھی) طاقت ہے۔

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۱۰)

۴۸ (اے پیغمبر[2]) خدا تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کسی کو معبود نہ بنا پھر تو نکوتے (بدنام اور خدا کی رحمت سے) محروم ہو کر بیٹھے گا

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۲)

۴۹ اور تیرے مالک نے[3] یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو نہ پوجو۔ (پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۳)

۵۰ مشرکو یہ بھی کوئی بات ہے کیا خدا نے تمہارے لئے بیٹے چن لئے اور اپنے لئے بیٹیاں یعنی فرشتے یہ تو تم بڑی (غلط) بات کہہ رہے ہو

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۴)

۵۱ (اے پیغمبر) کہدے خدا کے سوا تم جن کو (خدا کا شریک) سمجھتے ہو ان کو پکارو وہ تو اتنا بھی اختیار نہیں رکھتے کہ کوئی تکلیف تمہاری دور کردیں یا اس کو سرکا دیں (کسی اور پر ڈالدیں) جن لوگوں کو یہ مشرک پکارتے ہیں[4] ان میں جو زیادہ مقرب ہیں وہ اپنے مالک تک (خود) وسیلہ چاہتے ہیں اور اس کی مہربانی کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں[5] اس لئے کہ تیرے مالک کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۶)

۵۲ اور جب سمندر میں تم آفت میں گرفتار ہوتے ہو[6] تو اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارا کرتے تھے سب کو بھول جاتے ہو[7] پھر جب اللہ تم کو خشکی میں بچا لاتا ہے تو خدا تعالیٰ سے پھر جاتے ہو اور آدمی بڑا ناشکرا ہے

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۷)

۵۳ اب جس کو اپنے مالک سے ملنے کی امید ہو[8] اس کو چاہیئے اچھا کام کرے (شرع کے موافق خلوص کے

۱؎ لوگوں اور فرشتوں میں ۱۲ ۲؎ یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور مراد آپ کی اُمت کے لوگ ہیں اور اُمت کو یہ سمجھانا منظور ہے کہ پیغمبر خدا ص کی اتنی بڑی شان ہے کہ ساری دنیا سے آپ کا مرتبہ زیادہ ہے پر جو خدا کے ساتھ وہ بھی شریک کریں تو ذلیل اور خوار اور اس کی رحمت سے محروم ہو جاویں وائے برحال دوسرے مشرکوں کے ۱۲ ۳؎ یعنی قطعی حکم دیا ہے اور فیصلہ کر دیا ہے ۱۲ ۴؎ مثلاً حضرت عیسیٰ اور فرشتے ۱۲ ۵؎ بلکہ مقرب لوگوں کو اور زیادہ ڈر ہے ۱۲ ۶؎ طوفان آتا ہے یا ڈوبنے کا ڈر ہوتا ہے ۱۲ ۷؎ کسی کا خیال نہیں رہتا ہے بس خدا ہی یاد آتا ہے یہ عرب کے مشرکوں کا حال تھا اچھے وقت میں تو اللہ کے سوا اور معبودوں کو بھی پکارتے انکی مدد چاہتے انکی نذر و نیاز کرتے مگر سمندر میں جب سخت وقت آتا تو اس وقت اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے اور یہ سمجھتے کہ اب اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی بچانے والا نہیں ہے ہمارے زمانہ کے مشرک کئی ہاتھ ان سے آگے بڑھ گئے ہیں وہ سخت وقتوں میں بھی مدار سالار غوث حیدر کرار نہیں چھوڑتے ۱۲ ۸؎ وہ قیامت کا قائل ہو یعنے مومن ہو ۱۲ ۹؎ یعنی اور کسی کی پوجا کر اگر ایسا کرے تو پھر الہ ۱۰؎ جیسے دوسرے بندے رکھتے ہیں سو احسان فراموش قابو چی جہاں اپنا مطلب نکل گیا پھر کر نہیں دیکھتا ۱۲

لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (پارہ ۱۶ سورۃ الکہف رکوع ۱۲)

ساتھ) اور اپنے مالک کی عبادت میں کسی (مخلوق) کو شریک نہ کرے[1]
(پارہ ۱۶ سورۂ کہف رکوع ۱۲)

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا
فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ (پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۲)

[52] خدا تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے[2] وہ پاک ذات ہے (بیٹا بیٹی اس کے کہاں ہو سکتے ہیں) جب وہ کوئی کام ٹھہرا لیتا ہے تو فرماتا ہے ہو وہ ہو جاتا ہے[3] اور بے شک اللہ تعالیٰ میرا مالک ہے اور تمہارا بھی) مالک ہے اور اسی کو پوجو یہی سیدھا رستہ ہے[4]
(پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۲)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ۙ
كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝ۧ
(پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۵)

[55] اور اُن مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبود اس لئے ٹھیرائے ہیں کہ (قیامت کے دن) وہ اُن کا بچاؤ ہوں ہرگز نہیں (یہ معبود ان کا کچھ بچاؤ نہ کریں گے بلکہ) وہ ان کی عبادت کا انکار کریں گے اور ان کے دشمن بنجائیں گے (ان کے مخالف ہو بیٹھیں گے)[6]
(پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۵)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ۭ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝ۙ
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
هَدًّا ۝ۙ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ۚ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ
اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ۭ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ
اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ۭ (پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۶)

[56] اور کافر (نصاریٰ بعضے مشرکین) کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے[7] (اے کافرو) تم تو بڑی سخت بات (گھڑ) لائے جس (کی وجہ) سے عجب نہیں آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پاش پاش ہو کر گرجائیں اس لئے کہ اونہوں نے اللہ تعالیٰ کو اولاد والا کہا[8] اور خدا تعالیٰ کی شان کے لایق نہیں ہے کہ اس کی اولاد ہو آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں[9] سب اس کے سامنے غلام (بندہ ناچیز) بن کر حاضر ہونگے[10]
(پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۶)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا
ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ

[57] کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے خدا بنائے ہیں (اے پیغمبر اُن سے) کہہ اچھا اپنی دلیل لاؤ[10] یہ (قرآن) ان لوگوں کی کتاب ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان لوگوں کی جو مجھ سے پہلے گزرے یہ کتابیں ہیں[11] بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کافر حق

---

[1] ریا نہ کرے نہ اپنی تعریف یا شہرت کے واسطے کوئی کام کرے خالص خدا کی رضامندی کے لئے کرے ۱۲ [2] وہ سب کا مالک اور خالق ہے بیٹا تو باپ کے برابر ہوتا ہے ۱۲ [3] جس کو ایسی قدرت ہو اور جس کا حکم ایسا نافذ ہو اس کو بیٹا یا بیٹی کی کیا ضرورت ہے اور اس کے برابر دوسرا کون ہو سکتا خود خدائی کا مفہوم کہہ دیتا ہے کہ وہ ایک ذات وحدہ لاشریک ہے اگر کوئی اس کا جوڑ ہو تو وہ دونوں خدا نہ ہونگے کیونکہ ہر ایک میں ایک نقص پایا گیا کہ دوسرا اس کا برابر والا موجود ہے ۱۲ [4] یعنی توحید کا باقی سب ٹیڑھے اور ترچھے ہیں ۱۲ [5] کہیں گے ہم نہیں جانتے تم کون ہو جلو ہو بھی یا یہ کافر انکی عبادت سے مکر جائیں گے ہم نے دنیا میں انکو نہیں پوجا اور گذر چکا ہے کہ قیامت میں ان بتوں کو اللہ تعالیٰ زبان دیگا وہ پروردگار سے عرض کریں گے ان مشرکوں کو خوب عذاب دے انہوں نے تجھ کو چھوڑ کر ہم بے زبانوں کو پوجا ۱۲ [6] نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے ہیں ۱۲ [7] اور اولاد اسکی شان کے لائق نہیں ہے اولاد تو باپ کے ہم جنس ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی ہم جنس نہیں ہے وہ جگ سے نرالا ہے اور تمام دنیا سے الگ ۱۲ [8] آدمی اور جن اور فرشتے اور جانور اور روحیں ۱۲ [9] شرک ایسی کمبخت چیز ہے جس کی کوئی دلیل ہی نہیں ہے ۱۲ [10] توراۃ انجیل زبور اگلے صحیفے ان میں سے کسی کتاب میں تو دکھلاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا کہیں خدا بھی لکھا ہے ۱۲ [11] دوسری آیت میں ہے سب اس کے سامنے چھوٹے بن کر حاضر ہونگے غلام اور بندے کا مالک اور آقا کے سامنے جو طریقہ ہوتا ہے اس طریقے سے سب حاضر ہوں گے بڑے ہوں یا چھوٹے حضرت محمد اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت عزیر اور فرشتے یہ سب اُس کے غلام اور بندے ہیں وہ خداوند ہے بندے کو خدا تعالیٰ سے کیا نسبت ہے ۱۲

مُّعۡرِضُوۡنَ ۝ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ (۱۷ پارہ، سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

بات کو نہیں جانتے (جب حق بات بیان کیجاتی ہے تو ٹالدیتے ہیں) منہ پھیر لیتے ہیں اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس پر بھی وحی بھیجتے رہے دیکھو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو مجھ ہی کو پوجتے رہنا اور (کافر) کہتے ہیں رحمٰن (خدا) اولاد رکھتا ہے وہ (ایسی باتوں سے) پاک ہے[1] (۱۷ پارہ، سورۂ انبیاء رکوع ۲)

وَمَنۡ يَّقُلۡ مِنۡهُمۡ اِنِّىۡۤ اِلٰهٌ مِّنۡ دُوۡنِهٖ فَذٰلِكَ نَجۡزِيۡهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الظّٰلِمِيۡنَ ۝ (۱۷ پارہ، سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

اور ان میں سے جو کہے[2] میں خدا کے سوا بندگی کے لائق ہوں[3] تو اس کو ہم جہنم کی سزا دیں گے اور شریروں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ (۱۷ پارہ، سورۂ انبیاء رکوع ۲)

اَمۡ لَهُمۡ اٰلِهَةٌ تَمۡنَعُهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِنَا ؕ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَ اَنۡفُسِهِمۡ وَلَا هُمۡ مِّنَّا يُصۡحَبُوۡنَ ۝ (۱۷ پارہ، سورۃ الانبیاء رکوع ۳)

کیا ہمارے سوا بھی کوئی ان کے معبود ہیں جو ہم سے (ہمارے عذاب سے) انکو بچا سکتے ہیں وہ اپنی آپ مدد نہیں کرسکتے اور نہ ہمارے مقابلہ میں کوئی ان کا ساتھ دیگا[4] (۱۷ پارہ، سورہ انبیاء رکوع ۳)

اِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَهَا وٰرِدُوۡنَ ۝ لَوۡ كَانَ هٰٓؤُلَاۤءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوۡهَا ؕ وَكُلٌّ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ لَهُمۡ فِيۡهَا زَفِيۡرٌ وَّهُمۡ فِيۡهَا لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۝ (۱۷ پارہ، سورۃ الانبیاء رکوع ۷)

(اے مکہ کے کافرو) تم اور جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو[5] دوزخ کے ایندھن ہونگے تم (سب) کو دوزخ میں جانا پڑے گا[6] اگر یہ معبود ہوتے (جیسے یہ مشرک سمجھتے ہیں) تو دوزخ میں نہ جاتے اور سب کے سب[7] ہمیشہ اس میں رہیں گے وہاں وہ چیخ پکار مچائیں گے[8] اور وہاں ایک کی ایک بات تک وہ نہ سنیں گے[9]۔ (۱۷ پارہ، سورہ انبیاء رکوع ۷)

يَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنۡفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الۡبَعِيۡدُ ۝ يَدۡعُوۡا لَمَنۡ ضَرُّهٗۤ اَقۡرَبُ مِنۡ نَّفۡعِهٖ ؕ لَبِئۡسَ الۡمَوۡلٰى وَلَبِئۡسَ الۡعَشِيۡرُ ۝ (۱۷ پارہ، سورۃ الحج رکوع ۲)

اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو پکارتا ہے جو نہ اس کا برا کرسکتی[10] ہیں اور نہ بھلا کرسکتی ہیں یہی تو پرلے سرے کی گمراہی ہے[11] یہ تو ان چیزوں کو پکارتا ہے جن کا نقصان نفع سے کہیں نزدیک ہے[11] (بے شک دیہ بت) بُرا دوست ہے اور برا رفیق[12] ہے۔ (۱۷ پارہ، سورۂ حج رکوع ۲)

---

[1] فرشتے اسکی بیٹیاں نہیں ہیں ۱۲ [2] یہ تو بالفرض فرمایا کیونکہ فرشتے تو کیا شیطان بھی خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا ۱۲ [3] یعنی ان کافروں کے جو ٹھاکر اور اوتار اور معبود ہیں وہ اس قدر مجبور ہیں کہ خود اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے نہ خدا کے مقابل کوئی ان کا ساتھی بن سکتا ہے تو وہ ان کافروں کو کیا بچائیں گے بھلا ۱۲ [4] بت اور سورج اور چاند اور ابلیس اور کافر جن اور ابلیس کے لشکر والے ۱۲ [5] ابن عباس نے کہا جب یہ آیت اتری تو مشرکوں نے اعتراض کیا کہ ہم فرشتوں کو بھی پوجتے ہیں اور یہود عزیر کو اور نصاریٰ عیسیٰؑ کو کیا یہ بھی دوزخ کے ایندھن ہونگے اس وقت اس سورت کے اسی رکوع کی یہ آیت اتری ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اخیر تک [6] پوجنے والے اور جن کو پوجتے ہیں ۱۲ [7] غل اور پکار کے دکھ اور درد کے مارے چیخیں گے ہائے وائے کریں گے روئیں گے پیٹیں گے جیسے انجیل شریف میں ہے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا ۱۲ [8] غل اور پکار سے یا عذاب کی شدت سے یا دوزخ کی آواز سے ۱۲ [9] مراد بت ہیں جو محض بے جان ہیں ۱۲ [10] خیر اگر یہاں تک بھی ہوتا کہ بتوں سے نہ برائی پہنچتی اور نہ بھلائی تو بھی غنیمت تھا یہ تو الخ [11] یعنے نقصان تو رکھا ہوا ہے تیار ہے اور نفع کی امید ہی امید اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ بتوں کے پکارنے میں کوئی نفع بھی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نقصان تو یقینی ہے اور نفع ایک موہوم ہے جو یہ مشرک امید رکھتے ہیں فی الحقیقت نقصان ہی نقصان ہے یہ عرب کا محاورہ ہے جب کسی بات میں سراسر نقصان ہوتا ہے تو کہتے ہیں نفع سے نقصان بہت قریب ہے اردو کا بھی محاورہ ہے نفع درکنار نقصان موجود ہے ۱۲
[12] یا برا مالک یا برا کارساز ۱۲

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

(پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون رکوع ۵)

اصل یہ ہے کہ ہم نے ان کے پاس سچی بات پہنچا دی ہے اور وہ بیشک جھوٹے ہیں[1] کہ اللہ تعالیٰ نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ اور کوئی معبود ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک معبود اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو لیکر چلدیتا[2] اور (لڑکر) ایک دوسرے پر غالب آتا[3] جو باتیں (خدا کی نسبت) یہ بناتے ہیں وہ اُن سے پاک ہے[4] وہ چھپی اور کھلی ہر بات کو جانتا ہے اور ان کے شرک سے (کہیں) برتر ہے

(پارہ ۱۸ سورۂ مومنون رکوع ۵)

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

(پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون رکوع ۶)

۶۶ اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے[5] جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں ہے[6] تو اللہ ہی کے پاس اس کا حساب ہونا ہے بیشک[7] جو کافر ہیں وہ پنپ نہیں سکیں گے۔

(پارہ ۱۸ سورۂ مومنون رکوع ۶)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝ (پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان رکوع ۱)

۶۷ اور کافروں نے اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے معبود بنائے ہیں جو نہ کسی چیز کو پیدا کرتے ہیں وہ خود (دوسرے) کے پیدا کئے ہوئے[8] ہیں اور نہ اپنی ذات کے نفع و نقصان کے مالک ہیں[9] اور نہ کسی کا مرنا جینا اور مرے پیچھے جی اٹھنا ان کے اختیار میں ہے۔

(پارہ ۱۸ سورہ فرقان رکوع ۱)

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝ (پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان رکوع ۵)

۶۸ اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ان چیزوں کو پوجتے ہیں جو نہ ان کا بھلا کر سکتی ہیں اور نہ بُرا اور کافر تو اپنے مالک کا دشمن بن بیٹھا ہے۔

(پارہ ۱۹ سورۂ فرقان رکوع ۵)

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ (پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء رکوع ۱۱)

۶۹ (تو اے پیغمبر) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو (مشرکوں کی طرح) مت پکار پھر عذاب میں پڑ جائے[10] (پارہ ۱۹ سورۂ شعراء رکوع ۱۱)

آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ

بھلا کیا اللہ تعالیٰ اچھا ہے یا وہ جن کو وہ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھیراتے ہیں[11] بھلا کس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا (ہم ہی نے برسایا) پھر ہم ہی نے اس سے رونق دار باغ اُگائے۔

---

[1] جو اللہ تعالیٰ کے شریک بتلاتے ہیں یا اس کے لئے اولاد ثابت کرتے ۱۲ [2] الگ ہو جاتا دوسرے خدا کے قبضہ میں نہ دیتا ۱۲ [3] جیسے بادشاہوں کی عادت ہے ۱۲ [4] نہ اس کا کوئی شریک ہو سکتا ہے نہ بیٹا ۱۲ [5] اس کی بھی عبادت نذر و نیاز منت مانے یا اس کو حاجت روا سمجھے ۱۲ [6] شرک کمبخت کی دلیل کہاں سے لائے ۱۲ [7] کبھی انکی مراد پوری نہ ہوگی ۱۲ [8] ان کافروں نے اپنے ہاتھوں سے انکو تراشا اور بنایا ہے ۱۲ [9] خاص اپنے برے بھلے کا بھی اختیار نہیں رکھتے تو دوسروں کی برائی یا بھلائی کیا کر سکیں گے ۱۲ [10] ابن عباس رضی نے کہا اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلعم کو ڈراتا ہے کہ باوجودیکہ تم ساری خلقت میں میرے نزدیک زیادہ عزت دار ہو پر اگر تم بھی شرک کرو تو عذاب میں گرفتار ہوگے گو پیغمبر شرک نہیں کر سکتے اور اس آیت سے اُمت کو ڈرانا مقصود ہے ۱۲ [11] اس کا یہ مطلب نہیں کہ بت بھی کسیقدر اچھے ہیں گو اللہ تعالیٰ سے کم سہی بتوں میں تو اچھائی کا نام تک نہیں ہے بلکہ یہ عرب کا محاورہ ہے جیسے کہتے ہیں بھلا اتبلاؤ محنت مزدوری کر کے عزت سے روٹی کھانا اچھا ہے یا چوری ڈاکہ کرنا ۱۲ [12] اس کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ جن کو یہ مشرک اس کا شریک کہتے ہیں وہ اس کے شریک ہوں کہاں خدا اور کہاں بندہ ۱۲ [13] اللہ تعالیٰ کی یہ سب قدرتیں دیکھتے ہوئے مشرکوں سے پوچھا گیا اللہ الخ ۱۲

بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ۝ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ النمل رکوع ۵)

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ النمل رکوع ۷)

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنْزِلَتْ إِلَيْكَ

تم تو اس کے درخت بھی نہیں اگا سکتے کیا (اب بھی یہ کہو گے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور بھی کوئی معبود ہے (نہیں ہرگز نہیں) سوا یہ ہے کہ یہ لوگ سیدھی راہ[۱] سے مڑ جاتے ہیں بھلا کس نے زمین کو رہنے کے لائق[۲] بنایا اور اس کے بیچ میں ندی اور نالے بنائے اور اس کو وزن دار کرنے کے لئے اس میں پہاڑ پیدا کئے اور دو دریاؤں میں آڑ رکھی (ایک میٹھا ایک کھاری) کیا (ایسی قدرتیں دیکھ کر اب بھی یہی کہو گے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں) بات یہ ہے کہ ان میں اکثر لوگ نادان ہیں[۳] بھلا مصیبت کا مارا شخص بیقراری میں جب اس کو پکارے تو کون اس کی دعا قبول کرتا ہے اور تکلیف دفع کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں ایک دوسرے کا جانشین[۴] بناتا ہے کیا اب بھی (یہی کہو گے) کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی معبود ہے تم بہت کم سوچتے ہو[۵] بھلا خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں کون تم کو رستہ دکھلاتا ہے[۶] اور اپنی رحمت (مینہ) کے آگے (بارش کی) خوشخبری کے لئے ہوائیں کون چلاتا ہے کیا (اب بھی یہ کہو گے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں) جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے (بہت) بڑی ہے[۷] بھلا کون ہے جو (تمام چیزوں کو) سرے سے بناتا ہے پھر انکو دوبارہ (آباد) کر چلاتا ہے[۸] اور کون ہے جو آسمان اور زمین سے تمکو روزی دیتا ہے[۹] کیا اب بھی یوں کہو گے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے (نہیں ہرگز نہیں اے پیغمبر) کہدے اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل[۱۰] لاؤ۔ (پارہ ۲۰ سورۂ نمل رکوع ۵)

(اے پیغمبر ان لوگوں سے کہدے) مجھے تو یہ حکم ہوا ہے کہ شہر (مکہ) کے مالک کو پوجوں جس نے اس کو عزت دی[۱۱] اور سب چیزیں اسی کی ہیں (اسی نے بنایا) اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں (اس کا) تابعدار رہوں (مسلمان فرمان بردار) (پارہ ۲۰ سورۂ نمل رکوع ۷)

اور ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ کی آیتیں تجھ پر اترے بعد یہ کافر (ان پر چلنے سے) (یا انکو پڑھ کر سنانے سے) تجھ کو روک دیں اور تو (لوگوں کو) اپنے مالک

---

[۱] سیدھی راہ توحید کی ہے اس کو چھوڑ کر ٹیڑھے رستے یعنی شرک میں جاتے ہیں ۱۲ [۲] اس کو پھیلا کر برابر کر کے اور پانی جو چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے تھا اس کو ہٹا کر ۱۲ [۳] ایسی موٹی بات بھی نہیں سمجھتے ۱۲ [۴] یا کون تم کو زمین کا حاکم بناتا ہے ایک دوسرے کا جانشین بنانے سے یہ مطلب ہے کہ ایک قرن گذر جاتا ہے دوسرے قرن کے لوگ آتے ہیں وہ ان کے قائم مقام بنتے ہیں ۱۲ [۵] کوتہ اندیشی ہو یا بالکل نہیں سوچتے ۱۲ [۶] اس نے تارے بنائے ہیں جن سے رستہ معلوم ہوتا ہے [۷] کہاں یہ جھوٹے معبود کہاں اللہ تعالیٰ جو سب کا مالک ہے [۸] حالانکہ کافر حشر کے قائل نہ تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو یوں قائل کیا کہ آخر شروع میں تم کو کس نے بنایا جس نے شروع میں تم کو پیدا کر دیا اس کے نزدیک دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ [۹] آسمان سے مینہ برساتا ہے زمین سے پھل اور میوے اگاتا ہے ۱۲ [۱۰] شرک کی کوئی سند پیش کرو ۱۲ [۱۱] وہاں جو کوئی چلا جائے اس کو امن ہے
وہاں کے جانور کو کوئی ستا نہیں سکتا
نہ وہاں کے درخت
اکھیڑ سکتا ہے ۱۲

وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(پارہ ۲۰ سورۃ القصص رکوع ۹)

کی طرف بلاتا رہ (دین کی دعوت کرتا رہ) اور مشرکوں میں شریک نہ ہوںلہ

(پارہ ۲۰ سورۂ قصص رکوع ۹)

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ وقف كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(پارہ ۲۰ سورۃ القصص رکوع ۹)

اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے معبود کو مت، پکار اس کے سوا کوئی معبود ہی نہیں ہے (سب اس کے بندے اور غلام ہیں) سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں مگر اس کی (پاک) ذات[۲] اسی کی حکومت ہے اور تم کو اسی کے پاس لوٹ جانا ہے[۳]

(پارہ ۲۰ سورۂ قصص رکوع ۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت رکوع ۲)

جن دیوتاؤں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو روزی دینے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے (اگر تم کو روزی مانگنا ہے) تو اللہ تعالیٰ سے روزی مانگو اور اسی کو پوجو اور اسی کا شکر کرو اور اسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے۔

(پارہ ۲۰ سورۂ عنکبوت رکوع ۲)

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت رکوع ۶)

میرے[۵] ایماندار بندو میری زمین کشادہ ہے تو کہیں بھی رہ کر میری عبادت کرتے رہو[۶]

(پارہ ۲۱ سورۂ عنکبوت رکوع ۶)

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ۙ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۟ وقف فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

(پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت رکوع ۷)

پھر یہ[۷] (مشرک) لوگ جب جہاز میں سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے ہیں خالص اسی کی عبادت[۸] کرتے ہیں پھر جب خدا تعالیٰ (اپنے فضل سے) ان کو بچا کر خشکی میں لاتا ہے تو خشکی میں آتے ہی شرک کرنے لگتے ہیں[۹] ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے جو ان کو (دریا سے نجات) دی اس کی ناشکری کریں اور مزے اڑائیں خیر آگے چل کر ان کو معلوم ہو جائے گا[۱۰]

(پارہ ۲۱ سورۂ عنکبوت رکوع ۷)

[۱] پیغمبر شرک نہیں کر سکتے اس سے مقصود امت کے لوگوں کو جتلانا ہے کہ مشرکوں کی صحبت سے پرہیز رکھیں انکی باتوں میں نہ آجائیں ۱۲ [۲] وہ ہمیشہ قائم ہے اس کو نہ کبھی فنا ہے نہ تغیر اب بھی ویسا ہی ہے جیسا ازل میں تھا حدیث میں ہے جب یہ آیت اتری تو فرشتے کہنے لگے زمین اور آسمان کے لوگ فنا ہوں گے کہتے ہیں آٹھ چیزیں اور بھی ہیں جو قیامت میں فنا نہ ہوں گی عرش اور کرسی اور بہشت اور دوزخ اور ریڑھ کی ہڈی اور روح اور لوح محفوظ اور قلم واللہ اعلم ۱۲ [۳] وہی ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دے گا ۱۲ [۴] یہ آیت مکہ کے ان مسلمانوں کے باب میں اتری جو کافروں کے ڈر سے اللہ کی عبادت نہیں کر سکتے تھے جس ملک میں اللہ تعالیٰ کی عبادت آزادی کے ساتھ نہ ہو سکے وہاں سے نکل جانا چاہیئے اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہے کچھ تنگ نہیں ہے اور ہر ایک ملک میں اللہ تعالیٰ رازق ہے وہ ہر طرح روزی پہونچائے گا ایک حدیث میں ہے کہ جو کوئی اپنا دین بچانے کو ایک ملک سے دوسرے ملک کو جائے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی گو ایک ہی بالشت سفر کرے ۱۲ [۵] وہاں بتوں کو اور جھوٹے معبودوں کو بھول جاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اس آفت سے بچانے والا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہے ۱۲ [۶] بتوں پر جا کر ان کی نذر و نیاز چڑھاتے ہیں یہ عرب کے مشرکوں کا حال تھا ہمارے زمانہ کے مشرک ان سے بھی کئی درجے بڑھ چڑھ کر ہیں یہ مردود جہاز میں بھی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں کوئی کہتا ہے یا مولا علی کوئی کہتا ہے یا غوث کوئی کہتا ہے یا خواجہ خضر کوئی کہتا ہے یا شیخ عیدروس یمنی لاحول ولا قوۃ ۱۲ [۷] قیامت میں ایسی مار کھائیں گے کہ خدا کی پناہ جو لوگ خالص خدا کو پکارنے والے ہیں وہ مزے میں رہیں گے ۱۲

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ ۝ لِیَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ یَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ یُشْرِكُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۴)

اور لوگوں (کا یہ حال ہے ان) کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے مالک کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتے ہیں پھر جب وہ اپنی مہربانی (کا مزہ) ان کو چکھاتا ہے تو ایک گروہ ان میں کا اسی وقت شرک کرنے لگتا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے جو (نعمت) ان کو دی (شرک کر کے) اس کی ناشکری کریں خیر (چندروز دنیا کا) مزہ اٹھالو تو آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا کیا[۱] ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ہے وہ ان کو شرک کرنا بتلا رہی ہے[۲]

(پارہ ۲۱ سورہ روم رکوع ۴)

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝

(پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۴)

لوگو[۳] اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تم کو روزی دی پھر تم کو مارے گا پھر تم کو جلائے گا کیا جن کو تم نے (خدا کا) شریک سمجھا ہے وہ ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکتے ہیں[۴] یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہیں پاک اور برتر ہے

(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۴)

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمن رکوع ۲)

(اور[۵] اے پیغمبر وہ وقت یاد کر) جب لقمان نے اپنے بیٹے[۶] سے کہا بیٹا اللہ کا شریک کسی کو مت بنانا کیونکہ شرک بڑا سخت[۷] گناہ ہے۔

(پارہ ۲۱ سورہ لقمن رکوع ۲)

وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَی الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمن رکوع ۴)

اور[۸] جب (سمندر میں) سائبانوں کی طرح ان کو (پانی کی) موج ڈھانک لیتی ہے (اور ڈوبنے کا ڈر ہوتا ہے) تو اس وقت سچے دل سے اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کر کے اسی کو پکارتے ہیں پھر جب وہ ان کو بچا کر خشکی میں لے آتا ہے تو کوئی انصاف پر قائم رہتا ہے اور ہماری نشانیوں کا وہی انکار کرتے ہیں جو دغاباز ناشکر ہیں[۹]

(پارہ ۲۱ سورہ لقمن رکوع ۴)

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ

(اے[۱۰] پیغمبر) کہہ دے بھلا اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے تو تم کو اس (کے ہاتھ) سے کون بچا سکتا ہے یا اگر تم پر رحم کرنا چاہے (تو تم کو کون برائی پہنچا سکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ کے سوا نہ تو وہ کسی کو اپنا حمایتی

---

[۱] اس شرک اور ناشکری کی سخت سزا ملے گی ۱۲ [۲] وہ سند یہ کہتی ہے کہ شرک کرنا اچھا کام ہے کمبخت شرک کی سند کہاں سے آئی ۱۲ [۳] پیدا کر سکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا کسی کو مار یا جلا سکتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ باتیں خاص اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جو کوئی کسی اور کی نسبت یہ سمجھے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات کر سکتا ہے تو وہ مشرک ہے ۱۲ [۴] تاران یا ثکم یا اکثم یا ماتان ۱۲ [۵] اس کے برابر کوئی گناہ نہیں وہ تو اللہ سے بغاوت ہے اور باغیوں پر بادشاہ کبھی رحم نہیں کرتا ۱۲ [۶] توحید پر جم جاتا ہے شرک نہیں کرتا سمجھتا ہے کہ ایسے گاڑھے وقت میں خدا نے بچایا اب اسی کی بندگی کرنا چاہیے اور کوئی ایسا بے انصاف قابو چی ہوتا ہے کہ خشکی میں آتے ہی پھر اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے اور جھوٹے دیوتاؤں کی پرستش اور نذر و نیاز میں مشغول ہو جاتا ہے کہتے ہیں عکرمہ بن ابی جہل سمندر میں سوار تھے طوفان آیا ڈوبنے لگے انہوں نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بچا دیا تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کروں گا اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا دیا انہوں نے اپنا اقرار پورا کیا اور صدق دل سے مسلمان ہو گئے یہ آیت انہیں کے بارے میں اتری رضی اللہ عنہ ۱۲ [۷] اپنے قول اقرار کا بھی خیال نہیں رکھتے بندۂ غرض ہیں جب غرض نکل گئی پھر خدا کو بھی نہیں پوچھتے معاذ اللہ ۱۲

دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الاحزاب رکوع ۲)

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ السبا رکوع ۳)

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ السبا رکوع ۳)

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاۗءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ السبا رکوع ۳)

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۱)

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۲)

پائیں گے نہ مددگار۔

(پارہ ۲۱ سورۂ احزاب رکوع ۲)

۵۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو کہ تم جن کو خدا کے سوا (معبود) سمجھتے ہو بھلا ان کو پکارو تو سہی[1] ان کو تو ایک ذرے برابر بھی اختیار نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں اور نہ آسمان اور زمین (کے بنانے) میں ان کا کوئی حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہے

(پارہ ۲۲ سورہ سبا رکوع ۳)

۵۳ (اے پیغمبر) کہدے تم کو آسمان اور زمین میں سے کون روزی دیتا ہے (وہ کیا جواب دینگے) تو ہی کہدے اللہ تعالیٰ اور (کون) بے شک ہم یا تم (دونوں میں سے ایک ضرور) ہدایت پر ہوگا اور دوسرا کھلی گمراہی پر[2]

(پارہ ۲۲ سورہ سبا رکوع ۳)

۵۴ کہدے جن لوگوں کو تم نے خدا کا ساجھی بنا کر اس سے ملا دیا ہے ان کو (ذرا) تم مجھے تو دکھاؤ بس (ایسی لغو باتوں سے باز آؤ) بات یہ ہے کہ وہی اللہ (اکیلا خدا) ہے زبردست حکمت والا

(پارہ ۲۲ سورہ سبا رکوع ۳)

۵۵ بھلا اس کے سوا کوئی اور بھی پیدا کرنے والا ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی دے[3] کوئی سچا خدا نہیں ہے اس کے سوا

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۱)

۵۶ اور (اے مشرکو) جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو ان کو گٹھلی کے چھلکے برابر بھی اختیار نہیں ہے[4] اگر تم ان کو پکارو تو (اول تو) وہ تمہارا پکارا سنیں گے نہیں اور جو (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہارا کام نہیں نکال سکتے[5] اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کو برا کہیں[6] گے اور تم کو (اللہ) خبر رکھنے والے کے برابر کون بتا سکتا ہے[7]

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۲)

[1] وہ قحط میں کچھ کام آتے ہیں ۱۲ [2] یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہم دونوں ہدایت پر ہوں یا دونوں گمراہی پر تو اب یہی صورت رہ گئی کہ ایک فرقہ ہدایت پر ہے ایک گمراہی پر اور تم خود سمجھ سکتے ہو کہ گمراہی پر وہی فرقہ ہوگا جو سچی قدرت والے خدا کو چھوڑ کر ان لوگوں کو معبود بنائے جن کو نہ کچھ اختیار ہے نہ وہ کسی کو روزی دے سکتے ہیں اس پر بھی اگر حق بات کا فیصلہ نہ کرو اور حق بات کو اختیار نہ کرو تو تم جانو تمہارا کام ۱۲ [3] آسمان سے پانی برسائے زمین سے اُگائے ۱۲ [4] قطمیر کہتے ہیں کھجور کی گٹھلی پر باریک چھلکا ہوتا ہے یا اس کے شگاف کو یعنی ایک رتی برابر بھی ان کو اختیار نہیں ہے ۱۲ [5] کیونکہ وہ بت بیجان ہیں پتھر وہ اپنے تئیں خود نہیں بچا سکتے تو دوسروں کی کیا سنیں گے بعضوں نے کہا اس آیت میں بت اور فرشتے اور جن سب داخل ہیں ۱۲ [6] یا تمہارے شرک سے مکر بیٹھیں گے وہ کہیں گے کہ ہم نہیں جانتے تم کون بلا ہو اگر آیت میں صرف بت مراد ہوں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو زندہ کر دیگا ان میں جان ڈال دیگا وہ مشرکوں سے بیزار ہوں گے اور ان کے شرک پر لعنت ملامت کریں گے جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ [7] جب وہی فرماتا ہے کہ یہ معبود سب جھوٹے اور غلط ہیں تو ان کے غلط ہونے میں کیا شک ہے اس کے برابر کسی کو نہ علم ہے نہ خبر ۱۲ [8] اس نے اپنی ذات سے اکیلے بلا کسی مدد کے سب چیزوں کو بنایا ہے اس کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے ۱۲

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۵)

(اے پیغمبر ان کافروں سے کہہ) بتاؤ تو سہی تمہارے دیوتا جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو مجھ کو دکھاؤ انہوں نے زمین میں کونسی چیز بنائی ہے یا آسمانوں کے بنانے میں ان کا کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے جس کی وہ سند رکھتے ہیں[1] بلکہ یہ ظالم اور کچھ نہیں ایک دوسرے کو فریب[2] دے کر ٹھار لیتے ہیں[3]

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۵)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝

(پارہ ۲۳ سورۃ یٰسٓ رکوع ۵)

۸۸ اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا جو دوسروں کو معبود بنایا تو اس امید سے کہ ان کو مدد ملے یہ توان کی (کچھ بھی) مدد نہیں کر سکتے بلکہ (قیامت کے دن ان کی) فوج بن کر پکڑے آئیں گے[4]

(پارہ ۲۲ سورۂ یٰسین رکوع ۵)

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ؕ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۱)

۸۹ تو (اے پیغمبر) اللہ کو پوجتا رہ خالص اس کی بندگی کر[5] سن لے خالص اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرنی چاہیئے[6] اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو اپنا حمایتی بنایا ہے اور وہ کہتے ہیں ہم ان کو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے ہم تو ان کو بس اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کے نزدیک کر دیں[7] بیشک یہ لوگ جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) ان کا فیصلہ کریگا

(پارہ ۲۳ سورۂ زمر رکوع ۱)

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ

(پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۱)

۹۰ اگر خدا کسی کو اولاد بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا چن لیتا

(پارہ ۲۳ سورۂ زمر رکوع ۱)

قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۙ وَاُمِرْتُ

۹۱ (اے پیغمبر) کہہ دے مجھے تو حکم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پوجوں خالص اسی کی بندگی کروں اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے

---

[1] اس کتاب میں شرک کی تعلیم ہے یہ کوئی بات نہیں ۱۲ [2] ان کے وعدے وعید سب دھوکے کی ٹٹیاں ہیں ۱۲ [3] آسمان اور زمین بنانے میں ساجھا تو بڑی بات ہے بعد آسمانوں الخ ۱۲
[4] یعنی یہ بت بت پرستوں کی فوج میں شامل ہو کر خدا کے سامنے جواب دہی کے لئے حاضر کئے جائیں گے [5] اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کر یعنے شرک سے بچا رہ معلوم ہوا اللہ کی عبادت اسی وقت کام آئے گی جب توحید کے ساتھ ہو اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور دوسروں کی بھی پوجا کرے تو اس کی عبادت محض بیکار ہے ۱۲ [6] تو دین خالص وہی ہے جس میں شرک نہ ہو نہ شرک کا شائبہ ہو نری توحید ہو اور یہ اسلام کا دین ہے جس میں شرک کا نام نہیں افسوس ہے ان نام کے مسلمانوں پر جنہوں نے ایسے پاک صاف دین کو بدنام کر دیا ہے اور اللہ کے سوا کہیں قبروں کا کہیں شدوں کا کہیں علموں کی پوجا کرنے لگے ہیں [7] خدا کے قرب کا درجہ ہم کو ان کے وسیلے سے حاصل ہو قتادہ نے کہا یعنے خدا کے پاس ہماری سفارش کریں معاذ اللہ ہمارے زمانہ میں بھی اکثر نام کے مسلمان یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا تو ایک ہے لیکن ہم بزرگوں اور اولیاء اللہ کا پوجا اس لئے کرتے ہیں ان کی نذر نیاز منت اس لئے مانتے ہیں کہ خدا تک ہماری رسائی دشوار ہے۔ ان کے وسیلے سے رسائی حاصل ہوگی اور ہمارا مطلب پورا ہوگا اسے پھٹے منہ اس اعتقاد پر اللہ تعالیٰ نے اگلے کافروں کو مشرک قرار دیا وہ بھی یہی کہتے تھے کہ ہم فرشتوں یا بتوں یا عیسیٰ کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کو جس طرح تم ایک سمجھتے ہو وہ بھی ایک سمجھتے تھے صرف اللہ تعالیٰ کے ایک سمجھنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی پوجا نہ کرنا مسلمانی کے لئے ضرور ہے ۱۲۔

لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۲)

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۙ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ

دُوْنِهٖ ؕ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۲)

وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ (پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۴)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ

اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ

هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۞ (پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۴)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ

شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۞ (پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۵)

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۞ وَلَقَدْ اُوْحِيَ

اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۞

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۷)

پہلے (اللہ تعالیٰ کا) تابعدار بنوں[1]

(پارہ ۲۳ سورۃ زمر رکوع ۲)

[92] کہہ دے میں تو اللہ تعالیٰ کو پوجتا ہوں خالص اسی کی بندگی کرتا ہوں تم اس کے سوا جس کو چاہو پوجو۔ (پارہ ۲۳ سورہ الزمر رکوع ۲)

[93] اور یہ لوگ تجھ کو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کا ڈر بتلاتے ہیں[2]

(پارہ ۲۴ سورۃ زمر رکوع ۴)

[94] اور (اے پیغمبرؐ) اگر تو ان کافروں سے پوچھے آسمان اور زمین کو کس نے بنایا تو بیشک یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے بنایا (اب ان سے) کہہ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو جن کو تم خدا تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ اس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف دور کر سکتے ہیں یا اللہ اگر مجھ پر فضل کرنا چاہے تو یہ (جھوٹے دیوتا) اس کے فضل کو روک سکتے ہیں (ہرگز نہیں) کہہ دے اللہ تعالیٰ مجھ کو بس کرتا ہے اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں[3]

(پارہ ۲۴ سورۃ زمر رکوع ۴)

[95] کیا ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو (اپنا) سفارشی دبنا رکھا ہے، (اے پیغمبرؐ) کہدے اگر یہ سفارشی ذرا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ ان کو عقل ہو۔

(پارہ ۲۴ سورۃ زمر رکوع ۵)

[96] (اے پیغمبرؐ کافروں سے) کہہ جاہلو (نادانو) تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو) میں پوجوں[4] اور تیری طرف اور تجھ سے پہلے جو پیغمبر گزر گئے ان کی طرف (بھی) یہ حکم بھیجا جا چکا ہے (ہر ایک پیغمبر سے ہم نے کہدیا ہے) اگر تو نے (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شرک کی تو تیرا کیا کرایا (سب) اکارت اور تو ٹوٹے میں پڑ گیا (تو کافروں کا کہنا ہرگز نہ مان) بلکہ اللہ ہی کو پوجتا رہ (اور اسی کا) شکر[5] کرتا رہ

پارہ ۲۴ سورۃ زمر رکوع ۷)

[1] سب سے پہلے آنحضرتؐ کا ہی اسلام تھا آپ نے اس وقت خدا کی بندگی اختیار کی جب گرد و پیش سب خدا کے دشمن آپ کو گھیرے ہوئے تھے اور اپنی جان اور عزت کی کچھ پرواہ نہ کی قیامت تک جتنے بندے مسلمان گذریں گے سب کا ثواب آنحضرتؐ کو ملتا جاتا ہے ۱۲ [2] کافر کہتے تھے تم ہمارے دیوتاؤں کو بُرا نہ کہو ورنہ وہ تم کو دیوانہ کر دینگے [3] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو قائل کیا کہ تم جن دیوتاؤں کو پوجتے ہو نہ انہوں نے آسمان زمین بنایا نہ انکو کوئی اختیار ہے نفع و نقصان پہونچانے کا پھر کیا جھک مار کر انکی پوجا کرتے ہو[4] جب بھی تم ان کو اپنا سفارشی سمجھے جاؤ گے اس سے مراد بت ہیں وہ محض بیجان ہیں ان میں نہ قدرت ہے نہ عقل ایسوں کو سفارشی سمجھنا محض نادانی ہے جو لوگ فرشتوں یا پیغمبروں یا بزرگوں کو اس طور سے اپنا سفارشی سمجھیں کہ وہ ہر طرح ہم کو بچا لینگے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو یا نہو وہ بھی انہی مشرکوں میں داخل ہیں ۱۲ [4] قریش کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو یہ صلاح دی کہ تم بتوں کی پوجا کرو تو ہم سب تمہارے شریک ہو جائیں گے اور سب سے زیادہ تم کو روپیہ دیں گے اور جس عورت سے چاہو نکاح کر دیں گے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ [5] اللہ اکبر شرک کتنا بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے اگر تو بھی شرک کرے تو تیرا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے گا حالانکہ پیغمبروں سے شرک نہیں ہو سکتا مگر امت کو ڈرانے کے لئے یوں فرمایا مراد یہ ہے کہ شرک کی خاتمہ ہو اور توبہ نہ کرے ۱۲

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

(پارہ ۲۴ سورۃ المومن رکوع ۲)

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ط

(پارہ ۲۴ سورۃ المومن رکوع ۲)

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المومن رکوع ۷)

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المومن رکوع ۷)

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُوا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِينَ ۝ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ۝ اُدْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المومن رکوع ۸)

لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ

۹۷ تو (مسلمانو) خالص خدا ہی کی بندگی کر کے اس کو پکارو اگرچہ کافر اس (خلوص) پر برا مانیں[1]

(پارہ ۲۴ سورہ مومن رکوع ۲)

۹۸ اور جن (دیوتاؤں) کو یہ کافر اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (ان میں جان ہی کہاں ہے)

(پارہ ۲۴ سورہ مومن رکوع ۲)

۹۹ وہ ہمیشہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں خالص اسی کی بندگی کر کے اس کو پکارو اصل تعریف اللہ ہی کو سجتی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے

(پارہ ۲۴ سورہ مومن رکوع ۷)

۱۰۰ (اے پیغمبرؐ) کہہ دے جب میرے پاس میرے مالک کی طرف سے کھلی نشانیاں آچکیں تو مجھ کو اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کا پوجنا جن کو تم پکارتے (پوجتے) ہو منع ہوا اور مجھے یہ حکم ہوا کہ اللہ ہی کے سامنے گردن جھکاؤں جو سارے جہان کا مالک ہے

(پارہ ۲۴ سورہ مومن رکوع ۷)

۱۰۱ پھر ان سے کہا جائے گا وہ لوگ کہاں گئے جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا شریک سمجھتے تھے[2] وہ کہیں گے وہ تو ہمارے پاس سے غائب ہو گئے (معلوم نہیں کدھر چلدیے) گویا ہم اس سے پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے[3] اللہ تعالیٰ کافروں کو ایسا ہی بھٹکا دیتا ہے[4] (ان سے کہا جائیگا) یہ اس کی سزا ہے جو تم دنیا میں ناحق اتراتے تھے[5] اور اس کی جو تم ونڈ مچاتے تھے (اب) دوزخ کے دروازوں میں گھسو ہمیشہ اسی میں رہو غرور کرنے والوں کا کیا برا ٹھکانا ہے

(پارہ ۲۴ سورہ مومن رکوع ۸)

۱۰۲ سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو (وہ تو تمہاری طرح ایک مخلوق ہیں) اگر تم خالص اللہ تعالیٰ کو پوجنا چاہتے ہو تو اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے[6] پھر اگر یہ لوگ غرور کریں[7] تو خدا کے پاس جو فرشتے ہیں وہ رات اور دن اسکی پاکی بیان

[1] پڑے برا مانا کریں کمبخت اپنے غصے میں آپ مرا کریں تم توحید پر جمے رہو ۱۲ [2] اُن کی پوجا کیا کرتے تھے مشکل کے وقت ان کو پکارا کرتے تھے ان سے مدد چاہتے تھے ۱۲ [3] یعنی وہ ہم سے ایسے الگ ہو گئے گویا ہم نے دنیا میں ان کو پکارا ہی نہیں نہ ان کا پوجا کیا ۱۲ [4] ان کے حواس جاتے رہتے ہیں جیسے ان دوزخیوں کے حواس جاتے رہینگے پہلے تو یہ کہہ بیٹھے کہ ہمارے وہ شریک غائب غلہ ہو گئے ہم کو چھوڑ بیٹھے اور شرک کو تسلیم کیا پھر یہ کہنے لگے کہ ہم شرک ہی نہیں کرتے تھے ہم نے خدا کے سوا کسی کو نہیں پوجا [5] اپنے مال و دولت پر پھول کر اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تھے ۱۲ [6] اس مقام پر سجدہ ہے ابن مسعودؓ سے ایسا ہی منقول ہے اور ابن عباسؓ رضی اللہ عنہم لا یسامون پر سجدہ کرتے تھے اس آیت میں سجدے سے مراد عبادت کا سجدہ ہے وہ سوا خدا کے کسی اور کو کرنا شرک ہے بالاتفاق ۱۲ [7] خدا کے یہاں پوجا کرنے والوں کی کمی نہیں ۱۲

عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۟

(پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدۃ رکوع ۵)

کرتے رہتے ہیں اور وہ (کبھی) تھکتے ہی نہیں[1]

(پارہ ۲۴ سورہ حم سجدہ رکوع ۵)

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ (پارہ ۲۴ حم السجدۃ رکوع ۶)

۱۰۳
اور پہلے (دنیا میں) یہ لوگ جن (دیوتاؤں) کو (اللہ کے سوا) پکارا کرتے تھے وہ (سب) غائب غلہ ہو جائیں گے[2] اور (اس وقت) سمجھ لیں گے (اب) بھاگنے کی کوئی صورت نہیں۔ (پارہ ۲۴ سورہ حم سجدہ رکوع ۶)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۱)

۱۰۴
کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا (دوسروں کو) سرپرست بنایا تو سرپرست اللہ ہی ہے اور وہی مُردوں کو جلائیگا اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۱)

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۳)

۱۰۵
کیا ان لوگوں نے (خدا) کے شریک بنا رکھے ہیں جو ان کو دین کا وہ رستہ بتلاتے ہیں جن کا خدا نے حکم نہیں دیا[3] اور اگر (ٹھکی) ہوئی بات نہ ہوتی[4] تو ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور گنہگاروں کو بے شک تکلیف کا عذاب (ایک دن ضرور) ہونا ہے۔

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۳)

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

(پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۵)

۱۰۶
اور خدا کے سوا (وہاں) کوئی ان کے حمایتی نہ ہوں گے جو ان کی مدد کریں

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۵)

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۲)

۱۰۷
کیا خدا نے آپ جو پیدا کیا اس میں بیٹیاں (اپنے لئے) لے لیں اور تم کو چن کر بیٹے دیئے[5] اور ان کافروں میں سے جب کسی کو اس چیز کے (پیدا) ہونے کی خبر دی جائے جس کو وہ خدا کے لئے بیان کرتا ہے (یعنی بیٹی پیدا ہونے کی) تو اس کا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور اندر ہی اندر غصے[6] سے گھٹتا رہتا ہے[7] کیا ایسا شخص کہ پرورش پاتا ہے زیوروں میں اور وہ لڑائی جھگڑے[8] میں بات نہ کہہ سکے[9]

(پارہ ۲۵ سورہ زخرف رکوع ۲)

وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ

۱۰۸
اور (اے پیغمبر) تجھ سے پہلے جو ہم پیغمبر بھیج چکے ہیں ان سے پوچھ لے کہ کیا ہم نے خدا تعالیٰ کے سوا دوسرے دیوتا ٹھہرائے

---

[1] اکتاتے ہی نہیں کیونکہ تسبیح اور تقدیس الٰہی فرشتوں کی زندگی ہے جیسے ہوا ہم لوگوں کی زندگی ہے ۱۲ [2] ان کا کہیں پتہ ہی نہ ہوگا ۱۲ [3] یا بلکہ اس کی برائی بیان کی جیسے شرک اور کفر اور گناہ کی باتیں ۱۲ [4] خدا کا وہ وعدہ کہ ان کا فیصلہ قیامت کے دن ہوگا ۱۲ [5] بیٹی کو اتنا بُرا سمجھنا پھر گدھا بیوقوف جس چیز کو اتنا بُرا سمجھتا ہے اس کو خدا کے لئے تجویز کرتا ہے جس کو سب طرح کی قدرت ہے ۱۲ [6] خدا کے لئے بیٹی تجویز کرتے ہو ۱۲ [7] بچاری لڑائی جھگڑے کے نام سے کانپ جاتی ہے ۱۲ [8] بڑی تعجب کی بات ہے اچھی چیز تم کو دی اور بُری اپنے لئے رکھ لی حالانکہ اسی نے سب کو پیدا کیا ۱۲

مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۴)

تھے جن کو لوگ پوجیں [1]

(پارہ ۲۵ سورہ زخرف رکوع ۴)

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ

(پارہ ۲۵) سورۃ الزخرف رکوع ۶)

۱۰۹ بے شک اللہ تعالیٰ وہی میرا مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے اسی کو پوجتے رہو یہی (توحید کا) سیدھا رستہ ہے

(پارہ ۲۵ سورہ زخرف رکوع ۶)

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۷)

۱۱۰ (اے پیغمبر) کہہ دے اگر (بالفرض) خدا کی کوئی اولاد ہوتی تو (سب سے پہلے) میں اس کی پوجا [2] کرتا۔

(پارہ ۲۵ سورہ زخرف رکوع ۷)

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۷)

۱۱۱ اور یہ کافر خدا کے سوا جن کو پکارتے ہیں وہ تو سفارش ہی نہیں کر سکتے (بچانا تو کجا) البتہ جنہوں نے حق بات (توحید) کی یقین رکھ کر گواہی دی [3]

(پارہ ۲۵ سورہ زخرف رکوع ۷)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ الاحقاف رکوع ۱)

۱۱۲ کہہ دے بھلا دیکھو تو سہی جن دیوتاؤں کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھلاؤ تو انہوں نے زمین میں کیا بنایا یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کا ساجھا ہے اگر تم سچے ہو تو اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب یا اگلی کوئی علمی روایت (اپنی بات کے ثبوت میں [4]) لے کر آؤ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے سوا ایسوں کو پکارے جو قیامت تک اس کے پکارنے پر جواب نہ دیں اور (اور جواب دینا تو کیا) وہ ان کا پکارنا سنتے تک نہیں [5] اور جب (قیامت کے دن) لوگ اکٹھا کئے جائیں گے وہ (بت خدا کی قدرت سے زندہ ہوکر) ان کے دشمن بنجائیں گے اور کہیں گے تم نے ہم کو نہیں پوجا [6]

(پارہ ۲۶ سورہ احقاف رکوع ۱)

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

(پارہ ۲۶ سورۃ الاحقاف رکوع ۴)

۱۱۳ پھر جن دیوتاؤں کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی نزدیکی حاصل کرنے کے لئے خدا بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں [7] نہ کی (مدد کیا خاک کرتے) وہ تو ان سے غائب [8] ہوگئے اور ان کے جھوٹ اور طوفان کا جو جوڑا کرتے تھے یہ حال [9] ہوا (پارہ ۲۶ سورہ احقاف رکوع ۴)

---

[1] یعنی ان پر جو کتابیں اتری تھیں ان کو دیکھ لے یا ان کی امت کے لوگوں سے پوچھ لے ۱۲ [2] اس آیت سے غرض یہ ہے کہ قریش کے کافروں کو الزام دیا جائے کہ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے سب شرک کے مخالف اور توحید کے حامی تھے ۲ [3] کیوں کہ میں خدا کا بندہ ہوں اور اس کا تابعدار ہوں ۱۲ [4] وہ سفارش کر سکتے ہیں جیسے حضرت عیسیٰ یا حضرت عزیر یا اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یا فرشتے یہ سفارش کریں گے مگر خدا کے حکم اور مرضی سے باقی بت جھنڈے شدے وغیرہ جن کو مشرک پوجتے ہیں وہ تو خود دوزخ کے ایندھن بنیں گے سفارش کیا خاک کر سکتے ہیں اپنے تئیں تو بچا نہ سکیں گے ۱۲ [5] اگلی علمی روایت سے یہ مراد ہے کہ کسی اگلے پیغمبر کی حدیث پیش کرو یا اگلے پیغمبر کا کچھ لکھا ہوا ۱۲ [6] مراد بت ہیں جو محض بے جان ان سے تو آدمی اور جانور کئی درجے بہتر ہیں ایک مشرک کے بچے نے اپنے باپ کے دیوتا کو چوہے کے بل میں گھسیٹ دیا باپ خفا ہوا بیٹے نے کہا باوا اگر اس دیوتا سے اتنا بھی کام نہیں نکلتا کہ چوہے کو روکے رہے تو پھر اس کو پوجنے سے کیا فائدہ باپ یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوا ۱۲ [7] بلکہ اپنی خواہش سے پوجتے رہے ۱۲ [8] عین وقت پر یعنی عذاب اترتے ہی گم ہوگئے ۱۲ [9] یعنی عذاب اترنے پر ان کی مدد النح ۱۲ [10] وقت پر جھوٹے معبود سب ہوا ہوگئے کسی ایک نے جھوٹوں بھی نہ پوچھا ۱۲

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح رکوع ۲)

۱۱۴ کہہ دے (اس بہانے سے کیا فائدہ) بھلا اگر اللہ تعہ تم کو کوئی فائدہ پہنچانا چاہے یا کچھ نقصان دینا چاہے تو اس کے مقابلہ میں تمہارے لئے کسی کا کچھ چل سکتا ہے [۱]
(پارہ ۲۶ سورہ فتح رکوع ۲)

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ
(پارہ ۲۷ سورۃ الذّٰریٰت رکوع ۳)

۱۱۵ اور اللہ تعہ کے سوا اور کوئی خدا مت بناؤ میں اس کی طرف سے تم کو کھول کر ڈراتا ہوں [۲]۔
(پارہ ۲۷ سورہ ذٰریٰت رکوع ۳)

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ؕ (پارہ ۲۷ سورۃ الطور رکوع ۲)

۱۱۶ کیا اے (مشرکو) خدا کی تو بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں
(پارہ ۲۷ سورہ طور رکوع ۲)

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
(پارہ ۲۷ سورۃ الطور رکوع ۲)

۱۱۷ یا اللہ تعہ کے سوا کوئی اور ان کا خدا ہے اللہ تعہ تو ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے [۳]
(پارہ ۲۷ سورہ طور رکوع ۲)

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۙ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝ اِنْ هِىَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ (پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۱)

۱۱۸ (مشرکو) بھلا بتلاؤ تو سہی لات اور عزیٰ اور تیسرا اور ایک بت منات (یہ کس کام کے ہیں) [۴] تم کو تو مرد دیے (بیٹے ملے) اور پروردگار کو عورتیں (بیٹیاں) یہ تو اگر ہو تو ایک بھونڈی تقسیم ہے [۵] یہ بت تو نرے نام ہی کے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (اپنے دل سے) تراش لئے ہیں اللہ تعہ نے تو ان کے (معبود ہونے کی) کوئی سند نہیں اتاری
(پارہ ۲۷ سورہ نجم رکوع ۱)

مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ (پارہ ۲۸ سورۃ التغابن رکوع ۲)

۱۱۹ جو مصیبت آتی ہے وہ اللہ تعہ کے حکم ہی سے آتی ہے [۶]
(پارہ ۲۸ سورہ تغابن رکوع ۲)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِىْ غُرُوْرٍ ۚ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِىْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۲)

۱۲۰ بھلا اللہ تعہ کے سوا تمہارا کیا کوئی لشکر ہے جو (مصیبت کے وقت) تمہاری مدد کریگا کافر نرے دھوکے میں ہیں (شیطان کے فریب میں آ گئے ہیں) بھلا اگر خدا تعہ اپنی روزی اتارنا روک لے (بارش موقوف کر دے) تو تم کو کون روزی دیگا بات یہ ہے کہ کافر شرارت اور (حق بات سے) بھاگنے پر اڑے ہوئے ہیں (پارہ ۲۹ سورہ ملک رکوع ۲)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِىَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِىَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ

۱۲۱ (اے پیغمبر) کہہ دے بتلاؤ تو سہی اللہ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں (مسلمانوں) کو تباہ کر دے یا ہم پر رحم فرمائے [۷] پر کافروں کو تکلیف کے

[۱] تم جو ڈر کر گھروں میں بیٹھ رہے کیا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکتے ہو ۱۲ [۲] کہ شرک بڑی بلا ہے تم تباہ ہو جاؤ گے ۱۲ [۳] مثلاً کہتے ہیں فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یا حضرت مسیح ع خدا کے بیٹے ہیں اللہ تعالیٰ تو بیٹا بیٹی دونوں سے پاک ہے ۱۲ [۴] مشرک فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے یا ان تینوں بتوں کو جو مونث گنے جاتے اللہ تعالیٰ کا شریک بتلاتے ۱۲ [۵] کہ جو سب کا مالک اور سب کا بادشاہ ہے اس کا حصہ برا ہوا اور تمہارا حصہ اچھا ۱۲ [۶] بے اس کے حکم کے کوئی مصیبت آدمی پر نہیں آ سکتی یہ آیت اس وقت اتری جب کافروں نے کہا اگر مسلمانوں کا دین سچا ہوتا تو دنیا کی مصیبتیں ان پر کیوں آتیں [۷] اور بچا لے دونوں صورتوں میں ہمارا جو ہونا ہے وہ ہوگا پر کافروں کو الخ۔

يُجِيرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۲)

اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ القلم رکوع ۲)

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الجن رکوع ۱)

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۙ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الجن رکوع ۲)

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (پارہ ۳۰ سورۃ البینۃ رکوع ۱)

... کون بچائے گا (اے پیغمبرؐ) ان لوگوں سے کہہ دے ... وہ رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا اب تم ... (جب عذاب آئے گا) جان لو گے کون کھلی گمراہی میں تھا (اے پیغمبرؐ) کہہ دے (جو تم خدا کو نہیں مانتے) بھلا بتلاؤ تو سہی اگر تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو اور پلاتے ہو) زمین کی تہ میں اتر جائے (جذب ہو جائے) تو پھر (خدا کے سوا) کون ہے جو تم کو ستھرا صاف پاک بہتا ہوا پانی لا کر دے [1]

(پارہ ۲۹ سورہ ملک رکوع ۲)

۱۲۲ یا انہوں نے (خدا تعالیٰ کے) شریک بنا رکھے ہیں [2] پھر اگر سچے ہیں تو ان شریکوں کو سامنے لائیں [3]

(پارہ ۲۹ سورہ قلم رکوع ۲)

۱۲۳ اور مسجدیں اللہ ہی کی (عبادت کے لئے) ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو [4] (...)

۱۲۴ (اے پیغمبرؐ) کہہ دے میں تو بس اپنے مالک کا پوجا کرتا ہوں اللہ واحد کا، اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا (اے پیغمبرؐ) کہہ دے میں تمہارے نقصان یا نفع کا اختیار نہیں رکھتا (اے پیغمبرؐ) کہہ دے مجھ کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ (وہی بچائے تو بچائے) اور اس کے سوا کہیں مجھ کو پناہ نہیں مل سکتی میرا کچھ اختیار نہیں صرف اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے پیغام پہنچانا (میرا کام ہے اور یہی میرے اختیار میں ہے)۔

(پارہ ۲۹ سورہ جن رکوع ۲)

۱۲۵ حالانکہ اہل کتاب کو خود ان کی کتابوں میں یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو پوجیں ایک طرف کے ہو کر خالص اسی کی بندگی کریں اور نماز کو درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی دین ٹھیک ہے [6]

(پارہ ۳۰ سورہ بینہ رکوع ۱)

---

[1] کافر پیغمبرؐ اور مسلمانوں کی نسبت زمانہ کی گردش کا انتظار کرتے تھے اور ان کی تباہی کے خواہاں تھے ارشاد ہوا ان سے کہو ہم تباہ ہوں یا بچیں گر تم تو آخرت کے سخت عذاب میں ضرور پھنسو گے تم کو کون بچائے گا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ہم تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے لیکن ایمان کے ساتھ اس کے عذاب سے بھی ڈرتے ہیں تم اپنی کہو کافر رہ کر تم کو عذاب سے کیونکر بچاؤ ہوگا ۱۲ [2] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر کون تمہارے لئے پانی کی سوتیں لا بہائے گا تفسیر جلالین میں ہے کہ اس آیت کے پڑھنے والے کو یہ کہنا مستحب ہے اللہ رب العالمین جیسے حدیث میں وارد ہے ایک مغرور شخص نے یہ آیت سنی تو کہنے لگا پکاسیں اور سنبلیں (یعنی کدال اور پھاوڑے) پانی نکال کر دیں گے اس کی آنکھوں کا پانی خشک ہو گیا اندھا بن گیا اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی بے ادبی کرنے کی یہی سزا ہے مترجم کہتا ہے اب اس مردود سے کہنا چاہئے تھا کہ اب اپنی آنکھوں کا پانی کدال اور پھاوڑے سے نکالے ۱۲ [3] جو اس بات کے ذمہ دار ہوتے ہیں ۱۲ [4] وہ کہیں کہ ہم ذمہ دار ہیں ۱۲ [5] جیسے مشرک کیا کرتے تھے یا نصاریٰ وہ جب اپنے گرجا میں جاتے ہیں تو عیسیٰ مسیح کو خداوند کہہ کے پکارتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور انصاف کا حکم دینے کے لئے بنائی گئی ہیں ۱۲ [6] آخر زمانہ کے پیغمبرؐ بھی ان کو اسی دین کی تعلیم دیتے ہیں جو اگلے سب پیغمبروں کے وقت سے چلا آتا ہے کوئی نئی بات نہیں پھر نہ ماننے کی کیا وجہ ہے یہی ضد اور نفسانیت ہے اس کا کیا علاج ہے ۱۲

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۭ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ (پارہ ۳۰ سورۃ الکٰفرون رکوع ۱)

(۱۲۶) (اے پیغمبر ان مکے کے) کافروں سے کہدو کافرو میں ان (بتوں) کو نہیں پوجتا جن کو تم پوجتے ہو[1] اور نہ میں جس (خدا) کو پوجتا ہوں اس کو تم پوجتے ہو اور نہ میں آیندہ ان (بتوں) کو پوجوں گا جن کو تم نے پوجا اور نہ تم آیندہ اس (خدا) کو پوجوگے جس کو میں پوجتا ہوں[2] تم کو تمہارا دین (پسند) مجھ کو میرا دین۔

(پارہ ۳۰ سورہ کافرون رکوع ۱)

عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ حَرْبٍ اَخْبَرَہٗ قَالَ مَاذَا یَاْمُرُکُمْ

(پارہ ۱ بَابُ کَیْفَ کَانَ بَدْءُ الْوَحْیِ)

ح۱۔ ابوسفیان بن حرب سے روایت ہے ۔ ۔ کہنے لگا اچھا وہ تم کو کیا حکم کرتا ہے

(پارہ ۱ - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی)

(یہ حدیث باب (۲) توحید میں گذر چکی ہے)

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ وَکَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَّهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ لَیْلَةَ الْعَقَبَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا (پارہ ۱ کِتَابُ الْاِیْمَانِ - بَابُ عَلَامَةُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ)

ح۲۔ عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے اور یہ عبادہ وہ تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور عقبہ کی رات میں وہ بھی ایک نقیب تھے[3] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا ۔ ۔ ۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ

(پہلا پارہ کتاب ایمان کے بیان میں - باب انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

(پارہ ۱ - کِتَابُ الْاِیْمَانِ - بَابُ ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ)

ح۳۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اُتری جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں گناہ کی ملونی نہیں کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ یہ تو بڑی مشکل ہے) ہم میں کون ایسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا تب اللہ تعالیٰ نے (سورۂ لقمان کی) یہ آیت اتاری شرک بڑا ظلم ہے[4]

(پہلا پارہ - کتاب ایمان کے بیان میں - باب ایک گناہ دوسرے گناہ سے کم ہوتا ہے)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ - (پارہ ۱۰ - کِتَابُ الشَّهَادَاتِ - بَابُ مَا قِیْلَ فِیْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ)

ح۴۔ انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کبیرہ (بڑے) گناہ کون کون سے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور (ناحق) خون کرنا اور جھوٹی گواہی دینا[5]

(پارہ ۱۰ - کتاب گواہی کے بیان میں
باب جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے)

[1] کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمائش کی کہ ایک سال آپ ہمارے بتوں کو پوجیں ہم آپ کے خدا کو ایک سال تک پوجیں گے ایسا کیجئے تو ہم میں آپ میں کوئی جھگڑا نہیں رہے گا اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ [2] یہ آپ کو وحی سے معلوم ہوا کہ یہ کافر کبھی ایمان لانے والے نہیں
[3] اس رات کا قصہ سیر کی کتابوں میں مذکور ہے انصار نے رات کو مشرکوں سے چھپ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور آپ کی مدد کا قطعی وعدہ کیا تھا یہ ۷۳ آدمی تھے آپ نے بارہ آدمیوں کو ان پر نقیب مقرر کیا تھا ان نقیبوں میں ایک عبادہؓ بھی تھے ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا کہ جو موحد ہو اس کو امن ملیگا گو کتنا ہی گنہ گار ہو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہوں پر بالکل عذاب نہ ہوگا جیسے مرجیہ کہتے ہیں بلکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس کو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہنے سے امن ملیگا حدیث اور آیت سے ترجمہ باب نکل آیا کہ ایک گناہ دوسرے گناہ سے کم ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بڑے گناہ یہی ہیں اور نہیں ہیں بلکہ صرف بیان کرنا بعضے گناہوں کا منظور ہے جو سب میں بڑے گناہ تھے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ثَلٰثًا قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَجَلَسَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ (کِتَابُ الشَّھَادَاتِ ۔ بَابُ مَا قِیْلَ فِیْ شَھَادَۃِ الزُّوْرِ)

۵ ابی بکرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ نہ بتلاؤں۔ تین بار یہ فرمایا صحابہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ بتلائیے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے تکیہ سے الگ ہو گئے فرمایا اور جھوٹ بولنا سُن رکھو بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش کہ آپ چُپ ہو جاتے[1]

(پارہ ۱۰ کتاب گواہی کے بیان میں۔ باب جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

(پارہ ۱۱ کِتَابُ الْوَصَایَا ۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا)

۶ ابو ھریرہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ جادو کرنا جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کا ناحق مارنا سود کھانا یتیم کا مال اڑا جانا۔ کافروں سے مقابلہ کے دن بھاگنا۔ پاکدامن مسلمان بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا

(پارہ ۱۱۔ کتاب وصیتوں کے بیان میں۔ باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں ضرور دہکتی آگ میں ڈھکیلے جائیں گے)

عَنْ مُعَاذٍ رض قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ یُقَالُ لَہٗ عُفَیْرٌ فَقَالَ یَا مُعَاذُ ھَلْ تَدْرِیْ حَقَّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ

۷ معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایک گدھے پر آنحضرت صلعم کے خواصی میں سوار تھا اس گدھے کا نام عفیر تھا۔ آپ نے فرمایا معاذ تجھ کو معلوم ہے اللہ اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا پیغمبر خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کو پوجیں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ شرک نہ کرتا ہو اللہ اس کو عذاب نہ کرے ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہ رکھے میں نے

[1] کیونکہ آپ کو بار بار یہ فرمانے میں تکلیف ہو رہی تھی صحابہ نے آپ پر شفقت کی راہ سے یہ چاہا کہ آپ تکلیف نہ اٹھائیں خاموش ہو رہیں ۱۲ منہ

بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَ فَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ
قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا (پاره ۱۱ - كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ
بَابُ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ)

عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ
سناؤں آپ نے فرمایا نہیں وہ
بھروسہ کر بیٹھیں گے[۱]
(پارہ ۱۱ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے حالات کے بیان میں۔ باب گھوڑے اور گدھے
کا نام رکھنا)

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْ خَثْعَمَ يُسَمّٰى
كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ
مِّنْ اَحْمَسَ وَكَانُوْا اَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ
عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ
فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا
فَانْطَلَقَ اِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ وَّ
الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ
اَجْوَفُ اَوْ اَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا
خَمْسَ مَرَّاتٍ (پاره ۱۲ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ - بَابُ حَرْقِ الدُّوْرِ
وَالنَّخِيْلِ)

۸ جریر ابن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا مجھ
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جریر تو ذی الخلصہ[۲]
کو تباہ کرکے مجھ کو آرام نہیں دیتا ذی الخلصہ ایک بتخانہ تھا
خثعم قبیلے میں جس کو یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے
جریر نے کہا میں یہ سنکر احمس کے[۳] ڈیڑھ
سو سواروں کے ساتھ چلا وہ گھوڑے کی سواری
خوب جانتے تھے میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا
تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
سینے پر ایک ہاتھ مارا میں نے آپ کی انگلیوں کا
نشان اپنے سینے پر دیکھا اتنے زور سے مارا اور
یہ دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو راہ
بتانیوالا اور راہ پایا ہوا کردے غرض جریر وہاں گئے
اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جلا دیا پھر ایک شخص (ابو ارطاۃ
حصین بن ربیعہ) کو آپ پاس بھیجا یہ خبر بیان کرنے کو یہ شخص
جس کو جریر نے بھیجا تھا کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے
آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو آپ پاس اس وقت
آیا جب ذوالخلصہ کو کھوکھل یا خارشتی اونٹ کی
طرح (جلا بھنا) کردیا۔ جریر نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے
لئے پانچ بار برکت کی
دعا کی
(پارہ ۱۲ - کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے
بیان میں۔ باب گھروں اور کھجور کے درختوں کا جلانا)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنَ
الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَاسًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ

۹ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا اس آیت
الذین یدعون یبتغون الی ربہم الوسیلۃ کا شان
نزول یہ ہے کچھ آدمی جنوں کی پرستش کیا کرتے تھے پھر ایسا
ہوا وہ جن مسلمان ہو گئے اور یہ مشرک (کمبخت) انہی کی پرستش

[۱] اور دوسرے اعمال خیر میں کوشش کم کریں گے ایک روایت میں ہے کہ معاذ نے مرتے وقت یہ حدیث بیان کردی ۱۲ [۲] ذوالخلصہ ایک مندر بتخانہ تھا جس کو یمن میں خثعم والوں نے کعبے کے مقابل تیار کیا تھا ۱۲ منہ [۳] احمس وہ قبیلہ جس میں کے جریر رضی اللہ عنہ تھے ۱۲ منہ

بِهِ شَيْئاً فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا (پارہ ۱۱ - كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ بَابُ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ)

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتاً فِيْ خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ أَحْمَسَ وَكَانُوْا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِياً مَّهْدِيّاً فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ وَّالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ (پارہ ۱۲ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ - بَابُ حَرْقِ الدُّوْرِ وَالنَّخِيْلِ)

عَنْ عَبْدِ اللهِ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَاساً مِّنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ

عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤں آپ نے فرمایا نہیں وہ بھروسہ کر بیٹھیں گے[1]

(پارہ ۱۱ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا)

۸۵ جریر ابن عبد اللہ بجلی رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جریر تو ذی الخلصہ[2] کو تباہ کرکے مجھ کو آرام نہیں دیتا ذی الخلصہ ایک تبخانہ تھا خثعم قبیلے میں جس کو یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے جریر نے کہا میں یہ سنکر احمس کے[3] ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا وہ گھوڑے کی سواری خوب جانتے تھے میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ایک ہاتھ مارا میں نے آپ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اتنے زور سے مارا اور یہ دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جمادے اور اس کو راہ بتانیوالا اور راہ پایا ہوا کردے غرض جریر وہاں گئے اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جلا دیا پھر ایک شخص (ابو ارطاۃ حصین بن ربیعہ) کو آپ پاس بھیجا یہ خبر بیان کرنے کو یہ شخص جس کو جریر نے بھیجا تھا کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو آپ پاس اس وقت آیا جب ذوالخلصہ کو کھوکھل یا خارشتی اونٹ کی طرح اجلا بجھا کر دیا۔ جریر نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لئے پانچ بار برکت کی دعا کی

(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب گھروں اور کھجور کے درختوں کا جلانا)

۸۶ عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا اُولٰئِکَ الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلۃ کا شان نزول یہ ہے کچھ آدمی جنوں کی پرستش کیا کرتے تھے پھر ایسا ہوا وہ جن مسلمان ہو گئے اور یہ مشرک (کمبخت) انہی کی پرستش

---

[1] اور دوسرے اعمال خیر میں کوشش کم کریں گے ایک روایت میں ہے کہ معاذ نے مرتے وقت یہ حدیث بیان کردی ۱۲ [2] ذوالخلصہ ایک مندر تبخانہ تھا جس کو یمن میں خثعم والوں نے کعبے کے مقابل تیار کیا تھا ۱۲ منہ [3] احمس وہ قبیلہ جس میں کے جریرؓ تھے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَآئِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ

(پارہ ۱۹ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ)

۱۲ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے بیچ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص پاؤں سے چلتا ہوا آیا (حضرت جبرئیل تھے) اور کہنے لگا یا رسول اللہ ایمان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اس کے فرشتوں اس کے پیغمبروں (قیامت کے دن) اس سے ملنے پر یقین کرے مرے بعد پھر جی اٹھنے (حشر نشر) کو مانے وہ کہنے لگا اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو (اکیلے) اللہ ہی کو پوجے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے اور (فرض) نماز پڑھتا رہے اور فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے

(پارہ ۱۹ کتاب قرآن کی تفسیر۔ باب ان اللہ عندہ علم الساعۃ کی تفسیر)

(یہ حدیث مفصل ایمان کے باب میں گذری)

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رض قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ عَلَيْنَا اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَاَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ اَسْعَدَتْنِيْ فُلَانَةُ اُرِيْدُ اَنْ اَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا (پارہ ۲۰ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ بَابُ قَوْلِهٖ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ)

۱۳ ام عطیہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت سنائی لا یشرکن باللہ شیئا اور ہم کو مردے پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا (وہ خود ام عطیہ تھی) وہ کہنے لگی فلاں عورت نے [1] نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں اس کا بدلہ کروں [2] یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے وہ چلی گئی (نوحہ کرکے) پھر لوٹ آئی آپ نے اس سے بیعت لی [3]

(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر۔ باب اذا جاءک المومنات یبایعنک کی تفسیر)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَ

۱۴ ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عید کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض اور عمر رض اور عثمان رض سب کے ساتھ پڑھی سب پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ سناتے تھے ایسا ہوا

---

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا جاہلیت کے زمانہ میں ۱۲ منہ

[2] اس کے نوحے میں شریک ہو جاؤں پھر نوحہ نہیں کرنے کی ۱۲ منہ

[3] دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اس کو اجازت دی یہ ایک خاص حکم تھا جو ام عطیہ کو دیا گیا ورنہ نوحہ عموماً حرام ہے اس کی حرمت میں احادیث صحیح وارد ہیں اور بعضے مالکیہ کا قول کہ نوحہ حرام نہیں ہے شاذ اور مردود ہے قسطلانی نے کہا پہلے نوحہ مباح تھا پھر مکروہ تنزیہی ہوا پھر حرام ہوا اور ممکن ہے کہ ام عطیہ کے بیعت کرتے وقت مکروہ تنزیہی ہو اس لئے آپ نے اجازت دی ہو اس کے بعد حرام ہو گیا ہو حافظ نے کہا نوحہ کرنا مطلقاً حرام ہے اور یہی مذہب ہے سب علماء کا ۱۲ منہ۔

عُثْمٰنَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ
فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ
حِيْنَ يُجْلِسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى اَتَى
النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ
يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا
يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ
بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ
قَالَ حِيْنَ فَرَغَ اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ
لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا يَدْرِي الْحَسَنُ
مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ
الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ رض (پاره ۲۰ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ
بَابُ قَوْلِهٖ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ،

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رض اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهٗ
مَالَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ
مَّالَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خطبہ سنا کر منبر پر سے اترے
گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں [1] آپ ہاتھ کے اشارے
سے لوگوں کو بٹھلا رہے تھے پھر ان کی صفیں چیرتے
ہوئے آگے بڑھے عورتوں کے پاس آئے بلال رض آپ کے
ساتھ تھے۔ آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی اذا جاءك
المومنات یبایعنك علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن
ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببهتان
یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن اور پوری آیت
سے فراغت کی پھر فراغت کرکے فرمایا عورتو تم ان شرطوں پر
قائم ہوتی ہو ایک عورت کے سوا اور کسی نے آپ کو (زبان سے)
جواب نہ دیا (شرما گئیں) ایک عورت (اسماء بنت یزید)
نے کہا ہاں یا رسول اللہ حسن بن مسلم راوی کو معلوم
نہیں ہوا وہ جواب دینے والی عورت کون تھی خیر
پھر آنحضرت نے فرمایا اچھا تو خیرات نکالو
انھوں نے خیرات دینی شروع
کی بلال رض نے اپنا کپڑا پھیلا دیا
وہ چھلے انگوٹھیاں بلال رض کے کپڑے
میں ڈالنے
لگیں

(پارہ ۲۰)
(کتاب قرآن کی تفسیر)
(باب۔ اذا جاءك المومنات یبایعنك کی تفسیر)

۱۵ ابو ایوب انصاری رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایسا عمل بتلایئے
جو مجھ کو بہشت میں لیجائے اس پر لوگ کہنے لگے
اس شخص کو کیا ہو گیا ہے کیا ہو گیا ہے (کچھ خبط تو
نہیں ہوا ہے) [2] آپ نے فرمایا کیوں ہو کیا
گیا ہے اجی اس کو ضرورت ہے اس لئے
بیچارہ پوچھتا ہے پھر آپ نے فرمایا تو اللہ کو
پوج اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز

[1] مولانا فضل رحمٰن صاحب قدس سرہ نے تصور شیخ پر جو حضرات نقشبندیہ کے پاس معمول ہے اس حدیث سے دلیل لی کیونکہ ابن عباس رض نے یہ کہا گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں میں کہتا ہوں تصور شیخ سے اگر یہ مقصود ہے کہ بے اختیاری میں کسی وقت شیخ کی صورت کا تصور آجائے تو اس کے جواز میں کسی کو کلام نہیں مگر وہ تصور کہ خواہ مخواہ عبادت یا ذکر کے وقت اپنے مرشد کی صورت صفو خیال میں جمائے اور یہ سمجھے کہ فیض الٰہی مرشد کے سینے میں سے ہو کر میرے سینہ میں آرہا ہے اس کی اصل کتاب وسنت سے بالکل نہیں ہے اور گو حضرات نقشبندیہ نے اس پر عمل کیا ہو لیکن ہم نہیں کرتے ہم کو ہر حال میں اتباع سنت ضرور ہے اور مولانا فضل رحمٰن صاحب یہ بھی فرماتے تھے کہ اس قسم کا تصور ہمارے مشائخ کا طریق نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر جا رہے تھے اس مرد نے آپ کے اونٹ کی نکیل تھام لی سواری روک لی اور آپ سے یہ سوال کیا صحابہ نے اس لئے تعجب کیا کہ ان کے نزدیک یہ سوال ایسا ضروری نہ تھا اس لئے کہ دین کے جتنے فرائض اور اعمال ہیں وہ سب بہشت میں جانے کے موجب ہیں ۱۲ منہ

لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَاَنَّهٗ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ (پارہ ۲۴ كِتَابُ الْاَدَبِ ۔ بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ)

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ عِشَاءً اِسْتَقْبَلَنَا اُحُدٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَّا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا لِّيْ ذَهَبًا يَّاْتِيْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ اَوْ ثَلٰثٌ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا اَرْصُدُهٗ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَرَانَا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ قَالَ لِيْ مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا اَبَا ذَرٍّ حَتّٰى اَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى غَابَ عَنِّيْ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَخَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ عُرِضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَبْرَحْ فَمَكَثْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

درستی سے ادا کر اور زکوۃ نکال اور ناطہ والوں کے ساتھ سلوک کر (بس یہ اعمال تجھ کو بہشت میں لیجائینگے) چل اب نکیل چھوڑدے راوی نے کہا شاید اُس وقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے

(پارہ ۲۴۔ کتاب اخلاق کے بیان میں۔ باب ناطہ والوں سے سلوک کرنیکی فضیلت)

[16] ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا جب وہ ربذہ میں تھے (جو ایک مقام ہے مدینہ سے تین منزل پر) انہوں نے کہا میں عشاء کے وقت مدینہ کی پتھریلی زمین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں اُحد کا پہاڑ سامنے آیا آپ نے فرمایا ابوذر رضؓ اگر اس پہاڑ برابر سونا میرے پاس آئے اور میں ایک رات یا تین راتوں تک اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں تو یہ مجھ کو پسند نہیں ہے البتہ اگر کسی کا قرض مجھ پر آتا ہو اس کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں یہ دوسری بات ہے میں چاہتا ہوں وہ سب سونا اللہ کے بندوں کو اِدھر اُدھر (داہنے بائیں سامنے) جو کوئی نظر آئے اس کو بانٹ دوں زید راوی نے کہا ابوذر نے ہم کو ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا (تینوں طرف) پھر آپ نے پکارا ابوذر میں نے عرض کیا لبیک و سعدیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا دیکھ دنیا میں جو مالدار ہیں آخرت میں وہی نادار ہوں گے (ان کو بہت کم اجر ملے گا) مگر وہ مالدار بندے جو اپنے مال کو ادھر اُدھر (غریبوں کو) بانٹ دیں پھر فرمایا ابوذر جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تو یہیں ٹھیرا رہیو اور آپ آگے بڑھ کر نظر سے غائب ہوگئے میں نے ایک آواز سنی مجھ کو ڈر ہوا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو اور میں نے قصد کیا آگے بڑھ کر دیکھوں لیکن آنحضرت کے ارشاد کا خیال آیا آپ نے فرمایا تھا یہیں ٹھیرا رہ (اس لئے وہیں ٹھیرا رہا جب آپ لوٹ کر آئے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کچھ آواز سنی تھی میں ڈرا کہیں آپ کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو (میں نے آگے بڑھ کر دیکھنا چاہا) لیکن آپ کا ارشاد یاد آیا (یہ اپنی جگہ کھڑا رہا) آپ نے فرمایا یہ جبرئیل کی آواز تھی وہ میرے پاس آئے کہنے لگے تمہاری امت کا جو شخص مرجائے وہ شرک نہ کرتا ہو تو بہشت میں جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ (دنیا میں)

[1] شاید اس وقت تک روزہ فرض نہ ہوا ہوگا - ۱۲ منہ

قُلْتُ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ لِزَيْدٍ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهٗ وَقَالَ اَبُوْشِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ (پارہ ۲۶ كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ بَابُ مَنْ اَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ)

زنا اور چوری کرتا رہا ہو (ایک حق اللہ ہے ایک حق العباد) آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا رہا ہو اعمش نے کہا میں نے زید بن وہب سے کہا مجھکو تو معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابوالدرداء (صحابی ہیں) زید نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ ابوذر نے یہ حدیث ربذہ میں مجھ سے بیان کی اعمش نے کہا (اسی سند سے) اور مجھ سے ابوصالح روغن فروش نے ایسی ہی حدیث ابو درداء صحابی سے نقل کی اور ابوشہاب (عبد ربہ) نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا اس میں یوں ہے

تین دن سے زیادہ میرے
پاس رہے[2]

(پارہ ۲۶ کتاب اجازت لینے کے بیان میں ۔ باب کوئی بلائے
تو جواب میں لبیک اور
سعدیک کہنا)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْٓا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهٗ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِذٰلِكَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰى قَوْلِ لُقْمٰنَ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (پارہ ۲۸ كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ وَقِتَالِهِمْ)

[17] عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کو گناہ سے آلودہ نہیں کیا (یعنی ظلم سے) تو آنحضرتؐ کے صحابہ کو بہت گراں گذری وہ کہنے لگے بھلا ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ایمان کے ساتھ کوئی ظلم (یعنی گناہ) نہ کیا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت میں ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک

مراد ہے کیا تم نے حضرت لقمان
کا قول نہیں سنا شرک بڑا
ظلم ہے[3]

(پارہ ۲۸)

(کتاب باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے
اور ان سے لڑنے کے بیان میں)

[1] جب بھی ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہ سکتا ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا ۱۲ منہ [2] یعنی اس روایت میں بجائے اس فقرے کے جو اگلی روایت میں تھا میں ایک رات یا تین رات تک اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں، یوں ہے میں تین دن سے زیادہ اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں یہ روایت موصولاً کتاب الاستقراض میں گذر چکی ہے ۱۲ [3] معلوم ہوا کہ شرک صرف یہی نہیں ہے کہ آدمی بے ایمان ہو خدا کا منکر ہو یا دو خداؤں کا قائل ہو بلکہ کبھی ایمان کے ساتھ بھی آدمی شرک میں آلودہ ہو جاتا ہے جیسے دوسری آیت میں وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون قاضی عیاض نے کہا ایمان کا شرک سے آلودہ کرنا یہ ہے کہ اللہ کا قائل ہو اسکی توحید مانتا ہو مگر عبادت میں اوروں کو بھی شریک کرے مترجم کہتا ہے جیسے ہمارے زمانہ کے گورپرستوں اور پیرپرستوں کا حال ہے اللہ کو مانتے ہیں پر اللہ کے ساتھ اوروں کی بھی عبادت کرتے ہیں ان کی نذر نیاز منت مانتے ہیں ان کے نام پر جانور کاٹتے ہیں دکھ بیماری میں ان کو پکارتے ہیں ان کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے ہیں ان کی قبروں پر جا کر سجدہ اور طواف کرتے ہیں ان سے وسعتِ رزق یا اولاد یا شفا طلب کرتے ہیں یہ سب لوگ فی الحقیقت مشرک ہیں گو نام کے مسلمان کہلائیں تو کیا ہوتا ہے ایسا ظاہری برائے نام اسلام آخرت میں کچھ کام نہیں آنے کا عرب کے مشرک بھی اللہ کو مانتے تھے خالق آسمان و زمین اسی کو جانتے تھے مگر غیر خدا کی عبادت اور تعظیم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو مشرک قرار دیا۔ اگر تم قرآن شریف کا ترجمہ خوب سمجھ کر پڑھو تو شرک کا مطلب اچھی طرح سمجھ لو گے مگر افسوس تو یہ ہے کہ
تم ساری عمر میں ایک بار بھی قرآن کو اول سے لے کر آخر تک سمجھ کر
نہیں پڑھتے صرف اس کے الفاظ رٹ لیتے ہو
اس سے کام نہیں چلتا ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّہٗ مَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی قَالَ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی (پارہ ۳۰ کِتَابُ التَّوْحِیْدِ - بَابُ کَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِیْلَ وَنِدَآءِ اللّٰہِ الْمَلٰٓئِکَةَ)

۱۸ ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے مجھ کو یہ خوشخبری دی جو شخص مرے گا وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو (بلکہ موحد ہو گو ایک نہ ایک دن) وہ بہشت میں جائے گا میں نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو انہوں نے کہا گو زنا اور چوری کرتا ہو[1]

(پارہ ۳۰

کتاب اللہ کی توحید اس کی ذات اور صفات کے بیان میں - باب اللہ تعالیٰ کا حضرت جبرئیل سے بات کرنا اور فرشتوں کو پکارنا)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْ شَعِیْرَۃً (پارہ ۳۰ کِتَابُ التَّوْحِیْدِ - بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ)

۱۹ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری طرح کسی کو پیدا کرنا چاہے (اس کی مورت بنائے) اچھا تو پھر پیدا کریں نا ایک چیونٹی تو بنائیں یا ایک دانہ (گیہوں) یا جو وغیرہ[2]

(پارہ ۳۰ - کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی ذات اور صفات کے بیان میں - باب اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ نے تم کو پیدا کیا اور ہم نے ہر چیز کو انداز سے پیدا کیا)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَکَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِکَ لَعَظِیْمٌ (پارہ ۱۸ کِتَابُ التَّفْسِیْرِ - بَابُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ)

۲۰ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کونسا گناہ بڑا ہے فرمایا بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اور کسی کو اللہ کے برابر کردے[3] حالانکہ اللہ نے تجھ کو پیدا کیا میں نے کہا یہ تو بے شک بڑا گناہ ہے

(پارہ ۱۸ - کتاب قرآن کی تفسیر کی - باب فلا تجعلوا اللہ انداداً وانتم تعلمون کی تفسیر)

---

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا دوسری آیت میں ہے وما نتنزل الا بامر ربك تو حضرت جبرئیل اسی وقت اترتے تھے جب اللہ کا حکم ہوتا تھا اس لئے یہ بشارت جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی بامر الٰہی تھی گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل سے فرمایا کہ جاکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دے پس باب کی مطابقت حاصل ہوگئی ۱۲ منہ [2] اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حیوان بنانا تو بہت مشکل ہے بھلا نباتات کی ہی قسم سے جو حیوان سے ادنیٰ تر ہے کوئی دانہ یا پھل بنادیں جب نبات بھی نہیں بناسکتے تو بھلا حیوان کیا بنائیں گے ۱۲ منہ [3] ند کہتے ہیں نظیر یعنی جوڑ اور برابر والے کو انداد اس کی جمع ہے ند سے صرف یہی مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کوئی خدا سمجھے کیونکہ عرب کے اکثر لوگ اور دوسرے ملکوں کے مشرک لوگ بھی خدا کو ایک ہی سمجھتے تھے جیسے فرمایا ولئن سالتھم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو مشرک ہی قرار دیا بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو صفات ہیں جیسے علم محیط - سمع محیط - بصر محیط قدرت کاملہ تصرف کامل ان صفات کو کوئی شخص دوسرے کے لئے ثابت کرے اس نے بھی اللہ کا ند یعنی برابر والا دوسرے کو ٹھیرایا مثلاً کوئی یوں سمجھے کہ فلانے پیر پیغمبر دور یا نزدیک ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں یا ہر بات اُن کو معلوم ہوجاتی ہے یا وہ جو چاہیں سو کرسکتے ہیں تو وہ مشرک ہوگیا اسی طرح جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی پوجا کرے اس کے نام کا روزہ رکھے اس کی منت مانے اس کے نام پر جانور کاٹے اس کی قبر پر نیاز نذر چڑھائے اس کے نام کو اُٹھتے بیٹھتے ورد کرے اُس کے نام کا وظیفہ پڑھے وہ بھی مشرک ہوگیا توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کسی اور کو پکارے نہ اس سے مدد چاہے نہ اس پر بھروسہ رکھے نہ اسکی پوجا کرے بلکہ اللہ کے سوا سب کو عاجز اور محتاج بندہ سمجھے اور یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ ہم کو نفع پہنچاسکتا ہے نہ نقصان اور جب تک اللہ نہ چاہے کوئی اپنے اختیار سے کچھ نہیں کرسکتا ہاں اللہ چاہے تو وہ ایک بندے سے دوسرے بندے کو فائدہ یا نقصان پہنچاسکتا ہے - اب بعضی باتیں ایسی ہیں جن کو خاص اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا چاہئیے جیسے اولاد کا دینا پانی برسانا روزی کی کشایش کرنا عمر دینا بیماری سے چنگا کرنا مارنا جلانا ڈوبنے سے بچانا گناہوں کی مغفرت کرنا اگر کوئی یہ باتیں اللہ کے سوا اور کسی پیر پیغمبر سے مانگے تو وہ بھی شرک ہوجائے گا ۱۲ منہ

صِفَاتُ اللهِ الثُّبُوتِيَّةُ وَالسَّلْبِيَّةُ وَاَسْمَآءُهٗ

باب ۲ اللہ تعالیٰ کے صفات ثبوتی و سلبی و اللہ تعالیٰ کے نام

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (پارہ ۱ سورۃ الفاتحہ رکوع ۱)

بڑا مہربان رحم والا۔ (پارہ ۱ سورہ فاتحہ رکوع ۱)

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (پارہ ۱ سورۃ الفاتحہ رکوع ۱)

انصاف کے دن کا مالک (پارہ ۱ سورہ فاتحہ رکوع ۱)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۗ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۳)

وہی خدا ہے جس نے تمہارے لئے[۱] سب کچھ جو زمین میں ہے بنایا پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار بنائے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے[۲]

(پارہ ۱ سورۂ بقرہ رکوع ۳)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۳)

کیا[۳] تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور خدا کے سوا مسلمانو تمہارا کوئی حمایتی ہے نہ مددگار[۴]

(پارہ ۱ سورہ بقرہ رکوع ۱۳)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ (پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۴)

نیا[۵] نکالنے والا (یعنے ایجاد کرنے والا) آسمانوں اور زمین کا[۶] اور جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو فرماتا ہے ہوجا وہ ہوجاتا ہے

(پارہ ۱ سورۂ بقرہ رکوع ۱۴)

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ (پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۶)

(مسلمانو) کہو اللہ تعالیٰ نے ہم کو رنگ دیا اور اللہ تعالیٰ کے رنگ[۷] سے کس کا رنگ بہتر ہے اور ہم اسی کو پوجتے ہیں۔

(پارہ ۱ سورۂ بقرہ رکوع ۱۶)

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ (پارہ ۲ سورۃ البقرۃ رکوع ۲۳)

(اے پیغمبر) جب میرے بندے تجھ سے میرا حال پوچھیں کہ میں کہاں ہوں[۸] تو کہہ دے میں نزدیک ہوں۔ (پارہ (۲) سورۂ بقرہ رکوع ۲۳)

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں[۹] وہ زندہ ہے[۱۰] سب کا سنبھالنے والا[۱۱] نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے[۱۲] اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور

---

[۱] تمہارے لئے یعنی تمہارے فائدے اور استعمال کے لئے بعضوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے کہ مٹی کھانا حرام ہے کیونکہ زمین کی چیزوں میں وہ داخل نہیں ہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے کیونکہ زمین کی سب چیزیں اس کے لئے بنائی گئی ہیں اس آیت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ پہلے زمین بنائی گئی پھر آسمان لیکن سورۂ والنازعات میں فرمایا وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پہلے بنا ہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ پہلے حق سبحانہ نے آسمان کا مادہ تیار کیا پھر زمین کو بنایا اور اس کو پھیلایا اور اس کی سب چیزیں پیدا کیں پھر دوبارہ آسمان کی طرف چڑھا اور اس کو سات طبقوں پر مرتب کیا حدیث میں ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے ابن عباسؓ اور مجاہدؒ نے استویٰ کے معنی ارتفع اور علا کے کئے ہیں یعنی چڑھ گیا اور بلند ہوا شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی استویٰ کا ترجمہ چڑھ گیا کیا ہے ۱۲ [۳] جب وہ بادشاہ ہے تو بادشاہ کو ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے ایک حکم جاری کرتا ہے پھر جب زمانہ ایسا آتا ہے کہ دوسرا حکم دینا مناسب ہوتا ہے تو دوسرا حکم دیتا ہے ۱۲ [۵] نیا نکالنے والا البدیع کا ترجمہ ہے یعنی پہلے اس کی کوئی مثل اور نظیر نہ تھی ۱۲ [۷] اللہ تعالیٰ کے رنگ سے مراد ایمان ہے ۱۲ [۸] یعنی گو ذات میری عرش مقدس کے اوپر ہے اور عرش سارے آسمانوں کے اوپر اور ہر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے لیکن باوجود اس کے میں دعا کرنے والوں سے قرب رکھتا ہوں [۹] یعنی اس کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں [۱۰] زندہ ہے یعنی ہمیشہ رہے گا اس کو کبھی فنا نہیں اور ہمیشہ ایک حال میں ہے بہرحال حیوٰۃ اس کی صفت ہے اور صفت بھی کیسی ذاتی وہ مر نہیں سکتا [۱۱] سب کا سنبھالنے والا یہ ترجمہ ہے قیوم کا یعنی کل کارخانہ عالم کا چلانے والا ۱۲ [۱۲] نیند سے پہلے اونگھ ہوتی ہے جس کو سنتی (سِنَۃ) کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اونگھ اور نیند دونوں سے پاک ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی نہیں سوتا اور سونا اس کی ذات پاک کے لائق نہیں ۱۲

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

(پارہ ۳ سورۃ البقرۃ رکوع ۳۴)

زمین میں ہے [1] بے اس کے حکم کے کون اس کے پاس سفارش کرسکتا ہے [2] جو ان کے (یعنی لوگوں کے) پہلے گذرا اور جو ان کے بعد ہوگا وہ سب جانتا ہے [3] اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو نہیں جانتے مگر جتنا وہ چاہتا ہے اُس کی کرسی کے اندر آسمان اور زمین سب آ گئے ہیں [4] اور ان کا تھامنا اس کو بھاری نہیں ہے اور وہ اونچا ہے بڑا [5]

(پارہ ۳ سورۂ بقرہ رکوع ۳۴)

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (پارہ ۳ سورۃ البقرۃ رکوع ۴۰)

[9] اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے [6] اور تم اپنے دل کی بات ظاہر کرو یا اُس کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا حساب تم سے لے گا پھر جس کو وہ چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب کرے گا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے [7]

(پارہ ۳ سورہ بقرہ رکوع ۴۰)

الٓمّٓ ۚ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران رکوع ۱)

[10] اللہ تعالیٰ اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا سنبھالنے والا

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران رکوع ۱)

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران رکوع ۱)

[11] بے شک اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں [8] وہی ہے جو ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری تصویر بناتا ہے [9] اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں زبردست ہے حکمت والا

(پارہ ۳ آل عمران رکوع ۱)

قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ

[12] کہہ دے جو کچھ تمہارے جی میں ہے اُس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو معلوم ہے [10] اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب جانتا ہے اور

---

[1] یعنی اسی کی ملک ہے اور اسی کی مخلوق اللہ تعالیٰ کے سب بندے ہیں اور غلام کیا بڑے کیا چھوٹے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [2] یعنی بے حکم اور اجازت کے کسی کو مجال نہ ہوگی کہ اس کی جناب میں سفارش کرے البتہ اسکی مرضی پاکر جس کو وہ بچانا چاہے گا نیک بندے اسکی سفارش کرینگے ۱۲ [3] اپنے بعضے بندوں کو بتا دیتا ہے جیسے پیغمبروں کو کبھی کوئی بات غیب کی اللہ کے بتلانے سے معلوم ہوجاتی ہے مگر خود ان کو بے اللہ کے بتلائے غیب کی کوئی بات معلوم نہیں ہوسکتی ۱۲ [4] ایک حدیث میں ہے کہ کرسی پر اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم ہیں اور عرش کرسی سے بھی بڑا ہے اس کا اندازہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں کرسکتا دوسری حدیث میں ہے کہ ساتوں آسمان کرسی کے سامنے ایسے ہیں جیسے ایک چھلا ایک میدان میں پڑا ہو اور عرش کرسی سے اتنا بڑا ہے جیسے میدان چھلے سے ۱۲ [5] کیونکہ اس کی ذات مقدس عرش کے بھی اوپر ہے بعضوں نے کہا اس کی شان بلند ہے اور اس کا مرتبہ بڑا ہے ۔ امام ابن قیم رحمہ نے کہا جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش پر نہیں ہے اور یہ کہ عرش و فرش سب اس کی نسبت سے برابر ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غلط گمان کرتا ہے اور ۔ ۔ ۔ ۔ یہ خیال آیات اور احادیث کے مخالف ہے اسی طرح جو یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کے ۔ ۔ بلا اجازت بھی کوئی سفارش کرسکتا ہے یا اللہ اور اسکی مخلوق کے بیچ میں کچھ لوگ واسطہ ہیں جن سے دعا اور حاجت مانگی جاسکتی ہے تو وہ غلطی پر ہے اور اس کا یہ خیال بہت برا ہے ۱۲ [6] یعنی سب اسکی ملک ہے اور آسمان اور زمین والے سب اس کے بندے اور غلام ہیں [7] بعضوں نے کہا کہ دل کی بات پر مواخذہ نہ ہوگا مگر گواہی کے چھپانے پر مواخذہ ہوگا اور دل کی بات سے اس آیت میں وہی مراد ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صحیح یہ ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے پہلے ایسا ہی ہوا تھا کہ دل میں برا خیال آنے سے اس کی پرسش ہوگی تو صحابہ بہت گھبرائے اور آنحضرت ؐ سے عرض کیا کہ دل ہمارے اختیار میں نہیں ہے آپ نے فرمایا کہو ہم نے سنا اور مانا پھر یہ آیت اتری آمن الرسول اخیر تک اور دل کی بات معاف ہوگئی ۱۲ [8] حالانکہ وہ اپنے عرش معلی پر ہے مگر اس کا سمع اور بصر ہر جگہ کام دیتا ہے اور ایک ذرہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں ۱۲ [9] یعنی ہر ایک آدمی کا ایک نیا نقشہ اور نئی صورت ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نشانی ہے کہ باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر ہر ایک کا نیا روپ اور نئی شکل ہے کوئی گورا کوئی کالا کوئی گندمی کوئی سانولا کوئی لمبا کوئی ٹھگنا کسی کا چہرہ کتابی کسی کا گول ہے ۱۲ [10] یعنی کافروں سے اگر دلی محبت رکھو گے اور ظاہر میں کہو گے کہ دنیا داری کرتے ہیں تو کچھ فائدہ نہ ہوگا اللہ کو دل کی بات معلوم ہے بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خطاب ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی دل میں رکھو یا کھول کر دشمنی کرو ہر حال میں اللہ جانتا ہے ۱۲

وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (پارہ ۳ سورۃ اٰل عمران رکوع ۳)

اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے [1]
(پارہ ۳ سورۂ آل عمران رکوع ۳)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ (پارہ ۴ سورۃ اٰل عمران رکوع ۱۱)

۱۳ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے [2] اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی انتہا ہے [3]
(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۱)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (پارہ ۴ سورۃ اٰل عمران رکوع ۱۳)

۱۴ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے [4] جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب کرے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۳)

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ (پارہ ۴ سورۃ اٰل عمران رکوع ۱۶)

۱۵ بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے اور اس کی مدد سب سے بہتر ہے [5]
(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۶)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (پارہ ۴ سورۃ اٰل عمران رکوع ۱۹)

۱۶ یہ (عذاب) ان کاموں کا بدلہ ہے جن کو تم نے اپنے ہاتھوں سے کرکے آگے بھیجا (یعنی بطور توشۂ آخرت کے) اور اس وجہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا [6]
(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۹)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (پارہ ۴ سورۃ اٰل عمران رکوع ۱۹)

۱۷ اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے [7]
(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۹)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا (پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۶)

۱۸ اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اس کو بڑھا دیتا ہے اور (اس کے علاوہ) اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے [8]
(پارہ ۵ سورۂ نساء رکوع ۶)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا (پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۱۰)

۱۹ اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے [9] جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے احاطہ میں ہے [10]
(پارہ ۵ سورۂ نساء رکوع ۱۰)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۱۹)

۲۰ اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے
(پارہ ۵ سورۂ نساء رکوع ۱۹)

---

[1] اس کے علم اور قدرت دونوں وسیع ہیں تو اس سے ڈرنا چاہیے کیونکہ ایسے حاکم سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی ۱۲ [2] یعنی اسی کی ملک ہے تو وہ ظلم کیوں کرنا چاہے گا کیونکہ اس کو سب اختیار ہے ۱۲ [3] یعنی سب اسی کے سامنے آخر میں پیش ہوں گے اور وہ ہر ایک کو اس کا واجبی بدلہ دیگا [4] اسی کا ملک ہے اور اسی کا اختیار ہے ۱۲ [5] تو اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور کافروں کی بات مت سنو ۱۲ [6] تم کو عذاب کرنا سزا ہے تمہارے اعمال کی تو یہ ظلم نہ ہوگا ۱۲ [7] تو عذاب کرنا اس کو کیا مشکل ہے ۱۲ [8] ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا یعنی ذرا سی بھی نیکی کو جو خالص نیت سے کیجا دے ضائع اور بے ثواب نہیں رکھیگا بڑھا دیتا ہے یعنی اس کا ثواب بڑھا دیتا ہے ۱۲ [9] یعنی اسی کی ملک ہے ۱۲ [10] یا اس کا علم سب کو گھیرے ہوئے ہے ۱۲

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝ (پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۱۹)

[۲۱] اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ بس ہے کام بنانے والا لوگو اگر وہ چاہے تو (دم بھر میں) تم کو فنا اور (تمہارے بدل) دوسرے کو پیدا کردے اور اللہ تعالیٰ ایسا کرسکتا ہے[ا]

(پارہ ۵ سورۂ نساء رکوع ۱۹)

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ (پارہ ۶ سورۃ النساء رکوع ۲۱)

[۲۲] اگر تم لوگوں کے ساتھ کھلم کھلا بھلائی کرو یا چھپا کر کرو یا کوئی قصور معاف کردو تو اللہ تعالیٰ بھی (سب طرح کی) قدرت رکھ کر معاف کرتا ہے[ب]

(پارہ ۶ سورۂ نساء رکوع ۲۱)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۳)

[۲۳] اور اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور ان کے بیچ میں وہ جو چاہتا ہے بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے

(پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۳)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

(پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۳)

[۲۴] اور اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور ان کے بیچ میں اور (سب کو) اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے[ج]

(پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۳)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۶)

[۲۵] کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں وہ جس کو چاہے عذاب دیتا ہے اور جس کو چاہے معاف کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے[د]

(پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۶)

بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ (پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۹)

[۲۶] نہیں اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں[ہ] جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے

(پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۹)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پارہ ۷ سورۃ المائدۃ رکوع ۱۳)

[۲۷] جانے رہو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے[و]

(پارہ ۷ سورۂ مائدہ رکوع ۱۳)

ا کہ اپنی مخلوقات میں سے جن کو چاہے دم کے دم میں نیا سی اٹھا لیوے اور ان کے بدلے دوسروں کو لا کر وہاں بسا دے وہ تو ایسا قادر مطلق ہے کہ اگر چاہے تو لاکھوں کروڑوں ایسے عالم یعنی آسمان وزمین دم بھر میں پیدا کردے اور دم بھر میں فنا کردے اس سے اس کی بے نیازی معلوم ہوتی ہے ابن عباس نے کہا ... مشرک اور منافق سے خطاب ہے ۱۲ ب یعنی اس کو سب قدرت ہے جو چاہے سو کرے پھر بھی گناہ کی سزا جلد نہیں دیتا معاف کرتا ہے ۱۲ ج اس نے آدم کو بن ماں باپ کے پیدا کر دیا تو عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ د یہود حضرت عزیرؑ کو اور نصاریٰ حضرت مسیحؑ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے تھے بڑھتے بڑھتے اپنے تئیں بھی اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور پیارا کہنے لگے انجیل کی بعض آیتوں میں خدا کو باپ کہا ہے اس سے یہ سمجھے کہ ہم اس کے بیٹے ہیں ۱۲ ہ فتح البیان میں ہے کہ یہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور مراد سب لوگ ہیں یا ہر شخص کی طرف خطاب ہے ۱۲ و حدیث میں ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یعنی اور مخلوقات کی طرح یہ نہیں ہے کہ بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے کمزور ہو بلکہ اس کے دونوں ہاتھ یکساں طاقت اور برکت والے ہیں اس آیت سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو ید کے معنی نعمت اور قدرت کے لیتے ہیں کیونکہ اگر نعمت یا قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ یعنی دونوں ہاتھوں کے معنی نہیں بنتے اور اگر اللہ تعالیٰ یہ پاک ہوتا جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے متکلمین کا قول ہے تو یہود کو یوں جواب دیا جاتا کہ تم کیا بکتے ہو وہ تو ید سے پاک ہے جیسے سورۂ انعام کے بارہویں رکوع میں فرمایا کہ وہ بیٹے اور بیٹیوں سے پاک ہے دوسرے آیت میں فرمایا آدم کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو آدم کی فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ قدرت سے سب بنتے ہیں اسی طرح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنۃ العدن کے درخت اپنے ہاتھ سے لگائے غرض اہلحدیث ان سب آیتوں اور حدیثوں کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کے ظاہر معنوں پر ایمان لاتے ہیں ان میں تاویل اور تحریف نہیں کرتے ۱۲ و تو ایمان یہی ہے کہ خدا کے عذاب سے ڈرتا اور لرزتا رہے اور اسکی رحمت اور کرم کا امیدوار بھی رہے خوف و رجا دونوں قائم رہیں ۱۲

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ، سورۃ المائدۃ رکوع ۱۶)

۲۸ آسمانوں اور زمین اور ان کے بیچ میں اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے[۱]
(پارہ، سورۂ مائدہ رکوع ۱۶)

يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۱)

۲۹ تمہاری چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے کام (بھی) جانتا ہے[۲]
(پارہ، سورہ انعام رکوع ۱)

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۲)

۳۰ (اے پیغمبر) کہہ دے[۳] آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے (وہ سب) کس کا ہے[۴] کہہ دے اللہ تعالیٰ ہی کا ہے[۵] اس نے آپ ہی (اپنے بندوں پر) مہربانی اپنے اوپر لازم کر لی ہے[۶]
(پارہ، سورہ انعام رکوع ۲)

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۲)

۳۱ اور جتنی چیزیں رات اور دن میں بستی ہیں[۷] وہ (سب) اُسی (خدا) کی ہیں اور وہ[۸] سنتا ہے (اُن کے حالوں کو) جانتا ہے۔
(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۲)

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ

(پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۲)

۳۲ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ (خدا سب کو) کھلاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں کھلاتا[۹]
(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۲)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۲)

۳۳ اور وہ اپنے بندوں پر زبردست ہے[۱۰] اور وہ حکمت والا خبردار ہے[۱۱]
(پارہ، سورہ انعام رکوع ۲)

فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ

(پارہ ۲۲ سورۃ الفاطر رکوع ۲)

۳۴ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے پر لگاتا ہے۔
(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۲)

مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۴)

۳۵ جس کو چاہے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اور جس کو چاہے سیدھی راہ پر لگا دے
(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۴)

[۱] تو وہی اکیلا سچا معبود ہے اور عیسیٰؑ اور ان کی ماں اور روح القدس یہ سب اس کے بندے ہیں ۱۲ [۲] یعنی گو پروردگار عالم آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر ہے مگر عرش پر رہ کر وہ زمین کی رتی رتی دیکھ رہا ہے اور زمین والوں کے ہر ایک کام سے واقف ہے ۱۲ [۳] یعنی ان سے پوچھ ۱۲ [۴] یعنی کس نے پیدا کیا اور کس کی ملک ہے پھر آپ ہی جواب میں کہہ دے الخ ۱۲ [۵] کیونکہ کافر بھی اس کو مانتے ہیں کہ یہ سارا کارخانہ اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے وہی مالک ہے اور جب سب کارخانہ اللہ ہی کا ہے وہی اس دنیا کو چلاتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس میں بڑی قدرت اور طاقت ہے پھر تمہارا تباہ کر دینا یا تم پر عذاب اتارنا اس کو کیا مشکل ہے ۱۲ [۶] یعنی محض اپنے فضل و کرم اور عنایت اور پرورش سے رحمت کا وعدہ کر لیا ہے یہ نہیں کہ اس پر کسی کا زور ہے اور جب چاہے .... اپنا غضب نازل کرے اس کو پورا اختیار ہے کسی کی کچھ پرواہ نہیں ۱۲ [۷] یعنی زمین پر رہتی ہیں یا ٹھہرتی اور چلتی ہیں ۱۲ [۸] ان کی باتوں کو ۱۲ [۹] کیونکہ وہ کھانے کا محتاج نہیں ہے ایسی باتوں سے پاک ہے ۱۲ [۱۰] عرش معلیٰ پر جو تمام مخلوقات سے بلند تر ہے ۱۲ [۱۱] اہل حدیث نے اللہ تعالیٰ کو فوق الفوق اور فوق المخلوقات کہا ہے اور حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر ہے اور اس کا عرش اس کے آسمانوں کے اوپر ہے ۱۲

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۷)

36 اور اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا[1] اور جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اُس کو (بھی وہی) جانتا ہے اور ایک پتا نہیں گرتا مگر اس کو معلوم رہتا ہے[2] اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں[3] اور نہ کوئی ہرا نہ کوئی سوکھا جو کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں نہ ہو[4] اور وہی خدا ہے جو رات کو تم کو سلا دیتا ہے[5] اور دن میں جو (کام) تم کر چکے تھے اُس کو جانتا ہے پھر سونے سے تم کو ایک مقررہ مدت پوری ہونے کے لئے جگاتا ہے پھر اسی کی طرف تم کو لوٹ جانا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں کیا کرتے تھے) وہ تم کو جتلا دیگا

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۲)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۸)

37 اور وہ زبردست ہے اپنے بندوں کے اوپر (عرش معلی پر) اور تم پر چوکیدار (فرشتے) مقرر کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسکی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ (حکم میں) کوتاہی نہیں کرتے[6] پھر (یہ سب بندے) خدا تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں[7] جو اُن کا حقیقی مالک ہے[8] سُن لو اسی کا حکم چلتا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے[9]

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۸)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ

38 (اے پیغمبر) کہہ دے اُسی کو یہ قدرت ہے کہ اوپر سے تم پر عذاب بھیجے[10] یا تمہارے پاؤں کے تلے سے[11] یا تم میں (پھوٹ ڈال کر) کئی گروہ کر دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھائے[12] دیکھ ہم کس طرح پھیر پھیر کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں[13] اور قرآن کو تیری قوم (قریش) نے جھٹلایا[14] اور وہ سچ ہے (اے پیغمبر) کہہ دے میں

---

[1] اس آیت سے صاف نکلا کہ منجم اور پنڈت اور رمّال اور جفّار یہ سب جھوٹے ..... ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو آئندہ کی بات معلوم نہیں اور نہ یہ کوئی جانتا ہے کہ کل کو کیا ہوگا صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا پنڈت کے پاس جاوے اس نے قرآن کا انکار کیا ۱۲

[2] یعنی درخت کا پتا بعضوں نے پتا گرنے سے آدمی کا کچا بچہ مراد لیا ہے ۱۲ [3] یعنی زمین کے اندر یا تاریک مقاموں میں ۱۲ [4] یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہر چیز رتی رتی بڑی یا چھوٹی سب موجود ہے اس سے رد ہوا ان بیوقوف حکیموں کا جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا ہرے سوکھے میں دنیا کی سب چیزیں آگئیں زندے ہرے ہیں مردے اور جمادات سوکھے ہیں اور نباتات اور حیوانات، بھی سوکھے یا ہرے ہیں ۱۲ [5] یا تمہاری جان اٹھا لیتا ہے ۱۲ [6] حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرتے ہیں نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد ۱۲ [7] جس کے پاس سے پہلے دنیا میں آئے تھے ۱۲ [8] مراد حشر کے دن لوٹائے جانا ہے یا مرنے کے بعد روح اللہ تعالیٰ کے پاس جاتی ہے جیسے صحیح حدیث میں ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو فرشتے اس کی جان کو لئے ہوئے پہلے آسمان پر جاتے ہیں اگر وہ نیک آدمی ہوتا ہے تو دروازہ کھلتا ہے وہاں سے دوسرے آسمان پر لیجاتے ہیں اسی طرح اس آسمان تک لیجاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ ہے یعنی عرش مقدس تک پھر اس کی روح کو علیین میں جگہ ملتی ہے اور اگر وہ آدمی بُرا ہوتا ہے تو پہلے آسمان ہی سے اس کو لوٹا دیتے ہیں اور دروازہ نہیں کھلتا اس آیت سے اور نیز اگلی آیت سے اور حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہٗ جہت فوق میں اپنے عرش پر ہے اور اہل حدیث کا قدیماً اور حدیثاً یہی مذہب ہے ۱۲ [9] اُس کو سوچنے اور ضرب اور تقسیم کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ [10] جیسے سخت بارش طوفان بجلی اولے پتھر آندھی انگارہ ۱۲ [11] دھنسا جیسے زلزلہ وغیرہ ۱۲ [12] آپس میں ایک دوسرے سے لڑیں ۱۲ [13] اور غور کریں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہیں اس کو ہر طرح کی قدرت ہے ۱۲ [14] یا اللہ کے عذاب کو ۱۲

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع)

اور تیری قوم نے اس کو جھٹلایا اور وہ سچ ہے کہہ دے میں تم پر داروغہ نہیں ہوں [۱] ہر خبر کا ایک ٹھیرا ہوا وقت ہے [۲] اور اب تم کو معلوم ہو جائیگا

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۶)

وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۹)

اور جس دن [۳] فرمائے گا ہو جا وہ ہو جائے گی [۴] اس کی بات سچی ہے اور جس دن صور (بگل) پھونکا جائے گا اس دن اسی کی بادشاہت ہو گی [۵] وہ غائب اور حاضر (سب) کا جاننے والا ہے [۶] اور وہ حکمت والا خبردار ہے

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۹)

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۱۲)

بے شک اللہ تعالیٰ ہی دانے اور گٹھلی کا پھاڑنیوالا ہے [۷] زندے کو مردے سے نکالتا ہے [۸] اور مردے کو زندے سے [۹] نکالنے والا یہی تو تمہارا خدا ہے پھر تم کیسے بہکے جاتے ہو [۱۰] صبح کی روشنی (پو) پھوڑنے والا اور رات کو اس نے آرام کے لئے اور سورج اور چاند کو حساب کے لئے بنایا [۱۱] یہ زبردست علم والے خدا کا باندھا ہوا اندازہ ہے

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۱۲)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۱۳)

وہ آسمانوں اور زمین کا [۱۲] انوکھا پیدا کرنے والا ہے وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ (پارہ، سورۂ انعام رکوع ۱۳)

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۱۳)

آنکھیں [۱۴] اس کو نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے اور وہ مہربان ہے [۱۳] خبردار [۱۴]

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۱۳)

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ

اور تیرے مالک کا فرمانا سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہوا [۱۵] اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں

---

[۱] یعنی تمہارے اعمال کا جواب دہ اور محافظ نہیں ہوں کہ میں تم کو بدلہ دوں میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف ڈرانے والا ہوں باقی اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے ۱۲ [۲] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر ایک کام کا ایک مقررہ بدلہ ہے آنحضرتؐ نے خبر دی تھی کہ قریش کے کافر ذلیل ہوں گے اور مارے جاویں گے کافر اس پر ہنستے تھے اور کہتے تھے یہ خبر کہاں سچ ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا آخر اللہ تعالیٰ کا فرمانا سچ ہوا اور بدر کے دن یہ کافر مارے گئے قید ہوئے۔ ذلیل و خوار ہوئے ۱۲ [۳] یعنی حشر کے دن خلقت کو دوبارہ پیدا کرنا چاہیگا ۱۲ [۴] یعنی دفعۃً پھر سب موجود ہو جائیں گے ۱۲ [۵] دنیا کا کوئی بادشاہ باقی نہ رہیگا ایک بار صور پھونکا جاویگا تو ساری خلقت فنا ہو جائے گی پھر دوبارہ پھونکا جاوے گا تو سب پھر موجود ہو جاویگی ۱۲ [۶] یعنی بندوں کی نظر سے جو غائب ہے اور جو ان کے سامنے حاضر ہے خدا سب کو جانتا ہے اس کے سامنے تو کوئی چیز غائب نہیں سب حاضر ہی حاضر ہیں ۱۲ [۷] جب وہ زمین میں بوئے جاتے ہیں اور اس میں سے کھیت اور درخت اُگاتا ہے ۱۲ [۸] دانہ اور گٹھلی مردہ ہوتے ہیں اس میں سے ترو تازہ جیتا درخت نکلتا ہے انڈے، اور نطفہ میں سے جو مردہ ہیں زندہ جانور نکلتا ہے [۹] مثلاً دانہ اور گٹھلی درخت سے۔ اور انڈا اور نطفہ جانور سے ۱۲ [۱۰] سچے خدائے قادر کریم کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناتے ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے پھر تم کیسے جھٹلاتے ہو ۱۲ [۱۱] یا حساب سے بنایا پہلے ترجمہ کا یہ مطلب ہے کہ چاند اور سورج سے لوگوں کو دن مہینہ سن معلوم ہوتا ہے انہیں سے ہر چیز کا حساب کرتے ہیں اور دوسرے ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ چاند اور سورج برابر معین وقتوں پر دورہ کرتے ہیں حساب سے چلتے ہیں یہ نہیں کہ کبھی دیر میں چلیں کبھی جلدی جو نشانیاں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی یہاں بیان کی ہیں ان میں سے ایک نشانی بھی عقلمند آدمی کو خدا تعالیٰ کے پہچاننے کے لئے کافی ہے ۱۲ [۱۲] یعنی پہلے ان کا کوئی نمونہ نہ تھا اسی نے ان کو ایجاد کیا ۱۲ [۱۳] یا لطیف ہے یعنی کثیف نہیں ۱۲ [۱۴] آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں یعنی دنیا میں کیونکہ آخرت میں جو مومنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا وہ صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہے یا مراد یہ ہے کہ سب آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں یعنی کافر اس کو دیکھ نہیں سکتے ۱۲ [۱۵] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تیرے مالک کا فرمانا ہوا یعنی سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہو گیا یعنی اس نے اپنا وعدہ وعید دونوں کو پورا کر دیا حق کھل گیا باطل مٹ گیا ۱۲

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

اور وہ سنتا جانتا ہے۔

(پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۱۴)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

[۴۴] بے شک تیرا مالک جو کوئی اس کی راہ سے بھٹک گیا اس کو خوب جانتا ہے اور وہ راہ پاتے والوں کو بھی خوب جانتا ہے

(پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۱۴)

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

(پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۵)

[۴۵] تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راہ پر لگانا چاہتا ہے۔ اسلام قبول کرنے کے لئے اس کا سینہ کھول دیتا ہے (وہ خوشی سے مسلمان ہو جاتا ہے) اور جس شخص کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ بہت تنگ کر دیتا ہے گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے [۱] جو لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ تعالیٰ اس طرح ان پر عذاب بھیجتا ہے[۲]

(پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۱۵)

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۗ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۶)

[۴۶] یہ (پیغمبروں کو بھیجنا) اس وجہ سے ہے کہ تیرا مالک بستیوں کو ظلم سے اجاڑنا نہیں چاہتا جب وہاں کے لوگ (بیچارے) بے خبر ہوں[۳] اور[۴] ہر ایک کے[۵] درجے ہیں اپنے اپنے عملوں کے موافق اور تیرا مالک ان کے کاموں سے بے خبر نہیں ہے[۶] اور تیرا مالک بے پرواہ ہے رحم والا۔ اگر چاہے تو تم کو[۷] اٹھائے اور تمہارے بعد جس کو چاہئے تمہارا جانشین (قائم مقام) بنائے جیسے دوسرے لوگوں کی نسل سے تم کو پیدا کیا[۸] جس چیز کا تم سے وعدہ ہے (یعنی قیامت) وہ ضرور آنے والی ہے اور تم اس کو روک نہیں سکتے[۱۰]

(پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۱۶)

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

(پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۸)

[۴۷] (اے پیغمبرؐ) کہدے اللہ تعالیٰ ہی کی دلیل زبردست ہے پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ پر لگا لیتا[۱۱]

(پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۱۸)

---

[۱] یا زور سے آسمان پر چڑھنا چاہتا ہو آسمان پر چڑھنا تو محال ہے اسی طرح اس کا ایمان لانا بھی مشکل ہے ۱۲ [۲] یا شیطان کو ان پر مسلط کرتا ہے یا دنیا میں لعنت کرتا ہے آخرت میں عذاب ۱۲ [۳] دین کی باتیں بالکل نہ جانتے ہوں کوئی پیغمبر یا پیغمبر کے نائب عالم اور مولوی ان تک نہ پہنچے ہوں قرآن اور شریعت کی کتابیں ان کو نہ ملی ہوں ایسے لوگ معذور ہیں جیسے دوسری آیت میں فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ۱۲ [۴] جنوں اور آدمیوں میں یا مومنوں یا کافروں میں ۱۲ [۵] بہشت یا دوزخ میں ۱۲ [۶] اس آیت سے یہ نکلا کہ جنوں میں بھی نیک جن بہشت میں جائیں گے اور بدکار جن دوزخ میں ۱۲ [۷] اے گنہگارو دنیا سے ۱۲ [۸] اپنے نیک اور مطیع بندوں میں سے ۱۲ [۹] اور ان کا قائم مقام تم کو کیا ایسا ہی تم کو تباہ کر کے وہ دوسروں کو تمہاری جگہ دے سکتا ہے اس کا رحم یہ ہے کہ جلدی عذاب نہیں کرتا بے پرواہی یہ ہے کہ بڑی بڑی آباد بستیوں اور ہوشیار قوموں کو دم بھر میں فنا کر دیتا ہے ۱۲

[۱۰] یا اس سے بچ نہیں سکتے یا بھاگ نہیں سکتے ۱۲ [۱۱] لیکن اس کی مشیت یہی ہے کہ کچھ لوگ ہدایت پر رہیں کچھ گمراہی پر اور بہشت اور دوزخ دونوں آباد ہوں اس کی حکمت اور مصلحت بھی وہی جانتا ہے زبردست دلیل سے مراد اللہ کی کتابیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول اور معجزے ہیں ۱۲

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبٰرَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ٥ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۷)

[۴۶] بے شک تمہارا مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں [۱] بنائے [۲] پھر تخت پر چڑھا [۳] رات سے دن کو ڈھانپتا ہے [۴] رات دن کے پیچھے لگی دوڑی آرہی ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا وہ حکم کے تابعدار ہیں [۵] سن لو اُسی نے سب کچھ بنایا اُسی کی حکومت ہے اللہ تعالیٰ کی بڑی برکت ہے جو سارے جہان کا مالک ہے [۶]

(پارہ ۸ سورۂ اعراف رکوع ۷)

مَنْ يَّهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ٥ (پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۲)

[۴۷] جس کو اللہ تعالیٰ راہ پر لگائے وہی راہ پاتا ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے وہ تباہ ہوئے [۷]

(پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۲)

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِيٓ أَسْمَآئِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ٥

(پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۲)

[۴۸] اور اللہ تعالیٰ کے اچھے (خاصے) نام ہیں اُس کو اُنہی ناموں سے پکارو [۸] اور جو لوگ اُس کے ناموں میں بے دینی کرتے ہیں انکو چھوڑ دو وہ اپنے کئے کا بدلہ قریب پائیں گے [۹]

(پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۲)

مَنْ يُّضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ٥ (پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۳)

[۴۹] جس کو خدا گمراہ کرے اُس کو کوئی راہ پر لگانیوالا نہیں اور وہ ان کافروں کو اپنی شرارت میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے

(پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۳)

إِنَّ وَلِيِّـۧ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِينَ ٥ (پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۴)

[۵۰] میرا تو سنبھالنے والا اللہ تعالیٰ ہے جس نے قرآن مجید کو اُتارا اور وہی نیک بندوں کا حامی ہے

(پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۴)

---

[۱] دن سے مراد اس قدر وقت ہے جو دنیا کے دن میں ہوتا ہے یعنی بارہ گھنٹے بعضوں نے کہا ہر دن ہزار برس کا تھا اتوار کے دن شروع کیا اور جمعہ کے دن ختم کیا اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو ایک لحظہ میں یہ سب آسمان اور زمین بنا دیتا مگر اپنے بندوں کو آہستگی کے ساتھ کام کرنے کی تعلیم منظور تھی ۱۲ [۲] زمین اور آسمان بنانے کے بعد ۱۲ [۳] تمام انتظام کرنے کو تو وہ مالک اپنے تخت (عرش) پر رہکر ساری دنیا کی ایک ایک رتی کو دیکھ رہا ہے اور ہر چیز کی خبر رکھتا ہے ایک ایک چیونٹی کی سن رہا ہے اہل حدیث نے استوٰی کے یہی معنی لئے ہیں کہ عرش پر بلند ہوا یا بیٹھا یا چڑھ گیا یا جما اور معتزلہ اور جہمیہ نے اسکی تاویل کی ہے کہ استوٰی سے مراد یہ ہے کہ عرش پر غالب ہوا اور یہ انکی نافہمی ہے غالب تو وہ پہلے سے تھا اور ہر وقت ہر چیز پر غالب ہے پھر ثم کا لفظ جو اس آیت میں ہے اس کے معنی نہ بنیں گے اور تفصیل اس مسئلہ کی ہمنے کتاب الاہتدا فی الاستواء میں کی ہے اور حاصل یہ ہے کہ استواء اس پروردگار عالم کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر وغیرہ اور اس سے ظاہری معنی بلا تاویل مراد ہے البتہ اس کی کیفیت مجہول ہے اور یہی اعتقاد ہے ائمہ اربعہ اور تمام ائمہ حدیث کا رضوان اللہ علیہم اجمعین ۱۲ [۴] اور دن کو رات سے ۱۲ [۵] خود کچھ نہیں کر سکتے اس سے اُن لوگوں کا خیال غلط ہوا جو کہتے ہیں تاروں کی گردش سے دنیا میں سب کام ہوتے ہیں ۱۲ [۶] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ تعالیٰ بڑا ہے یا اللہ بلند ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ۱۲ [۷] ان کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا حدیث میں ہے کہ آپ نے خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا جس کو اللہ راہ پر لگا دے اس کو کوئی نہیں بھٹکا سکتا اور جس کو وہ بھٹکا دے اُس کو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب سے برے کام وہ ہیں جنکو ہم دین کا کام سمجھیں اور شریعت میں انکی دلیل نہ ہو ایسا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لیجائے گی ۱۲ [۸] حدیث میں یہ نام بیان ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے وہ بہشت میں جاوے گا ۱۲ [۹] اللہ تعالیٰ کے ناموں میں بیدینی یہ ہے جیسے مشرک کیا کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کچھ کچھ ٹکڑے تراش کر اپنے بتوں کا نام رکھ لیتے جیسے اللہ سے لات اور عزیز سے عزیٰ اور منان سے مناۃ یا اپنے دل سے اللہ کے نام بڑھا لیتے ۱۲

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ

(پارہ ۱۰ سورۃ الانفال رکوع ۷)

یہ۵۳ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جو نعمت کسی قوم کو دیتا ہے[۱] تو پھر اس کو بدلتا نہیں جب تک وہی قوم اپنے دل کی حالت کو نہیں بدلتی[۲] اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا جانتا ہے

(پارہ ۱۰ سورہ انفال رکوع ۷)

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (پارہ ۶ سورۃ النساء رکوع ۲۳)

اور۵۴ موسیٰ سے تو اللہ تعالیٰ نے بول کر باتیں کیں[۳]

(پارہ ۶ سورہ نساء رکوع ۲۳)

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ رکوع ۱)

تو۵۵ اس کو پناہ دے جب تک وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے۔

(پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۱)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۚ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ رکوع ۱۰)

کیا۵۶ ان کو (یہ بھی) معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بھید انکی کانا پھوسی (سب) جانتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ غیب کی باتوں سے بھی خوب واقف ہے

(پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۱۰)

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ (پارہ ۲۸ سورۃ المجادلۃ رکوع ۱۳)

اللہ۵۷ تعالیٰ تو ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے[۴]

(پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ رکوع ۱۳)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًاۢ بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۚ (پارہ ۱۱ سورۃ التوبۃ رکوع ۱۴)

اور۵۸ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو راہ دکھانے کے بعد پھر گمراہ کر دے[۵] یہاں تک کہ ان کو وہ باتیں نہ بتلا دے جن سے وہ بچتے رہیں بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے بے شک آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے وہی جلاتا اور وہی مارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا (اے مسلمانو) کوئی نہ حمایتی ہے نہ مددگار

(پارہ ۱۱ سورہ توبہ رکوع ۱۴)

---

[۱] جو عذاب ان لوگوں کو دیا گیا تو الخ ۱۲ [۲] عزت یا حکومت یا دولت ۱۲ [۳] یعنی اللہ تعالیٰ کی عادت اور سنت یوں جاری ہے کہ وہ کسی قوم پر جو اپنا احسان کرتا ہے تو پھر اس احسان میں اس وقت تک وہ رد و بدل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنے اعتقاد اور نیت اور اپنے اعمال اور اخلاق کو نہیں بدلتی جب وہ قوم اپنی نیت خراب کر لیتی ہے مثلاً بندگانِ خدا پر ظلم کی نیت کرتی ہے یا اپنے اعتقاد اور اعمال بدل ڈالتی ہے مثلاً ایمان کے بدل کفر اور نیکی کے بدل گناہ کرنے لگتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنا احسان اس قوم سے اٹھا لیتا ہے اور ان پر عذاب نازل کرتا ہے فرعون کی قوم اور اسی طرح قریش کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی نعمتیں دی تھیں لیکن جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کو جھٹلایا یا اس کے حکموں کو نہ مانا تو یہ سب نعمتیں چھن گئیں ۱۲ [۴] تو اس کے بندے جیسے کام کرتے ہیں ویسا ہی انکو بدلہ بھی ملتا ہے ۱۲ [۵] یعنی خود اللہ تعالیٰ نے کلام کیا جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا تو جو آواز حضرت موسیٰ نے سنی وہ اللہ تعالیٰ کی آواز تھی اس سے رد ہوا جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خود بات نہیں کی تھی بلکہ درخت میں بات کرنے کی طاقت پیدا کر دی تھی یا کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بات کی تھی ان بیوقوفوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جو درخت میں بات کرنے کی قوت پیدا کر سکتا ہے وہ خود بات کرنے سے عاجز ہو سکتا ہے اور اگر درخت یا فرشتے نے بات کی ہوتی تو وہ یہ کیسے کہہ سکتا تھا اس کی کیا مجال تھی انی انا اللہ رب العالمین اور پھر خاص حضرت موسیٰ کو کلیم اللہ کا لقب کیوں دیا جاتا کیونکہ فرشتے کے ذریعہ سے تو اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے بات کی ہے ۱۲ [۶] کانا پھوسی سے مراد منافقوں کی وہ چپکی چپکی صلاحیں اور مشورے ہیں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برائی میں اور اسلام پر عیب لگانے کی غرض سے کئے جاتے تھے ۱۲ [۷] خدا تعالیٰ ان سے خوش وہ خدا تعالیٰ سے خوش ۱۲ [۸] اور ان سے مواخذہ کرے ۱۲ [۹] مطلب یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی توفیق دی اب اگر وہ نادانستہ کوئی ایسا کام کرے جو برا ہے لیکن اسکی ممانعت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نہیں اتاری یا ممانعت کی اس کو خبر نہ تھی تو اس کو گمراہ نہیں کہہ سکتے نہ اس سے مواخذہ ہوگا ۱۲

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۱)

(لوگو)[۵۹] بے شک تمہارا مالک اللہ تعالیٰ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو بنایا پھر اپنے تخت پر چڑھا[۱] دنیا کا انتظام کر رہا ہے (اس کی درگاہ میں) کوئی سفارشی نہیں ہو سکتا جب تک اس کا حکم نہ ہو یہی اللہ تعالیٰ تو تمہارا مالک ہے تو اُسی کو پوجو کیا تم غور نہیں کرتے[۱]

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۱)

وَاللّٰهُ يَدْعُو إِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۳)

اور[۶۰] اللہ تعالیٰ (لوگوں کو) اس گھر کی طرف بلاتا ہے جو[۲] بچا ہوا ہے[۳] اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے[۴]

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۳)

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۵)

اللہ[۶۱] تعالیٰ تو لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا وہ خود اپنے اوپر آپ ظلم کیا کرتے ہیں[۵]

(پارہ ۱۱ سورہ یونس رکوع ۵)

أَلَا إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۶)

سُن[۶۲] لو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے[۶] سُن لو اللہ تعالیٰ کا وعدہ[۷] سچ ہے مگر اکثر لوگ[۸] نہیں جانتے[۹] وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے (قیامت کے دن)

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۶)

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۷)

اور[۶۳] (اے پیغمبر) تو کسی حال میں ہو (کوئی کام کرتا ہو) اور قرآن میں سے کچھ بھی پڑھ کر سناوے اور (اے لوگو) تم کوئی بھی کام کرو جب تم اس میں لگے رہتے ہو ہم تمکو دیکھتے رہتے ہیں اور تیرے مالک سے چیونٹی برابر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ چیونٹی سے کم نہ اُس سے بڑی کوئی چیز ہے جو کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں نہ ہو[۹]

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۷)

---

[۱] ایسے قدرت اور اختیار والے مالک کو چھوڑ کر ان بیجان چیزوں کو پوجتے ہو جو تم سے بھی بدتر ہیں ۱۲ [۲] ہلاکت اور تباہی سے ۱۲ [۳] دنیا کی طرح وہ فانی نہیں ہے یا جس میں اسلام کا چرچا ہے ۱۲ [۴] دار السلام سے مراد جنت ہے کیونکہ وہ سلامتی کا گھر ہے یا وہاں فرشتے جنت والوں کو سلام کریں گے یا اسلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے یعنی اللہ کا گھر بعضوں نے کہا جنت کے سات طبقے ہیں۔ دار السلام۔ دار الجلال۔ جنۃ العدن۔ جنۃ الماویٰ۔ جنۃ الخلد۔ جنت الفردوس۔ جنۃ النعیم۔ ۱۲ [۵] اللہ تعالیٰ نے ان کو اور بندوں کی طرح کان آنکھ سب دیا لیکن انہوں نے تعصب اور عناد کو پسند کیا تب وہ اندھوں اور بہروں کی طرح ہوگئے ۱۲ [۶] تو کسی کو عذاب کرنا ظلم نہیں ہو سکتا کیونکہ سب اس کی ملک ہیں ۱۲ [۷] عذاب یا قیامت آنے کا ۱۲ [۸] اور جہالت سے اپنے تئیں تباہ کرتے ہیں شرک اور کفر میں پڑ جاتے ہیں ۱۲ [۹] معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش مقدس پر رہ کر دنیا کی رتی رتی سب چیزوں کو دیکھ رہا ہے اور اسی طرح ہر شخص کے ہر ایک کام اور ہر ایک حال کو جانتا ہے اور باطل ہوا ان بیوقوف فلاسفہ کا قول جو معاذ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف کلیات کو جانتا ہے ۱۲ [۱۰] اپنی بہتری کی باتیں ۱۲

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۷)

سُن رکھو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں[۱] اور جن لوگوں کی (یہ مشرک) پیروی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو پکارتے ہیں وہ شریک نہیں ہیں[۲] (یہ مشرک) اور کچھ نہیں صرف گمان[۳] کی پیروی کرتے ہیں اور کچھ نہیں مگر خیال دوڑاتے ہیں[۴]

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۷)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۱۰)

اور اگر تیرا مالک چاہتا تو زمین میں جتنے لوگ ہیں[۵] سب ایمان لے آتے کیا تو لوگوں کو زبردستی مومن بنائے گا[۶] اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے بحکم ایمان نہیں لا سکتا اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں پر گندگی ڈالتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے[۷]

(پارہ ۱۱ سورہ یونس رکوع ۱۰)

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

(پارہ ۱۱ و ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۱)

(اے پیغمبرؐ) سُن رکھ یہ کافر اللہ تعالیٰ سے (اپنا حال) چھپانے کے لئے اپنے سینوں کو موڑ لیتے ہیں سن لے یہ جس وقت اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں[۸] اس وقت بھی جو کام یہ چھپا کر کرتے ہیں یا کھلم کھلا اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے وہ تو دلوں تک کے بھید جانتا ہے[۹] اور زمین پر جو جانور چلتا پھرتا ہے اسکی روزی اللہ تعالیٰ پر ہے اور وہی جانتا ہے کہ کہاں رہے گا اور کہاں مرے گا سب کھلی کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے

(پارہ ۱۱ و ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۱)

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝

(پارہ ۱۲ سورہ ھود رکوع ۹)

اور ہم نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا[۱۰] لیکن انہوں نے خود اپنے اوپر آپ ظلم کیا[۱۱] پھر جب تیرے مالک کا عذاب آیا اُن کے وہ (جھوٹے)[۱۲] معبود جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے تھے کچھ ان کے کام نہ آئے بلکہ اور زیادہ تباہی کے باعث ہوئے۔

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۹)

---

۱ بلکہ ان لوگوں نے ان کو خدا کا شریک سمجھ لیا ہے حقیقت میں ان کا وجود ہی نہیں ہے یا ہے تو وہ بھی اوروں کی طرح اللہ کے بندے اور غلام ہیں ۱۲ ۲ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں۔ دلیل و برہان کو نہیں دیکھتے اگر دلیل میں غور کرتے تو انکو صاف معلوم ہوتا کہ خدائے برحق واحد اور اکیلا ہے اس کا کوئی شریک اور ساتھی نہیں ہو سکتا ۱۲ ۳ آدمی اور جن اور شیطان ۱۲ ۴ آنحضرت صلعم کو شفقت کی راہ سے یہ خواہش تھی کہ اللہ کے سب بندے ایماندار بن جاویں حکم ہوا کہ یہ ہونے والی بات نہیں تم کاہے کو رنج کرتے ہو ۱۲ ۵ شرک اور کفر کی ۱۲ ۶ غور نہیں کرتے بس اپنے باپ دادا کی تقلید پر مرتے ہیں ۷ اپنا سارا بدن چھپا لیتے ہیں ۸ کافر کہتے تھے جب ہم اپنے کپڑے اوڑھ لیں اور دروازے بند کر لیں اور سینہ کو دوہرا کر کے اس میں آنحضرتؐ کی دشمنی رکھیں تو ہمارے حال سے کون واقف ہوگا اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ ۹ یا کہاں پیدا ہوگا کہاں گڑے گا ۱۰ بے قصور ہلاک نہیں کیا ۱۲ ۱۱ برے کام کئے اس کی سزا ملی ۱۲ ۱۲ اسی کی ملک ہیں جب یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ملک میں ہوئے تو یہ حیوانات نباتات یا جمادات بھی اس کے ملک ہوں گے ۱۲ ۱۳ اٹکل پچو باتوں ۱۲

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۱۰)

اور[87] تیرا مالک ایسا نہیں کہ ظلم سے بستیوں کو تباہ کرے اور وہاں کے رہنے والے نیک ہوں[1]

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۱۰)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۱۰)

اور[89] اگر تیرا مالک چاہتا تو سب لوگوں کو ایک ہی راہ پر لگا دیتا[2] لیکن وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے[3] مگر جن پر تیرا مالک فضل کرے[4] اور اسی لئے[5] ان کو پیدا کیا

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۱۰)

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۱۰)

اور[90] آسمانوں اور زمین میں جو کچھ غیب کی (چھپی ہوئی) باتیں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں اور اخیر ہر کام کی انتہا اسی کی طرف ہے[6] تو اسی کی پوجا کر[7] اور اسی پر بھروسا رکھ[8] اور تیرا مالک ان کے کاموں سے[9] غافل نہیں ہے[10]

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۱۰)

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۲)

اللہ[91] تعالیٰ جانتا ہے ہر مادہ جو اپنے پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے[11] اور پیٹ جو گھٹتے بڑھتے ہیں[12] اور اس نے ہر چیز کا اندازہ باندھ رکھا ہے چھپی اور کھلی[13] جانتا ہے اور وہ سب سے بڑا ہے بلند[14] تم میں جو کوئی چپکے سے بات کہے اور پکار کر کہے (دونوں اس کے نزدیک) برابر[15] اور (اسی طرح) جو کوئی (اندھیری) رات میں چھپ رہا ہوا اور جو دن دہاڑے کھلا پھرتا ہو[16]

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۲)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ

بے[92] شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہے[17]

---

[1] حالانکہ اگر نیکوں کو بھی وہ تباہ کر دے تو اس کو ظلم نہیں کہہ سکتے کیونکہ ظلم یہ ہے کہ دوسرے کی ملک میں زبردستی تصرف کرے اللہ کے تو سب ملک ہیں مگر بظاہر ظلم معلوم ہوتا ہے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا بھی نہیں کرتا وہ بڑا رحیم اور کریم ہے ۱۲ [2] سب کی ایک ہی امت کر دیتا سب مومن اور موحد ہو جاتے یا سب کافر اور مشرک رہتے ۱۲ [3] طرح طرح کے دین طرح طرح کے مذہب اور خیالات اس میں اللہ تعالیٰ کی کچھ حکمت ہے دوزخ اور بہشت دونوں کو آبادہ رکھنا منظور ہے ۱۲ [4] وہ اختلاف نہیں کریں گے سب مل کر حق بات کو اختیار کریں گے ۱۲ [5] اختلاف یا فضل و کرم کے لئے ۱۲ [6] سب کو اسی کے پاس جانا ہے ۱۲ [7] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی خدا کی پوجا کرے مگر اس پر بھروسا نہ رکھے دوسرے لوگوں کو بھی نفع اور نقصان کا مالک سمجھے تو ایسی عبادت کچھ کام نہ آوے گی بغیر توحید اور توکل کے صرف خدا تعالیٰ کی پوجا کر لینے سے آدمی مومن نہیں ہوتا ۱۲ [8] وہ تیرا ہر مطلب پورا کر سکتا ہے۔ وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا ہے خدا سے؛ جیسے یہ مانگتے ہیں اولیاء سے ۱۲ [9] یا تمہارے کاموں سے ۱۲ [10] اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے عجیب برکت رکھی ہے جو کوئی اس کو دل لگا کر پڑھے تو اس کا دل نرم ہو جائے ۱۲ [11] ایک بچہ ہے یا دو یا زیادہ بچہ نر ہے یا مادہ پورا ہے یا ادھورا خوب صورت ہے یا بدصورت نیک بخت ہے یا بد بخت لمبا ہے یا ٹھنگنا (ناٹا) ۱۲ [12] کوئی بچہ ناقص پیدا ہوتا ہے کسی بچہ میں معمول سے زیادہ کوئی عضو بڑھ جاتا ہے کبھی حمل کی مدت معمول سے گھٹ جاتی ہے کبھی بڑھ جاتی ہے کبھی بچوں کی تعداد میں کمی ہوتی ہے کبھی زیادتی یا کبھی بچہ موٹا تازہ طاقتور ہوتا ہے کبھی تھتھرا سوکھا ۱۲ [13] دونوں طرح کی چیزوں کو الخ ۱۲ [14] کیونکہ اس کا عرش ساری مخلوقات کے اوپر ہے اور اس کی ذات مقدس عرش پر ہے تو وہ سب سے اونچا ہوا اور سب سے بلند اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ [15] وہ ہر ایک بات سن لیتا ہے ۱۲ [16] وہ بھی اس کے نزدیک برابر ہیں وہ دونوں کو یکساں دیکھ رہا ہے مطلب یہ ہے کہ اس کے علم اور سمع اور بصر سے کوئی چیز بچ نہیں سکتی ۱۲ [17] یا کسی قوم پر سے اپنی نعمت اٹھا نہیں لیتا ۱۲

أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۲)

کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ان کا والی نہیں[۱]

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۲)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۳)

۷۳ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے فراغت سے روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اس کو) اندازہ سے دیتا ہے۔ (پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۳)

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۚۖ

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۴)

۷۴ کہہ دے اللہ تعالیٰ جن کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں ان کو اپنی راہ بتاتا ہے[۲]

(پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۴)

اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۴)

۷۵ کیا ابھی تک (مسلمان یہ نہیں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کو راہ پر لگا دیتا

(پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۴)

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ○

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۶)

۷۶ (پھر جو تقدیر اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھی ہے اس میں سے) جو اللہ چاہتا ہے مٹ دیتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اصل کتاب (لوح محفوظ) اس کے پاس ہے۔

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۶)

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۶)

۷۷ اور اللہ تعالیٰ (جو چاہتا ہے وہ) حکم دیتا ہے اس کے حکم کا کوئی ٹالنے والا نہیں[۳] اور وہ جلدی حساب لینے والا ہے۔

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۶)

فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

(پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۱)

۷۸ اس پر بھی اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۱)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ○ۙ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ○ (پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۳)

۷۹ (اے پیغمبر!) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ بنایا ہے[۴] وہ اگر چاہے تو (ابھی) تم کو مٹ دے اور نئی خلقت لا کر بسائے اور اللہ تعالیٰ کو یہ مشکل نہیں ہے[۵]

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۳)

وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ○ (پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۴)

۸۰ اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے[۶] (پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۴)

---

[۱] جو تباہی سے ان کو بچائے ۱۲ [۲] یعنی نشانی اترنے سے کچھ نہیں ہوتا اگلے پیغمبروں کو کھلی کھلی نشانیاں دی گئی تھیں مگر جس کی قسمت میں ایمان نہ تھا وہ کسی طرح یقین نہ لائے ۱۲ [۳] چون وچرا کرنے کی مجال نہیں [۴] جس کے سمجھنے میں آدمی کی عقل حیران ہے ۱۲ [۵] ایسے کروڑ عالم وہ دم بھر میں مٹ سکتا ہے اور دم بھر میں بنا سکتا ہے ۱۲ [۶] کسی کی مجال نہیں کہ چون وچرا کرے ۱۲

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۵)

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر تمہارے کھانے کے لئے اس پانی سے میوے نکالے اور کشتیوں کو تمہارے اختیار میں دیا کہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں اور ندیاں تمہارے اختیار میں دیں[1] اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگایا وہ دونوں اپنے دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو (بھی) تمہارے کام میں لگایا[2] اور جو تم نے اُس (خدا) سے مانگا وہ سب اس نے تم کو دیا اور اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گنو تو پورا گن نہ سکو گے[3] بے شک آدمی بڑا بے انصاف[4] بڑا ناشکرا ہے[5]

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۵)

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۶)

اور اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز چھپی نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں[6]

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۶)

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۷)

(تو اے پیغمبر) یہ مت سمجھ کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ اپنے پیغمبروں سے کیا ہے[7] وہ اس کے خلاف کریگا[8] بیشک وہ زبردست ہے بدلہ لینے والا[9]

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۷)

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ

اور ہم[10] نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا[11] اور ہم نے آسمان کو ہر ایک شیطان مردود کے (وہاں جانے) سے بچا رکھا ہے[12] مگر جو کوئی چوری چھپے کوئی بات سن بھاگے تو اس کے پیچھے کھلا (چمکتا ہوا) شعلہ لگتا ہے[13] اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں بوجھل پہاڑ رکھے اور ہر چیز اس میں (یا پہاڑوں میں) اندازہ کے ساتھ اُگائی یا پیدا کی[14] اور[15] زمین میں ہم نے تمہارے گذر کے سامان بنائے (کھانے پہننے رہنے کے) اور ان کے جن کو تم

[1] تم ان کا پانی جہاں چاہتے ہو وہاں لیجاتے ہو اور ان میں کشتیاں چلاتے ہو ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچتے ہو ۱۲ [2] یا جو تم نے اُس سے مانگا اُس کی ہر ہر قسم میں سے کچھ تم کو دیا ۱۲ [3] جب اس کی نعمتوں کا شمار نہیں ہوسکتا تو شکر کیونکر ہوسکیگا [4] یا بڑا بے انصاف ۱۲ [5] ہر آن اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کے ہزاروں احسان اس پر ہو رہے ہیں اور پھر ذرا سی تکلیف میں ناشکری کرنے لگتا ہے یا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی شکرگزاری کرتا ہے ظلوم سے یہی مراد ہے ۱۲ [6] حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مطلب اس پہلی دعا سے یہ تھا کہ گو کول کریم تجھ سے یہ بیان کرتے ہیں کہ اسمٰعیل کو یہاں لاکر بسانے سے تیرے گھر کا آباد کرنا منظور ہے مگر دل میں جو اسمٰعیل کی جدائی کا رنج ہے وہ بھی تو خوب جانتا ہے ۱۲ [7] کہ دنیا اور آخرت میں انکی مدد کرونگا ۱۲ [8] اس کو وعدہ پورا کرنا کچھ مشکل نہیں ۱۲ [9] وہ اپنے دوستوں کا بدلہ اپنے دشمنوں سے ضرور لیگا ۱۲ [10] برج کیا ہیں کئی تارے اکٹھا ہو گئے ہیں جو دور سے ایک صورت کی طرح معلوم ہوتے ہیں یہ برج بارہ ہیں۔ حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت۔ ساتوں تارے انہیں برجوں میں پھرتے ہیں۔ آفتاب ان بارہ برجوں کو ایک برس میں اور چاند ایک مہینہ میں طے کرتا ہے ۱۲ [11] فرشتے چوکیداری کرتے ہیں ۱۲ [12] فرشتے اس شیطان کو مارتے ہیں جو جاسوسی کے لئے آتا ہے پھر وہ مرجاتا ہے یا زخمی ہوتا ہے یا جل جاتا ہے [13] صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو فرشتے اللہ کا کلام سن کر اپنے بازو پھڑکانے لگتے ہیں عاجزی سے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی ایک زنجیر کسی صاف پتھر پر چلائے جب فرشتوں کے دل سے خوف جاتا رہتا ہے آپس میں کہتے ہیں پروردگار نے کیا فرمایا وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑا اس وقت بات چرانے والے شیطان کوئی بات چرا کر سن بھاگتے ہیں اور اپنے دوست نجومی یا کاہن کے کان میں سو جھوٹ ملا کر پھونک دیتے ہیں پھر وہی بات سچ نکلتی ہے جو آسمان سے سنی گئی تھی باقی سب باتیں جھوٹ نکلتی ہیں ۱۲ [14] زمین میں ہر چیز اندازے سے پیدا کی ہے یعنی ہر ایک ملک میں جن جن چیزوں کی ضرورت تھی حق تعالیٰ نے اسی قسم کی چیز وہ بھی اعتدال کے ساتھ پیدا کی ۱۲

وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ الحجر رکوع ۲)

روزی نہیں دیتے اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں[1] اور ہم ایک ٹھیرے ہوئے اندازے سے اس کو اتارتے ہیں اور ہم نے پانی بھری ہوائیں چلائیں پھر ہم نے آسمان سے پانی برسایا اور تم کو وہ پانی پلایا اور تم تو اس کو روک کر رکھ بھی نہیں سکتے اور ہم ہی[2] جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی (سب کے) وارث ہیں اور ہم جانتے ہیں جو تم میں پہلے گذرے اور ہم جانتے ہیں جو بعد کو (قیامت تک) پیدا ہونگے[3]

(پارہ ۱۴ سورہ حجر رکوع ۲)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ الحجر رکوع ۶)

اور ہم[4] نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان میں ہے (بڑی) حکمت کے ساتھ بنایا ہے[5] اور قیامت ضرور آئے گی تو (اے پیغمبر کافروں اور مشرکوں سے) اچھی طرح درگذر کر[6] بے شک تیرا مالک سب کا بنانے والا ہے جاننے والا ہے[7]

(پارہ ۱۴ سورہ حجر رکوع ۶)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱)

اس[8] نے آسمان اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا وہ ان کے شرک سے برتر ہے

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۱)

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ۭ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱)

اور[9] سیدھی راہ اللہ ہی پر ہے[10] اور کوئی راہ (کفر اور گمراہی کی) ٹیڑھی بھی ہے اور جو خدا چاہتا تو تم سب کو (سیدھی) راہ پر لگا دیتا۔

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۱)

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۲)

اور[11] خدا[12] تو جو تم چھپاتے ہو اور جو تم کھولتے ہو سب جانتا ہے[13]

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۲)

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ

سچی[14] بات تو یہ ہے کہ وہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ کھولتے ہیں اللہ اس کو جانتا ہے (تو ان کو ضرور بدلہ ملیگا) وہ غرور والوں کو پسند

[1] یعنی ہر چیز افراط سے موجود ہے ۱۲ [2] لوگوں کو اور تمام جانداروں کو ۱۲ [3] بعضوں نے کہا پہلوں سے اور پچھلوں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ابن عباس نے کہا کہ ایک خوبصورت عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تو بعضے لوگ آگے کی صف میں ہو جاتے تاکہ نماز میں اس پر نگاہ نہ پڑے اور بعضے قصداً پیچھے رہتے کہ رکوع کے وقت بغلوں کے تلے سے اس کو دیکھیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ابن کثیر نے کہا یہ روایت منکر ہے بعضوں نے کہا جہاد کی صفیں مراد ہیں ۱۲ [4] بیکار نہیں بنایا ہر ایک میں ایک مصلحت رکھی ہے ۱۲ [5] مطلب یہ ہے کہ قیامت برحق ہے ان کافروں اور مشرکوں سے ان کی شرارتوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ ضرور لے گا تو ان کی شرارتوں کا بدلہ لینے کی فکر نہ کر معاف کر دے مجاہد نے کہا یہ آیت جہاد فرض ہونے سے پہلے اتری عکرمہ نے کہا یہ منسوخ ہے جہاد کی آیت سے ۱۲ [6] تو وہ ان کو دوبارہ پیدا کر سکتا ہے اور ان کے اعمال کا بدلہ دے سکتا ہے ۱۲ [7] اس کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ سب کا خالق ہے اور سب اس کے مخلوق ہیں مخلوق خالق کے برابر کیوں کر ہو سکیگا ۱۲ [8] یعنی اس کا بیان کر دینا اور کھول دینا یا سیدھا رستہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے ۱۲ [9] یہ نہیں کہ خدا کو تمہاری حال کی خبر نہیں اس وجہ سے وہ تم سے مواخذہ نہیں کرتا بلکہ خدا تو جو تم الخ ۱۲ [10] اور جان بوجھ کر پھر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اور درگذر کرتا ہے ۱۲

لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۳)

نہیں کرتا۔

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۳)

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی ھُدٰىھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۵)

۹۰ اگر تجھ کو ان کے راہ پر لانے کی حرص ہے (تو تیری حرص کرنے سے کچھ نہ ہوگا) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جن کو گمراہ کرنا چاہا ہے[۱] وہ راہ پر نہیں آسکتے اور نہ کوئی ان کی مدد کر سکتا ہے

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۵)

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۵)

۹۱ ہم تو جب کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا کہنا یہی ہوتا ہے کہتے ہیں ہو جا وہ ہو جاتا ہے[۲] (پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۵)

وَلَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّیْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَتَّقُوْنَ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۷)

۹۲ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی عبادت ہمیشہ قائم ہے[۳] کیا تم خدا کے سوا اور دوسرے کسی سے ڈرتے ہو[۴]

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۷)

وَلِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱۱)

۹۳ اور آسمانوں اور زمین میں غیب کی باتیں اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۱۱)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰکِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱۳)

۹۴ اور اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی امت بنا دیتا[۵] مگر وہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور تم جو دنیا میں کر رہے ہو تم سے اس کی ضرور بازپرس ہوگی

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۱۳)

رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِکُمْ ؕ اِنْ تَکُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۳)

۹۵ تمہارا مالک خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے[۶] اگر تم دل سے نیک ہو[۷] تو اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالوں کو بخش دیتا ہے[۸]

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳)

اِنَّ رَبَّکَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ کَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًا ۢ بَصِیْرًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۳)

۹۶ تیرا مالک جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور اندازہ سے (دیتا ہے) وہی اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْکَ وَاِذْ ھُمْ نَجْوٰۤی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝

۹۷ ہم خوب جانتے ہیں جس لئے وہ قرآن کو سنتے ہیں[۹] جب وہ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور (ہم خوب جانتے ہیں) جب وہ کانا پھوسی کرتے ہیں جس وقت (یہ ظالم ایک دوسرے سے) کہتے ہیں تم تو اس مرد کے کہنے پر چلتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے[۱۰]

---

[۱] یعنی جن کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے گمراہی لکھ دی ہے ان کو اللہ تعالیٰ راہ پر نہیں لاتا ۱۲ [۲] جس کی ایسی قدرت ہو وہ کیا کچھ نہیں کر سکتا جو چاہے وہ کر سکتا ہے ۱۲ [۳] یا اسی کی فرمانبرداری لازم ہے ۱۲ [۴] یہ تمہاری حماقت اور نادانی ہے سب ملک اس کا سب چیزیں اسکی سب حکم اس کا پھر اس کے سوا ڈر کس کا ۱۲ [۵] سب کا دین اور مذہب ایک ہی ہوتا ۱۲ [۶] ماں باپ کی اطاعت کریں گے یا نافرمانی ۱۲ [۷] اور ماں باپ کی اطاعت اور تابعداری کرنا چاہتے ہو لیکن تم سے کوئی قصور ہو گیا ۱۲ [۸] یعنی جب تمہارے دل میں بدی اور نافرمانی کی نیت نہیں اور کوئی قصور انکی خدمتگزاری میں ہو گیا جس سے تم نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا ۱۲ [۹] اس پر ٹھٹھا اڑانے اور جھٹلانے کو ۱۲ [۱۰] اس کی عقل میں فرق آگیا ہے دیوانہ ہو گیا ہے یا وہ تمہاری طرح پیٹ رکھتا ہے کھاتا پیتا ہے ۱۲

اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝ (پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۵)

(اے پیغمبرؐ) دیکھ تو سہی تجھ پر کیا کیا باتیں لگاتے ہیں[1] وہ (ہو وا) بہک گئے ہیں (ٹھیک) رستے پر نہیں آ سکتے[2]

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۵)

رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِکُمْ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْکُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْکُمْ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ وَکِیْلًا ۝ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۶)

تمہارا[97] مالک تم کو خوب جانتا ہے[3] اگر چاہے تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تم کو عذاب دے اور ہم نے (اے پیغمبرؐ) تجھ کو ان کا ذمہ دار نہیں بنایا اور تیرا مالک (ان مشرکوں کو تو کیا) سارے آسمان اور زمین میں جو لوگ ہیں ان سب کو خوب جانتا ہے[4]

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶)

وَاِذْ قُلْنَا لَکَ اِنَّ رَبَّکَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ط وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْٓ اَرَیْنٰکَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ ط وَنُخَوِّفُھُمْ فَمَا یَزِیْدُھُمْ اِلَّا طُغْیَانًا کَبِیْرًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۶)

اور[99] جب ہم نے تجھ سے کہا کہ تیرے مالک نے لوگوں کو گھیر لیا ہے[5] اور جو دکھاوا ہم نے تجھ کو دکھایا وہ صرف اسی لئے کہ لوگوں کی جانچ ہو[6] اور (اسی طرح) وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کیگئی ہے[7] اور ہم ان (کافروں) کو ڈراتے ہیں[8] لیکن انکو ڈرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ان کی سخت شرارت اور بڑھ جاتی ہے۔

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶)

قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِهٖ ط فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ھُوَ اَھْدٰی سَبِیْلًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۹)

(اے[100] پیغمبرؐ) کہہ دے ہر کوئی اپنے طریق پر عمل کرتا ہے[9] پھر جو کوئی تم میں سے سیدھے رستے پر ہے اس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے[10]

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۹)

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ (پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰)

اور[101] تجھ سے پوچھتے ہیں روح کیا ہے[11] کہدے روح میرے مالک کا حکم ہے اور[12] تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کچھ نہیں ملا مگر تھوڑا[13]

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۰)

وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰهُ فَھُوَ الْمُھْتَدِ ج وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَھُمْ اَوْلِیَآءَ

اور[102] جس کو اللہ تعالیٰ راہ دکھلاوے وہی راہ پائے گا اور جس کو وہ بہکائے تو (اے پیغمبرؐ) خدا تعہ کے سوا اور کوئی لوگ اس کے دوست نہ ہوں گے

---

[1] کبھی کہتے ہیں شاعر ہے کبھی کاہن کبھی ساحر کبھی دیوانہ ۱۲ [2] جو ہدایت کا رستہ ہے کہ اللہ تعہ کو اکیلا وحدہ لاشریک لہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعہ کا پیغمبر سمجھیں ۱۲ [3] کہ تمہارا انجام کیا ہوگا دوزخ میں جاؤ گے یا بہشت میں ۱۲ [4] قریش کے لوگ اس امر پر تعجب کرتے تھے کہ اللہ تعہ اتنا بڑا بادشاہ اس کو تمام لوگوں میں حضرت محمد صلعم پسند آئے جو یتیم تھے اور ابو طالب اپنے چچا کی پرورش میں تھے پھر ان کے اصحاب بھی وہ لوگ ہوئے جو تمام زمانہ کے محتاج ننگے بھوکے اس پر یہ آیت اتری ان بیوقوفوں نے اتنا غور نہیں کیا کہ دنیا کا مال واسباب محض ایک بے حقیقت چیز ہے شرافت نفس اور شرافت جوہر کو اس مالداری سے کیا علاقہ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اسی طرح دکھلاتا ہے کہ جس کو لوگ حقیر سمجھتے ہیں خدا وند کریم اسی کو عزت دے کر سب کا سرتاج بناتا ہے جیسے انجیل مقدس میں ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے خراب دیکھ کر پھینکدیا وہی محل کے کونے کا صدر نشین ہوا ۱۲ [5] سب اس کے قبضۂ قدرت اور احاطۂ علم میں ہیں ۱۲ [6] کون اس پر یقین کرتا ہے اور کون جھٹلاتا ہے مراد معراج کا قصہ ہے اور دکھلاوے سے آنکھ سے دکھلانا جب آنحضرتؐ نے معراج کا حال لوگوں سے بیان فرمایا تو بہتوں نے جھوٹ سمجھا اور اسلام سے پھر گئے ۱۲ [7] اس کو لوگوں کی جانچ کے لئے بنایا مراد زقوم کا درخت ہے یعنے تھوہر یا ناگ پھنی جو دوزخیوں کا کھانا ہے آزمایش یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ فرمایا کہ یہ درخت جہنم میں اگتا ہے اس پر کئی لوگوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہرا درخت آگ میں کیونکر اگ سکتا ہے انکو اللہ تعہ کی قدرت میں شک ہوا اور کافر ہوگئے کہتے ہیں دنیا میں ایسی چیزیں موجود ہیں جن کو آگ ضرر نہیں کرتی سمندر ایک جانور ہے جو آگ میں عیش کرتا ہے شتر مرغ انگارے کھاجاتا ہے اس کا منہ نہیں جلتا بعضے درختوں سے خود آگ نکلتی ہے تو آگ میں درخت کا پیدا ہونا اس کی قدرت کے سامنے کیا مشکل ہے ۱۲ [8] اپنی قدرت کی نشانیوں سے ۱۲ [9] اپنے دین اور مذہب یا اپنے خاندان اور ملک یا طبیعت کے موافق ۱۲ [10] اس آیت سے مشرکوں اور کافروں کو ڈرانا منظور ہے کہ خیر جو تم کر رہے ہو کر و اب بدلے کا دن آنے والا ہے اور ہر اچھے اور برے کا بدلہ ملنے والا ہے ۱۲ [11] یعنی جان جسکی وجہ سے آدمی زندہ ہے ۱۲ [12] اس کی حقیقت اللہ تعہ ہی جانتا ہے اس نے اپنے بندوں کو نہیں تبلائی حکیموں نے روح کے باب میں بہت غور کیا مگر اس کی حقیقت اب تک نہیں کھلی اور ہر ایک نے اپنے خیال سے ایک ایک بات کہی ہے یہاں تک کہ اٹھارہ سو قول روح کے باب میں ہوگئے ہیں ۱۲ [13] اللہ تعالیٰ کا علم بہت وسیع ہے ۱۲

مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا
وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ○
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا
عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ○ اَوَلَمْ یَرَوْا
اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ
یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَی
الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ○ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ
رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
قَتُوْرًا ○ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۱)

(جو اسکو راہ پر لائیں، اور ہم قیامت کے دن ان کو منہ کے بل اندھے
اور گونگے اور بہرے اٹھائیں گے [1] (آخر) ان کا ٹھکانا دوزخ
ہے ہر بار جب تھمے گی (ذرا شعلہ کم ہوگا) تو ہم اور زیادہ ان پر بھڑکا
دیں گے یہ سزا ان کو اس لئے ملے گی کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو
نہ مانا اور کہنے لگے کیا جب ہم (مرے پیچھے) ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے
تو پھر نئے سرے سے کیا ہم پیدا ہو کر اٹھا کھڑے کئے جائیں گے
کیا ان لوگوں نے یہ نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ جس نے آسمان پیدا
کئے اور زمین (اتنی بڑی بڑی چیزیں) وہ ان کے سے آدمی
بھی (دوبارہ) پیدا کر سکتا ہے [2] اور اسی نے ان لوگوں
کے (دوبارہ پیدا ہونے کی) ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے جس
میں کچھ شک نہیں [3] اس پر بھی ظالم انکار کے سوا کچھ نہیں مانتے
(ان لوگوں سے) کہہ دے اگر میرے مالک کی رحمت کے
خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے
تو تم خرچ ہو جانے کے ڈر
سے بخیلی کرتے اور آدمی
بڑا تنگدل ہے
(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۱)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ
بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ○ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۲)

۱۰۳
(ان لوگوں سے) کہہ دے تم اللہ کہہ کر (خدا کو) پکارو یا رحمٰن کہہ
کر پکارو (جس نام سے پکارو اُس کے تو سب) نام اچھے
ہیں [4] اور اپنی نماز نہ چلا کر پڑھ [5] اور نہ ایسی آہستہ
(کہ مقتدی بھی نہ سنیں) اور بیچ بیچ میں ایک راہ اختیار کرے [6]
(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۲)

اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ ؗ وَّلَا
یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○ (پارہ ۱۵ سورۃ الکهف رکوع ۴)

۱۰۴
(سبحان اللہ) کیسا دیکھنے والا اور سننے والا ہے اس کے سوا ان کا
کوئی کام بنانے والا نہیں ہے اور وہ اپنے فرمان میں کسی کو شریک نہیں کرتا
(پارہ ۱۵ سورۂ کہف رکوع ۴)

وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ○ (پارہ ۱۵ سورۃ الکهف رکوع ۶)

۱۰۵
اور تیرا مالک کسی پر ظلم نہیں کرتا [7] (پارہ ۱۵ سورۂ کہف رکوع ۶)

[1] یعنی منہ کے بل چلیں گے جیسے دنیا میں پاؤں کے بل چلتے ہیں۔ صحیح حدیث میں اسکی صراحت ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ۱۲ [2] بلکہ دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے بہت آسان ہے ۱۲ [3] یعنی قیامت کا دن ۱۲ [4] یہ آیت مشرکوں کے باب میں اتری ۱۲ [5] اور یہ دونوں نام بھی انہیں اچھے ناموں میں سے ہیں کہتے ہیں آنحضرتؐ نے دعا میں فرمایا یا اللہ یا رحمٰن تو مشرک طعنہ دینے لگے کہ ہم کو تو دو خدا کے پکارنے سے منع کرتا ہے اور آپ دو خدا کو پکارتا ہے اس وقت یہ آیت اتری حدیث میں اللہ کے ننانوے ۹۹ نام .... آئے ہیں جو مشہور ہیں اور ان کے سوا بھی بہت سے نام جو قرآن یا دوسری حدیث میں آئے ہیں وہ بھی اسماء حسنیٰ میں داخل ہیں ۱۲ [6] ایسے زور کی آواز سے کہ باہر والے سب سنیں ۱۲ [6] یہ حکم ہجرت سے پہلے کا ہے آپ جب نماز میں قرآن زور سے پڑھتے تو مشرک سنکر قرآن کو برا کہتے اُس وقت یہ آیت اُتری بعضوں نے ..... کہا نماز سے اس آیت میں دعا مراد ہے صحیحین میں حضرت عائشہ رضہ سے یہی منقول ہے ۱۲ [7] کہ بے قصور کسی کو سزا دے اور اگر وہ ایسا بھی کرے تب بھی ظلم نہیں ہے کیونکہ سب بندے اس کی ملک ہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن لوگ تین بار سامنے لائے جائیں گے دو بار تو بحث ہوگی اور عذرات پیش ہونگے اور تیسری بار کتابیں ہاتھوں میں آن پڑینگی کسی کے داہنے ہاتھ میں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں ۱۲

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ الکہف رکوع ۸)

۱۰۶ اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بڑا بخشنے والا مہربان ہے اگر ان کے گناہوں پر ان کو پکڑنا چاہے تو جلدی (دنیا ہی میں) ان کو عذاب دے مگر (بات یہ ہے کہ اس نے) ان کے (عذاب کے) لئے ایک وعدہ مقرر کر رکھا ہے جس کو چھوڑ کر کوئی بچاؤ ان کو نہ ملے گا[1]

(پارہ ۱۵ سورۂ کہف رکوع ۸)

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ (پارہ ۱۶ سورۃ الکہف رکوع ۱۲)

۱۰۷ (اے پیغمبر) کہہ دے اگر میرے مالک کی باتیں[2] لکھنے کے لئے سمندر کی سیاہی ہو[3] تو میرے مالک کی باتیں تمام ہونے سے پہلے سمندر تمام ہو جائے گو اتنا ہی ایک اور سمندر ہم اس کی مدد کو لائیں[4] (پارہ ۱۶ سورۂ کہف رکوع ۱۲)

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝

(پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۲)

۱۰۸ (کیا ان کو اتنی سمجھ نہیں) کہ ہم ہی زمین کے وارث ہونگے[5] اور ان لوگوں کے جو زمین پر بستے ہیں اور ہماری ہی طرف ان کو لوٹنا ہے۔

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۲)

لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝

(پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۴)

۱۰۹ جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو ان کے بیچ میں ہے سب اسی کا ہے اور تیرا مالک (کسی چیز کو) بھولنے والا نہیں[6] وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اس کا بھی مالک ہے تو اسی کی پوجا کر اور اس کے پوجنے پر جما رہ[7] کیا تو اس کے جوڑ کا اور کوئی بھی سمجھتا ہے

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۴)

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ (پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۶)

۱۱۰ اس نے ان سب کو اپنے علم اور قدرت سے گھیر رکھا ہے اور پوری طرح گن لیا ہے۔ (پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۶)

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

۱۱۱ وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جو گیلی زمین کے تلے ہے[8] اور اگر تو پکار کر بات کرے (تو اس کو تیرے پکارنے کی احتیاج نہیں) وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اس سے زیادہ چھپے ہوئے[9] کو وہی اللہ تعالیٰ ہے اس کے

[1] یا جس دن وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کہیں پناہ نہیں پا سکتے ۱۲ [2] علم اور حکمت کی اور اسکی قدرت کے عجائبات ۱۲ [3] سارا سمندر کا پانی روشنائی ہو اور لکھنا شروع کیا جائے ۱۲ [4] سمندر کتنا ہی بڑا ہو آخر اس کی حد ہے اللہ تعالیٰ کی باتیں اور اسکی قدرتیں بے حد ہیں جو بے حد ہو وہ حد والے سے پوری نہیں ہو سکتی کہتے ہیں یہ آیت اس وقت اتری جب یہود نے یہ آیت وما اوتیتم من العلم الا قلیلا سن کر کہا ہم کو توریت ملی ہے اس میں بہت سا علم ہے ۱۲ [5] اخیر میں کوئی اور مالک باقی نہ رہے گا [6] جیسے مشرک بیوقوفی سے بکنے لگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمدؐ کو بھول گیا جب تو ایک مدت سے وحی نہیں اتری صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنی کتاب میں حلال کیا وہ حلال ہے جو حرام کیا وہ حرام ہے جس سے سکوت کیا وہ معاف ہے تو اس کی معافی منظور کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو بھولنے والا نہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وما کان ربک نسیا ۱۲ [7] اس کی عبادت میں جو مصیبت آوے اسے برداشت کر ۱۲ [8] یعنی اخفیٰ کو بھید تو وہ ہے جو ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہے اور چھپانے کا حکم دے اور اخفیٰ وہ ہے جو اپنے دل ہی میں رکھے کسی سے ظاہر نہ کرے ۱۲ [9] کوئی اس کا سا نہیں جب اس کا کوئی شریک نہیں تو سوا اس کے اور کسی کی پوجا نہیں کرنی چاہیئے ۱۲

اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝ (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ رکوع ۱)

سوا کوئی سچا خدا نہیں اس کے پیارے نام ہیں [۱]

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ رکوع ۱)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ رکوع ۶)

[۱۱] وہ سب جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اس کو گھیر نہیں سکتا [۲] اور (قیامت کے دن) اس زندہ ہمیشہ رہنے والے خدا کے سامنے (سب لوگوں کے) منہ جھک جائیں گے

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ رکوع ۶)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ رکوع ۶)

[۱۳] تو اللہ تعالیٰ کی شان بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے (وہی مالک حقیقی ہے)

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ رکوع ۶)

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۱)

[۱۴] کہا [۳] میرے مالک کو تو آسمان اور زمین میں کوئی بات کہی جائے (چپکے سے یا پکار کر) اس کو معلوم ہے اور وہ (سب) سنتا جانتا ہے

(پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۱)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

[۱۵] اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو ان کے بیچ میں ہے کھیل (بے مقصد) نہیں بنایا [۴] اگر ہم کو دل بہلاوا منظور ہوتا (جورو یا اولاد) اور ہم ایسا کرنا چاہتے تو اپنے پاس سے اس کو بنا سکتے تھے [۵] بات یہ ہے کہ ہم سچ کو (پتھر کی طرح) جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں وہ اس کو کچل ڈالتا ہے پھر وہ (بیچارہ جھوٹ) اسی دم فنا ہو جاتا ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو ان سے خراب ہو گے [۶] اور آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں وہ سب اس کی ملک ہیں

(پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۲)

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۝ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

[۱۶] وہ جو کرے اُس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا (کیا مجال) اور بندوں سے پوچھ ہو گی

(پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۲)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

[۱۷] اُس کو معلوم ہے جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ فرشتے کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر جس کے لئے خدا تعالیٰ کی مرضی ہو [۷] اور وہ اس کی ہیبت سے کانپ رہے ہیں [۸]

(پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۲)

[۱] ننانوے نام مشہور ہیں جو صحیح حدیث میں وارد ہیں اور ان کے سوا بھی بہت نام ہیں ۱۲ [۲] اس کی ذات اور صفات کو یا اس کی مخلوقات کو کوئی اچھے طور سے معلوم نہیں کر سکتا ۱۲ [۳] چپکے چپکے باتیں کرنے سے کیا فائدہ ۱۲ [۴] بلکہ ان کے پیدا کرنے میں طرح طرح کی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں ۱۲ [۵] یہ نصاریٰ کا رد ہے جو (معاذ اللہ) کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو سب کنواریوں میں پسند کیا اور ان کے پیٹ سے خدا کے اکلوتے بیٹے حضرت مسیح پیدا ہوئے پروردگار قادر مطلق کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی عورت کو اپنی بی بی بنائے یا کسی انسان کو اپنا بیٹا۔ اگر اس کو جورو بیٹا بنانا منظور ہوتا تو فرشتے اور حوریں ایک سے ایک حسین اور خوبصورت موجود ہیں اُن کو چھوڑ کر وہ ایک آدمی زاد کو کیوں پسند فرماتا جو بالکل عاجز اور ناتوان ہے اور پلیدی اور نجاست اس کے پیٹ میں ہر وقت بھری ہوئی ہے [۶] سخت عذاب میں گرفتار ہو گے یہ باتیں کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا یا بیٹی یا جورو ہے تمہاری خرابی کے لچھن ہیں ۱۲ [۷] یعنی وہ چاہے کہ اس کی سفارش کریں تو اس وقت اس کی سفارش کرتے ہیں مراد اہل توحید ہیں جو لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے اُن کی سفارش کریں گے ۱۲ [۸] یا اس کے جلال سے ڈر رہے ہیں ۱۲

اَوَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰہُمَا ؕ وَ جَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ کُلَّ شَیۡءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝ وَ جَعَلۡنَا فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِہِمۡ ۪ وَ جَعَلۡنَا فِیۡہَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ ۝ وَ جَعَلۡنَا السَّمَآءَ سَقۡفًا مَّحۡفُوۡظًا ۚ وَّ ہُمۡ عَنۡ اٰیٰتِہَا مُعۡرِضُوۡنَ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۳)

۱۱۸ کیا کافروں نے اس بات پر غور نہیں کیا (پہلے) آسمان اور زمین دونوں ملے جلے (چپاں) تھے پھر ہم نے اُن کو الگ الگ کیا اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا[1] کیا (اس پر بھی) وہ ایمان نہیں لاتے اور ہم نے زمین میں گڑے ہوئے (یا بھاری) پہاڑ رکھے (ایسا نہ ہو) وہ ان کو لے کر جھک پڑے[2] اور ہم نے ان پہاڑوں میں کھلے رستے رکھے[3] اس لئے کہ ان کو راہ ملے[4] اور ہم نے آسمان کو مضبوط چھت بنایا[10] اور یہ لوگ آسمان کی نشانیوں پر دھیان نہیں کرتے[5]

(پارہ ۱۷، سورۃ انبیاء رکوع ۳)

وَ اِنۡ کَانَ مِثۡقَالَ حَبَّۃٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ اَتَیۡنَا بِہَا ؕ وَ کَفٰی بِنَا حٰسِبِیۡنَ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۴)

۱۱۹ اور جو رائی کے دانے برابر (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اس کو بھی (تولنے کے لئے) حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے کے لئے بس ہیں[6]

(پارہ ۱۷، سورۃ انبیاء رکوع ۴)

اِنَّہٗ یَعۡلَمُ الۡجَہۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَ یَعۡلَمُ مَا تَکۡتُمُوۡنَ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۷)

۱۲۰ بیشک وہ خدا اس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار کر کہی جائے اور اسکو بھی جانتا ہے جس کو تم چھپاتے ہو۔ (پارہ ۱۷، سورۃ انبیاء رکوع ۷)

قٰلَ رَبِّ احۡکُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۷)

۱۲۱ پیغمبر نے کہا مالک میرے! انصاف سے فیصلہ کر دے[7] اور ہم تمہاری (بیجا) باتوں پر اس کی مدد چاہتے ہیں

(پارہ ۱۷، سورۃ انبیاء رکوع ۷)

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡحَقُّ وَ اَنَّہٗ یُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۙ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج رکوع ۱)

۱۲۲ یہ سب اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ وہی حق ہے[8] اور وہی مردوں کو (قیامت کے دن) جلائے گا اور وہی سب کچھ کر سکتا ہے۔

(پارہ ۱۷، سورۃ حج رکوع ۱)

وَ اَنَّ اللّٰہَ لَیۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج رکوع ۱)

۱۲۳ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا[9]

(پارہ ۱۷، سورۃ حج رکوع ۱)

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسۡجُدُ لَہٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ وَ النُّجُوۡمُ وَ الۡجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ

۱۲۴ کیا تو نہیں دیکھتا کہ (فرشتوں اور مخلوق میں سے) جو آسمان اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت

---

[1] جن چیزوں میں جان ہے جیسے درخت اور حیوان وہ سب پانی سے زندہ رہتے ہیں ۱۲ [2] اگر پہاڑ نہ ہوتے اور زمین کا وزن ہلکا ہوتا تو گھومنے میں وہ ہچکولے کھاتی اور لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی مکان تو ایک بھی نہ ٹھہرتا ۱۲ [3] ورنہ پہاڑ کے اس پار جانا مشکل ہوتا اور ایک ملک سے دوسرے ملک کو راستہ نہ ملتا ۱۲ [4] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم نے زمین میں چوڑے چوڑے رستے بنائے اس لئے کہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانے پہنچ جائیں ۱۲ [5] وہاں جو ہماری قدرت کی نشانیاں ہیں مثلاً چاند سورج تارے وغیرہ ۱۲ [6] ہم کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے کئی غلام ہیں جو میری چوری اور نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو گالیاں دیتا ہوں مارتا ہوں پھر میرا کیا حال ہونا ہے آپ نے فرمایا اگر تیری سزا ان کے قصور سے کم ہو تو تجھ کو اجر ملے گا اور جو قصور کے برابر ہے تو نہ تجھ کو اجر ملیگا نہ عذاب اور جو قصور سے زیادہ ہے تو قیامت کے دن زیادہ کا بدلہ تجھ سے لیا جائیگا یہ سن کر وہ شخص چلا کر رونے لگا آپ نے فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ونضع الموازین القسط آخر آیت تک وہ بولا یا رسول اللہ اب میرے اور ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ جدا ہو جائیں میں آپ کو گواہ کرتا ہوں وہ آزاد ہیں ۱۲ [7] اگر وہ جھوٹے ہیں تو ان پر عذاب اتار یہ دعا قبول ہوئی بدر کے دن یہ کافر مارے گئے اور ذلیل اور خوار ہوئے ۱۲ [8] یعنی قائم اور دائم سب اسی کے تصرفات ہیں ۱۲ [9] بلکہ نیک کو ثواب دینا اور نابکار بدکار کو عذاب کرنا عین عدل ہے ظالم متعصب بدکار کو چھوڑ دیتے ہیں اور نیک کی قدر نہیں کرتے ۱۲ [10] وہ زمین پر نہیں گرتا یا محفوظ چھت شیطان وہاں جانے نہیں پاتے ۱۲

كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۭ

(پارہ ۱۷، سورۃ الحج رکوع ۲)

سے آدمی [۱] (بھی جو موحد ہیں) اور بہت سے آدمی ایسے ہیں جن پر عذاب آنا لازم ہوگیا ہے (مراد کافر اور مشرک ہیں) جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اُسے کوئی (اور دوسرا) عزت نہیں دے سکتا اللہ تعالیٰ جو چاہے وہ کرتا ہے [۲]

(پارہ ۱۷، سورۂ حج رکوع ۲)

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

(پارہ ۱۷، سورۃ الحج رکوع ۶)

[۱۲۵] اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے پر سے نہ ہٹاتا رہتا (مشرکوں کا غلبہ نہ روکتا) [۳] تو خانقاہیں [۴] اور گرجے اور یہودیوں کے عبادتخانے اور مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کا نام بہت لیا جاتا ہے (سب کی سب) گرادی جاتیں [۵] اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کرے [۶] اللہ تعالیٰ بیشک اُس کی مدد کرے گا کیونکہ اللہ زبردست ہے عزت والا (یا غالب)

(پارہ ۱۷، سورۂ حج رکوع ۶)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج رکوع ۸)

[۱۲۶] کیونکہ اللہ تعالیٰ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے [۷] اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور (دوسرے) یہ کہ اللہ تعالیٰ (سب کچھ) سنتا دیکھتا ہے [۸]

(پارہ ۱۷، سورۂ حج رکوع ۸)

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج رکوع ۸)

[۱۲۷] اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز تعریف کا سزاوار ہے

(پارہ ۱۷، سورہ حج رکوع ۸)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج رکوع ۹)

[۱۲۸] (اے پیغمبر) کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے بیشک یہ (سب) ایک کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے بے شک یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے

(پارہ ۱۷، سورۂ حج رکوع ۹)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج رکوع ۱۰)

[۱۲۹] وہ جو ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے [۱۰] جانتا ہے اور سب کاموں کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہے [۱۱]

(پارہ ۱۷، سورۂ حج رکوع ۱۰)

---

[۱] صحیح حدیث میں ہے کہ سورج جب ڈوبتا ہے تو سجدہ کرتا ہے پھر اس کو حکم ہوتا ہے آگے بڑھنے کا اور قیامت کے قریب یہ حکم ہوگا کہ یہیں سے لوٹ جا تو وہ پچھم سے نکل آئے گا ایک حدیث میں ہے کہ جانوروں کی پیٹھ کو منبر مت بناؤ یعنی ہر وقت ان پر چڑھے نہ رہو بعض جانور اپنے سوار سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے ۱۲ [۲] اس مقام پر سجدہ ہے پڑھنے والے اور سننے والے پر اور یہ پہلا سجدہ ہے اس سورت کا ۱۲ [۳] وہ مسلمان اور نصاریٰ اور یہود سب پر غالب ہو جاتے ۱۲ [۴] جن میں راہب یعنی تارک الدنیا نصاریٰ رہا کرتے ہیں ۱۲ [۵] یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں مشرکوں کے غلبہ کو روکا اور سچے دین والوں کو اُن سے بچایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہودیوں کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں نصاریٰ کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں کو ان کے غلبہ سے بچایگا اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو ہر زمانہ میں مشرک ہی غالب ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کوئی مقام باقی نہ چھوڑتے سب کو گرا کر برباد کر دیتے ۱۲ [۶] اس کے دشمنوں سے لڑے ۱۲ [۷] اللہ تعالیٰ کو سب قدرت ہے اس کو مظلوم کی مدد کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ [۸] کبھی دن بڑا ہو جاتا ہے کبھی رات بڑی ہو جاتی ہے ۱۲ [۹] تو وہ ظالم کے ظلم سے غافل نہیں ہے ۱۲ [۱۰] یعنی اگلے پچھلے گذشتہ اور آئندہ سب حالات سے ۱۲ [۱۱] وہی مالک وہی خالق اسی کا سب اختیار جس کو چاہتا ہے اپنی پیغمبری کے لئے منتخب کرتا ہے تم پوچھنے والے کون ۱۲

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ٥ (پارہ ۱۸ سورۃ المومنون رکوع ۴)

اور[130] ہم کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے [1] جو سچ سچ [2] بتلاتی ہے اور اُن پر ظلم نہ ہوگا

(پارہ ۱۸ سورہ مومنون رکوع ۴)

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ٥

(پارہ ۱۸ سورۃ المومنون رکوع ۶)

اور[131] ہم یہ کر سکتے ہیں کہ جس عذاب کا کافروں سے وعدہ کر رہے ہیں وہ تجھ کو دکھاویں [3]

(پارہ ۱۸ سورہ مومنون رکوع ۶)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ٥ (پارہ ۱۸ سورۃ المومنون رکوع ۶)

بلند[132] ہے اللہ تعالیٰ جو سچا بادشاہ ہے [4] اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ عزت کے تخت کا صاحب ہے [5]

(پارہ ۱۸ سورہ مومنون رکوع ۶)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (پارہ ۱۸ سورۃ النور رکوع ۵)

اللہ[133] تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے [6]

(پارہ ۱۸ سورہ نور رکوع ۵)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ٥ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ٥

(پارہ ۱۸ سورۃ النور رکوع ۶)

کیا[134] تجھ کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جتنے ہیں [7] اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں [8] اور پرندے بھی بازو پھیلائے ہوئے [9] ہر ایک کو اپنی بندگی اور اللہ تعالیٰ کی یاد کا ڈھنگ معلوم ہے [10] اور جو یہ کیا کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے [11] اور آسمان اور زمین دونوں میں اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہت ہے [12] اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس (سب کو) لوٹ جانا ہے

(پارہ ۱۸ سورہ نور رکوع ۶)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ٥ (پارہ ۱۸ سورۃ النور رکوع ۹)

سن[135] لو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تم جس حال میں ہو وہ (خوب) جانتا ہے [13] اور جس دن قیامت میں اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو وہ اُن کو بتلا دے گا جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے (اُن کے اعمال کی سزا دے گا) اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے [14]

(پارہ ۱۸ سورہ نور رکوع ۹)

---

[1] لوح محفوظ یا اُن کا نامۂ اعمال ۱۲ [2] ان کے کاموں کو جتنا انہوں نے کیا ہے ۱۲ [3] تیری زندگی میں آثار میں بعضوں نے کہا یہ عذاب بدر کے دن ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھلایا ۱۲ [4] بھلا اس کے کام کھیل اور بیفائدہ ہو سکتے ہیں ۱۲ [5] یعنی عرش عظیم پر جلوہ گر ہے جو سارے مخلوقات سے بلند ہے ابن مسعودؓ نے یہ آیت ایک آسیب زدہ کے کان میں پڑھی وہ اچھا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تو نے کیا پڑھا انہوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یقین والا شخص اس آیت کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ سرک جائے ۱۲ [6] آسمان اور زمین اور جو ان میں ہے سب کا وجود اسی کے وجود سے ہے اگر خدا نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا ۱۲ [7] آدمی اور جن اور فرشتے اور جھاڑ پہاڑ وغیرہ سب چیزیں ۱۲ [8] گر جانوروں کی اور جھاڑ پہاڑ وغیرہ کی تسبیح ہم نہیں سمجھتے ۱۲ [9] جو آسمان اور زمین کے بیچ میں اکثر اڑتے رہتے ہیں ۱۲ [10] یا ہر ایک کی بندگی اور تسبیح کا ڈھنگ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے یا ہر ایک نمازی کی نماز اور تسبیح پڑھنے والے کی تسبیح کا علم ہے ۱۲ [11] اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ کلی نہ جزئی ۱۲ [12] دونو جگہ اسی کا حکم چلتا ہے ۱۲ [13] کہ تمہارے دلوں میں نفاق ہے یا اخلاص ۱۲ [14] حسن حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کو پڑھتے تھے اور اپنی دونوں انگلیاں دونوں آنکھوں پر رکھتے تھے فرماتے تھے وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ۱۲

اَلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا

(پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان رکوع ۱)

۱۳۶ وہ خدا تعالیٰ ایسا ہے جس کی آسمان اور زمین میں بادشاہت ہے اور کوئی بیٹا نہیں رکھتا (بلکہ سب اُس کے بندے اور غلام ہیں) اور نہ بادشاہت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور اُس نے ہر چیز کو بنایا پھر ایک اندازے سے اُس کو درست کیا [۱]

(پارہ ۱۸ سورۂ فرقان رکوع ۱)

يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان رکوع ۱)

۱۳۷ آسمان اور زمین کی چھپی بات (غیب کی بات) جانتا ہے۔

(پارہ ۱۸ سورۂ فرقان رکوع ۱)

اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ۝

(پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان رکوع ۵)

۱۳۸ جس نے آسمان اور زمین اور جو اُن کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر (انتظام کے لئے) تخت پر جا بیٹھا وہ بہت رحم والا ہے تو جو کوئی ان باتوں کو جانتا ہو اُس سے پوچھ [۲]

(پارہ ۱۹ سورۂ فرقان رکوع ۵)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ (پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء رکوع ۱)

۱۳۹ اور بے شک تیرا مالک وہی زبردست رحم والا ہے۔

(پارہ ۱۹ سورۂ شعراء رکوع ۱)

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ النمل رکوع ۵)

۱۴۰ (اے پیغمبرؐ) کہہ دے جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں (آدمی ہوں یا فرشتے یا جن) کسی کو غیب کا علم نہیں بجز خدا کے [۳] اور اُن کو یہ بھی خبر نہیں کہ کب جی کر (قبروں سے) اٹھیں گے

(پارہ ۲۰ سورۂ نمل رکوع ۵)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ النمل رکوع ۶)

۱۴۱ اور (اے پیغمبرؐ) بے شک تیرا مالک لوگوں پر فضل کرتا ہے (گناہ پر فوراً عذاب نہیں کرتا) مگر اکثر لوگ (اُس کے فضل و کرم کا) شکر نہیں کرتے اور تیرا مالک جانتا ہے جو اُن کے دلوں میں چھپا ہوا ہے اور جو وہ علانیہ (کھول کر) کرتے ہیں [۴] اور آسمان اور زمین بھر میں کوئی چھپی بات ایسی نہیں جو لوحِ محفوظ میں نہ لکھی ہو [۵]

(پارہ ۲۰ سورۂ نمل رکوع ۶)

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝

(پارہ ۲۰ سورۃ النمل رکوع ۶)

۱۴۲ (اے پیغمبرؐ) تیرا مالک (قیامت کے دن) اپنا حکم دے کر ان لوگوں کا فیصلہ کر دے گا اور وہ زبردست ہے سب جاننے والا [۶]

(پارہ ۲۰ سورۂ نمل رکوع ۶)

---

[۱] مثلاً آدمی ہی کو دیکھو ماں کے پیٹ میں ایک مقرر مدت تک رہتا ہے پھر ایک مقرر مدت تک بچہ رہتا ہے پھر ایک مقرر مدت تک جوان رہتا ہے اسی طرح دن اور رات کی مدتیں مقرر ہیں ہر ایک درخت اور جاندار کے بڑھنے اور زندہ رہنے کی ایک مدت ہے ۱۲ [۲] یعنی قریش کے کافر یہ باتیں کیا جانیں اہل کتاب کے عالموں سے پوچھو وہ اس کی تصدیق کریں گے ۱۲ [۳] وہی جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جس نے یہ گمان کیا کہ وہ کل کی ہونے والی بات لوگوں کو بتلا سکتا ہے اُس نے اللہ تعالیٰ پر بڑا طوفان جوڑا پھر یہی آیت پڑھی ۱۲ [۴] مطلب یہ ہے کہ تیرا مالک جو بندوں کو گناہ کرنے پر فوراً عذاب نہیں کرتا یہ اس کا فضل و کرم ہے یہ بات نہیں ہے کہ اُس کو بندوں کے گناہ معلوم نہیں ہوتے وہ چھپ کر کیا کرتے ہیں کیونکہ وہ تو چھپا اور کھلا سب جانتا ہے [۵] عذاب کا وقت بھی اس میں لکھا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ۱۲ [۶] بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ دنیا ہی میں اپنا حکم یعنے قرآن اتار کر اُن کا فیصلہ کر دیگا ۱۲

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ القصص رکوع ۶)

۱۴۳ اور (اے پیغمبرؐ) تیرا مالک بستیوں کو اس وقت تک تباہ نہیں کرتا جب تک وہاں کی بڑی بستی میں (ان بستیوں کے صدر مقام میں) ایک پیغمبر نہ بھیج لے جو ہماری آیتیں ان کو پڑھ کر سنائے (اور ہمارے حکم پہنچا دے) اور ہم ان بستیوں کو اس وقت تباہ کرتے ہیں جب وہاں کے رہنے والے ظالم (بدکار) ہوتے ہیں[ا] (پارہ ۲۰ سورۂ قصص رکوع ۶)

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ القصص رکوع ۷)

۱۴۴ اور (اے پیغمبرؐ اصل بات تو یہ ہے) تیرا مالک جو چاہتا ہے وہ پیدا کرتا ہے[ب] اور جس کو چاہتا ہے (پیغمبری کے لئے) چن لیتا ہے[ج] بندوں کو کوئی مستقل اختیار نہیں ہے[د] یہ جن جن لوگوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے کہیں پاک اور برتر ہے[ھ] اور (اے پیغمبرؐ) جو باتیں یہ اپنے دل میں چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں تیرا مالک ان سب کو جانتا ہے[و] (پارہ ۲۰ سورہ قصص رکوع ۷)

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت رکوع ۲)

۱۴۵ جس کو چاہے گا عذاب کرے گا اور جس پر چاہے گا رحم کرے گا اور اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور تم خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے نہ زمین میں (رہ کر) نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا سرپرست (حمایتی) نہیں نہ مددگار۔ (پارہ ۲۰ سورۂ عنکبوت رکوع ۲)

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت رکوع ۴)

۱۴۶ جن چیزوں کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو (خوب) جانتا ہے اور وہی زبردست ہے حکمت والا (پارہ ۲۰ سورۂ عنکبوت رکوع ۴)

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ (پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت رکوع ۶)

۱۴۷ (اے پیغمبرؐ) ان لوگوں سے کہدے اللہ بس ہے گواہ مجھ میں اور تم میں[ز] وہ آسمانوں اور زمین کی (سب) چیزیں جانتا ہے (پارہ ۲۱ سورۂ عنکبوت رکوع ۶)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا

۱۴۸ اور (دنیا میں) کتنے جانور ایسے ہیں جو اپنی روزی لادے نہیں پھرتے[ح] اللہ تعالیٰ ان کو روزی دیتا ہے اور تم کو بھی (وہی دیتا ہے)

[ا] کسی طرح پیغمبروں کا کہنا نہیں مانتے گناہ نہیں چھوڑتے مکہ کو ام القری کہتے ہیں یعنی بستیوں کی ماں کیونکہ عرب کے۔۔۔ آس پاس کی بستیوں میں وہ بڑی بستی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہو تیرے مالک کی تقدیر یوں قرار پائی ہے کہ دنیا کی بستی کو اس وقت تک تباہ نہ کرے (یعنی قیامت اس وقت تک نہ آئے) جب تک ام القری یعنی مکہ میں ایک پیغمبر نہ بھیجے جو لوگوں کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اخیر تک مطلب یہ ہو کہ دنیا کا تمام ہونا اس وقت لکھا ہے جب اخیر زمانہ کے پیغمبر حضرت محمد علیہ السلام دنیا میں آئیں اور سارے دنیا والوں کو اللہ کا کلام پہنچ جائے اس کے بعد وہ نافرمانی اور ظلم پر کمر باندھیں ۱۲ [ب] اچھے اور برے سب کو اُسی نے پیدا کیا ۱۲ [ج] یا جو چاہتا ہے وہ اختیار کرتا ہے ۱۲ [د] کہ بغیر خدا کے حکم کے وہ کچھ کر سکیں بلکہ خود بندے اور ان کے کام سب خدا تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے ہیں البتہ ظاہر میں بندوں کو ایک اختیار معلوم ہوتا ہے جس پر عذاب اور ثواب کا مدار ہے لیکن فی الحقیقۃ یہ اختیار نہیں اس لئے کہ قضا و قدر کے سامنے مجبور ہیں اور اہل حدیث کا مذہب یہی ہے نہ وہ جبری ہیں کہ بندے کو بالکل مجبور کہیں نہ قدری ہیں کہ بندے کو بالکل مختار کہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ میں بحث کرنے کی ممانعت فرما دی ہے اور پہلی بدعت جو مسلمانوں میں ظاہر ہوئی اسی مسئلہ میں بحث تھی ۱۲ [ھ] یعنی پیدا بھی وہی کرتا ہے اور اختیار بھی اسی کا ہے اس کے سوا نہ کوئی پیدا کر سکتا ہے اور نہ کسی کو اختیار ہے جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ کسی نبی ولی کو اپنے کارخانہ میں اختیار نہیں دیا ہے بلکہ کل اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھے ہیں ۱۲ تفسیر کبیر و فوائد سلفیہ [و] مطلب یہ ہے کہ اگر یہ دل میں شرک اور کفر کا اعتقاد رکھیں اور ظاہر میں مسلمان ہو جائیں تو ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ چھپی اور کھلی سب باتیں جانتا ہے ۱۲ [ز] کہ میں اس کا سچا پیغمبر ہوں اور قرآن اس کا کلام ہے ۱۲ [ح] نہ اُٹھایا کرتے ہیں نہ کل کے لئے کچھ رکھ چھوڑتے ہیں ۱۲

وَإِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت رکوع ۶)

اور وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے[1]
(پارہ ۲۱ سورۂ عنکبوت رکوع ۶)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت رکوع ۶)

۱۴۹ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے بیشک اللہ تم سب کچھ جانتا ہے[2] (پارہ ۲۱ سورۂ عنکبوت رکوع ۶)

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۚ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ وَعْدَ اللّٰهِ ۚ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۱)

۱۵۰ اللہ تعالیٰ ہی کا اختیار تھا پہلے بھی (جب وہ مغلوب ہوئے) اور بعد بھی[3] اور اس دن (جب رومی غالب ہوں گے) مسلمان اللہ تعالیٰ کی مدد پر خوش ہو جائیں گے (جیسے آج مشرک خوش ہیں) وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ زبردست ہے رحم والا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تم اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا مگر اکثر لوگ (یہ بات) نہیں جانتے[4]
(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۱)

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۲)

۱۵۱ اللہ تعالیٰ ہی شروع میں پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم سب اس کے پاس لوٹ جاؤ گے
(پارہ ۲۱ سورہ روم رکوع ۲)

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۲)

۱۵۲ وہ زندے کو مردے سے[5] نکالتا ہے اور مردے کو زندے سے[6] اور زمین کو مرے پیچھے (پانی برسا کر) زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی[7] (مرے پیچھے قبر سے) نکالے جاؤ گے[8] (پارہ ۲۱ سورہ روم رکوع ۲)

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۳)

۱۵۳ اور جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے حکم میں ہیں[9]
(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۳)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

۱۵۴ (لوگو) اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے پھر تم کو روزی دی پھر تم کو مارے گا پھر تم کو جلائے گا کیا جن کو تم نے (خدا کا) شریک

---

[1] حدیث میں ہے کہ اگر تم جیسا چاہیئے ویسا اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرو تو پرندوں کی طرح تم کو روزی دے وہ صبح کو بھوکے اٹھتے ہیں پھر شام کو پیٹ بھرے اپنے گھونسلوں میں جاتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے ایک باغ میں گئے اور کھجوریں چن کر کھانے لگے فرمایا میں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا اور اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو کسریٰ اور قیصر کے برابر مجھ کو عطا فرمائے اے ابن عمر تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائیگا جو سال بھر کی روزی جمع کر رکھیں گے چھپا کر اور ان کو اللہ تعالیٰ پر پورا یقین نہ ہوگا تھوڑی دیر میں یہ آیت اُتری ۱۲ [2] وہ ہر ایک کی مصلحت سے واقف ہے کہ کس کے حق میں روزی فراغت سے دینا بہتر ہے اور کس کے حق میں اندازہ سے ۱۲ [3] جب وہ غالب ہوں گے اسی کا اختیار ہے یعنی فتح اور شکست اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس میں کسی کا بس نہیں چلتا وہ جس قوم کو چاہتا ہے غالب کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مغلوب کر دیتا ہے ۱۲ [4] کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ خلاف نہیں ہوتا یا اُن کو یقین ہی نہیں ہے کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے ۱۲ [5] آدمی و جانور کو نطفے اور انڈے سے ۱۲ [6] جیسے نطفہ اور انڈا آدمی اور جانور سے ۱۲ [7] جیسے زندہ مردے سے نکلتا ہے مردہ زندے سے تم بھی الخ [8] زمین سے پھر زندہ ہو کر تمہارا نکلنا کونسی تعجب کی بات ہے جب ہر روز یہی کارخانہ جاری ہے یا تو زمین ایسی مردہ ہوتی ہے کہ اس میں ہریالی کا نام نہیں نہ کوئی جاندار ہوتا ہے پانی برستے ہی طرح طرح کی سبزیاں اُگ آتی ہیں ہزاروں قسم کے جانور پیدا ہو جاتے ہیں ایسے قادر مطلق کے سامنے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ [9] اس کا حکم سب پر چلتا ہے جس کو چاہے جلائے جس کو چاہے مارے ۱۲۔

يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۴)

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۵)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۶)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمٰن رکوع ۱)

سمجھا ہے وہ ان کاموں میں سے کچھ بھی کرسکتے ہیں[1] یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے (کہیں) پاک اور برتر ہے۔

(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۴)

۱۵۵ اللہ تعالیٰ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے وہ بادل کو اُبھارتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس بادل کو (سارے) آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح سے چاہتا ہے (کبھی ہلکا کبھی گہرا) اور کبھی اس کو ٹکڑے ٹکڑے کردیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے اس میں سے مینہ (چھنکر) نکلتا ہے جب اپنے بندوں میں سے جن پر وہ چاہتا ہے یہ مینہ برساتا ہے تو وہ اُسی وقت خوش ہوجاتے ہیں[2] حالانکہ برسات پڑنے سے پہلے اُس سے (ذرا) اول ہی یہ لوگ برسات سے ناامید ہو چکے تھے[3]۔

(پارہ ۲۱ سورہ روم رکوع ۵)

۱۵۶ اللہ ہی نے تم کو کمزوری میں بنایا (یعنے بچپنے میں) پھر کمزوری کے بعد (جوانی کا) زور دیا پھر زور کے بعد کمزوری دی اور بوڑھا کردیا (بال سفید ہوگئے) وہ جو چاہتا ہے بناتا ہے اور وہ (آدمی کی تمام مصلحتیں) جانتا ہے قدرت والا ہے[4]

(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۶)

۱۵۷ اُسی اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بنایا جیسے تم دیکھتے ہو بن ستون کے (اُن کو کھڑا کیا) اور اسی نے زمین میں بھاری بھرکم پہاڑ رکھے ایسا نہ ہو وہ (چلنے میں) اِدھر اُدھر جھکے (ہچکولے کھائے) اور ہر قسم کے جانور اس میں پھیلائے[5] اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر (اُس پانی سے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اُگائیں (اے پیغمبر) ان کافروں سے کہدے اللہ تعالیٰ کی تو پیدا کی ہوئیں یہ چیزیں ہیں اب اس کے سوا دوسرے لوگوں نے[6] کیا پیدا کیا ہے مجھ کو دکھاؤ بات یہ ہے کہ یہ ظالم (کافر) کھلی گمراہی میں ہیں۔

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمٰن رکوع ۱)

[1] پیدا کرسکتے ہیں یا روزی دے سکتے ہیں یا کسی کو مار یا جلا سکتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ باتیں خاص اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جو کوئی کسی اور کی نسبت یہ سمجھے کہ اُن باتوں میں سے کوئی بات کرسکتا ہے تو وہ مشرک ہے ۱۲ [2] کہتے ہیں اب خدا کی رحمت آئی غلہ خوب پیدا ہوگا ارزانی ہوگی ۱۲ [3] اور ملول و مغموم تھے لیکن برسات پڑتے ہی فوراً خوشیاں منانے لگتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت معلوم ہوتی ہے کہ ایک طرفۃ العین میں کیا سے کیا ہوگیا یا تو سب کے چہرے اُترے ہوئے تھے یا ہر طرف رنگ رلیاں ہو رہی ہیں خوشی منائی جا رہی ہے ۱۲ [4] ایک حکیم نے کہا ہے آدمی پیدائش سے لے کر تیس برس تک بچہ ہے اور تیس سے چالیس تک جوان ہے اور چالیس سے ساٹھ برس تک آدمی ہے (یعنے جس کو آدمی کہنا چاہیئے اس عمر میں عقل اور سمجھ پوری ہوتی ہے) اور ساٹھ سے اسّی تک بوڑھا ہے اور اسّی کے بعد بھر بے کار ہوجاتا ہے حواس میں فرق آجاتا ہے عقل بھی کم ہوجاتی ہے ۱۲ [5] چرند اور پرند اور زمین کے اندر رہنے والے اور پانی میں رہنے والے ۱۲ [6] جن کو تم معبود سمجھتے ہو ۱۲ [7] کچھ ایک چیز بھی اُنہوں نے نہیں پیدا کی ۱۲

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمٰن رکوع ۲)

۱۵۸ بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانے برابر ہو پھر (فرض کرو کہ) وہ (ساتویں زمین یا کے نیچے) ایک پتھر میں ہو یا آسمان اور زمین میں (کہیں) ہو تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو (حساب بینے کے لئے) حاضر کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ (بڑی) باریک نظر والا خبردار ہے [۱]

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمٰن رکوع ۲)

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(پارہ ۲۱ سورۃ لقمٰن رکوع ۳)

۱۵۹ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب اسی کی ملک ہے) بے شک اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز اور تعریف کا سزاوار ہے [۲] اور اگر زمین میں سب درخت کے قلم بنائے جائیں اور سمندر سیاہی ہو اس کے بعد سات اور (ایسے) سمندر سیاہی بنیں جب بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہ ہوں [۳] بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمٰن رکوع ۳)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمٰن رکوع ۳)

۱۶۰ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی سچا (خدا) ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو (یہ مشرک) پکارتے ہیں وہ (سب) (جھوٹے معبود) ہیں [۴] اور (دوسرے) یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی (سب سے) بلند اور (سب سے) بڑا ہے [۵]

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمٰن رکوع ۳)

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

(پارہ ۲۱ سورۃ لقمان رکوع ۴)

۱۶۱ اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت (کب آئے گی) اور وہی پانی برساتا ہے اور وہی جانتا ہے ماں کے پیٹ میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) اور کسی کو معلوم نہیں کل وہ کیا کریگا (اچھے کام یا برے کام) اور (اللہ تعالیٰ کے سوا) کوئی نہیں جانتا وہ کس ملک (کس سرزمین) میں مرے گا بیشک (یہ باتیں) اللہ ہی جانتا ہے اس کو سب خبر ہے [۶]

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمان رکوع ۴)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ

۱۶۲ اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش

---

[۱] اس سے کوئی چیز چھپ یا چھٹ نہیں سکتی گو کتنی ہی چھوٹی ہو اور کتنی ہی دور ہو کتنی ہی پوشیدہ مقام میں کہ تحت الثریٰ میں ہو ۱۲ [۲] اللہ تعالیٰ کے سوا سب محتاج اور عاجز بندے ہیں ایک نہ ایک عیب ان میں موجود ہے ہر عیب سے پاک ہونا اور ہر ایک تعریف کے لائق ہونا یہ اسی پروردگار کا خاصہ ہے ۱۲ [۳] اس کی قدرت کے کام اور عجائبات جو لکھے جائیں ۱۲ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتیں اور اس کے کام اور عجائبات بے انتہا ہیں اور دنیا کے تمام درختوں کے قلم اور سات سمندر انتہار کھتے ہیں اور جو چیز بے انتہا ہو وہ انتہا والی سے ختم نہیں ہو سکتی گو انتہا والی چیز کتنی ہی بڑی ہو کہتے ہیں یہود کے عالموں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تم کہتے ہو کہ ہم کو تھوڑا علم ملا ہے حالانکہ ہم کو تورات ملی اس میں ہر چیز کا بیان ہے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ [۴] ان سے خاک کچھ نہیں ہو سکتا یہ سب قدرتیں اللہ تعالیٰ کی ہیں ۱۲ [۵] اس کی ذات مقدس سب سے اوپر یعنی عرش عظیم پر ہے اور اس کی شان نہایت بڑی ہے ۱۲ [۶] صحیحین میں ہے کہ غیب کی پانچ کنجیاں ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے پھر بیان کیا ان پانچوں باتوں کو کہتے ہیں حارث نے آنحضرت صلعم سے پوچھا میری بی بی حاملہ ہے بتلائے اس کو لڑکا ہوگا یا لڑکی اور میرے ملک میں قحط ہو رہا ہے فرمائیے بارش کب برسے گا اور مجھے معلوم ہے جہاں میں پیدا ہوا لیکن یہ فرمائیے کہ کہاں مروں گا اس وقت یہ آیت اتری حضرت عائشہ نے کہا جو یہ سمجھے کہ آنحضرتؐ غیب کی کنجیاں جانتے تھے اس نے بڑا بہتان کیا جب پیغمبروں کو یہ باتیں معلوم نہ ہوں تو ان سڑی دھوتی باندھنے والے پنڈتوں اور نجومیوں کو یہ باتیں کہاں سے معلوم ہو سکتی ہیں ۱۲

اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ٥ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ٥ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ٥ الَّذِيْ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ (پارہ ۲۱ سورۃ السجدۃ رکوع ۱)

پر چڑھا[۱] اس کے سوا نہ کوئی تمہارا سرپرست ہے نہ سفارشی[۲] کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے وہ آسمان سے لے کر زمین تک سب کام چلاتا ہے[۳] پھر یہ سب کام اس دن میں جو تمہارے حساب سے ہزار برس کا ہوگا اللہ تعالیٰ تک چڑھ جائیں گے[۴] یہی تو وہ خدا ہے

جو (چھپی اور کھلی (سب باتیں)

جانتا ہے زبردست

رحم والا جس نے ہر چیز کو

بہت خوبصورتی سے بنایا

(پارہ ۲۱ سورۂ سجدہ رکوع ۱)

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا (پارہ ۲۱ سورۃ السجدۃ رکوع ۲)

اور[۱۶۳] اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت کرتے۔

(پارہ ۲۱ سورۂ سجدہ رکوع ۲)

وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ط (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب رکوع ۷)

اور[۱۶۴] اللہ تعالیٰ کو تو سچی بات کہنے میں کوئی شرم نہیں[۵]

(پارہ ۲۲ سورہ احزاب رکوع ۷)

اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ٥ (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب رکوع ۷)

اگر[۱۶۵] تم کسی چیز کو کھول کر کہو (یا دل میں) اس کو چھپاؤ تو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے[۶]

(پارہ ۲۲ سورۂ احزاب رکوع ۷)

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ط وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ٥

(پارہ ۲۲ سورۃ السبا رکوع ۱)

وہ[۱۶۶] جانتا ہے جو زمین کے اندر رہتا ہے[۷] اور جو زمین سے نکلتا ہے[۸] اور جو آسمان سے اترتا ہے[۹] اور جو آسمان میں چڑھ جاتا ہے[۱۰]

اور وہی مہربان ہے

بخشنے والا

(پارہ ۲۲ سورۂ سبا رکوع ۱)

عٰلِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ

غیب[۱۶۷] کی باتیں جانتا ہے اس سے ذرہ برابر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ذرے سے چھوٹی اور نہ بڑی مگر وہ کھلی کتاب

---

[۱] اس کی تفسیر اوپر کئی بار گذر چکی ہے اہل حدیث کا یہی اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے جدا اپنے تخت یعنی عرش پر جلوہ گر ہے امام ابن قیم نے اعلام الموقعین میں فرمایا کہ اس کا انکار تہرب کیا گر جہمیہ نے اور معتزلہ نے بھی جہمیہ کی پیروی کی شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا کہ جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے اہل کلام والوں نے اہل حدیث پر زبان درازی کی اور ان کو مجسمہ اور مشبہ قرار دیا اور حالانکہ عقلاً اور نقلاً وہ خود خطا پر ہیں ۱۲ [۲] اللہ تعالیٰ سفارشی نہیں ہو سکتا کیونکہ سفارش اس سے کی جاتی ہے جو اپنے سے زیادہ قدرت رکھتا ہو اور اللہ سے زیادہ کوئی قدرت نہیں رکھتا سب اس کے غلام اور اس کے سامنے محض عاجز ہیں تو سفارشی سے مددگار مراد ہے ۱۲ [۳] یا اس کا حکم آسمان سے لے کر زمین تک چلتا ہے ۱۲ [۴] اس کے حضور میں دنیا کے تمام معاملات اس دن پیش ہوں گے ایک آیت میں یوں ہے کہ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا مراد قیامت کا دن ہے اور یہ آیت اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ معاملات کی پیشی اس دن کے ایک حصے میں ہوگی جو ہزار برس کا ہوگا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام اس تک چڑھائے جاتے ہیں یعنے فرشتے ایک دن میں اس تک پہنچ جاتے ہیں اگر آدمی اے کر چڑھے تو ہزار برس میں پہنچے کیونکہ آسمان تک زمین سے پانسو برس کی راہ ہے پھر آسمان کا دل پانسو برس کی راہ ہے۔ ۱۲ [۵] یہ آیت اس وقت اتری جب حضرت زینب رضہ کے ولیمہ میں آپ نے صحابہ کو بلایا وہ کھانا کھا چکے لیکن باتیں کرتے ہوئے وہیں بیٹھے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرم سے کچھ نہ فرما سکے یہاں تک کہ آپ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے پھر آئے تو دیکھا وہ لوگ بیٹھے ہیں پھر تشریف لے گئے اور دریافت کرایا جب وہ لوگ اٹھ گئے تو آپ تشریف لائے اور حضرت زینب رضہ کے ساتھ رات گذاری یہ جب پردے کا حکم اترا تو ایک شخص کہنے لگا آپ ہم کو اپنی چچازاد بہنوں سے ملنے سے روکتے ہیں ہم آپ کے بعد ان سے نکاح کریں گے تب یہ آیت اتری ۱۲

[۷] مثلاً بیج خزانہ وغیرہ ۱۲ [۸] مثلاً درخت جانور وغیرہ ۱۲ [۹] مثلاً پانی اور رزق اور فرشتہ وغیرہ ۱۲ [۱۰] مثلاً فرشتہ یا آدمی کا عمل یا دعا وغیرہ ۱۲

وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ السّبا رکوع ۱)

(لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے

(پارہ ۲۲ سورۃ سبا رکوع ۱)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ السّبا رکوع ۴)

[۱۶۸] (اے پیغمبرؐ) کہہ دے میرا مالک جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے لیکن اکثر لوگ (اس مصلحت کو) نہیں جانتے [۱]

(پارہ ۲۲ سورۃ سبا رکوع ۴)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ السّبا رکوع ۵)

[۱۶۹] (اے پیغمبرؐ) کہہ دے میرا مالک جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں سے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اس کے لئے روزی تنگ کر دیتا ہے اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو وہ اس کا بدلہ دیگا [۲] اور وہ سب روزی دینے والوں میں اچھا روزی دینے والا ہے

(پارہ ۲۲ سورۃ سبا رکوع ۵)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ السّبا رکوع ۶)

[۱۷۰] کہہ دے میرا مالک حق بات (پیغمبروں کے دل میں) ڈالتا چلا جاتا ہے غیب کی باتوں کو وہ خوب جانتا ہے (پارہ ۲۲ سورۃ سبا رکوع ۶)

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۱)

[۱۷۱] اللہ تعالیٰ اپنی رحمت جو لوگوں پر کھول دے تو اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو روک رکھے تو اس کا کوئی کھولنے والا نہیں اور وہی زبردست ہے حکمت والا [۳]

(پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۱)

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۲)

[۱۷۲] اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ہوائیں چلائیں وہ ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں پھر اس بادل کو ہم مردہ شہر کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر اس کی وجہ سے ہم زمین کو مرے بعد جلاتے ہیں [۴] اسی طرح جی اٹھنا ہے [۵] جو شخص عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ تعالیٰ ہی کی ہے [۶] پاکیزہ کلمہ (لا الہ الا اللہ) اس تک چڑھ جاتا ہے اور نیک کام اس کو چڑھاتا [۷]

(پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۲)

[۱] تو روزی فراغت سے ملنا اس کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ راضی ہے اس میں جو حکمت ہے وہ اسی کو معلوم ہے بہتوں کو روزی فراغت سے امتحان کیلئے دیجاتی ہے کہ اگر وہ زیادہ شرارت کریں خدا سے غافل ہو جائیں پھر آخرت میں سخت عذاب میں گرفتار ہوں ۱۲ [۲] حدیث میں ہے کہ بندہ جو خرچ کرے اللہ تعالیٰ اس کا عوض دیگا سوائے گناہ کے خرچ کے ایک حدیث میں ہے صبح کو ایک فرشتہ دعا کرتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے یا اللہ رکھ چھوڑنیوالے کا مال تلف کر دے ایک حدیث میں ہے ہر دن میں ایک نحوست ہے تو صدقہ دے اس کی نحوست دفع کر دے ۱۲ [۳] رحمت سے مراد پانی رزق روزی ہے ابن عباسؓ نے کہا توبہ کا دروازہ ۱۲ [۴] جہاں کی زمین مردہ ہوتی ہے نہ وہاں گھانس نہ سبزہ بالکل سوکھی ۱۲ [۵] طرح طرح کی سبزیاں اور پھل اس میں سے نکلتے ہیں ۱۲ [۶] ابن مسعودؓ نے کہا پہلے ایک فرشتہ آسمان اور زمین کے بیچ میں کھڑا ہو کر صور پھونکیگا ساری خلقت مرجائے گی مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وہ رہ جائیگا پھر عرش کے تلے سے ایک پانی برسے گا اور سب لوگ زندہ ہو جائیں گے ان کے گوشت اور جسم اگ آئیں گے ۱۲ [۷] اسی سے عزت مانگنا چاہیے قتادہ نے کہا معنی یہ ہے اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے عزت حاصل کرے ۱۲ [۸] یعنی کلمہ نیک عمل کی وجہ سے چڑھتا ہے اگر اعمال اچھے نہوں تو یہ کلمہ خداوند کریم کی بارگاہ تک چڑھنے نہیں پاتا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور نیک عمل کو خدا کی بارگاہ تک کلمہ طیبہ چڑھاتا ہے یعنی اگر ایمان نہ ہو تو نیک عمل کچھ کام نہیں آتے ۱۲

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۲)

اور اللہ تعالیٰ نے تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہاری نسل) نطفے سے پھر تم کو جوڑا جوڑا بنا یا (ایک مرد ایک عورت) اور کسی عورت کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر خدا کو معلوم ہے اور نہ کسی عمر والے کو زیادہ عمر ملتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (یہ سب) لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے[۱] بے شک اللہ تعالیٰ پر یہ (عمر کا گھٹانا بڑھانا) آسان ہے

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۲)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۲)

وہ رات (کے ایک حصے) کو دن میں شریک کر دیتا ہے اور دن (کے ایک حصے) کو رات میں شریک کر دیتا ہے اور سورج اور چاند کو اسی نے کام میں لگا دیا ہے دونوں ایک مقرر وقت پر چل رہے ہیں یہی اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اسی کی بادشاہت ہے

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۲)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۳)

(لوگو) تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو[۲] اور اللہ تعالیٰ ہی بے پرواہ ہے خوبیوں والا اگر وہ چاہے تو تم کو (ابھی ابھی) فنا کر دے اور (تمہارے بدل) نئی خلقت پیدا کرے[۳] اور اللہ پر یہ بات کچھ مشکل نہیں

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۳)

اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ

(پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۳)

بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کو (حق بات) سن لینے کی توفیق دیتا ہے اور تو ان لوگوں کو نہیں سنا سکتا ہے جو قبروں میں ہیں[۴]

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۳)

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۵)

بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے وہ تو دلوں کی بات بھی جانتا ہے

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۵)

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

آسمانوں اور زمین کو بے شک اللہ تعالیٰ ہی تھامے ہوئے ہے وہ ٹل نہیں سکتے اور جو کہیں ٹل جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے[۵] بے شک اللہ

---

[۱] یا اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ ازل میں کر چکا ہے اس فیصلے کے مطابق ہر شخص کی عمر کم و بیش ہوتی ہے کہتے ہیں عمر کا کم زیادہ ہونا اسباب سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے موافق ہوتا ہے ۱۲ [۲] ہر بات میں ہر وقت ہم کو اللہ تعالیٰ کی احتیاج ہے یہاں تک کہ ہمارا وجود اور بقا بھی اس کا محتاج ہے ۱۲ [۳] جو اس کی اطاعت کرے اور نافرمانی سے باز رہے ۱۲ [۴] مردوں سے مراد وہ کافر ہیں جو اپنے کفر اور شرارت پر جمے ہوئے ہیں ان کو مردوں کی تشبیہ دی جیسے مردوں کو بات کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا اسی طرح ان کافروں کو پیغمبر کا سمجھانا اثر نہیں کرتا اس آیت سے ان لوگوں نے دلیل پکڑی ہے جو کہتے ہیں مردے نہیں سنتے اہل حدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ اس میں اسماع کی نفی ہے نہ سماع کی یعنی مردوں سے جواب لینا اور ان کو کوئی بات قبول کرا دینا یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے ---- ۱۲ [۵] کہتے ہیں حضرت موسیٰ کے دل میں یہ آیا کہ اللہ جل جلالہ آرام فرماتا ہے یا نہیں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ ان کے پاس بھیجا اس نے تین دن تک حضرت موسیٰ کو سونے نہ دیا پھر چوتھے دن ان کے دونوں ہاتھوں میں دو شیشیاں دیں اور ان سے کہا کہ ان کو تھامے رہنا وہ اونگھنے لگے یہاں تک کہ سو گئے اور شیشیاں ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گئیں تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ اگر میں سوتا تو آسمان اور زمین کو کون تھامتا صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ سونا اس کی شان کے لائق ہے ۱۲

حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۵)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۵)

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ یٰسٓ رکوع ۱)

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰسٓ رکوع ۵)

بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰسٓ رکوع ۵)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۭ

(پارہ ۲۳ سورۃ والصّٰفّٰت رکوع ۱)

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِۨ الْكَوَاكِبِ ۙ (پارہ ۲۳ والصّٰفّٰت رکوع ۱)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۗءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ صٓ رکوع ۳)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

(پارہ ۲۳ سورۂ صٓ رکوع ۵)

تحمل والا ہے بخشنے والا[1]

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۵)

۱۷۹ اور اللہ تعالیٰ کچھ ایسا نہیں ہے جو آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز بھی اس کو تھکا سکے وہ (سب) جانتا ہے اور ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے[2]

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۵)

۱۸۰ بے شک ہم ہی مُردوں کو جلائیں گے اور جو (نیک) کام وہ آگے بھیج چکے اور نشانیاں ہم ان کو لکھ لیتے ہیں اور ہم نے ہر چیز ایک روشن کتاب (لوح محفوظ) میں جوڑ لی ہے[3]

(پارہ ۲۲ سورۂ یٰسین رکوع ۱)

۱۸۱ اور جسے ہم (زیادہ) عمر دیتے ہیں اس کی بناوٹ الٹ دیتے ہیں[4] کیا ان کو عقل نہیں ہے[5] (پارہ ۲۳ سورۂ یٰسین رکوع ۵)

۱۸۲ کیوں نہیں وہ بڑا پیدا کرنے والا بڑے علم والا ہے اس کی تو یہ شان ہے جب کوئی چیز (بنانا) چاہتا ہے تو اسے فرما دیتا ہے ہو جا وہ ہو جاتی ہے[6]

(پارہ ۲۳ سورۂ یٰسین رکوع ۵)

۱۸۳ جو آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہے ان کا مالک اور سورج جہاں جہاں سے نکلتا ہے ان کا مالک[7]

(پارہ ۲۳ سورۂ والصفت رکوع ۱)

۱۸۴ ہم نے نزدیک والے (پہلے) آسمان کو آراستہ کیا تاروں سے جو بن دی[8]

(پارہ ۲۳ سورہ والصفت رکوع ۱)

۱۸۵ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اس کو بے کار (بے فائدہ) نہیں بنایا یہ کافروں کا خیال ہے[9] تو کافروں کی دوزخ سے خرابی ہونے والی ہے[10]

(پارہ ۲۳ سورۂ ص رکوع ۳)

۱۸۶ وہ آسمان اور زمین کا اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے سب کا مالک ہے زبردست بہت بخشنے والا[11] (پارہ ۲۳ سورۂ ص رکوع ۵)

---

[1] ہزاروں گناہ دیکھتا ہے پر جلدی مواخذہ نہیں کرتا ۱۲ [2] کسی کی کیا طاقت جو رتی برابر اس کے حکم سے باہر نکل سکے ۱۲ [3] نشانیوں سے یہ مراد ہے کہ آدمی کوئی ایسی نیکی کر جائے جس کا ثواب مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے جیسے علم دین کی کتاب چھوڑ جائے جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں ۱۲ [4] کوئی چیز نہیں چھوڑی ۱۲ [5] بڑھاپے میں ہر ایک قوت کم ہونے لگتی ہے ہاتھ پاؤں دماغی طاقتیں سب میں ضعف آجاتا ہے یہاں تک کہ بہت بوڑھا ہو کر آدمی ویسا ہی کمزور ہو جاتا ہے جیسے بچپنے میں تھا ۱۲ [6] جو ایسے ایسے انقلاب کرتا ہے بچپنے سے جوانی جوانی سے بڑھاپا وہ مُردوں کو بھی جلا سکتا ہے ۱۲ [7] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ ہر چیز دنیا میں موجود ہونے سے پہلے بھی ایک طرح کا وجود یعنی وجود علمی رکھتی تھی جب تو اس کو شئے فرمایا کیونکہ معدوم کو شئے نہیں کہہ سکتے ۱۲ [8] سورج سال بھر تک ہر روز ایک نئے مقام سے نکلتا ہے اور ہر ایک کو مشرق کہتے ہیں گویا تین سو پینسٹھ مشرقیں ہوئیں اسی طرح سورج ڈوبنے کے مقام کو مغرب کہتے ہیں وہ بھی تین سو پینسٹھ ہیں اور مغرب کا ذکر نہیں کیا کیونکہ جو مشرق کا مالک ہے وہی مغرب کا بھی مالک ہوگا۔ دوسرے یہ کہ مشرق اشرف ہے کیونکہ وہاں سے نور پھیلتا ہے اور مغرب سے تاریکی پھیلتی ہے اس لئے اسی کو بیان کیا ۱۲ [9] تارے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے سبز اطلسی زمرد میں ہیرے جڑے ہوئے ہوں ۱۲ [10] یعنی مکہ کے کافروں کا جن کا اعتقاد یہ تھا کہ ہم لوگ خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا خدا نے ہم کو بے فائدہ بنایا ہے آخرت اور عذاب ثواب کوئی چیز نہیں ہے۔ یونان کے حکیموں میں بھی بعضوں کا اعتقاد یہ تھا کہ معاذ اللہ خدا نے ایک مدت راحت اور آرام میں صرف کی پھر بیکاری کا دھندا یہ عالم پیدا کیا لوگ یوں ہی مرتے ہیں دوسرے پیدا ہوتے ہیں پروردگار ان کا تماشا دیکھتا ہے عذاب ثواب کوئی بات نہیں ہے ۱۲ [11] مرنے کے بعد جب دوزخ میں پڑیں گے اس وقت معلوم ہوگا کہ ہم بیکار پیدا ہوئے تھے یا کسی کام کے لئے ۱۲ [12] قہاری اور غفاری دونوں اس کی صفتیں ہیں مومنین کے لئے غفار ہے اور کافروں کے لئے قہار اور گناہگاروں کے لئے ستار سبحان اللہ ۱۲

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۱)

۱۸۷ بے شک جو شخص جھوٹا ناشکرا ہے اللہ تعالیٰ اس کو راہ پر نہیں لگاتا۔

(پارہ ۲۳ سورۂ زمر رکوع ۱)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۱)

۱۸۸ اُس نے آسمان اور زمین حکمت کے ساتھ بنائے رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا۔ ایک ٹھہری ہوئی مدت (قیامت) تک سب چل رہے ہیں سُن لو وہی زبردست ہے بڑا بخشنے والا[۱] اُس نے تم (سب) کو ایک شخص سے بنایا[۲] پھر اُسی میں سے اُن کا جوڑا نکالا[۳] اور تمہارے لئے آٹھ طرح کے چوپائے جانور اُتارے[۴] وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے بناتا ہے تین تین اندھیروں میں[۵] یہی اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اُسی کی بادشاہت ہے (وہی حاکم ہے) اُس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں اس پر بھی تم کہاں پھرے جا رہے ہو[۶]

(پارہ ۲۳ سورۂ زمر رکوع ۱)

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۚ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۱)

۱۸۹ اگر تم ناشکری کرو تو اللہ تعالیٰ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں[۹] اور وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری پسند نہیں کرتا[۸] اور جو تم اُس کا شکر کرو تو وہ اُس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے

(پارہ ۲۳ سورۂ زمر رکوع ۱)

وَعْدَ اللّٰهِ ۚ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۲)

۱۹۰ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ (اپنا) وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

(پارہ ۲۳ سورۂ زمر رکوع ۲)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۳)

۱۹۱ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے اس (کے ذریعے) سے رستہ دکھلاتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ بھٹکا دے اُس کو کوئی راہ پر لانے والا نہیں۔

(پارہ ۲۳ سورۂ زمر رکوع ۳)

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۚ (پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۴)

۱۹۲ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے (محمدؐ) کے لئے کافی نہیں ہے[۹]

(پارہ ۲۴ سورۂ زمر رکوع ۴)

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ

۱۹۳ اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اُس کو کوئی راہ پر نہیں لگا سکتا اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ پر لگائے اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا

---

[۱] اگلی آیت میں اپنے تئیں قہار فرمایا اس میں غفار دونوں اس کی صفتیں ہیں [۲] یعنی آدم کی نسل سے ۱۲ [۳] یعنی حضرت حوا کو جو آدم کی بائیں پسلی سے نکلیں ۱۲ [۴] جن کا ذکر سورۂ انعام میں گذر چکا ہے دو اونٹ میں سے نر اور مادہ اور دو گائے بیل اور دو بکری بکرا اور دو بھیڑ بھیڑا بھیڑی ۱۲ [۵] پیٹ کا اندھیرا رحم کا اندھیرا جھلی کا اندھیرا جو بچے پر لپٹی ہوتی ہے بعضوں نے کہا جھلی کا اندھیرا رحم کا اندھیرا رات کا اندھیرا بعضوں نے کہا باپ کی پشت کا اندھیرا عورت کے پیٹ کا اندھیرا رحم کا اندھیرا ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے یعنی پہلے نطفہ ہوتا ہے اور خون کی پھٹکی پھر لوتھڑا پھر گوشت کا بچہ جس میں ہڈیاں وغیرہ بنتی ہیں ۱۲ [۶] اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرتے ہو ۱۲ [۷] تمہاری ناشکری سے اُس کا کوئی نقصان نہ ہوگا تم ہی تباہ ہوگے ۱۲ [۸] گو ہر کام اس کی تقدیر اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے بعضوں نے کہا بندوں سے اچھے بندے مراد ہیں ۱۲ [۹] دشمن کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈرایا کہ تم اس نصیحت سے باز آؤ ورنہ ہمارے ہاتھوں سے تم کو سخت تکلیف پہنچے گی اُس وقت یہ آیت اُتری یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندے پیغمبر کا حامی ہے اُس کی حمایت کافی ہے ۔ ۱۲

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۴)

کیا اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ہے [1]

(پارہ ۲۴ سورۂ زمر رکوع ۴)

حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۴)

۱۹۴ اللہ تعالیٰ مجھ کو بس کرتا ہے اُسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں [2]

(پارہ ۲۴ سورۂ زمر رکوع ۴)

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا الاية ۔ (پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۵)

۱۹۵ اللہ تعالیٰ جانوں کو مرتے وقت (اپنے پاس) اُٹھا لیتا ہے۔ آخر آیت تک

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۵)

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۵)

۱۹۶ آسمان اور زمین (سب) میں اُسی کا راج ہے پھر (مرنے کے بعد بھی) تم کو اُسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے [3]

(پارہ ۲۴ سورۂ زمر رکوع ۵)

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۵)

۱۹۷ کیا ان کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) تنگی سے دیتا ہے بیشک [4] اس میں ایماندار لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں [5]

(پارہ ۲۴ سورۂ زمر رکوع ۵)

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۶)

۱۹۸ اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخشدیتا ہے [6] بیشک وہی (بڑا) بخشنے والا مہربان ہے

(پارہ ۲۴ سورۂ زمر رکوع ۶)

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ؗ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۶)

۱۹۹ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے اور ہر چیز اُسی کے سپرد ہے [7] آسمان اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں [8]

(پارہ ۲۴ سورۂ زمر رکوع ۶)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ

۲۰۰ اور ان کافروں نے اللہ تعالیٰ کا جیسا مرتبہ تھا ویسا مرتبہ نہیں سمجھا اور (وہاں تو یہ حال ہے) کہ قیامت کے دن ساری زمینیں اُس کی مٹھی میں ہونگی [9]

---

[1] وہ سب سے زبردست ہے اپنے دشمنوں سے ایک دن ضرور بدلہ لے گا ۱۲ [2] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو قائل کیا کہ تم جن دیوتاؤں کو پوجتے ہو نہ انہوں نے آسمان زمین بنایا نہ اُن کو کوئی اختیار ہے نفع یا نقصان پہنچانے کا پھر کیا سمجھ کر اُن کی پوجا کرتے ہو [3] یعنی اس کے بے حکم کوئی کسی کی سفارش نہیں کر سکتا اور نہ اُس کی سفارش کچھ کام آسکتی ہے اور اس کا حکم ہونے کے بعد سفارش کرنا یہ اور بات ہے گویا یہ سفارش بھی نہیں ہے بلکہ حکم کی تعمیل ہے جیسے کوئی غلام اپنے مالک کی مرضی پاکر اس کے اشارے سے کسی کی سفارش کرے وہ بھی ڈرتے ڈرتے بے انتہا عاجزی کے ساتھ ۱۲ [4] یعنی روزی کی کمی بیشی میں ۱۲ [5] روزی کا معاملہ عجیب معاملہ ہے نہ اس میں علم اور عقل پر مدار ہے نہ کوشش اور محنت کو دخل ہے بہت سے عقلمند لوگ رات دن فکر معاش میں مصروف رہتے ہیں مگر پھر بھی ان کو دولت نہیں ملتی اور بہت سے نادان بے فکر لوگ ہزار ہا روپیہ کے مالک ہیں صاف پروردگار کی قدرت اس معاملہ میں معلوم ہوتی ہے ۱۲ [6] کہتے ہیں جب اسلام کا غلبہ ہو گیا تو بعضے کافر جنہوں نے بڑے بڑے قصور کئے تھے ڈرے کہ اگر ہم مسلمان بھی ہوں تو کیا فائدہ ہمارا قصور معاف ہونا مشکل ہے اس وقت یہ آیت اُتری بعضوں نے کہا وحشی قاتل حمزہ رضؓ کے باب میں اُتری بعضوں نے کہا اُن لوگوں کے باب میں جو اسلام سے مرتد ہو گئے تھے ۱۲ [7] وہ جس طرح سے چاہے اس میں تصرف کرتا ہے اس آیت سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ بُرائی بھلائی سب کا خالق اللہ ہی ہے ۱۲ [8] یہ آسمان اور زمین کے خزانے اُس کے پاس ہیں آسمان کے خزانے بارش اور زمین کے خزانے پیداوار بعضوں نے کہا خزانوں سے یہ کلمے مراد ہیں سبحان اللہ وبحمدہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا الہ الا اللہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ایک حدیث میں ایسا ہی وارد ہے ۱۲ [9] ابن عباس رضؓ سے بسند صحیح منقول ہے کہ زمینیں سات ہیں جیسے اُوپر گذر چکا ہے ایک صحیح حدیث میں ہے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لیگا قیامت کے دن اس کو ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا ۱۲

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۷)

اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ پر لپٹے ہوں گے [ا] یہ لوگ جن کو اُس کا شریک بناتے ہیں اُس کی ذات اُن سے (کہیں) پاک اور برتر ہے
(پارہ ۲۴ سورۂ زمر رکوع ۷)

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۱)

۲۰۱ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا بڑا فضل کرنے والا [۲] اُس کے سوا کوئی سچّا معبود نہیں ہے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے [۳]
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۱)

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۲)

۲۰۲ بلند درجے والا ہے [۴] عرش کا مالک وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے اختیار سے وحی بھیجتا ہے
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۲)

يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۲)

۲۰۳ اللہ تعالیٰ تو آنکھوں کی چوری (تک [۵]) اور جو باتیں دل چھپاتے ہیں [۶] جانتا ہے۔
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۲)

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۲)

۲۰۴ اور اللہ تعالیٰ سچّا فیصلہ کرتا ہے اور جن (دیوتاؤں) کو یہ کافر اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (اُن میں جان ہی کہاں ہے)، بیشک اللہ ہی ہے جو (سب) سنتا ہے دیکھتا ہے۔
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۲)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۴)

۲۰۵ بیشک جو بے لحاظ (حد سے بڑھ جانے والا) جھوٹا ہوتا ہے اللہ اُس کو کبھی راہ پر نہیں لاتا [۷] (پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۴)

وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۴)

۲۰۶ اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا [۸]
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۴)

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۴)

۲۰۷ اور جس کو اللہ تعالیٰ بھٹکا دے اُس کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۴)

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۴)

۲۰۸ جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں اور شک میں پڑے ہیں اُن کو اللہ اُسی طرح بھٹکا دیتا ہے۔
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۴)

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۴)

۲۰۹ جو کوئی غرور والا اینٹھو ہے اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر اُسی طرح مُہر لگا دیتا ہے [۹]
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۴)

[ا] صحیحین میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بادشاہ کہاں گئے ابن عمرؓ کی روایت میں ہے اب کہاں ہیں زبردست بادشاہ کہاں ہیں تکبر کرنے والے کہاں ہیں زمین کے بادشاہ ۱۲ [۲] مسلمانوں کے گناہ بخشتا ہے جو کوئی توبہ کرے اس کی توبہ قبول کرتا ہے کافروں اور مشرکوں کو سخت سزا دیتا ہے بعضوں نے ذی الطول کا یوں معنی کیا ہے بڑی گنجائش والا ۱۲ [۳] حدیث میں ہے جو کوئی صبح کو حم تنزیل الکتاب سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ شام تک (ہر بلا سے) محفوظ رہے گا اور جو کوئی شام کو پڑھ لے وہ صبح تک محفوظ رہے گا ۱۲ [۴] یا فرشتوں اور پیغمبروں اور مومنین کے درجے بلند کرنے والا ۱۲ [۵] یعنی دزدیدہ نگاہ تک کو پہچانتا ہے بعضوں نے کہا کہ آنکھ کی چوری سے یہ مراد ہے کہ کسی مسلمان پر اس کا عیب کرنے کے لئے آنکھ مارنا یا آنکھ سے کوئی اشارہ کرنا ابن عباسؓ نے کہا مراد یہ ہے کہ نامحرم عورت کو اس وقت دیکھنا جب لوگ اپنی نگاہ اور طرف کئے ہوں اور جب اس کی طرف نگاہ ہو تو اُن کے دکھلانے کے لئے آنکھ نیچی رکھنا ۱۲ [۶] دل میں جو گناہ کا وسوسہ آتا ہے ۱۲ [۷] اس کا کام اور مقصد اللہ پورا نہیں ہونے دیتا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر موسیٰؑ جھوٹا ہے تو خود بخود اس کا جھوٹ کھل جائیگا ناحق خون کرنے سے کیا فائدہ اور جو سچا ہے تو . . . تم تباہ ہوگے اور موسیٰؑ کا ضرور غلبہ ہوگا ۱۲ [۸] کہ بے قصوروں کو تباہ کر دے بلکہ وہ قصور پر قصور کئے جاتے ہیں اور پروردگار درگذر کرتا جاتا ہے جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اُس وقت عذاب اُترتا ہے ۱۲ [۹] یہ اشارہ ہے فرعون کی طرف وہ بھی مغرور اینٹھو تھا مہر لگا دینے سے یہ مطلب ہے کہ حق بات اُس کے دل پر اثر نہیں کرتی ۱۲

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۶)

۲۱۰ اور کچھ نہیں ہم تو دنیا کی زندگی میں (بھی) اپنے پیغمبروں اور ایمانداروں کی مدد کرتے ہیں لہ اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (اس دن بھی اُن کی مدد کریں گے)
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۶)

اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۷)

۲۱۱ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے رات کو تمہارے آرام کے لئے اور دن کو (ہر چیز کا) دکھلانے والا سے بنایا ہے وہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے پر اکثر لوگ (اس کے فضل کا) شکر نہیں کرتے سے (لوگو) یہی تو اللہ تعالیٰ ہے تمہارا مالک ہر چیز کا پیدا کرنے والا اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے
پھر تم کدھر
بہکے جاتے ہو
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۷)

اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۷)

۲۱۲ اللہ تو وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو رہنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور اُسی نے تمہاری شکلیں بنائیں ہے اور (کیسی) اچھی شکلیں بنائیں اور ستھری چیزیں تم کو کھانے کو دیں شہ یہی اللہ تو ہے جو تمہارا مالک ہے وہ بڑی برکت والا ہے سارے جہان کا پالنے والا
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۷)

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِينَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۸)

۲۱۳ اللہ تو کافروں کو ایسا ہی بھٹکا دیتا ہے لہ
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۸)

اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعٰمَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۹)

۲۱۴ اللہ تو وہی ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے جانور بنائے اس لئے کہ تم ان میں سے کسی پر سواری کرو ہے اور کسی کو کھاؤ شہ اور تم کو ان جانوروں میں فائدے ہیں اور اس لئے کہ تم ان جانوروں پر (چڑھ کر) تمہارے دل میں جو مطلب ہے لہ اُس تک پہنچ جاؤ اور تم ان جانوروں (پر خشکی میں) اور جہاز پر لد کر پھرتے ہو۔
(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۹)

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِنْ أَكْمَامِهَا

۲۱۵ قیامت (کب آئے گی) اس کا علم خدا ہی کے حوالے ہے لہ اور کوئی پھل اپنے گابھوں (غلافوں) میں سے نہیں نکلتے اور (اسی طرح)

لہ اخیر میں کافروں پر غالب ہوتے ہیں لہ اس کی روشنی میں ہر چیز سوجھ پڑتی ہے ۱۲ سے فضل تو وہ کرے اور یہ کمبخت بتوں کا احسان مانتے ہیں جن کو کچھ اختیار نہیں ہے ۱۲ ہے کوئی جانور آدمی سے بہتر نہیں ہے سارے جانور منہ لگا کر کھانا کھاتے ہیں آدمی ہاتھ سے اُٹھا کر کھاتا ہے اس کا قد سیدھا ہے دو پاؤں پر اس طرح چلتا ہے جیسے بعضے جانور چار پاؤں پر چلتے ہیں شہ کیسے کیسے خوش مزہ ۱۲ لہ انکے حواس جاتے رہتے ہیں جیسے ان دوزخیوں کے حواس جاتے رہیں گے پہلے تو یہ کہہ بیٹھے کہ ہمارے وہ شریک غائب غلہ ہو گئے ہم کو چھوڑ بیٹھے اور شرک کو تسلیم کیا پھر یہ کہنے لگے کہ ہم شریک ہی نہیں کرتے تھے ہم نے خدا اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجا ۱۲ ہے جیسے اونٹ گھوڑا وغیرہ ۱۲ شہ جیسے گائے بکری بھیڑ وغیرہ ۱۲ لہ کہیں سوداگری کو جانا یا دشمن پر حملہ کرنا ۱۲ لہ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو بتلاؤ قیامت کب آئے گی اس وقت یہ آیت اُتری یعنے قیامت کا علم اللہ ہی پر رکھا جاتا ہو وہی جانتا ہے کسی بندے کو اس کی خبر نہیں صحیح حدیث میں ہے کہ جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے بڑھ کر نہیں جانتا ۱۲ لہ یعنی قیامت کے دن پیغمبر اور فرشتے اور مسلمان دوسری امتوں پر گواہی دیں گے دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کی مدد کرتا ہے اخیر میں اُنہی کا غلبہ ہوتا ہے اور ان کے دشمن تباہ ہوتے ہیں جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تباہ ہوئے اور جو لوگ پیغمبروں کو شہید کرتے ہیں اُن سے بدلہ لیا جاتا ہے حضرت یحییٰ بن زکریا کے خون کے بدلے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار یہودیوں کو قتل کرایا اور امام حسین علیہ السلام کے خون کے بدل ایک لاکھ چالیس ہزار خارجیوں کو قتل کرایا ۱۲

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ؕ

(پارہ ۲۵ سورۃ حٰمٓ السجدۃ رکوع ۶)

کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا نہ وہ جنتی ہے مگر اس کو خبر ہے اور (اے پیغمبر وہ دن یاد کر) جسدن اللہ مشرکوں کو پکاریگا وہ (تمہارے دیوتا) کہاں گئے جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے وہ کہیں گے ہم تو عرض کر چکے ہم میں کوئی اس کا قائل نہیں [1]

(پارہ ۲۵ سورۃ حٰم سجدہ رکوع ۶)

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الشورٰی رکوع ۱)

[216] اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہی (سب سے) اونچا بڑا ہے

(پارہ ۲۵ سورۃ شورٰی رکوع ۱)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الشورٰی رکوع ۱)

[217] اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو سب لوگوں کا ایک ہی دین کر دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور گنہ گاروں (نافرمانوں) کا تو (اس دن) کوئی حمایتی ہوگا اور نہ مددگار [2]

(پارہ ۲۵ سورۃ شورٰی رکوع ۱)

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الشورٰی رکوع ۲)

[218] اور جس بات میں تم اختلاف کرو تو اُس کا (اخیر) فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے [3] (لوگو) یہی تو اللہ ہے میرا مالک [4] اُسی پر میرا بھروسا ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا اُسی نے تمہاری جنس کے تمہارے لئے جوڑے بنائے [5] اور چوپایوں میں بھی (انہی کی جنس کے) جوڑے بنائے وہ تم کو زمین میں (چاروں طرف) بکھیرتا ہے [6] اُس کی سی دنیا میں کوئی چیز نہیں [7] اور وہ سنتا [8] جانتا ہے آسمان اور زمین کے خزانے اُسی کے پاس ہیں وہ جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اُس کی روزی تنگ کرتا ہے بیشک وہ سب کچھ جانتا ہے

(پارہ ۲۵ سورۃ شورٰی رکوع ۲)

[1] یعنی کوئی شرک کا معتقد نہیں یا ہم میں کوئی ان دیوتاؤں کا واقف نہیں خدا کا عذاب دیکھ کر اب شرک کا انکار کریں گے اور اپنے تئیں موحد بتلائیں گے ۱۲ [2] مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کفر اور ایمان دونوں رکھے ہیں بہشت اور دوزخ دونوں کا آباد کرنا منظور ہے اس سے یہ کوئی نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبوری تھی نہیں اس کی خوشی اسی میں کچھ حکمت ہے وہ اگر چاہتا تو سب لوگ مومن ہوتے یا سب کافر اور مشرک ہوتے ۱۲ [3] وہی قیامت کے دن فیصلہ کریگا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تم کسی بات میں اختلاف کرو تو اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن مجید کی طرف رجوع ہو اور قرآن کی ہدایت کے موافق عمل کرو قرآن میں خود ہدایت ہے کہ جو پیغمبر حکم دے اُس پر عمل کرو لہٰذا ہر جھگڑے کا فیصلہ قرآن اور حدیث سے کرنا چاہیئے اور قرآن اور حدیث کے خلاف کسی کی بات نہ سننا چاہیئے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو ۱۲ [4] جو قیامت کے دن سب جھگڑے فیصل کرے گا ۱۲ [5] یعنے عورتیں جو آدمی ہیں ۱۲ [6] تمہاری نسل زمین کے ہر قطعے میں پھیلاتا جاتا ہے ۱۲ [7] مخلوق کو خالق سے کیا مناسبت پروردگار کی ذات ایسی ہی ہے کہ کسی چیز سے اُس کو مشابہت نہیں دے سکتے ۱۲ [8] یعنی کوئی چیز اسکی سی نہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی ذات اور صفات سے مشابہت نہیں دے سکتے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو صفتیں اس نے اپنے لئے ثابت کی ہیں مثلاً سننا دیکھنا ہم اُنکی نفی کریں کیونکہ ان صفات کا ثابت کرنا مشابہت کرنا نہیں ہے امام ترمذی فرماتے ہیں جب ہم یوں کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں یا اللہ تعالیٰ سنتا ہے یا دیکھتا ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہے تشبیہ یہ ہے کہ ہم یوں کہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اس کا سننا ہمارے سننے کی طرح ہے یا اس کا دیکھنا ہمارے دیکھنے کی طرح ہے ۱۲

اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الشورٰی رکوع ۲)

۲۱۹ اللہ تعالیٰ جس بندے کو چاہتا ہے (پیغمبری کے لئے) اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جو کوئی اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اُس کو اللہ رستہ دکھلاتا ہے[۱]

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۲)

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۲)

۲۲۰ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب اُتاری[۲] اور انصاف کی ترازو[۳]

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۲)

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۲)

۲۲۱ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جس کو جتنی چاہتا ہے (اتنی) روزی دیتا ہے۔ (کسی کو بہت کسی کو کم) اور وہ زور والا ہے زبردست

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۲)

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۳)

۲۲۲ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کو فراغت سے روزی دے تو ملک میں فساد مچا دیں[۴] لیکن وہ انداز سے جتنی چاہتا ہے (اتنی روزی) اُتارتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے (ان کو) دیکھ رہا ہے۔ (پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۳)

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۴)

۲۲۳ اور لوگو جو تم پر مصیبت آتی ہے تو تمہارے ہاتھوں نے جو کیا ہے اس کی سزا میں[۵] اور بہت (سے قصور) معاف کر دیتا ہے[۶]

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۴)

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۵)

۲۲۴ اور جس کو خدا بھٹکا دے تو پھر اس کا کوئی مددگار نہیں (جو اُس کو راہ پر لاوے) (پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۵)

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۵)

۲۲۵ اور جس کو خدا بھٹکا دے اُس کے لئے (ہدایت کا) رستہ ہی نہیں ہے

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۵)

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۵)

۲۲۶ آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے (نری) بیٹیاں عنایت فرماتا اور جس کو چاہے (نرے) بیٹے دیتا ہے[۷] یا (جن کو چاہتا ہے) بیٹے بیٹیاں (دونوں) ملا کر دیتا ہے[۸] اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے[۹] بیشک وہ اپنے بندوں کی مصلحت خوب جانتا ہے

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۵)

---

[۱] اپنے قرب کا یا اس کو نیک عمل کی توفیق دیتا ہے معلوم ہوا دل سے اللہ کی طرف رجوع ہونا ضروری ہے جو بندہ یا بندہ پر اللہ تعالیٰ ضرور دستگیری کریگا ۱۲ [۲] یعنی قرآن یا ہر ایک الٰہی کتاب ۱۲ [۳] یعنی عدل اور انصاف کرنے کا اُس نے حکم دیا بعضوں نے کہا تولنے کی ترازو مراد ہے حضرت نوحؑ کے زمانہ میں اُتری تھی ۱۲ [۴] کوئی کسی کی نہ سنے اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت یہ ہے کہ دنیا میں ایک کو ایک کا محتاج بنایا غریب امیروں سے روزی کماتے ہیں اور امیر غریبوں سے کام لیتے ہیں ۱۲ [۵] یعنے تمہارے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے لوگ گناہ کرتے ہیں اُس کی سزا میں طرح طرح کے عذاب پھیلتے ہیں قحط آتا ہے طاعون آتا ہے وبا آتی ہے ضحاک نے کہا قرآن پڑھ کر بھول جانا بڑی مصیبت ہے علماء نے کہا اسی طرح حدیث شریف کا بھلا دینا یا رائے اور قیاس کو حدیث پر مقدم رکھنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں تم کو سب سے زیادہ افضل آیت بتلاؤں جس کی تفسیر آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی پھر یہی آیت پڑھی آنحضرت نے فرمایا تم پر بیماری یا مصیبت آتی ہے وہ تمہارے اعمال کی وجہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بڑی ہے کہ وہ پھر آخرت میں دوبارہ تم کو عذاب کرے اور جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں معاف کر دیا پھر اس کی سزا دے ۱۲ [۶] نہ دنیا میں اُنکی سزا دیتا ہے نہ آخرت میں دیگا بالکل درگذر کرتا ہے یہ اُس کی کرم اور رحیمی ہے ورنہ ایک گھونٹ پانی بھی ہم کو نہ ملتا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مصیبت ڈالکر بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے جیسے حدیث میں ہے کہ مومن کو جب کوئی مصیبت اُس کے جسم میں پہنچتی ہے تو اس کے گناہ اتر جاتے ہیں ۱۲ [۷] حضرت شعیبؑ اور حضرت لوطؑ کی نری بیٹیاں تھیں اور حضرت ابراہیمؑ کے نرے بیٹے تھے ۱۲ [۸] حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے قاسمؑ اور عبد اللہؑ اور ابراہیمؑ اور چار بیٹیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ زہرا رضوان اللہ علیہم ۱۲ [۹] اس کی اولاد ہی نہیں ہوتی ۱۲

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الشورٰی رکوع ۵)

اور آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے بات کرے [۱] مگر وحی کے ذریعہ سے [۲] یا پردہ کی آڑ سے [۳]

(پارہ ۲۵ سورۂ شوریٰ رکوع ۵)

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۱)

۲۲۸ جس نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور اُس میں تمہارے (چلنے پھرنے کے) لئے رستے نکالے اس لئے کہ تم (جہاں جانا چاہو وہاں) پہنچ جاؤ اور جس نے اندازے سے آسمان سے پانی برسایا [۴] پھر مرے ہوئے شہر کو ہم نے پانی سے جلا اٹھایا اور اُسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤگے [۵] اور جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے [۶] اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے جانور بنائے جن پر تم چڑھے پھرتے ہو اس لئے کہ تم ان کی پیٹھ پر سواری کرو پھر جب جم کر بیٹھ جاؤ تو اپنے مالک کا احسان یاد کرو اور کہو کیا پاک ذات ہے وہ (خدا تعالیٰ) جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کردیا اور (اگر وہ ہمارے بس میں نہ کرتا تو) ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اُن کو اپنے قابو میں لاتے

اور ہم تو بے شک اپنے
مالک کے پاس لوٹ
جانے والے ہیں

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۱)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ۝

پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۲

۲۲۹ آخر ہم نے [۷] اُن سے بدلہ لیا (سب کو تباہ کردیا) تو اے پیغمبرؐ دیکھ تو سہی (پیغمبروں کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۲)

بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۳)

۲۳۰ لیکن ہوا یہ کہ میں نے ان مکے کے کافروں اور اُن کے باپ دادا کو (دنیا میں) بسنے دیا [۸] یہاں تک کہ اُن کے پاس سچا قرآن اور کھول کر بیان کرنیوالا پیغمبر آ پہنچا [۹]

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۳)

نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا

۲۳۱ ہم نے دنیا کی زندگی میں اُنکی روزی بانٹ دی ہے اور ان میں ایک کو دوسرے سے کئی درجے [۱۰] بڑھا کر رکھا ہے اُس سے یہ غرض ہے کہ

---

[۱] یعنی روبرو ہوکر بے حجاب اور بے پردہ کہتے ہیں یہودیوں نے آنحضرتؐ سے کہا جب تم اللہ کے پیغمبر ہو تو اللہ تعالیٰ سے باتیں کیوں نہیں کرتے اور اس کو دیکھتے کیوں نہیں جیسے موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے باتیں کیں اور اُس کو دیکھا ۱۲ [۲] وحی کے کئی طریقے ہیں ایک تو بیداری میں دل پر القا رہونا دوسرے خواب میں کچھ معلوم ہونا ۱۲ [۳] جیسے حضرت موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ نے باتیں کیں تھیں حضرت موسیٰؑ آواز سنتے تھے لیکن اللہ کو نہیں دیکھتے تھے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ستر ہزار پردوں کی آڑ میں ہے ۱۲ [۴] اگر بے اندازہ پانی برساتا تو ساری زمین ڈوب جاتی نہ کھیتی ہوتی نہ باڑی ۱۲ [۵] زندہ ہوکر اٹھائے جاؤگے ۱۲ [۶] آدمی کے جوڑے جانوروں کے جوڑے درختوں کے جوڑے ۱۲ [۷] ایک ایک جانور اتنا بڑا ہے کہ اگر سرکشی پر آوے تو دس آدمی بھی اُس کو نہیں تھام سکتے حدیث میں ہے کہ آپ جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر فرماتے سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون کہتے ہیں اگر جانور پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھے اُسی طرح کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ دعا بسم اللہ مجرىها ومرسىها ان ربی لغفور رحیم تو اس کو کوئی صدمہ نہ پہنچے گا ۱۲ [۸] وہ دنیا کے دھندوں میں پڑکر اپنے دادا ابراہیمؑ کے طریق کو بھول گئے اور شرک کرنے لگے ۱۲ [۹] مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں آپ نے اُسی دین کو تازہ کیا جس کی بنا حضرت ابراہیمؑ نے قائم کی تھی ۱۲ [۱۰] مالداری اور ریاست اور حسن وجمال علم وعقل میں ۱۲

[۷] جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا ہم نے ان سے الخ ۱۲

بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ط وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ط (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۳)

ان میں ایک دوسرے سے تابعداری کرائے لہ اور جو مال متاع یہ لوگ اکٹھا کرتے ہیں تیرے مالک کی مہربانی اس سے (کہیں) بہتر ہے ٹہ اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ سب ایک طریق پر (کفر پر) ہو جائینگے تو ہم جو کوئی خدا کو نہیں مانتے ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی کر دیتے اور چاندی کی سیڑھیاں بھی جن پر چڑھتے اترتے) کر دیتے اور ان کے گھروں کے دروازے بھی (چاندی کے) کر دیتے اور چاندی ہی کے) تخت جن پر تکیہ لگاتے اور (چاندی نہیں بلکہ سونے کے کے

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۳)

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۴)

۲۳۲ پھر اگر ہم تجھ کو (دنیا سے) اُٹھا لیں تب بھی ہم ان (کافروں سے) بدلہ لیں گے لہ یا جس (عذاب) کا ہم اُن سے وعدہ کرتے ہیں وہ تجھ کو دکھلا دیں شہ بیشک ہم کو (ہر طرح) اُن پر قدرت ہے لہ

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۴)

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ط رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الدخان رکوع ۱)

۲۳۳ آسمان اور زمین کا اور جو اُن کے بیچ میں ہے اُس کا مالک اگر تم (اس بات کا لہ) یقین کرو اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے تمہارا مالک اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا مالک۔

(پارہ ۲۵ سورۂ دخان رکوع ۱)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الدخان رکوع ۲)

۲۳۴ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو اُن کے بیچ میں ہے کھیل نہیں بنایا شہ ہم نے اُن کو حکمت کے لئے پیدا کیا ہے (بڑی مصلحت کے لئے) لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے لہ

(پارہ ۲۵ سورۂ دخان رکوع ۲)

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَ

۲۳۵ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا اس لئے کہ اُس کے حکم سے اُس میں جہاز چلیں اور اس لئے کہ تم اُس کا

لہ اُس کو بیگار ے اپنا خادم اور کمیرا بنائے مالدار لوگ غریبوں سے اور زور آور کمزوروں سے حاکم رعیت سے عقلمند بیوقوفوں سے علم والے جاہلوں سے طرح طرح کے کام اور خدمت لیتے ہیں اگر دنیا میں سب آدمی مال و دولت عقل فہم و فراست میں برابر ہوتے تو یہ کارخانہ بگڑ جاتا کوئی کسی کی خدمت اور تابعداری نہ کرتا سب کی زندگی دو بھر ہو جاتی ۱۲ ٹہ کیونکہ دنیا کا مال متاع فنا ہونے والا ہے اُس کا کوئی بھروسا نہیں اللہ تعالیٰ کی مہربانی تو دو جہان میں کام آوے گی اس سے رد ہوا ان کافروں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا یا عروہ سے درجہ میں کم جانتے تھے ۱۲ لہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا نہایت حقیر ہے دنیا دار کی خدا کے پاس کوئی عزت نہیں ہے اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ دنیا میں کافر ہی بن جائیں تو کافروں کو دنیا کی دولت بے حد ملتی صحیح حدیث میں ہے اگر دنیا کی قدر اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ ملتا ۱۲ لہ یعنے اگر عذاب آنے سے پہلے تیری وفات ہو گئی جب بھی کافروں پر ضرور عذاب آئیگا ۱۲ شہ تیری زندگی ہی میں عذاب آجاوے ۱۲ لہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی زندگی ہی میں بدر کے دن کافروں پر عذاب اُتارا ۱۲ لہ تو یہ بھی سمجھ جاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے پیغمبروں کو بھیجا ہے اور کتابیں اُتاری ہیں مطلب یہ ہے کہ جب خدا کی ربوبیت کا تمکو پورا یقین پیدا ہوگا تو تم نبوت اور رسالت کی مصلحت کو بھی سمجھ لوگے ۱۲ شہ یعنی اس کی خلقت بیفائدہ اور لغو نہیں ہے ان کافروں کے اعتقاد پر جو قیامت اور جزا اور سزا کے قائل نہیں ہیں یہ لازم آتا ہے کہ آسمان اور زمین اور انسان کی پیدائش لغو ہو کس لئے کہ اچھے اور برے سب اُن کے نزدیک یکساں ہیں لہ یہ خیال کرتے ہیں کہ آسمان اور زمین اور انسان کی پیدائش سے کوئی مقصد نہیں ہے بعضے خیال کرتے ہیں کہ آسمان اور زمین ان سب کا وجود خیالی اور وہمی ہے اور درحقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز موجود نہیں ہے ہم کہتے ہیں کہ موجود نہ ہونے سے کیا مراد ہے اگر یہ مراد ہے کہ ان کا وجود مستقل نہیں ہے تو صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جتنی چیزیں موجود ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اُس کے وجود سے قائم ہیں اور ہر آن اور ہر لحظہ اپنے وجود اور بقا میں اس کی محتاج ہیں اگر یہ مطلب ہے کہ ان چیزوں کو کسی طرح کا وجود نہیں ہے جیسے بعضے صوفیہ کا اعتقاد ہے الاعیان ما شمت رائحۃ الوجود تو قرآن اور حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے ۱۲۔

لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الجاثیۃ رکوع ۲)

فضل ڈھونڈو ۱؎ اور اس لئے کہ تم (اُس کے احسان کا) شکر کرو ۲؎ اور جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں ہیں اُن سب کو اُس نے اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیا ہے بیشک سوچنے والوں کے لئے تو اس میں (قدرت کی) نشانیاں ہیں ۳؎

(پارہ ۲۵ سورۂ جاثیہ رکوع ۲)

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الجاثیۃ رکوع ۳)

۲۳۶ اور اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کو اُس کے کئے کا بدلہ ملے اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔

(پارہ ۲۵ سورۂ جاثیہ رکوع ۳)

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الجاثیۃ رکوع ۳)

۲۳۷ (اے پیغمبرؐ) (ان کافروں سے) کہہ دے اللہ تعالیٰ ہی جلاتا ہے ۴؎ پھر وہی تم کو مارے گا پھر وہی قیامت کے دن جس میں کوئی شبہ نہیں تم کو (جلا کر) اکٹھا کرے گا مگر اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے ۵؎

(پارہ ۲۵ سورۂ جاثیہ رکوع ۳)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الجاثیۃ رکوع ۴)

۲۳۸ اور آسمان و زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جس دن قیامت برپا ہوگی اُس دن جھوٹوں (یا جھٹلانے والوں) کی خرابی ہے۔

(پارہ ۲۵ سورۂ جاثیہ رکوع ۴)

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ الاحقاف رکوع ۱)

۲۳۹ ہم نے آسمان اور زمین اور جو اُن کے بیچ میں ہے اُن کو مصلحت ہی سے ایک مقرر وعدے (قیامت) تک کے لئے بنایا ہے اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے ۶؎ وہ اُس کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔

(پارہ ۲۶ سورۂ احقاف رکوع ۱)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ الاحقاف رکوع ۴)

۲۴۰ کیا اُن لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین بنائے اور اُن کے بنانے میں وہ (ذرا) بھی نہیں تھکا وہ مُردوں کو نہیں جلا سکتا بے شک (جلا سکتا ہے) وہ سب کچھ کر سکتا ہے

(پارہ ۲۶ سورۂ احقاف رکوع ۴)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

(پارہ ۲۶ سورۂ محمد رکوع ۱)

۲۴۱ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان والوں کا اللہ تعالیٰ حامی ہے اور کافروں کا کوئی حامی نہیں ۷؎ (پارہ ۲۶ سورۂ محمد رکوع ۱)

۱؎ اگر فرض کرو کہ پانی سب جسموں سے ہلکا ہوتا تو ہر چیز اُس میں ڈوب جاتی پھر جہاز کیونکر چلتے ۱۲ ۲؎ سوداگری کرکے روزی کماؤ ۱۲ ۳؎ ایک شخص عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس آیا اور پوچھا تمام مخلوقات کس چیز سے بنی ہے اُنہوں نے کہا پانی اور تاریکی اور روشنی اور ہوا اور مٹی سے اُس نے پوچھا یہ چیزیں کس سے بنیں اُنہوں نے کہا میں نہیں جانتا پھر عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس آیا اُنہوں نے بھی یہی کہا۔۔ پھر عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا اُنہوں نے یہ آیت پڑھی ۱۲ ۴؎ جب تک چاہتا ہے زمانہ کیا کر سکتا ہے ۱۲ ۵؎ وہ اتنا غور نہیں کرتے کہ پہلے بھی ہم کچھ نہ تھے اللہ تعالیٰ نے پانی اور مٹی سے درخت پیدا کئے وہ درخت آدمی نے کھائے اُس سے نطفہ بنا نطفہ سے ہم پیدا ہوئے کیا ایسا قدرت والا خداوند ہم کو دوبارہ نہیں جلا سکتا دوبارہ جلانا تو پہلی بار پیدا کرنے سے بہت آسان ہے ۱۲ ۶؎ جیسے حساب کتاب حشر نشر وغیرہ ۱۲ ۷؎ اُنہوں نے جو جھوٹے دیوتا بنا رکھے ہیں، وہ خاک کچھ نہیں کر سکتے ۱۲

وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ ۟ (پارہ ۲۶ سورۃ محمد رکوع ۴)

۲۴۲ اور اللہ تو بے پرواہ ہے [۱] اور تم ہی محتاج ہو اور (اے عرب کے لوگو) اگر تم (پیغمبر کا کہنا) نہ مانوگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو بدل کر (تمہاری جگہ) لے آئے گا پھر وہ تمہاری طرح نافرمان نہ ہوں گے [۲]
(پارہ ۲۶ سورۂ محمد رکوع ۴)

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح رکوع ۱)

۲۴۳ اور آسمان اور زمین کی فوجیں (سب) اللہ ہی کی ہیں۔
(پارہ ۲۶ سورۂ فتح رکوع ۱)

وَلِلّٰهِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۟ (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح رکوع ۲)

۲۴۴ اور آسمان اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جس (بندے) کو چاہتا ہے بخشدیتا ہے اور جس (بندے) کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور [۳] وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔
(پارہ ۲۶ سورۂ فتح رکوع ۲)

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۟ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات رکوع ۲)

۲۴۵ لوگو ہم نے تم (سب) کو ایک مرد (آدم [۴]) اور ایک عورت (حوا [۴]) سے بنایا [۵] اور تمہاری ذاتیں اور برادریاں اس لئے ٹھیرائیں کہ تم پہچانے جاؤ [۶] اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں وہی زیادہ عزت دار ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے [۷] بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا اور خبردار ہے
(پارہ ۲۶ سورۂ حجرات رکوع ۲)

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِکُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۟ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات رکوع ۲)

۲۴۶ (اے پیغمبر) ان (گنواروں سے) کہہ دے کیا تم اللہ تعالیٰ سے اپنی دینداری جتلاتے ہو اللہ تعالیٰ تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب کچھ [۸] معلوم ہے۔
(پارہ ۲۶ سورۂ حجرات رکوع ۲)

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۟ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات رکوع ۲)

۲۴۷ بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں جانتا ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے [۹]
(پارہ ۲۶ سورۂ حجرات رکوع ۲)

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا کِتٰبٌ حَفِیْظٌ ۟ (پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۱)

۲۴۸ ہم تو جتنا ان کو زمین کھاتی جاتی ہے وہ جانتے ہیں [۱۰] اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ موجود ہے [۱۱] (پارہ ۲۶ سورۂ ق رکوع ۱)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ

۲۴۹ اور بے شک ہم نے ہی آدمی کو بنایا اور ہم اس کے دل میں جو خیال آتے ہیں ان تک کو جانتے ہیں اور ہم گردن کی (شہ)

[۱] اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ۱۲ [۲] جب یہ آیت اتری تو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وہ دوسرے لوگ کون ہیں آپنے حضرت سلمان فارسی کے مونڈھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا وہ اس کی قوم کے لوگ ہیں یعنے فارس (ایران) والے ایک روایت میں ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر لٹکا ہوتا تو بھی فارس کے کچھ لوگ اس کو لے لیتے شریح نے کہا مراد یمن کے لوگ ہیں بعضوں نے کہا انصار کو لوگ بعضوں نے کہا قریش بعضوں نے کہا تابعین مترجم کہتا ہے اس حدیث سے فارس کے لوگوں کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور ہمارے دین کے بڑے امام جیسے بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد ہیں۔ فارس کے لوگوں میں سے گذرے ہیں ۱۲ [۳] باوجودیکہ اس کو سب طرح کا اختیار ہے ۱۲ [۴] سب آدم کی اولاد ہیں پھر نسب اور حسب پر فخر کرنا اور دوسرے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ذلیل جاننا سخت نادانی ہے یہ آیت اس وقت اتری جب حضرت بلال اذان دینے کے لئے کعبے کی چھت پر چڑھے لوگوں نے کہا دیکھو ایک حبشی کعبے کی چھت پر چڑھ بیٹھا ہے بعضوں نے کہا آنحضرت نے بنی بیاضہ کو حکم دیا کہ اپنے قبیلے کی ایک عورت سے ابوہند کا نکاح کر دے جو غلام تھا انہوں نے اس کو برا جانا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ [۵] کیونکہ اکثر نام ایک ہوتا ہے لیکن قومیت اور خاندان اور باپ دادا کے نام سے شناخت ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ قومیت اور خاندان کو اللہ تعالیٰ نے صرف شناخت کے لئے بنایا نہ فخر کرنے کے لئے ۱۲ [۶] اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرافت اور فضیلت تقویٰ اور پرہیزگاری ہے گورے اور کالے سے کچھ نہیں ہوتا حضرت عمرؓ نے فرمایا اتقٰکم سے یہ مراد ہے جو تم میں شرک سے زیادہ بچتا ہے ۱۲ [۷] تمہارا حال اس پر کیونکر چھپا رہ سکتا ہے ۱۲ [۸] اس لئے سوچ سمجھ کر بات کیا کرو ۱۲ [۹] ایک ایک ذرہ ان کے بدن کا ہم کو معلوم ہے پھر ان ذروں کو ایک جگہ جمع کر دینا اور ان کو زندہ کھڑا کر دینا ہم کو کیا مشکل ہے ۱۲ [۱۰] یعنی لوح محفوظ ۱۲

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۲)

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۲)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۳)

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۙ (پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۳)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۣ

(پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۳)

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ الذٰریٰت رکوع ۳)

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (پارہ ۲۷ سورۃ الذٰریٰت رکوع ۳)

رگ سے بھی زیادہ اُس کے نزدیک ہیں [1]

(پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۲)

[250] دیکھو میرے پاس جو بات (ٹھیر چکی) ہے وہ بدل نہیں سکتی [2] اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں

(پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۲)

[251] اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو اُن دونوں کے بیچ میں ہے (سب) چھ دن میں بنا دیا اور ہم کو ذرا بھی تھکن نہ ہوئی [3]

(پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۳)

[252] بیشک ہم ہی (سب کو) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس سب کو لوٹ کر آنا ہے (پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۳)

[253] ہم خوب جانتے ہیں جو یہ کافر بکتے ہیں [4] اور تیرا کام ان پر زور کرنے کا نہیں [5]

(پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۳)

[254] اور ہم نے آسمان کو اپنی قوت سے بنایا اور ہم (بہت) طاقت رکھتے ہیں [6] اور ہم نے زمین کو (فرش کی طرح) بچھایا ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں اور ہر چیز کا (یا ہر جانور کا) ہم نے جوڑا پیدا کیا ہے اس لئے کہ تم (خدا تعالیٰ کو) سمجھو [7]

(پارہ ۲۷ سورۃ ذٰریٰت رکوع ۳)

[255] اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے پیدا کئے ہیں کہ وہ میری پوجا کریں [8] میں ان سے روزی نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھ کو (کما کر) کھلائیں [9] کیونکہ روزی دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جو زور والا مضبوط ہے [10]

(پارہ ۲۷ سورۃ ذٰریٰت رکوع ۳)

---

[1] شاہ عبد القادر صاحب نے فرمایا شہ رگ میں جان بھرتی ہے دل سے دماغ تک اُس کے کٹنے سے موت ہے اللہ تعالیٰ اندر سے نزدیک ہے اور رگ آخر جان سے باہر ہے تو اللہ تعالیٰ اس رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہوا جامع البیان میں ہے کہ مراد علم سے نزدیک ہونا ہے نہ ذات سے نزدیک ہونا (کیونکہ ذات الٰہی تو عرش پر ہے) یا اُس کے فرشتوں کا نزدیک ہونا مراد ہے سیدؒ علامہ نے کہا مراد قرب علمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر جگہ ہے ۱۲ [2] کافروں کو ضرور عذاب ہوتا ہے ۱۲ [3] ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت اُس وقت اُتری جب یہود مردود کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے ہفتے کے دن آرام لیا اور عرش پر چیت ہو کر لیٹ رہا یہ قصہ اوپر بھی گذر چکا ہے ۱۲ [4] تجھ کو جھٹلاتے ہیں قیامت کا انکار کرتے ہیں [5] کہ زبردستی ان کو مسلمان بنائے بلکہ تیرا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ان کو پہنچا دے اب انکی خوشی کہتے ہیں یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہے ۱۲ [6] اگر چاہیں تو دم بھر میں اور ایسے لاکھوں آسمان بنا دیں ۱۲ [7] ایک خدا ہی بے جوڑ ہے باقی ہر جانور میں نر مادہ جوڑ جوڑ ہیں اور دوسری چیزیں بھی جوڑ جوڑ ہیں جیسے زمین اس کا جوڑ آسمان سورج اس کا جوڑ چاند رات اُس کا جوڑ دن زندگی اس کا جوڑ موت ایمان اس کا جوڑ کفر نور اس کا جوڑ تاریکی گرمی اس کا جوڑ سردی تری اس کا جوڑ خشکی خوشی اس کا جوڑ رنج سیاہی اس کا جوڑ سفیدی اور اُسی طرح اور چیزیں ۱۲ [8] یعنے وہ جن اور آدمی جن کی قسمت میں ایمان لکھا ہے کیونکہ کافر اور مشرک تو دوزخ میں جلنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں جیسے اس آیت میں ہے ولقد ذرأنا لجهنم كثيرا من الجن والانس اخیر تک اور ابی بن کعبؓ اور ابن مسعودؓ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے وما خلقت الجن والانس من المومنين الا ليعبدون ۱۲ [9] جیسے دنیا کے مالک لوگ اپنے اپنے غلاموں کی کمائی کھاتے ہیں اور کمائی کے لئے غلام خریدتے ہیں ۱۲ [10] وہی سب کو کھلاتا ہے اور خود نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے تو وہ بندوں کو اس لئے کیوں پیدا کرنے لگا کہ اُس کو کھلائیں حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے ۱۲

فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ وَالْاُوْلٰی ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۱)

۲۵۶ آخرت اور دنیا دونوں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں [۱]

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم رکوع ۱)

اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اھْتَدٰی ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۲)

۲۵۷ بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے کہ کون اس کی (سچی) راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ (یہ بھی) خوب جانتا ہے کہ کون (سچی) راہ پر آگیا ہے [۲]

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم رکوع ۲)

وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ۝ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ ھُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ اِذْ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ (پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۲)

۲۵۸ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے (اُسی نے آدمیوں کو بھی بنایا) اس لئے کہ بُروں کو اُن کے کئے کا اور اچھوں کو اچھا بدلہ دے [۳] (اچھے لوگ وہ ہیں) جو بڑے بڑے گناہوں اور بے شرمی کے کاموں سے بچتے رہتے مگر چھوٹا قصور (ان سے) ہوجاتا ہے [۴] بیشک (اے پیغمبر) تیرا مالک بڑا بخشنے والا ہے [۵] وہ تم کو اُس وقت سے خوب جانتا ہے جب اُس نے تم کو زمین سے نکالا [۶] اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم رکوع ۲)

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی ۝ وَاَنَّہٗ ھُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی ۝ وَاَنَّہٗ ھُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ۝ وَاَنَّہٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ مِنْ نُّطْفَۃٍ اِذَا تُمْنٰی ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۳)

۲۵۹ اور یہ کہ اخیر (سب کو) تیرے مالک کے پاس جانا ہے اور یہ کہ وہی (جس کو چاہتا ہے) ہنساتا ہے (اور جس کو چاہتا ہے) رلاتا ہے [۸] اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور وہی جلاتا ہے [۹] اور اُسی نے (ہر جانور کے) جوڑے نر اور مادہ نطفے سے بنائے جب وہ (مادہ کے) پیٹ میں جاتا ہے

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم رکوع ۳)

وَاَنَّہٗ ھُوَ اَغْنٰی وَاَقْنٰی ۝ وَاَنَّہٗ ھُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی ۝

(پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۳)

۲۶۰ اور یہ کہ وہی (کسی کو) مالدار کرتا ہے اور (کسی کو) محتاج بناتا ہے [۱۰] اور یہ کہ وہی شعریٰ ستارے کا مالک ہے

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم رکوع ۳)

وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَۃٌ کَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ القمر رکوع ۳)

۲۶۱ اور ہمارا کام ایک دم کی بات ہے جیسے آنکھ کی جھپک [۱۱]

(پارہ ۲۷ سورۂ قمر رکوع ۳)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع ۱)

۲۶۲ اُسی نے آدمؑ کو پیدا کیا اُس کو بولنا (بات کرنا) سکھلایا۔

(پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۱)

[۱] ہماری آرزو کرنے سے کیا ہوتا ہے وہ جو چاہے گا وہی ہوگا ۱۲ [۲] وہ دونوں کے حال سے اچھی طرح واقف ہے اور ہر ایک کو پورا بدلہ دے گا تو رنج نہ کر ۱۲ [۳] اچھا بدلہ بہشت ہے ۱۲ [۴] کبیرہ گناہوں سے اُن کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ [۵] یا کبھی کوئی شاذ و نادر کوئی بڑا گناہ اُن سے ہوجاتے اکثر علما کا قول یہ ہے کہ الا اللمم سے صغیرہ یعنے چھوٹے گناہ مراد ہیں جیسے کسی غیر عورت کی طرف بُری نظر سے دیکھنا یا اُس کا بوسہ لینا یا اس قسم کا جھوٹ جس سے کسی کو نقصان نہ پہنچے نہ اُس میں حد لازم ہو ۱۲ [۶] جو صغیرہ گناہ بخش دیتا ہے اگر کبیرہ سے بچا رہے ۱۲ [۷] تمہارے دادا آدم علیہ السلام کو بنایا ۱۲ [۸] راحت اور مصیبت اور خوشی اور رنج اور لذت اور تکلیف دونوں کا خالق اور دونوں کا مسبب الاسباب وہی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور یہ کہ اسی نے زمین کو ہنسایا یعنے اُگایا اور اُسی نے آسمان کو رُلایا یعنی پانی برسایا ۱۲ [۹] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہی سلاتا ہے اور وہی جگاتا ہے ۱۲ [۱۰] یا کسی کو صاحب جائداد کرتا ہے یا کسی کو غلام لونڈیاں خدمت کے لئے دیتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا کہ وہی مالدار بناتا ہے اور خوش کرتا ہے ۱۲ [۱۱] اس میں کچھ دیر نہیں لگتی اُسی طرح کلمہ کُن سے ہر چیز پیدا ہوجاتی ہے ۱۲

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع ۱)

۲۶۳ اُسی نے آدمی کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا لہ اور جنوں کو (یا ابلیس کو) آگ کی لو سے (شعلہ سے)
(پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۱)

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع ۱)

۲۶۴ وہی دونوں پورب اور دونوں پچھم کا مالک ہے ؎
(پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۱)

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۚ ۖ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۚ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ۚ (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع ۲)

۲۶۵ (اے پیغمبر) زمین پر جتنی چیزیں ہیں سب فنا ہونے والی ہیں اور تیرے مالک کی ذات باقی رہے گی جو عزت اور بزرگی والی ہے ؎ آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اُسی سے (اپنی مراد) مانگتے ہیں ؎ وہ ہر روز (ہر وقت) ایک کام میں لگا ہے ؎ (پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۲)
(آیت فبای آلاء مناسب اس باب کے نہیں)

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع ۲)

۲۶۶ اے جنو اور آدمیو اب ہم تمہارے (حساب کتاب کی) طرف عنقریب متوجہ ؎ ہوتے ہیں۔ (پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۲)

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۚ (پارہ ۲۷ سورۃ الواقعۃ رکوع ۳)

۲۶۷ اور ہم تم سے زیادہ اُس (بیمار) کے قریب ہوتے ہیں ؎ لیکن تم نہیں جانتے۔ (پارہ ۲۷ سورۂ واقعہ رکوع ۳)

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۚ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۚ (پارہ ۲۷ سورۃ الحدید رکوع ۱)

۲۶۸ اُسی کی بادشاہت ہے آسمان اور زمین میں وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے وہی پہلا ہے اور پچھلا ؎ اور باہر اور اندر ؎ اور سب کچھ جانتا ہے۔
(پارہ ۲۷ سورۂ حدید رکوع ۱)

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

۲۶۹ وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے ؎ پھر عرش پر چڑھا ؎ جو زمین میں گھستا

لہ کہیں یوں فرمایا مٹی سے بنایا کہیں فرمایا لیسدار مٹی سے کہیں فرمایا سڑے کیچڑ سے یہ کوئی اختلاف نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کی خلقت مٹی سے شروع کی پھر اُس میں پانی ملایا تو وہ لیسدار ہوگئی پھر چند روز رہ کر سڑ گئی کالی پڑ گئی پھر سوکھ کر ٹھیکری کی طرح بجنے لگی آواز دینے لگی ۱۲ ؎ ایک پورب وہ جہاں سے گرمی کے دنوں میں سورج نکلتا ہے دوسرے وہ جہاں سے سردی کے دنوں میں نکلتا ہے اُسی طرح ایک پچھم وہ جہاں پر گرمی کے دنوں میں سورج ڈوبتا ہے دوسری وہ جہاں پر سردی کے دنوں میں ڈوبتا ہے ۱۲ ؎ حدیث میں ہے یہ دعا اپنے اوپر لازم کر لو یاذا الجلال والاکرام ۱۲ ؎ فرشتے مغفرت اور ترقی درجات چاہتے ہیں آدمی اور جن روٹی اور رزق مغفرت سب مانگتے ہیں ۱۲ ؎ کسی کو مارتا ہے کسی کو جلاتا ہے کسی کو مالدار کرتا ہے کسی کو محتاج بناتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت دیتا ہے کسی کو بیمار کرتا ہے کسی کو چنگا کرتا ہے کسی پر رحم کرتا ہے کسی پر غضب اُتارتا ہے غرض ہر وقت ہر آن ایک نئے کام میں مصروف ہے حدیث میں ہے صحابہ نے پوچھا کون سے کام میں پروردگار لگا ہوا ہے آپ نے فرمایا کسی کا گناہ بخشتا ہے کسی کی مصیبت دور کرتا ہے ایک قوم کی ترقی کرتا ہے ایک قوم کا تنزل کرتا ہے کسی کی دعا قبول کرتا ہے اس آیت سے اُن کافروں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین پیدا کر کے اُن کا انتظام دوسروں کے سپرد کر دیا ہے آپ آرام سے بیکار بیٹھا ہے ۱۲ ؎ اللہ اس سے جنوں اور آدمیوں کو ڈرانا منظور ہے کہ اُن کے اعمال کے محاسبہ کا وقت قریب ہے ۱۲ ؎ یعنی سب موجودات سے پہلے خدا ہی تھا اور سب کے فنا ہونے کے بعد بھی وہی قائم رہے گا ۱۲ ؎ حدیث میں ان الفاظ کی تفسیر یوں آئی ہے تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں (کیونکہ تو عرش پر ہے اور عرش ساری مخلوقات کے اوپر ہے) اور تو ہی باطن ہے تیرے لگ بھگ کوئی چیز نہیں تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں ۱۲ ؎ اگر وہ چاہتا تو دم بھر میں بنا دیتا ان آسمانوں اور زمین کی کیا حقیقت ہے میرا مالک شہنشاہ قادر مطلق ایسی قدرت والا ہے کہ کروڑوں آسمان اور زمین دم بھر میں بنا دے اور پھر جب چاہے دم بھر میں سب کو فنا کر دے ۱۲ ؎ ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت عباسؓ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات آسمان ہیں ایک کے بعد ایک پھر ساتویں کے اوپر ایک دریا ہے اُس کے اوپر آٹھ جنگلی بکریاں ہیں ان کے کھر اور گھٹنوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے بیچ میں (یہ فرشتے ہیں بصورت بکریوں کے) اُن کی پیٹھ پر عرش ہے عرش کا دل اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا آسمان اور عرش کے اوپر اللہ جل جلالہٗ ہے اور آدمیوں کے کوئی کام اُس سے چھپے ہوئے نہیں ہیں ۱۲ ؎ یعنی علم اور قدرت سے یا ہمارے فرشتے تم سے زیادہ اس کے نزدیک ہوتے ہیں ۱۲

عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید رکوع ۱)

ہے[1] اور جو زمین سے نکلتا ہے[2] اور جو آسمان سے اُترتا ہے[3] اور جو آسمان پر چڑھتا ہے وہ اُن سب کو جانتا ہے اور وہ (عرش پر رہ کر) تم جہاں رہو (اپنے علم اور قدرت سے) تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ (بھی) رہا ہے[4] آسمان اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے اور سب کام لوٹ کر اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جاتے ہیں[5] وہ (گرمی کے موسم میں) رات کو (گھٹا کر) دن میں گھسیڑ دیتا ہے اور (سردی کے موسم میں) دن کو (گھٹا کر) رات میں گھسیڑ دیتا ہے اور وہ تو دلوں کے خیال (بھی) جانتا ہے[6]

(پارہ ۲۷ سورۂ حدید رکوع ۱)

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ المجادلہ رکوع ۱)

[7] (اے پیغمبر) اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کی بات سُن لی جو اپنے خاوند کے باب میں تجھ سے تکرار کر رہی تھی اور خدا تعالیٰ کے سامنے جھینک رہی تھی (شکایت کر رہی تھی) اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی بات چیت سُنتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ (سب کچھ) سُنتا دیکھتا ہے[8] (پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ رکوع ۱)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ المجادلہ رکوع ۲)

(اے پیغمبر) کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ تعالیٰ سب کو جانتا ہے جب تین آدمی (ملکر) کچھ کانا پھوسی (چپکی چپکی باتیں) کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کا چوتھا ہوتا ہے اور جب پانچ آدمی کچھ کانا پھوسی (صلاح مشورہ) کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کا چھٹا ہوتا ہے اُسی طرح اُس سے کم آدمی ہوں یا زیادہ اللہ تعالیٰ (اپنے علم سے) ضرور اُن کے ساتھ ہوگا وہ کہیں ہوں (اگرچہ سات کوٹھڑیوں کے اندر ہوں) پھر قیامت کے اندر جو کام اُنہوں نے کئے ہیں اُن کو جتلا دے گا بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے

(پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ رکوع ۲)

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

(پارہ ۲۸ سورۃ المجادلہ رکوع ۳)

اللہ تعالیٰ (لوح محفوظ یا اگلی کتابوں میں) یہ لکھ چکا ہے کہ (آخر کار) میں غالب ہونگا اور میرے پیغمبر (تلوار سے یا دلیل سے) غالب ہوں گے بیشک اللہ تعالیٰ زور آور ہے (زبردست)

(پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ رکوع ۳)

---

[1] جیسے پانی بیج خزانہ مردہ وغیرہ [2] نباتات حیوانات معدنیات ۱۲ [3] فرشتے رحمت عذاب وغیرہ ۱۲ [4] اس کی بصر بھی ہر جگہ ہے جیسے اُس کا علم اور اس کی قدرت ۱۲ [5] ہے اس کے حکم اور ارادے کے ایک پتّا ہل نہیں سکتا ایک ذرہ حرکت نہیں کر سکتا شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تک سب کام پہنچتے ہیں ۱۲ [6] کام کرنا تو بڑی چیز ہے دل میں جو وسوسہ گذرے اس سے بھی اللہ تعالیٰ واقف ہے ۱۲ [7] یہ عورت خولہ بنت ثعلبہ تھی یا خولہ بنت خویلد یا خولہ بنت حکیم بعضوں نے کہا جمیلہ ہوا یہ کہ اس میں اور اُس کے خاوند اوس بن صامت میں ناموافقت تھی ایک بار اُس نے اس سے کہا تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ شرع میں اس کو ظہار کہتے ہیں جاہلیت کے زمانہ میں یہ طلاق گنا جاتا تھا پھر اوس شرمندہ ہوا اور خولہ مسئلہ پوچھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا تو اس پر حرام ہوگئی۔ خولہ نے کہا یا رسول اللہ اُس نے مجھ کو طلاق نہیں دی اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنے لگی یا میرے خدا اب میں کیا کروں میرے چھوٹے چھوٹے بچے اگر اوس کو دیدوں تو وہ ہلاک ہو جائیں گے نہ دوں تو کھلاؤں کہاں سے غرض اسی طرح روتی پیٹتی اور کہتی جاتی تھی میری جوانی تو اوس کے پاس گذری اب بڑھاپے کر کہاں جاؤں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش اُس کی باتیں سُن رہے تھے اتنے میں حضرت جبرئیل یہ آیتیں لیکر آئے اور خولہ کی برکت سے دنیا کی تمام عورتوں کا بھلا ہو گیا۔ ایک بار حضرت عمرؓ اپنی خلافت میں راستے سے سوار جا رہے تھے خولہ نے اُن کی سواری روک لی لوگوں نے کہا آپ ایک بڑھیا کے لئے رُک گئے حضرت عمر نے کہا تم کیا جانو یہ کون ہے یہ خولہ بنت ثعلبہ ہے جس کی فریاد اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سے سُنی بھلا عمر کی کیا مجال ہے کہ اس کی بات نہ سُنے سبحان اللہ خلافت کا رُعب حضرت عمر کی ذات بابرکات سے تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ [8] وہ سب سنتا ہے اور اپنے علم سے حاضر ہے ۱۲

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ

(پارہ ۲۸ سورۃ الحشر رکوع ۳)

وہ[۲۷۳] اللہ تعالیٰ وہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں چھپی اور کھلی (سب) باتیں جاننے والا ہے وہی بہت رحم والا مہربان ہے وہ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی (سارے جہان کا) بادشاہ ہے تمام برائیوں سے پاک (تمام عیبوں سے) چنگا (اپنے بندوں کو) امن دینے والا (یا اپنے وعدہ کو سچ کرنے والا) ہر چیز کی نگہبانی کرنے والا زبردست بڑے دباؤ والا بڑائی والا اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے شرک سے کہیں پاک ہے وہی اللہ ہر چیز کا بنانے والا پیدا کرنیوالا نقشہ کھینچنے والا اُس کے کیا کیا پیارے نام ہیں[۱]

(پارہ ۲۸ سورۂ حشر رکوع ۳)

وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۚ (پارہ ۲۸ سورۃ الممتحنہ رکوع ۱)

اور[۲۷۴] یہ نہیں جانتے کہ میں تمہاری چھپی اور کھلی (دونوں) باتوں سے خوب آگاہ ہوں (پارہ ۲۸ سورۂ ممتحنہ رکوع ۱)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

(پارہ ۲۸ سورۃ الجمعہ رکوع ۱)

یہ[۲۷۵] پیغمبری اللہ کا فضل ہے وہ جس (بندے) کو چاہتا ہے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے

(پارہ ۲۸ سورۂ جمعہ رکوع ۱)

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پارہ ۲۸ سورۃ المنٰفقون رکوع ۱)

آسمان[۲۷۶] اور زمین کے خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہیں[۲]

(پارہ ۲۸ سورۂ منٰفقون رکوع ۱)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ التغابن رکوع ۱)

اُسی[۲۷۷] نے آسمان اور زمین حکمت (اور مصلحت) سے بنائے اور تمہاری شکلیں بنائیں اور اچھی شکلیں بنائیں اور اُسی کی طرف (تم سب کو) لوٹ کر جانا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ (سب) جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اور جو کھولتے ہو اُس کو بھی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے

(پارہ ۲۸ سورۂ تغابن رکوع ۱)

وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

(پارہ ۲۸ سورۃ التغابن رکوع ۲)

اور[۲۷۸] اللہ تعالیٰ بڑا قدر داں تحمل والا ہے (جلدی عذاب نہیں کرتا) چھپے اور کھلے کا جاننے والا زبردست حکمت والا ہے[۳]

(پارہ ۲۸ سورۂ تغابن رکوع ۲)

[۱] ہر نام پر بے اختیار تصدق ہونے کو جی چاہتا ہے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نو دو نو نام ہیں جو کوئی اُن کو یاد کرے وہ بہشت میں جائیگا ۱۲ [۲] اگر بالفرض مدینہ کے لوگ اُن مہاجرین کی خبرگیری نہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کو کھلانے والا ہے وہ اور کہیں سے دیگا دنیا میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم فلاں شخص کو کھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو کھلاتا ہے رزق اُسی کے ہاتھ میں ہے مثل مشہور ہے کہ ایک در بند تو سو در کھلے ۱۲ [۳] حدیث قدسی میں ہے میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا اُس نے نہ دیا وہ مجھ کو برا کہتا ہے وائے زمانہ ہائے زمانہ کہتا ہے زمانہ تو میں ہوں خرچ کرنے سے ہر قسم کا صدقہ مراد ہے فرض ہو یا نفل بعضوں نے کہا جہاد میں خرچ کرنا مراد ہے ۱۲

إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ط (پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق رکوع ۱)

[۲۷۹] اللہ تو اپنا کام ضرور پورا کرنے والا ہے [۱]

(پارہ ۲۸ سورۂ طلاق رکوع ۱)

اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ○ (پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق رکوع ۲)

[۲۸۰] اللہ تو وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی (یعنے سات) زمینیں بنائیں [۲] ان ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں اللہ تعالے کے حکم اُترتے رہتے ہیں اس لئے کہ تم سمجھ لو اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے [۳]

(پارہ ۲۸ سورۂ طلاق رکوع ۲)

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ط وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ○ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُورٍ ○ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ ○ (پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۱)

[۲۸۱] جس نے موت اور زندگی (دونوں کو) اس لئے پیدا کیا کہ تم کو آزما کر دیکھے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے (اور کون برے) اور وہ زبردست ہے بخشنے والا [۴] جس نے تہ بہ تہ سات آسمان بنائے (اے پیغمبر) تو اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں کچھ خلل نہیں پاتا [۵] تو پھر دوبارہ دیکھ (آسمان میں) کوئی دراڑ معلوم ہوتی ہے (کہیں پھٹا ٹوٹا) ہے پھر بار بار دیکھ ہوگا یہ کہ تیری نگاہ (آخر) کھسیانی ہو کر تھک کر تیری طرف اُلٹ آئے گی [۶]

(پارہ ۲۹ سورۂ ملک رکوع ۱)

وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ط إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ○ (پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۱)

[۲۸۲] اور (لوگو) تم اپنی بات چپکے سے کہو یا پکار کر کہو وہ تو دلوں تک کے خیال جانتا ہے [۷] بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو نہ جانے اور وہ تو بڑا باریک بین خبردار ہے [۸]

(پارہ ۲۹ سورۂ ملک رکوع ۱)

ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ (پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۲)

[۲۸۳] کیا تم اس (خدا تعالیٰ) سے بے ڈر ہو گئے جو آسمان پر ہے۔

(پارہ ۲۹ سورۂ ملک رکوع ۲)

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ص وَهُوَ أَعْلَمُ

[۲۸۴] بے شک تیرا مالک خوب جانتا ہے کون اُس کے رستے سے (سچے دین سے) بہک گیا ہے اور جو لوگ راہ پائے ہوئے ہیں

---

[۱] کوئی بھروسہ کرے یا نہ کرے ہر حال میں جو تقدیر میں ہے وہ ضرور پورا ہوگا پھر توکل کا ثواب کیوں کھوئیں ۱۲ [۲] جدا جدا آسمانوں کی طرح یا سات طبقے ایک سے ایک ملے ہوئے حدیث میں ہے جو کوئی بالشت بھر زمین ظلم سے چھین لے اُس کو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائیگا ایک دعا میں یوں ہے یا اللہ سات آسمانوں کے مالک اور سات زمینوں کے مالک ابن عباسؓ نے کہا سات زمینیں ہیں ہر زمین میں ایک پیغمبر ہے تمہارے پیغمبر کی طرح اور ایک آدمؑ ہے تمہارے آدمؑ کی طرح ایک نوحؑ ہے تمہارے نوحؑ کی طرح ایک ابراہیمؑ ہے تمہارے ابراہیمؑ کی طرح ایک عیسیٰؑ ہے تمہارے عیسیٰؑ کی طرح بیہقی نے کہا اس کا اسناد صحیح ہے مگر یہ شاذ ہے ابوالضحیٰ کے سوا اس کو کسی اور نے روایت نہیں کیا دوسری روایت میں ہے ابن عباسؓ نے کہا تمام آسمانوں میں افضل وہ آسمان ہے جس پر عرش ہے اور تمام زمینوں میں افضل وہ زمین ہے جس پر ہم رہتے ہیں ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال جب تک پیغمبرؐ تک انکی سند صحیح نہ ہو ماننے کے لائق نہیں ہیں قسطلانی نے کہا اسناد کے صحیح ہونے سے حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا سید علامہ نے کہا یہ اثر اگر صحیح بھی ہو تو موقوف ہے اور شاذ اور ... اس سے ثبت نہیں ہو سکتے ۱۲ [۳] گو اس کی ذات مقدس عرش پر ہے مگر ساتویں زمین تک بھی ایک ایک رتی کا حال وہ جانتا ہے اور ہر چیز کا حال وہ دیکھ رہا ہے ۱۲ [۴] موت بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جیسے زندگی اہل حدیث کا یہی قول ہے اور معتزلہ کہتے ہیں موت نام ہے زندگی نہ ہونے کا ۱۲ [۵] کہ ٹیڑھا یا بدنما ہو ایک بار دیکھنے میں معلوم نہ ہو تو پھر دوبارہ الخ ۱۲ [۶] دیکھتے دیکھتے نگاہ تھک جائے گی آسمان میں کوئی عیب نہیں نکلنے کا ۱۲ [۷] بات تو پھر منہ سے نکلتی ہے ۱۲ [۸] اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے ان بیوقوف حکیموں کا رد کیا جو سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا کہو جزئیات کس نے بنائے ہیں بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو خوب جانتا ہے اس آیت میں یہ بھی اشارہ ہے کہ بندوں کے اقوال اسی طرح افعال سب خدا کے مخلوق ہیں جیسے اہل حدیث کا اعتقاد ہے ۱۲

بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ القلم رکوع ۱)

اُن کو بھی خوب جانتا ہے۔

(پارہ ۲۹ سورۂ قلم رکوع ۱)

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ القلم رکوع ۲)

۲۸۵ ہم آہستہ آہستہ اُن کو (ڈھیل دے کر دوزخ میں) لے جائیں گے اُن کو خبر بھی نہ ہوگی[1] اور میں اُن کو (دنیا میں) مہلت دوں گا (جلدی عذاب نہیں کرنے کا) کیونکہ میرا داؤں پکا ہے۔

(پارہ ۲۹ سورۂ قلم رکوع ۲)

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ (پارہ ۲۹ سورۃ المعارج رکوع ۱)

۲۸۶ فرشتے اور روح (یعنی جبرئیل اور کوئی فرشتہ) اُس تک ایک دن میں چڑھتے ہیں (اگر اور کوئی وہاں تک چڑھنا چاہے تو) اُس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے[2]

(پارہ ۲۹ سورۂ معارج رکوع ۱)

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ المعارج رکوع ۲)

۲۸۷ وہ جانتے ہیں جس چیز سے ہم نے انکو بنایا ہے[3] تو میں پوربوں اور پچھموں[4] کے مالک کی (یعنی اپنی) قسم کھاتا ہوں ہم یہ کر سکتے ہیں کہ اُن کے بدل (دوسری مخلوق) اُن سے بہتر لا کر بسائیں اور ہم عاجز نہیں ہیں[5]

(پارہ ۲۹ سورۂ معارج رکوع ۲)

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الجن رکوع ۲)

۲۸۸ غیب کا علم اُسی کو ہے وہ اپنے غیب کو کسی پر نہیں کھولتا مگر جس پیغمبر کو وہ چاہتا ہے (اُس کو غیب کی بات بتا دیتا ہے) تو اُس کے بھی آگے اور پیچھے (فرشتوں کا) پہرا لگا دیتا ہے[6] اس لئے کہ وہ (یعنی پیغمبر) جان لے کہ فرشتوں نے اپنے مالک کا پیغام پہنچا دیا اور اللہ تعالیٰ نے تو جو کچھ اُن کے پاس ہے سب کو (اپنے علم سے) گھیر لیا ہے اور ہر چیز کی گنتی تک اُس کو معلوم ہے[7]

(پارہ ۲۹ سورۂ جن رکوع ۲)

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ المزمل رکوع ۱)

۲۸۹ وہ پورب اور پچھم (دونوں) کا مالک ہے اُس کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اس لئے سب کام اُسی کو سونپ دے[8]

(پارہ ۲۹ سورۂ مزمل رکوع ۱)

---

[1] یعنی دنیا میں اُن کو طرح طرح کے مزے اور آرام دیں گے تاکہ وہ اور زیادہ غافل ہو جائیں اور غفلت ہی میں مریں مرتے ہی جہنم میں داخل یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج اور مکر ہے خدا کی پناہ ایک حدیث میں ہے جب کوئی بندہ گناہ کرتا جائے اور پروردگار اس کو دنیا زیادہ دیتا جائے تو سمجھ لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا استدراج ہے ۱۲ [2] یعنی پچاس ہزار برس میں اُس مقام تک پہنچے گا یہاں تک یہ فرشتے ایک دن میں چڑھ جاتے ہیں بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ عذاب اُس دن ہوگا جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کے برابر ہے یعنی قیامت کا دن حدیث میں ہے کہ یہ قیامت کا دن مومن پر ایسا ہلکا گذریگا جیسے ایک فرض نماز کا وقت دوسری آیت میں جو سورہ الم سجدہ میں گذری دن کا اندازہ ہزار برس کا مذکور ہے ابن عباسؓ نے کہا دنیا میں جو فرشتے ایک دن میں چڑھا کرتے ہیں یہ اس کی مقدار ہے اور پچاس ہزار برس قیامت کے دن کی مقدار ہے بعضوں نے کہا ہماری زمین سے عرش تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے اور پہلے آسمان تک ہزار برس کی واللہ اعلم ۱۲ [3] ایک بے حقیقت قطرے سے اس پر یہ دماغ گویا بہشت کو اپنی خالہ جی کا گھر سمجھ لیا ہے ۱۲ [4] پورب کئی ہیں کیونکہ ہر روز آفتاب ایک نئی جگہ سے نکلتا ہے اسی طرح پچھم کیونکہ ہر روز ایک نئی جگہ ڈوبتا ہے اوپر اس کی تفسیر گذر چکی ہے [5] ان سے بہتر دوسری مخلوق اللہ تعالیٰ نے بنائی مسلمانوں کو حکومت دی اور مشرکوں کی سلطنت خاک میں ملا دی ۱۲ [6] اس لئے کہ کہیں شیطان غیب کی بات جو اُس نے اپنے پیغمبر سے کہلا بھیجی ہے سن نہ لیں یا کہیں شیطان فرشتہ کی صورت بنکر پیغمبر کو دھوکا نہ دے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ نجومی اور پنڈت اور کاہن جو غیب کی بات بتلاتے ہیں بالکل جھوٹے ہیں پیغمبروں کو بھی غیب کا علم نہیں تو ان دھوتی بندوں کو کہاں سے ہوگا ۱۲ [7] دریا میں ہو یا خشکی میں سبحان اللہ اس کا علم ۱۲ [8] اسی پر بھروسہ کر اُسی کو کارساز سمجھ ؎ خدا خود میر سامان است ارباب توکل را۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ بالکل اسباب کو چھوڑ دے دنیا عالم اسباب ہے بغیر جورو کئے لڑکا نہیں ہو سکتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ بے دلی سے اسباب میں کوشش کرے دل مسبب الاسباب سے لگائے اور یہ سمجھ لے کہ اسباب سے کچھ نہیں ہو سکتا جب مسبب الاسباب چاہے گا تو اسباب اثر کریں گے اختیار اُسی کو ہے ۱۲

وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ (پارہ ۲۹ سورۃ المزمل رکوع ۱)

کَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰی لِلْبَشَرِ ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ المدثر رکوع ۱)

وَمَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ المدثر رکوع ۲)

اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ الدھر رکوع ۱)

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الدھر رکوع ۲)

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الدھر رکوع ۲)

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ (پارہ ۳۰ سورۃ النبا رکوع ۲)

۲۹۰
اور ٹھیک اندازہ رات اور دن کا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے[۱]

(پارہ ۲۹ سورۂ مزمل رکوع ۲)

۲۹۱
اللہ اسی طرح جس کو چاہتا ہے بھٹکا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور اللہ تم کے لشکر اللہ تم کے سوا اور کوئی نہیں جانتا[۲] اور یہ باتیں تو بس لوگوں کی نصیحت کے لئے بیان کیگئی ہیں (نہ) اور کسی غرض سے ۔

(پارہ ۲۹ سورۂ مدثر رکوع ۱)

۲۹۲
اور وہ جب ہی مانیں گے جب اللہ چاہے گا اس سے ڈرنا چاہیئے (اور جو ڈرے اس کے گناہوں کا) بخشنا بھی اُسی کو سزاوار ہے[۳]

(پارہ ۲۹ سورۂ مدثر رکوع ۲)

۲۹۳
ہم ہی نے اُس کو رستہ دکھلایا تو وہ شکرگذار ہے (مومن) یا ناشکرا (کافر)[۴]

(پارہ ۲۹ سورۂ دہر رکوع ۱)

۲۹۴
ہم ہی نے تو اُن کو بنایا اور ہم ہی نے اُن کے جوڑ بند مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں (انکو میٹ کر) اُن کے بدل اُنہی کی طرح دوسرے آدمیوں کو لاکر بسا دیں ۔

(پارہ ۲۹ سورۂ دہر رکوع ۲)

۲۹۵
اور تم (کوئی بات) چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ نہ چاہے بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں لیجاتا ہے[۵] (یعنے بہشت میں) اور ظالموں (مشرکوں) کے لئے اُس نے تکلیف کا عذاب تیار کر رکھا ہے

(پارہ ۲۹ سورۂ دہر رکوع ۲)

۲۹۶
وہ جو آسمانوں اور زمین اور اُن کے بیچ میں جو کچھ ہے اُن کا مالک ہے بڑے رحم والا قیامت کے دن مارے ہیبت کے اُس سے بات نہ کر سکیں گے[۶]

(پارہ ۳۰ سورۃ النبا رکوع ۲)

[۱] اسی کو خوب معلوم تم کتنی رات سوتے ہو اور کتنی رات عبادت کرتے ہو اُس وقت لوگوں کے پاس گھڑیاں نہ تھیں بعضے صحابہ اس خیال سے کہ معلوم نہیں کتنی رات گذری اور کتنی باقی ہے ساری رات نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ اُن کے پاؤں سوج گئے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کے بھی مبارک پاؤں سوج گئے تب اللہ تعالیٰ کی مہربانی جوش میں آئی اور یہ حکم اُترا ۱۲ [۲] بجد اور حساب اُس کی فوجیں ہیں قریش کے کافروں کی کیا بساط ہے ۱۲ [۳] ایمان کی توفیق دینے والا وہی ہے ۱۲ [۴] امام ترمذی نے انسؓ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر کہا تمہارا مالک فرماتا ہے میں ہی اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈریں میرے سوا دوسرے کسی کو معبود نہ بنائیں پھر جو کوئی مجھ سے ڈرے گا میرے سوا اور کسی کو معبود نہ بنائے گا تو میں اُس کا بخشنے والا ہوں ابن عدی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ [۵] یعنی عقل دی عقل سے خدا رسول کو پہچانا پھر رسول اللہ کے سکھلانے سے دین کی ساری باتیں معلوم ہوئیں ۱۲ [۶] قیامت کے دن وہ ارحم الراحمین جلال میں ہوگا بڑے بڑے پیغمبر بھی اُس کے سامنے جانے اور کچھ عرض کرنے سے تھرائیں گے جیسے اوپر شفاعت کی حدیث میں گذر چکا ہے ۱۲

وَمَا تَشَاۤءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَاۤءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ؏ (پارہ ۳۰ سورۃ التکویر رکوع ۱)

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَ یُعِیْدُ ۚ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ۙ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ؕ

(پارہ ۳۰ سورۃ البروج رکوع ۱)

اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ (پارہ ۳۰ سورۃ الطارق رکوع ۱)

الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۪ۙ وَ الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪ۙ وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۪ۙ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ (پارہ ۳۰ سورۃ الاعلیٰ رکوع ۱)

اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰى ؕ وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰى ۚ (پارہ ۳۰ سورۃ الاعلیٰ رکوع ۱)

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ (پارہ ۳۰ سورۃ الفجر رکوع ۱)

اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى ۫ۖ وَ اِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ۔

(پارہ ۳۰ سورۃ اللیل رکوع ۱)

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ؏ (پارہ ۳۰ سورۃ التین رکوع ۱)

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ (پارہ ۳۰ سورۃ العلق رکوع ۱)

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ (پارہ ۳۰ سورۃ البینۃ رکوع ۱)

[۱۹۷] اور تم کچھ چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ تو نہ چاہے جو سارے جہان کا مالک ہے [۱] (پارہ ۳۰ سورۂ تکویر رکوع ۱)

[۱۹۸] (اے پیغمبر) تیرے مالک کی پکڑ (بہت) سخت ہے وہی شروع میں (سب کو) پیدا کرتا ہے اور وہی (آخرت میں) دوبارہ پیدا کریگا [۲] اور وہی (گنہگاروں کو) بخشنے والا (نیکوں سے) محبت کرنے والا ہے تخت کا مالک بزرگی والا جو چاہے وہ کرنے والا [۳]

(پارہ ۳۰ سورۂ بروج رکوع ۱)

[۱۹۹] بے شک وہ اس کو دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے [۴]

(پارہ ۳۰ سورۂ طارق رکوع ۱)

[۲۰۰] جس نے (سب چیزوں کو) بنایا اور عمدگی سے بنایا اور جس نے (سب کچھ) ٹھیرایا پھر اسی طرح چلایا [۵] اور جس نے (جانوروں کے لئے) چارہ نکالا پھر اس کو سکھا کر کوڑا بنا دیا کالا کر دیا [۶]

(پارہ ۳۰ سورۂ اعلیٰ رکوع ۱)

[۲۰۱] بے شک وہ کھلا اور چھپا جانتا ہے [۷] اور ہم تجھ کو آسان طریقہ پر لے چلینگے [۸] (پارہ ۳۰ سورۂ اعلیٰ رکوع ۱)

[۲۰۲] بے شک تیرا مالک تو (بدکاروں کی) تاک میں لگا ہے [۹]

(پارہ ۳۰ سورۂ فجر رکوع ۱)

[۲۰۳] بے شک سچا رستہ بتانا ہمارا کام ہے [۱۰] اور آخرت اور دنیا ہماری ہی ہیں [۱۱]

(پارہ ۳۰ سورۂ لیل رکوع ۱)

[۲۰۴] کیا اللہ تو سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم (اور قدرت والا) نہیں ہے

(پارہ ۳۰ سورۂ تین رکوع ۱)

[۲۰۵] اُسی نے (آدمی) کو قلم کے ذریعہ سے (لکھنا) سکھایا آدمی کو وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا [۱۲] (پارہ ۳۰ سورۂ علق رکوع ۱)

[۲۰۶] اللہ تعالیٰ اُن سے خوش اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش

(پارہ ۳۰ سورۂ بینہ رکوع ۱)

---

[۱] وہی اگر چاہے گا تو تم میں یہ خیال پیدا ہوگا کہ ہم سیدھے رستے پر چلیں بے اللہ تعالیٰ کی توفیق کے کچھ نہیں ہو سکتا کہتے ہیں جب اگلی آیت اُتری تو مشرک کہنے لگے بس ہمارا اختیار ہے ہم چاہیں تو سیدھے رستہ پر چلیں چاہیں نہ چلیں اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ [۲] تو سارا اختیار اُسی کا ہے [۳] اُس کے عذاب سے ڈر ۱۲ [۳] کسی بات سے عاجز نہیں ہے نہ کوئی اس کے ارادے اور تقدیر کو روک سکتا ہے اس آیت سے اُن بیوقوفوں فلسفیوں کا مذہب رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ سب چیزیں خود بخود بلا ارادہ صادر ہوگئیں ۱۲ [۴] مترجم کہتا ہے اگر کسی کو کثرت سے تکلیف ہو تو وہ سوتے وقت سورۃ الطارق پڑھ کر سویا کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بیماری سے نجات پائیگا اس کا تجربہ ہو چکا ہے ۱۲ [۵] نر و مادہ جُفتی کے لئے بنائے پھر نر کو سکھا دیا کیونکر جفتی کرے یا سعادت اور شقاوت پہلے سے ٹھیرائی پھر ہر ایک کو اس کی توفیق دی جو اُس کے لئے ٹھیرایا تھا ۱۲ [۶] ابن عباس نے کہا یہ دنیا کی مثال ہے ظاہر میں تر و تازہ خوشنما نظر آتا ہے مگر انجام اس کا خرابی ہے ۱۲ [۷] یا وہ تیرا پکار کر اور آہستہ پڑھنا دونوں جانتا ہے ۱۲ [۸] کہ بے تکلیف تجھ کو قرآن یاد ہو جائے یا ہم تجھ کو آسان اور سہل شریعت پر چلائیں گے یا ہم نیک اعمال کو تیرے لئے آسان کر دیں گے یعنی شریعت پر چلنا تجھ کو ایسا سہل ہو جائیگا کہ تو بے تکلف اس پر چلتا رہے گا ۱۲ [۹] ان کو دیکھ رہا ہے جو وقت اُنکی ہلاکت کا اُس نے ٹھیرا دیا ہے اُس کا انتظار ہے ۱۲ [۱۰] پیغمبروں کو بھیج کر اچھے بُرے کام بیان کر دینا ہمارے ذمہ ہے کیونکہ ہم نے خلقت کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے ۱۲ [۱۱] دونوں ہمارے اختیار میں ہیں جو کوئی جیسا چاہے گا ویسا اس کو دیں گے ۱۲ [۱۲] تو اُس کا کرم تجھ پر ہوگا کہ تو قرآن کو اچھی طرح پڑھنے لگے گا اور خدا تجھ کو علم لدنی عطا فرمائے گا جیسے دوسروں کو اُس نے کتابی اور قلمی علم عطا فرمایا ہے ۱۲

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (پارہ ۳۰ سورۃ الاخلاص رکوع ۱)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا
...... قَالَ ...... فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا

(پارہ ۱۔ كِتَابُ الْاِيْمَانِ ۔ بَابُ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَدْوَمُهٗ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ جَآءَ حَبْرٌ مِّنَ الْاَحْبَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَجِدُ اَنَّ اللّٰهَ
يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ
عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلَائِقِ عَلٰى
اِصْبَعٍ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ

(اے پیغمبر) ان لوگوں سے (جو خدا کا حال پوچھتے ہیں) یوں کہہ دے وہ اللہ ایک ہے اللہ تو بے نیاز ہے[1] نہ اس نے کسی کو جنا (کوئی اس کی اولاد نہیں) نہ اس کو کسی نے جنا (نہ وہ کسی کی اولاد ہے) اور اس کے برابر والا (جوڑ کا) کوئی نہیں ہے[2]

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے ...... آپ نے فرمایا ...... قسم خدا کی اللہ تو (ثواب دینے سے) تھکے گا نہیں تم ہی تھک جاؤ گے

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں۔ باب اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا یہودیوں کا ایک عالم (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا محمدؐ ہم (اپنی کتابوں میں یہ لکھا) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھا لیگا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں[4] یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی پھر یہ آیت پڑھی (وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسمٰوٰت مطویات

---

[1] اس کو کھانے پینے سونے کسی چیز کی احتیاج نہیں ۱۲

[2] اس سے نصاریٰ اور مشرکوں کا رد ہوا نصاریٰ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں مشرک کہتے ہیں فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں ۱۲

[3] حدیث میں ہے کہ آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اور اس کو یہ لائق نہ تھا اور اس نے مجھ کو گالی دی اس کو یہ نہ چاہیے تھا جھٹلانا تو یہ کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوبارہ پیدا نہیں کرنے کا حالانکہ شروع میں پیدا کرنا کچھ دوبارہ پیدا کرنے سے مجھ پر آسان نہیں ہے گالی دینا یہ کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے حالانکہ میں اکیلا ہوں بے نیاز نہ میں نے کسی کو جنا ہے نہ میں کسی سے جنا گیا ہوں اور میرے جوڑ کا کوئی نہیں یہ امام بخاری نے نکالا ۱۲

[4] سچا بادشاہ دوسرے سب جھوٹ موٹ کے بادشاہ کہلاتے تھے ۱۲ منہ

بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (پارہ ۲۰ كِتَابُ التَّفْسِيرِ

بَابُ قَوْلِهِ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ)

بیمینہ سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون[1]

(پارہ ۲۰۔کتاب قرآن کی تفسیر۔باب وما قدروا اللہ حق قدرہ کی تفسیر)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْبِضُ اللهُ الْاَرْضَ وَيَطْوِي السَّمٰوٰتِ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ (پارہ ۲۰ كِتَابُ التَّفْسِيرِ

بَابُ قَوْلِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهِ)

[۳] ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ زمین کو ایک مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو واہنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب دوسرے (دنیا کے) بادشاہ کہاں ہیں۔

پارہ ۲۰۔کتاب قرآن کی تفسیر۔باب والارض جمیعاً قبضتہ کی تفسیر)

عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ كَثِيْرَةٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِيْلَةٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اَنَّ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهُ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰيَةَ (پارہ ۲۰ كِتَابُ التَّفْسِيرِ۔بَابُ قَوْلِهِ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الْاٰيَةَ)

[۴] عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بیت اللہ کے پاس دو قریش کے شخص اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے اور ایک قریش کا تینوں جمع ہوئے اُن کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (خوب موٹے تازے) لیکن عقل کم تھی ان میں کا ایک بولا تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے دوسرا بولا پکار کر بات کریں تو سنتا ہے اگر آہستہ بات کریں تو نہیں سنتا تیسرا[2] کہنے لگا اگر وہ پکار کر بات کرنا سنتا ہے تو آہستہ سے جو بات کریں وہ بھی سُنے گا تب اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری وماکنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولاجلودکم اخیر آیت تک

(پارہ ۲۰۔کتاب قرآن کی تفسیر۔باب ذالکم وظنکم الآیۃ کی تفسیر)

---

[1] اس حدیث سے پروردگار کے لئے انگلیاں ثابت ہوتی ہیں کیونکہ آنحضرت ؐ نے اُس یہودی کی تصدیق کی اور یہ امر محال ہے کہ آنحضرت ؐ باطل کی تصدیق کریں اب بعضے لوگوں کا یہ کہنا کہ تصدیقاله راوی کا گمان ہے جو اس نے اپنے گمان سے کہدیا حالانکہ آنحضرت ؐ تصدیق کی راہ سے نہیں ہنسے تھے بلکہ اس یہودی کی بات کو غلط جان کر کیونکہ یہود مشبہ اور مجسمہ تھے اور اللہ کے لئے انگلیاں وغیرہ ثابت کرتے تھے صحیح نہیں ہے کس لئے کہ فضیل بن عیاض نے جو منصور سے روایت کی اس میں بھی یہ ہے تعجبا مما قاله الحبر وتصديقا له ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے دوسری صحیح حدیث میں ہے ما من قلب الا وهو بين اصبعين من اصابع الرحمٰن اور ابن عباس رض کی صحیح حدیث میں ہے اتاني الليلة ربي في احسن صورة فوضع يده بين كتفي حتى وجدت بردانامله بين ثدبي انامل انگلیوں کے پوریں غرض انگلیوں کا اثبات پروردگار کے لئے ایسا ہی ہے جیسے وجہ اور یدین اور قدم اور رجل اور جنب وغیرہ کا اور اہل حدیث کا عقیدہ ان کی نسبت یہ ہے کہ یہ اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں لیکن انکی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے اور متکلمین ان چیزوں کی تاویل کرتے ہیں قدرت وغیرہ سے میں کہتا ہوں محمد بن صلت راوی نے اس حدیث کے روایت کرتے وقت اپنی چھنگلیا کی طرف اشارہ کیا پھر پاس والی انگلی کی طرف پھر اس کے پاس والی کی طرف یہاں تک کہ انگوٹھے تک پہنچے اور اس سے اہل تاویل کا مذہب رد ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ تیسرا شخص ان تینوں میں ذرا سمجھ دار تھا کہتے ہیں یہ شخص اخنس بن شریق یا صفوان بن امیہ تھا جو بعد کو مسلمان ہو گئے تھے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ مَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لِلْجَنَّۃِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابٌ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِلْؤُھَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِیُٔ حَتّٰی یَضَعَ رِجْلَہٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَھُنَالِکَ تَمْتَلِیُٔ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ وَلَا یَظْلِمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا وَّاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُنْشِیُٔ لَھَا خَلْقًا (پارہ ۲۰ کِتَابُ التَّفْسِیْرِ۔ بَابُ قَوْلِہٖ وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ اور بہشت تکرار کرنے لگیں دوزخ نے کہا مجھ میں تو وہ لوگ آئیں گے جو بڑے مغرور اور سرکش ہیں[1] بہشت نے کہا معلوم نہیں کیا وجہ مجھ میں وہ لوگ آئیں گے جو ناتوان بھرکے) غریب محتاج نظر سے گرے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ نے بہشت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں تیری وجہ سے اپنے جن بندوں پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں تیری وجہ سے اپنے جن بندوں پر چاہوں گا عذاب کروں گا اور ان میں سے ہر ایک کی بھرتی ہوگی دوزخ تو کسی طرح نہیں بھرنے کی یہاں تک کہ پروردگار اپنا پاؤں (اس میں) رکھ دے گا اس وقت کہنے لگے گی بس بس بس اور بھر کر سمٹ جائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر ظلم نہیں کرنے کا (کہ ناحق اس کو عذاب کرے) البتہ بہشت کی بھرتی اس طرح ہوگی کہ اللہ تعالیٰ (اس کے بھرنے کے لئے) اور خلقت پیدا کرے گا[2] (پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر۔ باب وتقول ہل من مزید کی تفسیر)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ اَتٰی رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَابَنِیَ الْجَھْدُ فَاَرْسَلَ اِلٰی نِسَائِہٖ فَلَمْ یَجِدْ عِنْدَھُنَّ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ یُّضَیِّفُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذَھَبَ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص (ابوہریرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں بہت بھوکا ہوں (کچھ کھلوائیے) آپ نے اپنی بیبیوں کے پاس سے کچھ کھانے کو منگوایا لیکن وہاں کچھ نہ نکلا آخر آپ نے لوگوں سے جو اس وقت حاضر تھے فرمایا کوئی ایسا ہے جو اس رات کو اس شخص کی مہمانی کرے (اس کو کچھ کھلائے) اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے یہ سن کر ایک انصاری شخص (ابوطلحہ) نے کہا یا رسول اللہ میں اس کی مہمانی

[1] جیسے دنیا کے مالدار امیر بادشاہ نواب راجہ وغیرہ ۱۲ منہ [2] جنہوں نے نیک اعمال نہ کئے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ بہشت کی آبادی ان سے کرے گا صحیح مسلم میں ہے کہ بہشت میں کچھ جگہ خالی رہ جائے گی اللہ تعالیٰ اس کو بھرنے کے لئے نئی خلقت پیدا کرے گا جو چاہے گا مگر دوزخ کے لئے نئی خلقت نہیں پیدا کرے گا پاؤں رکھ کر اس کو بھر دیگا ۱۲ [3] سبحان اللہ کیا کہنا مسلمانو رونے کا مقام ہے ہمارے سردار نے دنیا میں اس طرح سے بسر کی کہ اپنی بیبیاں اور کسی پاس کھانے کو کچھ نہیں پھر تم کیوں دنیا کی طمع میں کٹے مارے پھرتے ہو اللہ پر بھروسہ کرو اور یہ کوشش کرو کہ شریعت کے موافق حلال کمائی ملے اور حرام سے پرہیز کرو۔ ۱۲ منہ

إلى أهله فقال لامرأته ضيف رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخريه شيئا قالت والله ما عندي إلا قوت الصبية قال فإذا أراد الصبية العشاء فنوميهم وتعالي فأطفئ السراج ونطوي بطوننا الليلة ففعلت ثم غدا الرجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لقد عجب الله عز وجل أو ضحك من فلان وفلانة فأنزل الله عز وجل ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة (پارہ ۲۰۔ كتاب التفسير۔ باب ويؤثرون على أنفسهم الآية)

کروں گا۔ اور اس شخص (ابوہریرہؓ) کو اپنے گھر لے گیا۔ اپنی بی بی (ام سلیم) سے کہا یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا مہمان ہے کوئی چیز اس سے اٹھا مت رکھ (جو کچھ ہو کھلا دے)[1] وہ بولی خدا کی قسم میرے پاس تو اتنا ہی ذرا سا کھانا ہے جو بچوں کو (مشکل سے) کافی ہو گا ابوطلحہ نے کہا تو ایسا کر جب بچے رات کا کھانا مانگنے لگیں تو (کسی بہانے سے) انکو سلا دے اور چراغ بجھا دے ہم دونوں بھی آج رات کو کچھ نہیں کھائینگے ام سلیم نے ایسا ہی کیا (سبحان اللہ) صبح کو ایسا ہوا ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا رات کو اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا یا اللہ تعالیٰ کو ہنسی آ گئی فلاں مرد اور فلاں عورت پر یعنی (ابوطلحہ اور ام سلیم پر)[2] اس وقت یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری ویؤثرون علیٰ انفسهم ولو کان بهم خصاصة[3]

(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر۔ باب یوثرون علیٰ انفسهم الآیة کی تفسیر)

عن أبي سعيد رض قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يكشف ربنا عن ساقه فيسجد له كل مؤمن ومؤمنة ويبقى من كان يسجد في الدنيا رياء وسمعة فيذهب ليسجد فيعود ظهره طبقا واحدا (پارہ ۲۰۔ كتاب التفسير۔ باب قوله يوم يكشف عن ساق)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (قیامت کے دن) پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا ہر ایک ایماندار مرد اور ایماندار عورت (اس کو دیکھ کر) سجدے میں گر پڑیں گے وہ لوگ رہ جائیں گے جو دنیا میں لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے سجدہ اور (عبادت) کیا کرتے تھے (انکی نیت ریا کی تھی) وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن پیٹھ اکڑ کر ایک تختہ ہو جائے گی (سجدہ نہ کر سکیں گے)۔[4]

(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر۔ باب یوم یکشف عن ساق کی تفسیر)

عن أسماء أنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا شيء أغير من الله (پارہ ۲۱۔ كتاب النكاح۔ باب الغيرة)

اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ سے بڑھ کر غیرت دار کوئی نہیں ہے۔

(پارہ ۲۱۔ کتاب نکاح کے بیان میں۔ باب غیرت کے بیان میں)

[1] جو کھانا ہے وہ مہمان کو کھلا دے ۱۲ منہ [2] اس حدیث میں تعجب اور ضحک دو صفتوں کا اثبات ہے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کی ان حدیثوں کو دیکھ کر جان نکلتی ہے اور اہل حدیث میں جان تازہ آتی ہے ۱۲ منہ [3] یعنی تکلیف اور تنگی کی حالت میں بھی دوسرے کی راحت رسانی مقدم رکھتے ہیں آپ تکلیف اٹھاتے ہیں پر دوسرے بندگان خدا کو آرام دیتے ہیں آپ کو سوختہ غیر کو لذت ۱۲ منہ [4] اس حدیث میں ساق یعنی پنڈلی کا اثبات ہے بعضوں نے اسکی تاویل کی ہے کہ ساق سے ایک نور مراد ہے ہم کہتے ہیں کہ اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں اور صفات کی طرح ساق بھی اسکی ایک صفت ہے جو اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے لیکن اس کی کیفیت اللہ ہی کو معلوم ہے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَغَارُ وَغَیْرَةُ اللّٰهِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ (پارہ ۲۱ کِتَابُ النِّکَاحِ بَابُ الْغَیْرَةِ)

۹ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اُس کو غیرت اس پر آتی ہے کہ مومن حرام کام کرے

(پارہ ۲۱ - کتاب نکاح کے بیان میں - باب غیرت کا بیان)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ جُزْءًا وَّاَنْزَلَ فِی الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذَالِكَ الْجُزْءِ یَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰی تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْیَةَ اَنْ تُصِیْبَهٗ (پارہ ۲۴ - کِتَابُ الْاَدَبِ - بَابُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ)

۱۰ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں اُن میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور ایک حصہ زمین میں اتارا ہے اس ایک حصہ کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی (مادیان) اپنے بچے کو اپنا سم لگنے نہیں دیتی اٹھا لیتی ہے کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے

(پارہ ۲۴ - کتاب اخلاق کے بیان میں - باب اللہ کی رحمت کے سو حصے ہیں)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاُنْذِرُکُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ وَلٰکِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَکُمْ فِیْهِ قَوْلًا لَّمْ یَقُلْهُ نَبِیٌّ لِّقَوْمِهٖ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ (پارہ ۲۹ - کِتَابُ الْفِتَنِ - بَابُ ذِکْرِ الدَّجَّالِ)

۱۱ عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کو) لوگوں میں کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ تعالیٰ کی تعریف کی پھر دجال کا تذکرہ کیا۔ فرمایا میں بھی تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے مگر میں اس کی ایک ایسی نشانی تم سے کہے دیتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتلائی وہ مردود کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے[1]

(پارہ ۲۹ - کتاب فتنوں کے بیان میں - باب دجال کا بیان)

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ (پارہ ۳۰ - کِتَابُ التَّوْحِیْدِ - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی)۔

۱۲ جریر بن عبداللہ بجلیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم نہیں کرتا (یا آخرت میں رحم نہیں کریگا) جو اس کے بندوں پر دنیا میں رحم نہیں کرتے[2]

(پارہ ۳۰ - کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اسکی ذات اور صفات کے بیان میں - باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اے پیغمبر لوگوں سے کہدو اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو جس نام سے پکارو اس کے تو سب نام اچھے ہیں)

[1] دوسری روایت میں ہے نوحؑ کے بعد جتنے پیغمبر گذرے ہیں سب نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے ایک روایت میں ہے نوحؑ نے بھی ڈرایا یا یہ کانا ہونا ایک بڑا عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے ۱۲ منہ [2] عبادت بجز خدمت خلق نیست ٭ بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرنا ان کے آرام اور راحت کی فکر کرنا ایسی عبادت ہے جو ہر شریعت میں مکت نجات کی باعث ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اللہ کی ایک صفت رحم ہے تو رحمن اور رحیم کے نام سے اس کو پکار سکتے ہیں ۱۲ منہ

عَنْ اَبِی مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَہٗ مِنَ اللّٰہِ یَدْعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْھِمْ وَیَرْزُقُھُمْ (پارہ ۳۰۔ کِتَابُ التَّوْحِیْدِ۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ)

۱۳
ابی موسیٰ اشعری سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے زیادہ تکلیف کی بات سنکر صبر کرنے والا[1] کوئی نہیں ہے۔ کمبخت مشرک کہتے ہیں اللہ اولاد رکھتا ہے[2] باوجود ایسی باتوں کے وہ ان مشرکوں کو چنگا بھلا کرتا ہے ان کو روزی دیتا ہے[3]
(پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی ذات اور صفات کا بیان باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا روزی دینے والا میں ہوں قوت والا مضبوط)

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِّائَۃً اِلَّا وَاحِدًا مَّنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَحْصَیْنَاہُ حَفِظْنَاہُ (پارہ ۳۰۔ کِتَابُ التَّوْحِیْدِ۔ بَابُ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ اِسْمٍ اِلَّا وَاحِدًا)

۱۴
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں (یعنی سو میں ایک کم) جو کوئی ان کو یاد کرے (یعنی ان پر عمل کرے) تو وہ بہشت میں جائیگا[4]
(پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی ذات اور صفات کا بیان باب اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں)

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہٗ رَبُّہٗ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ یَّحْجُبُہٗ (پارہ ۳۰۔ کِتَابُ التَّوْحِیْدِ۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ)

۱۵
عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر شخص سے اللہ تعالیٰ ضرور بات کریگا وہ بھی اس طرح کہ بیچ میں کوئی مترجم نہ ہوگا نہ حجاب (بلکہ ہر مومن اللہ تعالیٰ کو بے حجاب دیکھے گا)
(پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اسکی ذات اور صفات کا بیان۔ باب اللہ تعالیٰ کا فرمانا کچھ منہ اس دن تر و تازہ اور خوش و خرم ہوں گے اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہونگے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ اَوْ قُرَشِیَّانِ وَثَقَفِیٌّ کَثِیْرَۃٌ شَحْمُ بُطُوْنِھِمْ قَلِیْلَۃٌ فِقْہُ قُلُوْبِھِمْ فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ

۱۶
عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ایسا ہوا کہ خانہ کعبہ کے پاس دو شخص ثقیف قبیلے کے اور ایک قریش کا یا دو قریش کے اور ایک ثقیف قبیلے کا غرض تین شخص جمع ہوئے تھے موٹے تازے پیٹ میں خوب چربی بھری ہوئی لیکن ان کے دلوں میں عقل تھوڑی تھی ان میں کا ایک اپنے ساتھیوں سے

---

[1] یعنی مہلت دینے والا عذاب میں دیر کرنے والا ۱۲ منہ [2] حالانکہ وہ اولاد وغیرہ سے پاک اور برتر ہے ۱۲ منہ [3] اس حدیث میں صفت رزاقیت کا اثبات ہے اللہ تعالیٰ کو تکلیف نہیں ہو سکتی۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے پیغمبروں اور نیک بندوں کو مشرک ایسی باتیں کرکے تکلیف دیتے ہیں ۱۲ منہ [4] یہ ننانوے نام ایک روایت میں وارد ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک اللہ کے اسماء اور صفات اسکی ذات کی طرح غیر مخلوق ہیں اور جہمیہ نے اسکو مخلوق کہا ہے بعضہم اللہ تعالیٰ ننانوے کا عدد کچھ تعیین کے لئے نہیں ہے ان کے سوا بھی اور نام قرآن اور حدیث میں وارد ہیں جیسے مقلب القلوب، ذو الجبروت، ذو الملکوت، ذو الکبریا، ذو العظمۃ، کافی، دائم، صادق، ذی المعارج، ذی الفضل، غالب وغیرہ ۱۲ منہ

قَالَ الْاٰخَرُ یَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ کَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهٗ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَا اَبْصَارُکُمْ وَلَا جُلُوْدُکُمْ اَلْاٰیَةَ (پارہ ۳۰۔ کِتَابُ التَّوْحِیْدِ۔ بَابُ وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَا اَبْصَارُکُمْ وَلَا جُلُوْدُکُمْ وَلٰکِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ)

کہنے لگا کہو تم کیا سمجھتے ہو ہم جو بات کریں اس کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے یا نہیں دوسرا بولا پکار کر بات کریں تو سنتا ہے اگر چپکے سے کریں تو نہیں سنتا تیسرا بولا (جو ذرا سمجھ دار تھا) یہ کیا بات اگر وہ پکار کر بولنا سنتا ہے تو آہستہ بولنا بھی سن لے گا [۱] تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وما کنتم تستترون ان یشهد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولا جلودکم ۔ ۔ ۔ آخر تک

(پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ کی توحید اس کی ذات اور صفات کا بیان باب۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس ڈر سے نہیں کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے تمہارے خلاف (قیامت کے دن) گواہی دیں گے تم سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بہت سارے کاموں کی خبر تک نہیں)

ثَنَاءُ اللّٰهِ ۵

باب ۵ اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ (پارہ ۱ سورۃ الفاتحہ رکوع ۱)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے [۲] (پارہ ۱ سورۂ فاتحہ رکوع ۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝ (پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۱)

سب تعریفیں خدا ہی کو سزاوار ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور اندھیرا اُجالا بنایا پھر بھی کافر اپنے مالک سے شرک کرتے ہیں [۳] (پارہ ۷ سورۂ انعام رکوع ۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۚ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۵)

خدا [۴] کا شکر ہے جس نے ہم کو یہ رستہ [۵] دکھلایا [۶] اور اگر اللہ تعالیٰ ہم کو راہ پر نہ لگاتا تو ہم (جنت کی) راہ نہ پاتے [۷] (پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۵)

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی

وہ [۴] (خداوند ہر عیب سے) پاک ہے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو راتوں رات ادب والی مسجد (خانۂ کعبہ) سے دور

---

[۱] کیونکہ عرش سات آسمانوں کے پرے ہے اور ایک آسمان سے لے کر دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے پھر جو عرش پر سے ہمارا پکارنا سن لیگا وہ ہماری آہستہ بات بھی سن لے گا اتنے فاصلہ پر پکار اور آہستہ دونوں میں فرق ہی کیا ہے انسان کی آواز تو ایک کوس تک بھی نہیں جاتی گو کتنا ہی چلائے ۱۲ [۲] خدا کے سوا جتنی چیزیں ہیں ان کو عالم کہتے ہیں . . . . ۱۲ [۳] یا اپنے جھوٹے معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر کرتے ہیں یا پھر بھی اپنے رب کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتے ہیں ۱۲ [۴] ایمان اور نیک اعمال کا ۱۲ [۵] جس کے بدلے میں یہ ہمیشہ کا عیش ملا ۱۲ [۶] حدیث میں ہے کہ دوزخی اپنا ٹھکانا جو جنت میں ہوگا دیکھ دیکھ کر افسوس کریگا اور بہشتی دوزخ میں اپنا ٹھکانا دیکھ دیکھ کر خدا کا شکر ادا کریگا اور ہر ایک شخص کے لئے دو ٹھکانے تیار ہوئے ہیں ایک جنت میں اور ایک دوزخ میں ۱۲ منہ

ٱلْمَسْجِدِ ٱلْأَقْصَا ٱلَّذِى بَٰرَكْنَا حَوْلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنْ ءَايَٰتِنَآ ۚ
إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرآئیل رکوع ۱)

تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ ٱلسَّبْعُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ
وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ
تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرآئیل رکوع ۵)

وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ شَرِيكٌ
فِى ٱلْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ وَلِىٌّ مِّنَ ٱلذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرآئیل رکوع ۱۲)

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ ٱلْكِتَٰبَ وَلَمْ يَجْعَل
لَّهُۥ عِوَجَا ۜ ۝ قَيِّمًا لِّيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا مِّن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ
ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا
حَسَنًا ۝ مَّٰكِثِينَ فِيهِ أَبَدًا ۝ وَيُنذِرَ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟
ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ۝ مَّا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِءَابَآئِهِمْ ۚ

کی مسجد (بیت المقدس) میں لے گیا [۱] جس کے گرد ہم نے برکت
دی ہے [۲] اس لئے کہ ہم محمدؐ کو اپنی نشانیاں [۳] دکھلائیں بیشک
وہ خدا ہی ہے [۴] جو سنتا اور دیکھتا ہے (پارہ ۱۵ بنی اسرائیل رکوع ۱)

ساتوں [۵] آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں (فرشتے اور جن اور آدمی)
سب اُس کی پاکی بیان کرتے ہیں [۵] اور کوئی چیز [۶] ایسی نہیں جو اللہ
کی تعریف پاکی کے ساتھ نہ کرتی ہو لیکن تم اُن کی تسبیح نہیں سمجھتے
بے شک وہ تحمل والا بخشنے والا ہے [۸]
(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۵)

اور [۶] کہہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اولاد نہیں بنائی [۸]
اور نہ کوئی سلطنت میں اُس کا ساجھی ہے اور نہ اُس کو ذلّت سے
بچنے کے لئے کسی حمایتی کی ضرورت ہے [۹] اور اس
کی پوری بڑائی کرتا رہ [۱۰]
(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۲)

ہر [۷] طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ)
پر قرآن اتارا اور اس میں کسی طرح کی کسر نہیں [۱۱] رکھی سیدھا
صاف [۱۲] اس لئے کہ (کافروں کو) اس سخت عذاب
سے ڈرائے جو اس کی طرف سے آنے والا ہے
اور مسلمانوں کو خوشخبری دے جو نیک کام کرتے
ہیں کہ ان کو اچھی مزدوری (بہشت) ملے گی جس میں
وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان لوگوں کو (بھی) ڈرائے
جو کہتے ہیں اللہ اولاد رکھتا
ہے [۱۳] نہ ان کے پاس اس بات کی کوئی سند ہے
نہ ان کے باپ دادا پاس تھی [۱۴]

[۱] یعنی جاگتے میں بدن کے ساتھ اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور مسجد اقصیٰ مسجد حرام سے ایک مہینے دس دن کی راہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کو ایک لحظہ میں اس سے بھی زیادہ تر لیجانا کچھ مشکل نہیں ہے یہ قصہ معراج کا ہے جو صحیح حدیثوں . . . . . . میں تفصیل سے مذکور ہے ہجرت سے ایک سال قبل . . . پہلے خواب میں ہوا تھا پھر بیداری میں، اور بعض لوگ کو ہوا . . . . . . صحیح حدیثوں سے یہی ثابت ہے کہ آپ کا معراج مکہ سے بیت المقدس تک پھر وہاں سے آسمانوں تک عالم بیداری میں بدن کے ساتھ تھا اور اکثر علماء سلف اور خلف اسی طرف گئے ہیں [۲] دنیا اور دین کی نعمتیں وہاں موجود ہیں [۳] آسمان کے عجائبات جنت دوزخ وغیرہ دوسرے پیغمبر [۴] ہر بات کو اور ہر چیز کو [۵] حدیث میں ہے کہ معراج کی رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان پر تسبیح سنی سبحان اللہ العلی الاعلیٰ سبحانہ وتعالیٰ دوسری حدیث میں ہے کہ آسمان چرچرا رہا ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے آسمان میں بالشت بھر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سجدہ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کر رہا ہو [۶] حیوان ہو یا نباتات یا جمادات [۷] تمہاری خطائیں دیکھتا ہے اور قدرت رکھ کر درگذر کرتا ہے اور فوراً عذاب نہیں اتارتا حدیث سے ہر ایک شئی کا تسبیح کہنا اور قرآن سے پہاڑوں کا تسبیح کہنا ثابت ہے ایک حدیث میں ہے صحابہ کھانے کی تسبیح سنتے ایک حدیث میں ہے کہ مکہ میں ایک پتھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتا۔ کنکریوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح کہی۔ حدیث میں ہے کہ سبحان اللہ وہ کلمہ ہے جس سے خلق کو روزی ملتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ مینڈک مت مارو وہ تسبیح کرتا ہے [۸] اس کا کوئی بیٹا بیٹی نہیں ہے [۹] بعضے مشرک یہ سمجھتے تھے کہ اوتار اور فرشتے وغیرہ دنیا کے بادشاہوں کی طرح اس کی مدد کرتے ہیں ورنہ اس کی سلطنت سنبھلنا دشوار ہو جائے اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا [۱۰] قتادہ نے کہا ہمنے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت اپنے گھر والوں کو سکھاتے تھے [۱۱] نہ لفظوں میں کوئی عیب ہے نہ معنی میں کوئی قصور ہے الفاظ اور معنی دونوں عمدہ [۱۲] نہ اس میں افراط ہے نہ تفریط یا اگلی کتابوں کو قائم رکھنے والا ان کی تصدیق کرنے والا [۱۳] مثلاً مشرکین جو فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے اور نصاریٰ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں [۱۴] بلکہ نادانی سے ان کے باپ دادا نے یہ بات نکالی اور انکی اولاد نے انکی تقلید کی سب کے سب گمراہی میں پڑ گئے [۱۲]

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝

(پارہ ۱۵ سورۃ الکہف رکوع ۱)

بڑی سخت (بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے (معاذ اللہ کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے) بالکل جھوٹ کہتے ہیں[1]

(پارہ ۱۵ سورۂ کہف رکوع ۱)

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۝ (پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان رکوع ۱)

بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن اُتارا اس لئے کہ وہ سارے جہان کو ڈرانے والا ہو[2]

(پارہ ۱۸ سورۂ فرقان رکوع ۱)

تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَ یَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝ (پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان رکوع ۲)

وہ خدا اگر چاہے (تو ایک باغ یا محل کی کیا حقیقت ہے) تجھ کو اس سے بڑھ کر عنایت فرمائے ایسے ایسے باغ دے جن کے تلے نہریں پڑی بہہ رہی ہیں اور کئی محل تیرے لئے بنا دے[3]

(پارہ ۱۸ سورۂ فرقان رکوع ۲)

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ (پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان رکوع ۶)

بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے آسمان میں برج بنائے اور ان میں ایک چراغ (یعنی سورج) بنایا اور چاند روشنی دینے والا[4]

(پارہ ۱۸ سورۂ فرقان رکوع ۶)

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۝ (پارہ ۱۹ سورۃ النمل رکوع ۵)

(اے پیغمبرؐ) کہہ دے شکر خدا کا (گنہگار تباہ ہوئے) اور خدا کی طرف سے ان بندوں پر سلام جن کو اُس نے چُن لیا[5]

(پارہ ۱۹ سورۂ نمل رکوع ۵)

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پارہ ۱۹ سورۃ النمل رکوع ۷)

اور (اے پیغمبرؐ) کہہ دے شکر خدا کا[6] آگے چل کر وہ اپنی (قدرت کی) نشانیاں تمکو دکھلائے گا تم اُن کو پہچان لوگے[7] اور تیرا مالک (لوگو) تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے[8]

(پارہ ۱۹ سورۂ نمل رکوع ۷)

وَ هُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ القصص رکوع ۷)

اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اُسی کو تعریف سجتی ہے اُسی کی حکومت ہے اور اُسی کے پاس تم کو لوٹ جانا ہے۔

(پارہ ۲۰ سورہ قصص رکوع ۷)

---

[1] سفید جھوٹ جس میں سچائی کا نام نہیں ۱۲ [2] خدا کے عذاب سے دنیا کے تمام آدمیوں اور جنوں کو ڈرتے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے اور کوئی پیغمبر دنیا میں ایسا نہیں آیا ۱۲ [3] حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دنیا کے خزانے عطا فرمائے اور ایسی دولت دے جو تم سے پہلے کسی پیغمبر کو نہ ملی ہو نہ تمہارے بعد کسی کو ملے اور پھر آخرت میں بھی جو تم کو ملنے والا ہے وہ کم نہ ہوگا آپ نے فرمایا نہیں میرے لئے سب آخرت میں اکٹھا رکھا جائے تب یہ آیت اُتری ۱۲ [4] ان برجوں کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ [5] ان میں اگلے پچھلے سب امتوں کے نیک بندے داخل ہیں [6] ان نعمتوں پر جو اس نے تجھ کو عنایت فرمائیں ۱۲ [7] کہ یہی وہ نشانیاں ہیں جن کا وعدہ اللہ اور رسول نے کیا تھا لیکن اس وقت کا پہچاننا کوئی فائدہ نہ دیگا مراد یہ ہے کہ مرتے وقت یا آخرت میں جو عذاب دیکھیں گے بعضوں نے کہا دنیا کا عذاب مراد ہے جیسے قریش کے کافروں پر قحط پڑا جنگ بدر میں ہارے گئے اس وقت سمجھے کہ پیغمبر صاحب کا فرمانا صحیح تھا بعضوں نے کہا یہ ایمانداروں سے خطاب ہے آدمی غیب پر ایمان لاتا ہے لیکن اس کو گھبرانا نہ چاہیے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد ہوگی اور ایسی نشانیاں اس پر کھلیں گی جن سے اس کے دل میں کوئی شبہ باقی نہ رہے گا ۱۲ [8] اس کو رتی رتی سب معلوم ہے مگر یہ اس کی رحمت ہے کہ فوراً عذاب نہیں کرتا ۱۲

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ○

(پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۲)

۱۴ تو شام اور صبح اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے رہو اور وہی تعریف کے لائق ہے آسمان اور زمین میں [۱] اور اُس کی پاکی بیان کرو تیسرے پہر اور دوپہر کو [۲]

(پارہ ۲۱ سورہ روم رکوع ۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○

(پارہ ۲۲ سورۃ السبا رکوع ۱)

۱۵ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور آخرت میں (بھی دنیا کی طرح) اُسی کی تعریف ہوگی [۳] اور وہی حکمت والا خبردار ہے۔

(پارہ ۲۲ - سورہ سبا رکوع ۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(پارہ ۲۲ سورۃ الفاطر رکوع ۱)

۱۶ سب تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں جس نے آسمان اور زمین نئے سرے سے بنائے [۴] فرشتوں کو پیغام پہنچانے کے لئے مقرر کیا جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں وہ جتنے چاہے (فرشتوں میں) اور (بازو) زیادہ پیدا کرسکتا ہے [۵] بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ (پارہ ۲۲ سورۃ فاطر رکوع ۴)

۱۷ شکر اللہ تعالیٰ کا جس نے ہم سے اس طرح کا رنج دفع کردیا۔

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۴)

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰس رکوع ۳)

۱۸ پاک ہے وہ خدا جس نے قسم قسم کی سب چیزیں بنائیں کچھ تو زمین سے اُگتی ہیں اور کچھ خود ان میں سے پیدا ہوتی ہیں (مرد اور عورت) اور کچھ ایسی ہیں جن کو وہ نہیں جانتے [۶]

(پارہ ۲۳ سورۂ یٰس رکوع ۳)

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

(پارہ ۲۳ سورۃ یٰس رکوع ۵)

۱۹ تو پاک ہے وہ خدا جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم کو (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے [۷]

(پارہ ۲۳ سورۂ یٰسین رکوع ۵)

---

[۱] آسمان اور زمین دونوں کو اس کی تعریف کرنی چاہیے ۱۲ [۲] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا ہے صبح سے فجر کی نماز مراد ہے اور شام سے مغرب اور عشاء کی اور تیسرے پہر سے عصر کی اور دوپہر سے ظہر کی بعضوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی یاد مراد ہے ان وقتوں میں ایک حدیث میں ہے تم جانتے ہو ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل کیوں بنے وہ صبح اور شام یوں کہتے سبحن اللہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموت والارض وعشیا وحین تظهرون ۱۲ [۳] اس کے نیک بندے اُس کی تعریف کرتے ہوئے بہشت میں داخل ہوں گے ۱۲ [۴] ان کو ایجاد کیا پہلے وہ کچھ نہ تھے یعنی نیست سے ہست کیا یہ خالص صفت اللہ جل جلالہ کی ہے کوئی بندہ نیست کو ہست نہیں کرسکتا نہ ہست کو نیست کرسکتا ہے ۱۲ [۵] جیسے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں حضرت جبرئیل کو دیکھا اُن کے چھ سو بازو تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں فرشتے ہوں یا اور کوئی جو چاہے بڑھا سکتا ہے ۱۲ [۶] مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جتنی نوعیں اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں اُن میں سے کچھ تو آدمی کو معلوم ہیں جیسے وہ چیزیں جو زمین سے اُگتی ہیں یا جو خود ان میں سے پیدا ہوتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو آدمی کو معلوم نہیں ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوقات جو دریا اور جنگل میں یا آسمان پر ہیں ۱۲ [۷] وہی سزا اور جزا دے گا والحمد للہ ۱۲

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ والصّٰفّٰت رکوع ۵)

۲۰ اللہ تعالیٰ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں۔ (پارہ ۲۳ سورۃ والصّٰفّٰت رکوع ۵)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ والصّٰفّٰت رکوع ۵)

۲۱ (اے پیغمبرؐ) تیرا مالک جو عزت والا ہے۔ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور ساری تعریف اُسی اللہ کی ہے جو سارے جہان کا مالک ہے [ع]

(پارہ ۲۳ سورۂ والصّٰفّٰت رکوع ۵)

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۱)

۲۲ کیا پاک ذات ہے وہ (خدا) جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور (اگر وہ ہمارے بس میں نہ کرتا تو) ہم میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کو اپنے قابو میں لاتے [۱]

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۱)

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۷)

۲۳ وہ آسمان اور زمین کا مالک اور تخت (عرش) کا مالک اُن باتوں سے جو یہ بناتے ہیں پاک ہے [۲]

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۷)

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۷)

۲۴ اور بڑی برکت والا ہے وہ (خدا) جس کی حکومت آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور ان دونوں کے بیچ میں ہے [۳] اور وہی جانتا ہے قیامت کب آئے گی اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۷)

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الجاثیۃ رکوع ۴)

۲۵ تو اصل تعریف اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہے جو آسمان کا مالک اور زمین کا مالک سارے جہاں کا مالک ہے اور آسمان اور زمین میں اُسی کی بڑائی ہے [۴] اور وہی زبردست ہے حکمت والا [۵]

(پارہ ۲۵ سورۂ جاثیہ رکوع ۴)

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع ۳)

۲۶ (اے پیغمبرؐ) تیرے مالک کا نام بڑی برکت کا ہے جو عزت اور بزرگی والا ہے [۶] (پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۳)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید رکوع ۱)

۲۷ آسمان اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں (سب) اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہیں [۷] اور وہ زبردست ہے حکمت والا۔

(پارہ ۲۷ سورۂ حدید رکوع ۱)

---

[۱] ایک ایک جانور اتنا بڑا ہے کہ اگر سرکشی پر آوے تو دس آدمی بھی اس کو نہیں تھام سکتے حدیث میں ہے کہ جب آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر پڑھتے سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ۔۔۔۔ اگر جانور پر سوار ہوئے بعد یہ دعا پڑھے اُسی طرح کشتی پر سوار ہوئے بعد بسم اللہ مجریھا ومرسٰھا ان ربی لغفور رحیم پڑھ لے تو اس کو کوئی صدمہ نہ پہنچے گا ۱۲ [۲] اُسکی کوئی اولاد نہیں اور نہ اولاد ہو سکتی ہے ۱۲ [۳] سب جگہ اسی کی بادشاہت ہے [۴] وہ سب سے بڑا ہے کوئی اس کے برابر والا نہیں [۵] حدیث میں ہے کہ بڑائی میری چادر ہے اور بزرگی میری ازار ہے جو کوئی ان میں سے کچھ لینا چاہے میں اُس کو دوزخ میں ڈالوں گا [۶] سبحان اللہ اس کے نام میں عجب برکت اور عجب لذت ہے کیسی ہی تکلیف میں اس کو یاد کرو ساری تکلیف کافور ہو جاتی ہے اور دل میں ایک وسعت اور کشادگی اور خوشی پیدا ہوتی ہے جب اس کے نام میں یہ تاثیر ہے تو اس کی ذات مقدس میں کیسی کچھ برکت ہوگی ۔ حدیث میں ہے کہ آپ جب نماز سے سلام پھیرتے تو اتنا ہی بیٹھتے کہ ایک بار یوں فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام ۱۲

[۷] حدیث میں ہے کہ جس کو بھرپور ماپ سے ثواب لینا منظور ہو وہ یہ آیتیں پڑھے ہر مجلس میں سبحان ربک سے اخیر تک ۔ ایک حدیث میں ہے جس نے ہر نماز کے بعد تین بار انکو پڑھا وہ ثواب کمائے گیا بھرپور ماپ سے ۱۲

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ الحشر رکوع ۱)

۲۸ جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں (سب) اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا

(پارہ ۲۸ سورۂ حشر رکوع ۱)

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ الحشر رکوع ۳)

۲۹ آسمان اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب اُس کی پاکی بیان کر رہی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا[1]

(پارہ ۲۸ سورۂ حشر رکوع ۳)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ الصف رکوع ۱)

۳۰ جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور جتنی زمین میں (سب) خدا کی پاکی بیان کر رہی ہیں اور وہ زبردست ہے حکمت والا

(پارہ ۲۸ سورہ صف رکوع ۱)

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ الجمعۃ رکوع ۱)

۳۱ جتنی چیزیں آسمان میں ہیں اور زمین میں (سب) اللہ کی پاکی بیان کر رہی ہیں جو (سارے جہاں کا بادشاہ) پاک ذات زبردست حکمت والا

(پارہ ۲۸ سورۂ جمعہ رکوع ۱)

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ التغابن رکوع ۱)

۳۲ جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی زمین میں سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کر رہی ہیں اُسی کی (سارے جہان میں) بادشاہت ہے۔ اور اُسی کو تعریف سجتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے

(پارہ ۲۸ سورۂ تغابن رکوع ۱)

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۱)

۳۳ بڑی برکت والا ہے وہ (خدا) جس کے ہاتھ میں (سارے جہاں کی) بادشاہت اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

(پارہ ۲۹ سورۂ ملک رکوع ۱)

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الحاقۃ رکوع ۲)

۳۴ (اے پیغمبر) اپنے بڑائی والے پروردگار کی پاکی بیان کرتا رہ[2]

(پارہ ۲۹ سورہ حاقہ رکوع ۲)

[1] حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک شخص کو سوتے وقت سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا تو جب مرے گا شہید مرے گا حدیث میں ہے کہ جو شخص شیطان سے تین بار پناہ مانگے پھر سورۂ حشر کی آخری آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر فرشتے اس پر مقرر کر دے گا جو شیطانوں کو اس پر سے دفع کرتے رہیں گے جن کے شیطان ہوں یا آدمی کے اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک اور جو دن کو پڑھے گا تو شام تک ایک اور حدیث میں ہے جو شخص صبح کو تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے پھر سورۂ حشر کی اخیر کی تین آیتیں پڑھے تو ستر ہزار فرشتے اُس پر تعینات کئے جائیں گے جو شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے اگر وہ اس دن مر جائے تو شہید مریگا اور جو شام کو ایسا کرے گا وہ صبح تک اسی حال میں ہوگا بیہقی میں ہے جو شخص سورۂ حشر کی آخری آیتیں رات یا دن میں پڑھے پھر اُس دن یا اس رات مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت واجب کر دیگا۔

[2] سبحان ربی العظیم کہتا رہ یا سبحان اللہ العظیم ۱۲

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّهُ مَعَكُمْ اِنَّهُ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالٰى جَدُّهُ (پارہ ۱۲ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيْرِ)

ابو موسیٰ اشعری[1] نے کہا ہم (ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم کسی میدان میں پہنچتے تو لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر (پکار کر) کہتے ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپ نے فرمایا لوگو! اتنا چلاؤ نہیں آہستگی اور نرمی اختیار کرو تم اس کو نہیں پکارتے ہو جو بہرا یا غائب ہے وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے سنتا ہے اور نزدیک ہے

(پارہ ۱۲ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں باب۔ بہت چلا کر تکبیر کہنا منع ہے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا (پارہ ۱۲ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ التَّسْبِيْحِ اِذَا هَبَطَ وَادِيًا)

جابر[2] بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم (حج کے یا جہاد کے سفر میں) جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اسی طرح جب نشیب میں اترتے تو تسبیح کہتے۔ (پارہ ۱۲ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب۔ جب کسی نشیب میں اترے تو سبحان اللہ کہنا)

عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا (پارہ ۱۲۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ التَّكْبِيْرِ اِذَا عَلَا شَرَفًا)

جابر[3] سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم جب (بلندی پر) چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نیچے اترتے تو تسبیح کرتے۔ (پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب۔ جب بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہنا)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُوْلُ كُلَّمَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ

عبد اللہ[4] بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ سے لوٹتے میں سمجھتا ہوں یوں کہا جب جہاد سے لوٹتے تو آپ جب کسی گھاٹی یا (ٹیکری) یا کنکریلی زمین پر پہنچتے تین بار اللہ اکبر کہتے

[1] اس حدیث سے زور سے ذکر کی کراہیت ثابت ہوئی۔ تحقیق اس باب میں یہ ہے کہ سنت کی پیروی کرنا چاہئیے جہاں جہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہاں جہر کرنا بہتر ہے جیسے اذان میں اور باقی مقاموں میں آہستہ ذکر کرنا بہتر ہے بعض علما کہتے ہیں اس حدیث میں جس جہر سے آپ نے منع فرمایا وہ بہت زور کا جہر ہے جس سے لوگ پریشان ہوں نہ جہر متوسط۔ الغرض بہت زور سے نعرے مارنا اور ضربیں لگانا جیسے بعضے درویشوں کا معمول ہے سنت کے خلاف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ان پیروں اور فقیروں کی پیروی پر مقدم ہے ۱۲ منہ۔

ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (پارہ ۱۲۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ التَّكْبِيْرِ اِذَا عَلَا شَرَفًا)

قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ (پارہ ۱۲۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ كَيْفَ يُعْرَضُ الْاِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ)

پھر یوں فرماتے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ اخیر تک یعنی اللہ کے سوا جو اکیلا ہے کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کی بادشاہت ہے اسی کو سب تعریف سزاوار ہے وہ سب کچھ کرسکتا ہے ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کی پوجا کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے مالک کی تعریف کرتے والے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کیا (مسلمانوں کو فتح دی) اور اپنے بندے حضرت محمدؐ کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں کو (جو غزوۂ خندق میں جمع ہوگئے تھے) اکیلے آپ ہی نے شکست دی۔ (پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب جب بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہنا)

ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسے چاہیے ویسی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوحؑ نے بھی ڈرایا تھا مگر میں تم کو ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی وہ (مردود) کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے [۱]

(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب بچہ سے کیونکر کہیں مسلمان ہوجا)

[۱] کیونکہ کانا ہونا عیب ہے اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے وہ تمام ہنروں اور خوبیوں اور کمالات کا مجموعہ ہے یہ تو بڑے دجال کا ذکر ہے جو قیامت کے قریب آئیگا اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ حدیث میں ہے جو دجال کو سنے وہ اس سے دور رہے۔ ایک حدیث میں ہے میرے بعد تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے ہر ایک یہ گمان کریگا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں ہمارے زمانے میں دجال کے پیش خیمہ کئی شخص ظاہر ہوچکے جنہوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا صدہا ہزار مسلمان ان کے فریب میں آگئے اور بہت سے آرہے ہیں مگر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو ہر معاملہ میں فیصلہ بناتے ہیں وہ ان کے دام میں نہ آسکتے ہیں نہ آئیں گے ان پیش خیموں میں ایک شخص علی گڈھ میں ظاہر ہوا جس نے بہشت دوزخ فرشتوں سب کا انکار کیا۔ پیغمبروں کے معجزوں کو شعبدہ اور طلسم قرار دیا قرآن کی آیتوں کی ایسی تفسیر کی جو صحابہ اور تابعین کے خلاف اہل الحاد اور باطنیہ کے طور پر ایک شخص دہلی میں پیدا ہوا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی اور ساری سیرت میں ایک معجزے کا بھی ذکر نہیں کیا۔ شروع میں لکھتا ہے کہ قرآن کو اللہ کا کلام سمجھو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا سمجھو اس کے احکام پر عمل کرو معاذ اللہ ایک شخص قادیان میں نکلا وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور مہدی موعود اب حضرت عیسٰی دنیا میں نہیں آئیں گے حدیث میں جن عیسٰی کا آنا مذکور ہے اس سے مراد میں ہوں کہتا ہے مجھ پر وحی اترتی ہے ایک شخص عبداللہ چکڑالوی نکلا ہے وہ کہتا ہے حدیث کوئی قابل اعتبار نہیں بس قرآن ہی ہے جو ثابت ہے اس پر عمل کرنا چاہیئے اس نے ایک نئی طرز کی نماز بھی نکالی ہے۔ ایک شخص حیدرآباد میں ہے جو کہتا ہے کہ عذاب قبر وغیرہ کوئی چیز نہیں اور مومن دوزخ میں جائیگا نہیں اور عذاب قبر کی حدیثیں لائق اعتبار نہیں ایک اور شخص بعینہٖ خارجیوں کے حلیہ پر جو حدیث میں مذکور ہے سر گھٹا ہوا بڑی ڈاڑھی توند نکلی یہ کہتا ہے کہ قرآن یا حدیث کا ترجمہ کرنا حرام اور زنا جائز ہے جب اس سے پوچھا کہ آخر تو قرآن اور حدیث اپنے شاگردوں کو جو ہندی ہیں کس طرح پڑھاتا ہے کیا عربی زبان ہی میں ان سے گفتگو کرتا ہے یا ترجمہ کرتا ہے تو لاجواب ہوگیا ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن اور حدیث کے ترجمے پڑھنا اور ان پر عمل کرنا جائز نہیں مسلمانو! ہوشیار رہو یہ سب لوگ دجال کے پیش خیمہ ہیں۔ قرآن اور حدیث کو رات دن دیکھو اور ان پیش خیموں کی بات نہ سنو ایک اور شخص ان میں کا یہ کہتا ہے کہ شریعت تو عام لوگوں کے واسطے ہے جو لوگ خدا رس ہوتے ہیں ان کو شریعت پر چلنے کی ضرورت نہیں ایک اور شخص یہ کہتا ہے ہر چیز خدا ہے اور عابد اور معبود اور خدا اور بندہ میں کوئی فرق نہیں معاذ اللہ یہ سب دجالی فرقے ہیں خدا ان کے شر سے محفوظ رکھے ۱۲ منہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ (پارہ ۱۸ - كِتَابُ التَّفْسِيْرِ - بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)

عبداللہ[۶] بن مسعود رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے [۱] اسی لئے اس نے کھلی ڈھپی بے شرمی کی سب باتوں کو حرام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو تعریف کرنا پسند نہیں ہے یہاں تک کہ اس نے اپنی آپ خود تعریف کی [۲] (پارہ ۱۸ - کتاب قرآن کی تفسیر کی - باب ولا تقربوا الفواحش الخ کی تفسیر)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي (پارہ ۳۰ - كِتَابُ التَّوْحِيْدِ - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ)

ابو[۷]ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب خلقت کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں خود اپنے نفس (ذات) پر یہ کہا میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔
(پارہ ۳۰ - کتاب اللہ کی توحید اس کی ذات اور صفات کا بیان - باب اللہ تعالیٰ کا فرمانا اللہ اپنے نفس سے تم کو ڈراتا ہے اے اللہ تو جانتا ہے جو میرے نفس میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے)

وَقَالَ ...... قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِيْنَ وَالْمُنْذِرِيْنَ وَلَا

سعد[۸] بن عبادہ (انصار کے رئیس) نے کہا اگر میں اپنی بی بی کے پاس غیر مرد کو پاؤں تو تلوار کی دھار سے ماروں اس کا کام ہی تمام کردوں یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے (انصار سے) فرمایا تم کو سعد کی غیرت (اور حمیت) پر تعجب آتا ہوگا خدا کی قسم میں سعد سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت دار ہے اور غیرت ہی کی وجہ سے اس نے بے شرمی کے چھپے اور کھلے سب کام حرام کردئے اور اللہ سے زیادہ کسی کو حجت تمام کرنا اور عذر کا کوئی موقع باقی نہ رکھنا پسند نہیں ہے اسی لئے اس نے پیغمبروں کو (دنیا میں) بھیجا (مومنوں کو) خوشخبری دینے اور کافروں کو ڈرانے

---

[۱] قسطلانی نے کہا کہ غیرت کے معنی حق کا بری باتوں کو حرام کرنا اور مومنوں کو ان سے روکنا ہے میں کہتا ہوں جس طرح اور صفات الٰہی جیسے غضب ضحک تعجب فرح کی تاویل نہیں کی جاتی ہے اور اس کو اپنے ظاہری معنی پر رکھا جاتا ہے جو پروردگار کی شان کے لائق ہو اسی طرح یہاں بھی ہوگا ۱۲ [۲] آدمی کے لئے عیب ہے کہ اپنی تعریف کرے لیکن پروردگار کے حق میں عیب نہیں ہے کیونکہ وہ تعریف کے سزاوار ہے اس کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے ۱۲ منہ

أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ (پارہ ۳۰ - كِتَابُ التَّوْحِيدِ - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ)

والے۔ [1] اور کسی کو اپنی تعریف اللہ سے زیادہ پسند نہیں ہے اور اسی لئے اس نے [2] بہشت کا وعدہ کیا ہے۔ (پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی ذات اور صفات کا بیان۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت دار نہیں)

۹

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عُمَرُ الْقَيَّامُ وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ۔

(پارہ ۳۰ - كِتَابُ التَّوْحِيدِ - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ)

ابن عباس رض نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کو اٹھتے تو فرماتے اے اللہ مالک ہمارے تجھ ہی کو ساری تعریف سجتی ہے تو آسمان و زمین کا تھامنے والا اور قائم رکھنے والا ہے تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے تو آسمان زمین کا مالک ہے اور ان کا جو آسمان اور زمین کے درمیان رہتے ہیں تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے تو آسمان اور زمین کا اور ان کا جو ان کے بیچ میں ہے سب کا روشن کرنے والا ہے تو سچا تیرا قول سچا تیرا وعدہ سچا تجھ سے ملنا سچ بہشت سچ دوزخ سچ قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیرا تابعدار بن گیا۔ تجھ پر ایمان لایا تجھ پر بھروسہ کیا۔ تیرے ہی پاس اپنا جھگڑا لاتا ہوں تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے سب گناہ بخش دے وہ گناہ بھی بخش دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ قیوم کا معنی ہر چیز کو قائم رکھنے والا اور حضرت عمر رض نے القیام [3] پڑھا ہے

(پارہ ۳۰۔ کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کی ذات اور صفات کا بیان۔ باب اللہ تعالیٰ کا فرمانا کچھ منہ اس دن تر و تازہ اور خوش و خرم ہوں گے اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے)

---

[1] تاکہ آخرت میں اس کے بندوں کو کوئی عذر کا موقع نہ رہے ۱۲ منہ

[2] اپنے نیک بندوں کے لئے جو اس کی تعریف کرتے ہیں ۱۲ منہ

[3] قیام مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی وہی ہے خوب تھامنے والا کیونکہ سب چیزیں اپنے وجود اور بقاء میں ہر آن اپنے مالک کی محتاج ہیں ۱۲ منہ

ابتلاء اللہ (۶)

باب ۶ ۔ اللہ تعالیٰ کی آزمائش

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۝ (پارہ ۲ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۹)

اور البتہ ہم تم کو کچھ ڈر کچھ بھوک کچھ مال، کچھ جان کچھ پیداوار (یا اولاد) کے نقصان سے آزمائیں گے۔

(پارہ ۲ سورۂ بقر رکوع ۱۹)

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۝ (پارہ ۲ سورۃ البقرۃ رکوع ۲۶)

(مسلمانو) کیا تم سمجھے ہوئے ہو[1] جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تک تو تمہاری وہ حالت نہیں ہوئی جو اگلے لوگوں کی ہوئی تھی مصیبت اور تکلیف ان کو لگ گئی (یعنے مفلسی اور بیماری نے گھیر لیا) اور اتنا جھڑجھڑائے گئے کہ آخر خود پیغمبر اور ان کے ساتھ کے ایمان والے (گھبرا کر) بول اٹھے (بھائی) اللہ کی مدد کب آوے گی سن لو اللہ کی مدد نزدیک ہے

(پارہ ۲ سورۂ بقر رکوع ۲۶)

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ۝

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران رکوع ۱۴)

کیا[3] تم یہ سمجھے کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں دیکھا کہ کون تم میں جہاد کرتے ہیں اور نہ یہ دیکھا ہے کہ کون ثابت قدم رہتے ہیں[5] اور تم تو خود موت آنے سے پیشتر اس کی آرزو کیا کرتے تھے اب تو تم نے آنکھوں سے اُس کو دیکھ لیا

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۴)

مَّا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ

اللہ[6] تعالیٰ تو مسلمانوں کو جس حالت پر تم ہو[7] چھوڑنے والا نہیں جب تک ناپاک (منافق) کو پاک (مومن) سے جدا نہ کر دے[8] اور اللہ تعالیٰ تم کو غیب کی بات بتانے والا نہیں[9] لیکن اللہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے[10] تو اللہ اور اس کے پیمبروں پر ایمان لاؤ[11]

---

۱ بے کھٹکے اور بے تکلیف اٹھائے ۱۲ ۲ کافروں نے طرح طرح کی ایذائیں دیں اور بے حد ستایا ۱۲ ۳ یہ آیت جنگِ احزاب میں اتری کافر چاروں طرف سے مسلمانوں پر چڑھ آئے اور وہ ایک خندق میں گھر گئے خود مدینہ میں بے امنی ہو گئی تب بعضے لوگ کہنے لگے کہ پیغمبر صاحب تو ہم کو روم اور ایران کی فتح ہونے کی خوشخبری دیتے تھے یا اب یہ حال ہے کہ اپنے بال بچوں میں بھی جانا محال ہے بعض کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے جب مدینہ منورہ میں ہجرت کی تو اکثر مفلس اور نادار ہو گئے ۱۲ ۴ اور زیادہ صبر کی طاقت ان میں نہ رہی تب خدا نے رحم کیا اور ارشاد فرمایا ۱۲ ۵ یعنی ابھی اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں جو تھا اس کو ظاہر نہیں کیا اور کھول کر دکھا نہیں دیا کہ کون لوگ جہاد کرتے ہیں اور لڑائی میں صبر کرتے ہیں اور اس سے پیشتر ہی تم کو جنت مل جائے گی مطلب یہ ہے کہ جنت بغیر اللہ کی آزمائش کے کیونکر مل سکتی ہے ۱۲ ۶ مومن اور منافق سب ملے جلے ہیں ۱۲ ۷ یعنی وحی بھیج کر اپنے پیغمبر کو بتلا دے کہ فلاں مومن ہے فلاں منافق یا ایسے احکام اتار کر جن پر چلنے اور نہ چلنے سے مومن اور منافق کی تمیز ہو جاوے جیسے جنگ احد میں ایسے واقعے ہوئے کہ لوگ منافقوں کو تاڑ گئے خود ان کی باتوں سے اور ان کی کارروائی سے ۱۲ ۸ یہ قریش کے کافروں اور منافقوں سے خطاب ہے وہ کہتے تھے اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے پیغمبر ہیں تو ہم سے کہ ہم کو کیوں نہیں بتلا دیتے کہ فلانا مومن ہے فلانا منافق ۱۲ ۹ غیب کی بات بتلانے کے لئے ۱۲ ۱۰ اور اس کو کوئی بات بتلا دیتا ہے ۱۲ ۱۱ اور غیب کے پیچھے مت پڑو ۱۲

وَرُسُلِهٖ ج وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران رکوع ۱۸)

اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور (شرک و نفاق) سے پرہیز کرو گے تو تم کو بڑا ثواب ملیگا

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۸)

ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ج (پارہ ۴ سورۃ آل عمران رکوع ۱۶)

پھر خدا نے تم کو آزمانے کے لئے [1] کافروں کی طرف سے پھیر دیا

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۶)

وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ ○ (پارہ ۴ سورۃ آل عمران رکوع ۱۶)

اور اس شکست میں ایک حکمت یہ تھی کہ اللہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اس کو (تمہاری دل کی باتوں کو) آزمائے [2] (پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۶)

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ قف وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ط وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران رکوع ۱۹)

(مسلمانو) البتہ تم اپنی جان اور مال سے آزمائے جاؤ گے [3] اور البتہ تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) ان سے اور (ان کے) مشرکوں سے تم کو بہت سی تکلیف کی باتیں سننا پڑے گا [4] اور اگر تم صبر کئے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو [5] تو بے شک یہ ہمت کا کام ہے

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۹)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ (پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۷)

اور اگر اللہ چاہتا تو تم (تینوں) کو ایک ہی امت [6] کر دیتا مگر تم کو جو (مختلف احکام) دئے اس سے تمہارا آزمانا منظور ہے [7] (پارہ ۶ سورۃ المائدہ رکوع ۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ج فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (پارہ ۷ سورۃ المائدۃ رکوع ۱۳)

مسلمانو! البتہ خدا تم کو شکاری جانور کے باب میں جس کو تم اپنے ہاتھوں اور برچھوں سے پکڑا کرتے ہو [8] آزمائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ یہ کھول دے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے [9] پھر جو کوئی اس کے بعد [10] زیادتی کرے (شکار مارے) تو اس کو تکلیف کا عذاب ہوگا [11]

(پارہ ۷ سورۂ مائدہ رکوع ۱۳)

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ

اور اسی طرح ہم نے ایک کو دوسرے سے آزمایا [12] اس لئے کہ یہ لوگ کہیں کیا انہیں لوگوں پر [13] اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے چن کر احسان

---

[1] جیسے جہاد میں جان اور مال دونوں کا نقصان ہوتا ہے اور بیماری میں جان کا اور زکوٰۃ اور صدقہ میں مال کا ۱۲ [2] وہ تمہارے پیغمبر اور تمہارے دین کی برائی کریں گے تمہاری عورتوں پر عشقیہ غزلیں کہینگے جیسے کعب بن اشرف یہودی کیا کرتا تھا ۱۲ [3] قصور سے زیادہ سزا نہ دو ۱۲ [4] ایک ہی دین ایک ہی شریعت ۱۲ [5] کون اللہ تعالیٰ کے نئے نئے حکموں کو مانتا ہے کون نہیں مانتا ۱۲ [6] یعنی چھوٹے بچوں کو ہاتھ ہی سے گرفتار کر سکتے ہو اور بڑے جانوروں کو برچھا مار کر ۱۲ [7] یعنے سب کو معلوم ہو جائے ۱۲ [8] یعنی اللہ کو نہیں دیکھا یا اس کے عذاب کو لیکن اس سے ڈرتا ہے ۱۲ [9] یعنی اس جتلانے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ تمہاری آزمایش کرنے والا ہے کچھ شکار کا موقع دے کر ۱۲ [10] عرب لوگوں کی جان شکار ہے ان کے ملک میں غلہ اور اناج کی پیداوار کم ہوتی ہے اکثر شکار مار کر گذران کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یوں آزمایا کہ احرام میں شکار ان احرام کر دیا پھر یہ آزمایش جس کا ذکر اس آیت میں ہے اس وقت ہوئی جب مسلمان حدیبیہ میں تھے عمرہ کا احرام باندھے ہوئے اور ان کے سامنے سے جنگلی جانور چھوٹے اور بڑے جا رہے تھے ۱۲ [11] یعنی شریف کو رذالے اور مالدار کو مفلس سے ۱۲ [12] یعنی اقرع اور عنیہ اور قریش کے کافر جو اپنی شرافت اور مالداری پر مغرور ہیں ۱۲ [13] یعنی صہیبؓ اور بلالؓ ...... اور ابن مسعودؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ اور دوسرے غریب اور بیکس مسلمانوں پر ۱۲ [14] کہ مصیبت کے وقت تمہاری کیا حالت ہوتی ہے یا تم میں کون سچا ہے کون جھوٹا ۱۲ [15] یعنی تم بھاگے اور تمہاری شکست ہوئی [16] لوگوں پر کھول دے کہ کون سچے مسلمان ہیں اور کون منافق بدخواہ ۱۲

عَلَيْهِم مِّنۢ بَيْنِنَا ؕ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِالشّٰكِرِينَ ۝

(پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۶)

کیا کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو اچھی طرح نہیں جانتا

(پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۶)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَآ اٰتٰكُمْ ؕ

(پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۲۰)

[۱۱] اور وہی خدا ہے جس نے تم کو زمین میں نائب بنایا [۱] اور تم میں سے ایک کے درجے دوسرے پر بلند کئے [۲] تاکہ اس نے کہ تم کو جو دیا ہے اس میں تم کو آزمائے [۳]

(پارہ ۸ سورۂ انعام رکوع ۲۰)

وَالَّذِينَ كَفَرُوٓا إِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۙ لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ (پارہ ۹ سورۃ الانفال رکوع ۴)

[۱۲] اور جو کافر ہیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ اللہ ناپاک کو [۴] پاک [۵] سے جدا کرے (پارہ ۹ سورۂ انفال رکوع ۴)

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جٰهَدُوا مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُولِهِۦ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ رکوع ۲)

[۱۳] (مسلمانو) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم [۶] (یونہی) چھوٹ جاؤ گے اور ابھی تک اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو نہیں کھولا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سوا کسی کو اپنا رازدار نہیں بنایا اور اللہ تعالیٰ کو جو تم کرتے ہو اس کی خبر ہے [۸]

(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ رکوع ۲)

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (پارہ ۱۱ سورۃ الھود رکوع ۱)

[۱۴] کہ تم کو آزمائے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے۔

(پارہ ۱۱ سورۂ ہود رکوع ۱)

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ الکھف رکوع ۱)

[۱۵] ہم نے جو کچھ زمین پر بنایا اس کی رونق کے لئے بنایا [۸] اس لئے کہ ہم لوگوں کو جانچیں ان میں کون اچھے کام کرتا ہے [۹]

(پارہ ۱۵ سورۂ کہف رکوع ۱)

وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۳)

[۱۶] اور ہم تم کو برائی اور بھلائی پہنچا کر آزماتے ہیں [۱۰] اور تم کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے [۱۱]

(پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۳)

[۱] پنایا اگلی امتوں کا ایک امت فنا ہو جاتی ہے اور دوسری اس کی جگہ پر قائم ہوتی ہے تو گویا اس کی نائب ٹھیری ۱۲ [۲] کوئی امیر ہے کوئی غریب کوئی پہلوان ہے کوئی کمزور کوئی عقلمند ہے کوئی بے وقوف ۱۲ [۳] کہ امیر امیری کا شکر کرتا ہے یا نہیں اور فقیر فقیری میں صبر کرتا ہے یا نہیں ۱۲ [۴] بدبخت شخص کو یا شیطان کی راہ میں جو مال خرچ ہوا ہے اس کو پاک سے الخ [۵] نیک بخت شخص سے یا اس مال سے جو اللہ کی راہ میں خرچ ہوا ہے ۱۲ [۶] بے جانچے پڑتالے ۱۲ [۷] یعنی اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا امتحان لیگا اور آزمایش کی کسوٹی پر کسیگا اور یہ ظاہر کردے گا کہ کون سچا اور مخلص تھا اور کون جھوٹا بناوٹی اور جو امتحان میں کامیاب ہوگا اس کو آخرت میں بڑے بڑے درجے ملیں گے تمہارا یہ سمجھنا کہ بے محنت یہ بات حاصل ہوگی غلط ہے ۱۲ [۸] مثلاً باغ مکانات کھیتی باڑی وغیرہ ۱۲ [۹] خدا کو یاد رکھتا ہے اور کون دنیا کی رونق میں غرق ہو کر خدا کو بھول جاتا ہے ۱۲ [۱۰] کہ کون برائی پر صبر کرتا ہے اور کون بے صبر ہے اور کون بھلائی پر شکر کرتا ہے ۱۲ [۱۱] مرنے کے بعد اسی کے پاس جانا ہے ۱۲

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ۝

(پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت رکوع ۱)

کیا[۱] لوگوں[۱] نے یہ سمجھ لیا ہے (زبان سے) ہم کہہ دیں گے ایمان لائے تو چھوڑ دئے جائیں گے اور ان کی جانچ نہ ہوگی[۲] اور ہم ان سے پہلے اگلے (ایماندار) لوگوں کو آزما چکے ہیں[۳] تو (اسی طرح) اللہ تعالیٰ سچوں کو ضرور الگ کریگا اور جھوٹوں کو الگ[۴]

(پارہ ۲۰ سورۂ عنکبوت رکوع ۱)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَىِٕنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت رکوع ۱)

اور[۱۸] لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے پھر جب ان کو[۶] اللہ تعالیٰ (کی راہ) میں (مال یا جسم یا عزت کی) کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو لوگوں کے ستانے کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح سمجھ لیتے ہیں[۷] اور اگر تیرے مالک کی طرف سے مسلمانوں کو کوئی مدد آن پہنچی تو ایسے لوگ ضرور یوں کہیں گے ہم تو تمہارے ساتھ تھے (ہم کو بھی لوٹ میں شریک کرو) بھلا (یہ لوگ کیا سمجھے ہیں) اللہ کو سارے جہاں کے دلوں کا حال معلوم نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ تو ایمان والوں کو ضرور جدا کریگا اور منافقوں کو جدا (ہر ایک کا حال کھول دے گا)

(پارہ ۲۰ سورۂ عنکبوت رکوع ۱)

هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۝

(پارہ ۲۱ سورۃ الاحزاب رکوع ۲)

وہاں[۱۹] (اس موقع پر) مسلمان جانچے گئے اور زور سے جھڑ جھڑائے گئے[۸]

(پارہ ۲۱ سورۂ احزاب رکوع ۲)

وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّیَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ (پارہ ۲۶ سورۃ محمد رکوع ۱)

اور[۲۰] اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (بغیر تمہارے لڑے) کافروں سے بدلہ لے لیتا مگر اس کو یہ منظور ہے کہ تم کو ایک دوسرے سے (لڑا کر) جانچے[۹] (پارہ ۲۶ سورۂ محمد رکوع ۱)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ ۙ

اور[۲۱] ہم تو (اے مسلمانو) ضرور آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم کھول دیں گے تم میں سے کون لوگ جہاد کرتے ہیں اور (کافروں کی ایذادہی پر) صبر کرتے ہیں

---

[۱] اس کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے ۱۲ [۲] اُن کی آزمائش نہ ہوگی کہ وہ سچے دل سے مسلمان ہیں یا نہیں اگر ایسا ہوا تو بہت سستے چھوٹ گئے نہیں اللہ تعالیٰ اُن کا طرح طرح سے امتحان لے گا یہ آیت اس وقت اتری جب کچھ آدمیوں نے اپنے ملک میں رہ کر مسلمانوں کو کہا کہ ہم بھی مسلمان ہیں مسلمانوں نے انکو جواب لکھا کہ تمہارا اسلام اس وقت تک قبول نہ ہوگا جب تک ہجرت نہ کرو وہ اپنے ملک سے چلے پھر کافران کو لوٹا لے گئے جب ان کو اس آیت کی خبر ہوئی تو دوبارہ نکلے کافران کے پیچھے پڑے انہوں نے کہا ہم ماریں گے اور مریں گے آخر کچھ کافروں کے ہاتھ سے مارے گئے کچھ بچ کر مسلمانوں میں آملے اس وقت یہ آیت اتری ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاھدوا وصبروا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم[۳] کوئی آگ میں ڈالا گیا کوئی آرہ سے چیرا گیا ۱۲ [۴] لفظی ترجمہ یوں ہے اللہ تعالیٰ ضرور معلوم کریگا سچے کون ہیں اور جھوٹے کون جس کا مطلب یہی ہے کہ جدا کرکے دکھلائے گا کیونکہ اس کو تو سب کا حال پہلے ہی سے معلوم ہے ۱۲ [۵] کافروں اور بدعتیوں کی طرف سے ۱۲ [۶] اور جھٹ سے کافر اور بدعتیوں کا کہنا مان لیتے ہیں اور حق بات کو چھوڑ بیٹھتے ہیں حدیث میں ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا ستایا گیا کہ کوئی اتنا نہیں ستایا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ جل جلالہ کو محبوب ہیں یوں ستائے جائیں اور صبر کریں تو ہم کون ہیں جو یہ خیال کریں کہ ہم کو تکلیف نہ پہنچے نہیں اللہ تعالیٰ کی راہ اور اس کی شریعت کی پیروی میں تکلیف پہنچنا پیغمبروں کی میراث ہے مبارک ہیں وہ بندے جو اپنے مالک کی خوشی کے لئے ستائے جائیں۔ عزت جائے روپیہ جائے مار کھائیں یہ سب ان کے لئے فخر ہے ؎ گر نثار قدم یار گرامی نہ کنم ۔ جوہر جاں بچہ کار دگرم باز آید ۱۲ [۸] ان کا خوب امتحان لیا گیا کہ ایسے سخت وقت میں ایمان پر مضبوط رہتے ہیں یا نہیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدے پر انکا یقین قائم رہتا ہے یا نہیں ۱۲ [۹] کون جہاد میں قائم رہتا ہے کون بھاگ جاتا ہے تم کو شہادت اور جہاد کا ثواب دینا اور کافروں کو تمہارے ہاتھ سے عذاب کرانا منظور ہے ۱۲۔

وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ (پارہ ۲۶ سورۃ المحمد رکوع ۴)

اور تمہارے حالات بھی ہم جانچیں گے۔

(پارہ ۲۶ سورۂ محمد رکوع ۴)

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

(پارہ ۲۸ سورۃ التغابن رکوع ۲)

[۲۲] تمہارے مال اور اولاد اور کچھ نہیں (اللہ تعالیٰ) کی جانچ ہے [۱] اور (جو کوئی مال اور اولاد رکھ کر اللہ تعالیٰ کو نہ بھولے تو) اللہ تعالیٰ کے پاس (اس کے لئے) بڑا ثواب ہے

(پارہ ۲۸ سورۂ تغابن رکوع ۲)

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ

(پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۱)

[۲۳] موت اور زندگی (دونوں کو) اس لئے پیدا کیا کہ تم کو آزما کر دیکھے کون تم میں اچھے کام کرتا ہے (اور کون بُرے)

(پارہ ۲۹ سورۂ ملک رکوع ۱)

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۙ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۙ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۙ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۙ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۙ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ قَالَ اَوْسَطُهُمْ

[۲۴] ہم نے ان مکہ کے کافروں کو اس طرح جانچا ہے جیسے ایک باغ والوں کو جانچا تھا جب وہ باغ والے قسم کھا بیٹھے تھے کہ صبح ہوتے ہی اس کا میوہ توڑ ڈالیں گے اور انشاء اللہ نہ کہا وہ [۲] تو سو ہی رہے تھے کہ تیرے مالک کی طرف سے ایک پھیرا کرنے والی (بلا) باغ پر پھیرا کر گئی [۳] پھر (سارا) باغ ایسا ہو گیا جیسے کوئی (سب میوہ) کاٹ لے گیا [۴] صبح ہوتے ہی (باغ والے) ایک دوسرے کو پکارنے لگے چلو (بھائی) سویرے ہی اپنے کھیت پر چلیں اگر تم کو کاٹنا ہے پھر چپکے چپکے آپس میں یوں کہتے ہوئے چلے دیکھتے رہو آج کوئی فقیر تم تک نہ آجائے اور صبح سویرے ہی خوب بندوبست کر کے روانہ ہوئے سمجھے اب کیا ہے (سارا میوہ) ہاتھ کر لیا [۵] جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو (پہلے دیکھتے ہی) کہنے لگے ہم راستہ بھول گئے [۶] نہیں بلکہ ہماری

---

[۱] اللہ تعالیٰ نے تم کو دے کر تمہاری آزمائش کی ہے دیکھئے تم اللہ کی یاد رکھتے ہو یا مال اولاد میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تمہارے مال اور اولاد اور کچھ نہیں (جان کے) جنجال ہیں حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ لال کرتے پہنے ہوئے گرتے پڑتے آئے آپ نے منبر پر سے اتر کر ایک کو ایک طرف اٹھا لیا اور دوسرے کو دوسری طرف پھر منبر پر چڑھے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ میں نے ان دونوں بچوں کو گرتے پڑتے دیکھا مجھ سے نہ رہا گیا میں نے خطبہ موقوف کیا اور ان کے لئے اتر پڑا حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے [۲] مکہ کے کافروں پر آنحضرت کی بد دعا سے ایسا سخت قحط آیا کہ مردار اور ہڈی تک کھا گئے یہ باغ والے ثقیف کے کچھ ایماندار لوگ تھے ان کا باپ غ کے میوے میں سے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا کرتا تھا مر گیا بیٹوں نے بخیلی کی اور یہ چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ نہ دیں صبح سویرے ہی فقیروں کو خبر بھی نہ ہو اور آن کر اس کا میوہ توڑ لیں اللہ تعالیٰ نے ان کی نیت کی خرابی پر ایسی آفت بھیجی کہ سارا باغ ہی خراب ہو گیا بعضوں نے کہا یہ باغ ضروان میں تھا اور ضروان صنعا سے چند کوس کے فاصلے پر ہے ابن عباس نے کہا یہ باغ والے حبش کے ملک میں تھے ان کا باپ مسکینوں کو باغ میں سے دیا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو بیٹے کہنے لگے ہمارا باپ بیوقوف تھا جو اتنا میوہ فقیروں میں خرچ کر دیتا تھا اور بخیلی پر کمر باندھی نتیجہ یہ ہوا کہ باغ پر تباہی آئی کل میوہ برباد ہو گیا ۱۲ [۳] اس سرے سے اس سرے تک سارا باغ تباہ ہو گیا حدیث میں ہے کہ گناہ سے بچو بعض گناہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کی شامت سے آدمی علم کا دروازہ بھول جاتا ہے بعضے گناہ سے رات کی عبادت قضا ہو جاتی ہے بعضے گناہ سے رزق میں کمی آتی ہے جو اس کے لئے تیار کیا گیا تھا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اس آیت سے یہی نکلتا ہے کہ جب کسی بُرے کام کا مصمم عزم ہو جائے تو اس پر مواخذہ ہوتا ہے ۱۲ [۴] میوے کا نام نہیں ۱۲ [۵] یہ ہمارا باغ نہیں کسی اور کا باغ ہے پھر سوچے تو کہنے لگے نہیں بلکہ الخ ۱۲ [۶] شاہ عبدالقادر صاحب نے یوں ترجمہ کیا ہے اور سویرے چلے لپکے اور شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں کیا ہے سویرے گئے اوپر بخیلی کے اندازہ کر کے بعضوں نے یوں کیا ہے اور بخل پر مضبوط ہوئے سویرے ہی چل دیے بعضوں نے یوں کیا ہے اور صبح سویرے ہی بڑے غصے سے چلے سمجھے اب محتاجوں کے ہاتھ سے بچ گئے بعضوں نے یوں کیا ہے اور صبح سویرے ہی اکیلے اکیلے یہ سمجھ کر روانہ ہوئے کہ اب جاتے ہی میوہ ہاتھ کر لیں گے ۱۲

أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝ عَسٰى رَبُّنَآ أَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ إِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ القلم رکوع ۱)

قسمت پھوٹ گئی [1] ان میں جو زیادہ عقلمند تھا (اچھا آدمی تھا) وہ کہنے لگا میں نے تم سے نہیں کہا تھا تم انشاء اللہ کیوں نہیں کہتے۔ کہنے لگے ہمارا مالک پاک ہے۔ بے شک ہم گنہ گار تھے [2] پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے لگے اولاہنا دینے [3] آخرکار سب کہہ اٹھے ہائے ہماری کم بختی ہم خود حد سے بڑھ گئے تھے [4] کیا عجب ہے ہمارا مالک اس سے بہتر باغ ہم کو دے ہم اپنے مالک سے (یہی) امید رکھتے ہیں [5]

(پارہ ۲۹ سورۃ قلم رکوع ۱)

وَأَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَأَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ (پارہ ۲۹ سورۃ الجن رکوع ۱)

۲۵ اور (اے پیغمبر لوگوں سے کہہ) اگر وہ (ایمان کے) سیدھے رستے پر جمے رہتے تو ہم ان کو آزمانے کے لئے خوب پانی دیتے [1]

(پارہ ۲۹ سورۂ جن رکوع ۱)

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ۔ (پارہ ۱ كِتَابُ الْإِيْمَانِ۔ بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ)

۱ نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ... [6] پھر جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بچا اُس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں۔ باب جو شخص اپنا دین قائم رکھنے کے لئے (گناہ) سے بچے اس کی فضیلت)

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى (پارہ ۵۔ كِتَابُ الْجَنَائِزِ۔ بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى)

۲ انس رض سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں کیا جائے

(پارہ ۵۔ کتاب جنازہ کے احکام میں۔ باب۔ صبر وہی ہے جو مصیبت آتے ہی کیا جائے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا

۳ انس بن مالک رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو سیف لوہار کے گھر پر گئے وہ ابراہیم کی انا کا خاوند تھا [7] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱؎ ہم لٹ گئے ڈوب گئے۔ یہ ہمارا ہی باغ ہے ہائے ہماری بدنیتی کا یہ ثمرہ ملا کیسا عمدہ پھولا پھلا باغ اُجاڑ ہو گیا ۱۲ ۲؎ خطاوار تھے اول تو انشاء اللہ نہیں کہا دوسرے اللہ ہی کا سب کچھ دیا ہوا ہے اسی کی راہ میں دینے سے دل چرایا ۱۲ ۳؎ طعنہ مارتے وہ کہتا تو نے یہ بری صلاح دی یہ کہتا تو نے ۱۲ ۴؎ اللہ تعالیٰ کا خیال ہم نے چھوڑ دیا تھا لیکن تھے مسلمان شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے کیا عجب ہے الخ ۱۲ ۵؎ کہتے ہیں جب وہ اپنی نیت پر شرمندہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر باغ ان کو عنایت فرمایا انگور وہاں ایسے ہونے لگے کہ ایک خوشہ ایک خچر اٹھاتا تا ۱۲ ۱؎ بہت پانی برساتے غلہ خوب اُگاتے ان پر قحط نہ پڑتا آزمانا یہ کہ دیکھیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں یا نہیں ۱۲ ۶؎ یعنی عام لوگ نہیں جانتے بلکہ بعضی چیزوں کی حلت اور حرمت میں عالموں اور مجتہدوں کو بھی شک رہتی ہے جب دلیلیں متعارض ہوں تو ایسے امور سے بچے رہنا تقویٰ اور پرہیزگاری ہے ۱۲ منہ ۷؎ حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے ماریہ قبطیہ رض کے بطن سے اُن کی انا ابو سیف لوہار کی بی بی تھی حضرت ابراہیم وہیں پرورش پاتے ابو سیف کا نام براء بن ابی اوس تھا ۱۲ منہ

بْرَاهِيمُ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ (پارہ ۵ ۔ کتاب الجنائز ۔ باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا بک لمحزونون)

ابراہیم کو (گود میں) لیا اور اُن کو پیار کیا اور سونگھا پھر اس کے بعد جو ہم ابو سیف کے پاس گئے دیکھا تو ابراہیم دم توڑ رہے ہیں یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھوں سے آنسو بہ نکلے عبدالرحمن بن عوف رضؓ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی لوگوں کی طرح بے صبری کرنے لگے آپ نے فرمایا عوف کے بیٹے یہ بے صبری نہیں رحمت ہے پھر دوسری بار روئے اور فرمایا آنکھ تو آنسو بہاتی ہے اور دل کو رنج ہوتا ہے پر زبان سے ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے [۱] بے شک ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔

(پارہ ۵ ۔ کتاب جنازوں کے احکام میں ۔ باب ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ابراہیم ہم تیری جدائی سے رنجیدہ ہیں)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَّهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةِ اَهْلِهٖ فَقَالَ قَدْ قَضٰى فَقَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ

عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا سعد بن عبادہ رضؓ کو ایک بیماری ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن بن عوف رضؓ اور سعد بن ابی وقاص رضؓ اور عبداللہ بن مسعود رضؓ کو اپنے ساتھ لے کر اُن کے پوچھنے کو گئے جب وہاں پہنچے دیکھا تو اُن کے گھر والے خدمت کرنے والے سب جمع ہیں [۲] آپ نے فرمایا کیا گذر گئے لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ یہ سنکر آپ روئے (سعد کی بیماری دیکھ کر) لوگوں نے جو آپکو روتے دیکھا تو وہ بھی روئے آپنے فرمایا سن لو اللہ تو آنکھ سے آنسو نکلنے پر اور دل کے رنجیدہ ہونے پر عذاب نہیں کرنے کا وہ تو اس پر عذاب کرے گا یا رحم کرے گا آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا [۳]

---

[۱] یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون صبر اور شکر ۱۲ منہ [۲] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے دیکھا تو وہ بیہوش ہیں اور ان کے لوگ گرداگرد جمع ہیں آپنے لوگوں کو اکٹھا دیکھ کر گمان کیا کہ شاید سعد کا انتقال ہو گیا

[۳] اگر زبان سے صبر اور شکر کے کلمے نکالے تو رحم ہوگا اجر ملیگا اگر ناشکری اور کفر کے کلمے نکالے تو عذاب ہوگا زبان ہی بڑی چیز ہے میں نے جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ دین اور دنیا کی اکثر آفتیں اسی زبان کی وجہ سے آتی ہیں جس نے زبان کو شرع اور عقل کے قابو میں کر دیا وہ تمام آفتوں سے بچا رہتا ہے ۔ اللھم انی اعوذ بک من شر لسانی ۱۲ منہ

الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ فِيْهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِيْ بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِيْ بِالتُّرَابِ (پارہ ۵۔ كِتَابُ الْجَنَائِزِ بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ)

اور دیکھو میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اور حضرت عمر رضؓ تو جب یسا دیکھتے تو لاٹھی اور پتھر سے مارتے اور رونے والوں کے منہ پر خاک جھونکتے[1]
(پارہ ۵۔ کتاب جنازہ کے احکام میں۔ باب بیمار کے پاس رونا)

٥

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ الْخَطَّابُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِتْنَةِ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَحْفَظُهٗ كَمَا قَالَ قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيْءٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوْفُ قَالَ سُلَيْمَانُ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هٰذِهٖ اُرِيْدُ وَلٰكِنِّيْ اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَاْسٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَكَ بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ اَجَلْ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ قَالَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا اَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِيْ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ اَنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ۔ (پارہ ۶ كِتَابُ الزَّكٰوةِ بَابُ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيْئَةَ)

حذیفہ بن یمان رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا حضرت عمر رضؓ نے کہا (تیرا کیا کہنا) تو بڑا بہادر ہے[2] اچھا کہہ آنحضرت صلی اللہ و علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا میں نے کہا آدمی کو اس کے گھر والوں بال بچوں (دوست) ہمسایوں میں ایک فتنہ ہوتا ہے (اُن کی محبت میں عبادت سے غافل رہتا ہے) نماز اور صدقہ اور اچھی بات کہنے سے اُس فتنہ کا اُتار ہو جاتا ہے اعمش نے کہا ابو وائل کبھی یوں کہتے تھے نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا بُری بات سے منع کرنا یہ اُتار ہیں اس فتنے کے حضرت عمر رضؓ نے کہا میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئے گا میں نے کہا اے امیر المومنین تم کو اس فتنے کا ڈر نہیں تمہارے اور اس کے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رضؓ نے کہا پھر وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا میں نے کہا نہیں توڑا جائے گا انہوں نے کہا جب توڑا جائے گا تو پھر تو کبھی بند نہ ہوگا میں نے کہا ہاں ابو وائل نے کہا ہم حذیفہ رضؓ سے یہ پوچھنے میں ڈرے کہ دروازہ سے کیا مراد ہے ہم نے مسروق سے کہا پوچھو انہوں نے پوچھا حذیفہ رضؓ نے کہا دروازہ خود عمر رضؓ تھے ہم نے کہا کیا عمر رضؓ اس بات کو جانتے تھے اُنہوں نے کہا ہاں اس طرح یقین کے ساتھ جانتے تھے جیسے کہ یہ آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے وجہ یہ تھی کہ میں نے اُن سے ایک حدیث بیان کی تھی جو اٹکل پچو نہ تھی[3]
(پارہ ۶۔ کتاب زکواۃ کے بیان میں۔ باب خیرات سے گناہ اتر جاتے ہیں)

---

[1] اس حدیث کی پیروی کرتے کہ جعفر کی عورتوں کے منہ پر خاک جھونک دے جو اوپر گذر چکی ۱۲ منہ [2] یعنی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکثر فتنوں اور فسادوں کو جو آپکے بعد ہونے والے تھے پوچھتا رہتا تھا دوسرے لوگوں کو اتنی جرأت نہ ہوتی بے شک تو بہادری سے اُن کو بیان کریگا کیونکہ تو خوب جانتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَ اِنَّهٗ یَجِیْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ وَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ (پارہ ۱۳ - کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ)

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهٗ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ قُلْنَا لَهٗ اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا قَالَ کَانَ الرَّجُلُ فِیْ مَنْ قَبْلَکُمْ یُحْفَرُ لَهٗ فِی الْاَرْضِ فَیُجْعَلُ فِیْهِ فَیُجَاءُ بِالْمِیْشَارِ فَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِهٖ فَیُشَقُّ بِاثْنَتَیْنِ وَمَا یَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِیْنِهٖ وَیُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ وَمَا یَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِیْنِهٖ وَاللّٰهِ لَیُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ لَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِهٖ وَلٰکِنَّکُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے دجال کی ایک ایسی بات نہ کہدوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہیں کہی وہ (مردود) کانا ہوگا اور بہشت اور دوزخ کی صورت دکھلائے گا[1] جس کو وہ بہشت بتلائے گا درحقیقت وہ دوزخ ہوگی (اور جس کو دوزخ بتلائے گا وہ بہشت ہوگی) اور میں تم کو دجال سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوح پیغمبر نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

(پارہ ۱۳ - کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیوں شروع ہوئی باب - اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اس سے کہا اپنی قوم کو تکلیف کا عذاب آنے سے پہلے ہی ڈرا)

خباب بن ارت سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر پر ٹیکا دئے کعبے کے سائے میں بیٹھے تھے ہم نے آپ سے (کافروں کی ایذادہی کا) شکوہ کیا اور یہ عرض کیا آپ ہمارے لئے اللہ کی مدد کیوں نہیں مانگتے دعا کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اگلے ایماندار تھے[2] ان کے لئے زمین میں گڈھا کھودا جاتا ہے پھر گڈھے میں ان کو گاڑ کر آرہ لاتے وہ سر پہ چلایا جاتا دو ٹکڑے کئے جاتے (پناہ بخدا) پھر بھی وہ اپنے (سچے) دین سے نہ پھرتے اور لوہے کی کنگھیاں ان کی ہڈی اور پٹھوں تک چلاتے پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے خدا کی قسم پروردگار اس دین کو ضرور پورا کریگا ایک شخص سوار ہوکر صنعا سے (جو یمن کا پایہ تخت ہے) حضرموت تک جائے گا اس کو اللہ کے سوا کسی[3] کا ڈر نہ ہوگا یا ڈر ہوگا تو بھیڑئے کا ہوگا اپنی بکریوں پر لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو[4]

[1] اللہ تعالیٰ اپنے راسخ الاعتقاد بندوں کو آزمانے کے لئے دجال کو پہلے پہل بعضے کاموں کی قدرت دیدے گا جیسے مردہ کا جلانا پانی کا برسانا پھر اس کی عاجزی ظاہر کردے گا اس کی صورت خود کہہ دے گی کہ وہ خدا نہیں ہے وہ مردود کانا ہوگا اگر خدا ہوتا تو پہلے اپنی آنکھ چنگی کرتا ۱۲ منہ [2] انہوں نے ایسی ایسی تکلیف اٹھائی ہے کہ ۱۲ منہ [3] سے مخالف مذہب یعنی کافر [4] انسان کی طبع میں جلدی رکھی گئی ہے ...... وہ چاہتا ہے کہ ہر کام ابھی ہو جائے یہ غیر ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جب تک صبر کرنا چاہیے جو لوگ صبر کرتے ہیں وہی اپنی مراد کو پہنچتے ہیں ۱۲ منہ

(پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِبِ ۔ بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ)

اَلْإِفْتِرَاءُ عَلَى اللهِ وَالتَّكْذِيبُ

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ○ (پارہ ۷، سورۃ الانعام رکوع ۳)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللهُ ۗ

(پارہ ۷، سورۃ الانعام رکوع ۱۱)

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○

(پارہ ۸، سورۃ الانعام رکوع ۱۷)

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

(پارہ ۸، سورۃ الانعام رکوع ۲۰)

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ

(پارہ ۱۴۔ کتاب فضیلتوں کا بیان ۔ باب ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیوں کے بیان میں)

باب (۷) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا

اور[1] جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان لگائے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے[1] اس سے بڑھ کر اور کون ظالم ہوگا[2] بے شک ظالموں کی بھلائی نہیں ہوسکتی[3]

(پارہ ۷، سورۂ انعام رکوع ۳)

اور[2] اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے[4] یا یوں کہے کہ مجھ پر[5] وحی آئی اور اُس پر کوئی وحی نہ آئی ہو[6] اور جو کہے میں بھی ایسا ہی (قرآن) اتاروں گا[8] جیسے اللہ تعالےٰ نے اتارا

(پارہ ۷، سورۂ انعام رکوع ۱۱)

پھر[3] جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بے جانے بوجھے لوگوں کو بہکانے کے لئے جھوٹ باندھے اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ پر نہیں لگاتا۔

(پارہ ۸، سورۂ انعام رکوع ۱۷)

پھر[4] اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے الگ ہوجائے[9] جو لوگ ہماری آیتوں سے الگ ہوجاتے ہیں[10] انکو ہم الگ ہوجانے[11] کے بدل بری مار کی سزا دیں گے

(پارہ ۸، سورۂ انعام رکوع ۲۰)

تو[5] اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے ایسے لوگوں کے لئے

---

[1] جیسے یہود اور نصاریٰ اور مشرک کرتے تھے ۱۲ [2] پھر جو کوئی یہ دونوں کام کرے وہ تو اور زیادہ ظالم ہوگا نضر بن عبد الدار ایک مشرک تھا وہ کہنے لگا قیامت کے دن لات اور عزیٰ (دونوں بت تھے) میری سفارش کریں گے اس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ [3] تو جو ظالم سے بھی بڑھ کر سخت ظالم ہوگا اس کی بھلائی کیوں کر ہوگی ۱۲ [4] پیغمبر نہ ہو اور پیغمبری کا دعویٰ کرے ۱۲ [5] اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۲ [6] جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مسیلمہ کذاب نے جھوٹا دعویٰ کیا تھا کہ میں پیغمبر ہوں اور اسی طرح اسود عنسی اور سجاح نے ۱۲ [7] اسی طرح اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا ۱۲ [8] کافر کہتے تھے لو نشاء لقلنا مثل ھذا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا ہی قرآن بنا دیں مگر کہنے کو تو سب کہتے تھے لیکن ایک چھوٹی سورت بھی نہ بنا سکے ۱۲ [9] یا لوگوں کو ان پر ایمان لانے سے روکے ۱۲ [10] یا لوگوں کو ان پر ایمان لانے سے روکتے ہیں ۱۲ [11] یا لوگوں کو ایمان لانے سے روکنے ۱۲

أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ

(پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۴)

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ
إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۲)

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ
الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۷)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ
عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ
رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن
سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝
أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم
مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ
مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ۝ أُولَٰئِكَ

جو حصہ قرآن میں لکھا گیا ہے وہ ان کو پہنچے گا [1]

(پارہ ۸ سورۂ اعراف رکوع ۴)

[2] تو اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس
کی آیتوں کو جھٹلائے (بے شک (ایسے) گنہ گار مراد کو پہنچنے والے
نہیں [3] (پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۲)

(اے پیغمبر) کہدے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ پہنچنے
والے نہیں ہیں (ان کو کبھی فلاح نہ ہوگی [4] دنیا میں تھوڑا سا مزہ
اڑالیں [5] پھر ہمارے پاس (انکو) آخر لوٹ کر آنا ہے
پھر ہم انکو ان کے کفر کی سزا میں سخت عذاب (کا مزہ)
چکھائیں گے۔ (پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۷)

[6] اور جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھے [7] اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا
یہ لوگ اپنے مالک کے سامنے لائے جائیں گے اور گواہ گواہی
دیں گے [8] انہیں لوگوں نے اپنے مالک پر جھوٹ بولا تھا۔
سُن لو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہے [9] جو خدا
کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور اس میں کجی (عیب)
نکالنا چاہتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت کو بھی نہیں مانتے
[10] یہ لوگ دنیا میں خدا کو تھکا نہیں سکتے [9] اور (قیامت
کے دن) بھی خدا کے سوا کوئی ان کا حمایتی نہ ہوگا ان کو
(اوروں سے) دونا عذاب ہوگا [10] نہ (سچی بات)
سن سکتے تھے [11] اور نہ (سیدھا
رستہ) دیکھ سکتے تھے [12] یہی لوگ ہیں جنہوں
نے اپنی جانوں کو تباہ کیا
اور (دنیا میں) جو جھوٹی باتیں
بناتے تھے وہ سب

[1] یعنی قیامت کے دن ان کے منہ کالے ہوں گے یا جو انکی تقدیر میں بھلائی یا برائی لکھی ہے وہ پوری ہوگی یا جو روزی رزق انکا دنیا میں لکھا جا چکا ہے وہ ان کو ملیگا ۱۲ [2] یعنی تم جو سمجھتے ہو کہ یہ قرآن میں نے بنا لیا ہے اگر ایسا ہو تو میں نے خدا پر جھوٹ باندھا جس کے برابر کوئی گناہ نہیں اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے تو تم نے اس کی آیتوں کو جھٹلایا تم سے زیادہ کوئی گنہ گار نہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے گنہ گاروں کو کامیاب نہیں کرنے کا ۱۲ [3] آخرت میں نجات نہیں ملنے کی ۱۲ [4] اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ کر کچھ دنیا کما لیں ۱۲ [5] کہے قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے بتوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا دے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہے ۱۲ [6] اُن کے پیغمبر یا فرشتے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ۱۲ [7] صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو ڈھانپ لے گا پھر اس سے فرمادے گا تو نے فلانا گناہ کیا تھا فلانا گناہ کیا تھا وہ عرض کرے گا بے شک قصوروار ہوں اور اپنے دل میں سمجھیگا اب میں تباہ ہوا پروردگار فرمادے گا جا میں نے دنیا میں تیرا گناہ پوشیدہ رکھا آج میں اس کو بخش دیتا ہوں اور نیکیوں کی کتاب اس کے ہاتھ میں دیجاوے گی لیکن کافر اور منافق کے گناہ سب کے سامنے کھولے جاویں گے اور پکار کر کہہ دیا جاوے گا ان ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے ۱۲ [8] بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جن کو یہ اپنا حمایتی سمجھتے ہیں یعنے بت وہ نہ سن سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں تو وہ انکی حمایت کیا کریں گے بقول شخصے ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند ۱۲ [9] اگر وہ ان کو عذاب کرنا چاہے ۱۲ [10] کیونکہ وہ دنیا میں ۱۲ [11] ایسے کفر اور حسد میں غرق تھے ۱۲ [12] ایسے اندھے بن گئے تھے ۱۲

اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝

(پارہ ۱۲۔ سورۃ الھود رکوع ۲)

ہوا ہو گئیں۔ ضرور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹے میں پڑینگے

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۲)

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱۴)

جھوٹ[۹] تو وہ لوگ بنتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا[۱] اور وہی جھوٹے ہوتے ہیں

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۱۴)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۝

(پارہ ۱۴۔ سورۃ النحل رکوع ۱۵)

بے[۱۰] شک جو لوگ خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی بامراد نہ ہونگے[۲]

(پارہ ۱۴۔ سورۂ نحل رکوع ۱۵)

وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ رکوع ۳)

اور[۱۱] (دیکھو) جس نے خدائے تعالیٰ پر جھوٹ باندھا وہ تباہ ہو چکا[۳]

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ رکوع ۳)

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝

(پارہ ۲۱۔ سورۃ العنکبوت رکوع ۷)

اور[۱۲] اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے (اس کا شریک ٹھہرائے) یا جب سچی بات (اللہ تعالیٰ کی کتاب) اس تک پہنچے تو اس کو جھٹلائے کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ نہیں ہے[۴]

(پارہ ۲۱۔ سورۂ عنکبوت رکوع ۷)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝

(پارہ ۲۴۔ سورۃ الزمر رکوع ۴)

پھر[۱۳] اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور سچی بات (قرآن) کو جب وہ اس کے پاس پہنچ گئی جھٹلایا کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے (ضرور وہیں ان کا ٹھکانا ہے)

(پارہ ۲۴ سورۂ زمر رکوع ۴)

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَ یَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ

کیا[۱۴] یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھ لیا[۵] اللہ تعالیٰ تو اگر چاہے تیرے دل پر مہر لگا دے[۶] اور اللہ تو جھوٹ کو میٹ دیتا ہے اور اپنے کلام سے حق بات (اسلام) کو جماتا ہے

---

[۱] پیغمبر تو تمام ایمان والوں کا سردار ہے دوسرے پیغمبری سے پہلے کبھی اس نے جھوٹ نہیں بولا ایسا شخص اللہ تعالیٰ پر کیوں جھوٹ باندھنے لگا ۱۲ [۲] جس مطلب کے لئے خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں ۱۲ [۳] اس کے کام کو فروغ نہیں ہو سکتا سچے پیغمبر کی یہ ایک بڑی نشانی ہے کہ حق تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے اور روز بروز اس کے دین کو ترقی ہوتی جاتی ہے دشمن کے مٹائے وہ دین نہیں مٹتا اور جھوٹے آدمی کے کام کو بقا نہیں ۱۲ [۴] دوزخ انہی کے لئے بنی ہے وہ اس میں ضرور جائینگے ۱۲ [۵] پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا اور قرآن کو اللہ کا کلام جھوٹ کہہ دیا ۱۲ [۶] تجھے ایک مضمون بھی نہ سوجھے تو قرآن کیونکر بنا سکتا ہے ۱۲

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۳)

بے شک وہ تو دلوں تک کی بات جانتا ہے[1]
(پارہ ۲۵ سورۂ شوریٰ رکوع ۳)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(پارہ ۲۸ سورۃ الصف رکوع ۱)

اور[1] اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کو اسلام لانے کے لئے بلایا جائے وہ اللہ پر (الٹا) جھوٹا طوفان باندھے[2] اور اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا
(پارہ ۲۸ سورۂ صف رکوع ۱)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ (پارہ ۱ کتاب العلم باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم)

[1]حضرت علی سے روایت ہے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دیکھو) مجھ پر جھوٹ نہ باندھنا کیونکہ جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ دوزخ میں جائیگا[1]
(پارہ ۱ کتاب علم کے بیان میں۔ باب جو شخص آنحضرت پر جھوٹ باندھے وہ کیسا گنہ گار ہے)

عَنْ أَنَسٍ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (پارہ ۱ کتاب العلم باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم)

[2]انس رضی سے روایت ہے میں جو تم سے بہت سی حدیثیں بیان نہیں کرتا اس کی یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جان بوجھ کر[3] مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے
(پارہ ۱ کتاب علم کے بیان میں۔ باب جو شخص آنحضرتؐ پر جھوٹ باندھے وہ کیسا گنہ گار ہے)

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ . أَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

[3]صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ لیکن کافر اور منافق ان پر تو کھلم کھلا (فرشتے اور آدمی اور جن) یوں گواہی دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک پر جھوٹ باندھا سن رکھو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر پیغمبر جھوٹا ہوتا تو قرآن کو اس نے اپنے دل سے تراشا کر اللہ تعالیٰ کا کلام کہا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کے ارادے میں ہرگز برکت نہ دیتا بلکہ اس کے دل پر ایسی مہر لگا دیتا کہ ایک بات بھی نہ کر سکتا قرآن بنانا تو کجا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب طرح کی قدرت ہے اور وہ ہر ایک بات سے واقف ہے یہاں تک کہ دل کا خیال بھی جانتا ہے پھر وہ اپنے نیک بندوں کو گمراہ کیوں ہونے دیگا وہ تو حق کو حق کرتا ہے اور غلط کو آخرکار بالکل میٹ دیتا ہے دیکھو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسیلمہ اور اسود عنسی اور سجاح نے بھی پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا اور بہت سے نادان لوگ ان کے بہلانے میں بھی آ گئے آخر کیا ہوا ان کا جھوٹ کھل گیا اور ان کا مکر و فریب حرف غلط کی طرح بالکل مٹ گیا اور اسلام کا دین جس کے ہزاروں ہی دشمن تھے کسی کے مٹائے نہ مٹ سکا ساری دنیا میں پھیل گیا اس سے زیادہ سچائی کا ثبوت اور کیا ہوگا ۱۲ [2] ہر قسم جھوٹ کو شامل ہے بعضے جاہلوں نے لوگوں کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے جھوٹی حدیثیں بنائیں وہ یہ نہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور یہ حدیث اکثر علما کے نزدیک متواتر ہے اللہ تعالیٰ علمائے حدیث کو جزائے خیر دے انہوں نے بڑی بڑی محنتیں اٹھا کر صحیح حدیثوں کو ضعیف اور موضوع حدیثوں سے جدا کر دیا اور قیامت تک سارے مسلمانوں کے لئے آسانی کر دی اب عمل کرنے والوں کو کوئی دقت نہ رہی ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا کہ اگر نادانستہ ایسا ہو جائے تو بالاجماع وہ گنہ گار نہ ہوگا جوینی نے کہا جو عمداً آنحضرتؐ پر جھوٹ باندھے وہ کافر ہو گیا اور دوسرے علما نے کہا کافر تو نہیں ہوا سخت گنہ گار رہا ۱۲ منہ [4] اسلام لانا تو اپنے دین اور دنیا کو بنانا ہے وہ بدبخت اور اپنے تئیں تباہ کرے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یعنی شرک اور کفر کرے ۱۲

(پارہ ۹۔ کِتَابُ الْمَظَالِمِ ۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ یَقُوْلُ اللّٰهُ شَتَمَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّشْتِمَنِیْ وَیُکَذِّبُنِیْ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَمَّا شَتْمُهٗ فَقَوْلُهٗ اِنَّ لِیْ وَلَدًا وَّاَمَّا تَکْذِیْبُهٗ فَقَوْلُهٗ لَیْسَ یُعِیْدُنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ

(پارہ ۱۳۔ کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ کَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَکْذِیْبُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ ۔ (پارہ ۲۰۔ کِتَابُ التَّفْسِیْرِ ۔ بَابُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ کَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَکْذِیْبُهٗ اِیَّایَ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ لَنْ اُعِیْدَهٗ کَمَا بَدَاْتُهٗ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ اَنْ یَّقُوْلَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ (پارہ ۲۰۔ کِتَابُ التَّفْسِیْرِ ۔ بَابُ قَوْلِهٖ اَللّٰهُ الصَّمَدُ)

(پارہ ۹۔ کتاب ۔ لوگوں کے حقوق زبردستی چھین لینے کے بیان میں ۔ باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا سن لو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے)

[۴] ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کا بیٹا (یعنی کیسا بے ادب ہے) مجھ کو گالیاں دیتا ہے اُس کو یہ مناسب نہ تھا مجھ کو جھٹلاتا ہے اس کو یہ مناسب نہ تھا۔ گالیاں یہ ہیں کہتا ہے میری اولاد ہے (جیسے نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا اور مشرک فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے ہیں) جھٹلانا یہ کہتا ہے اللہ دوبارہ مجھکو نہیں پیدا کرے گا جیسے پہلی بار پیدا کیا۔

(پارہ ۱۳ ۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی)

[۵] ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اُس کو لازم نہ تھا مجھ کو گالی دی اُس کو یہ نہ چاہیے تھا۔ جھٹلانا یہ ہے وہ کہتا ہے میں اس کو دوبارہ پیدا نہیں کرونگا حالانکہ دوبارہ پیدا کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں ہے اور گالی دینا یہ کہ (معاذ اللہ) کہتا ہے اللہ کی اولاد ہے اور میں تو اکیلا ہوں بے نیاز نہ مجھ کو کسی نے جنا ہے نہ میں نے کسی کو جنا ہے میرے تو جوڑ کا کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔

(پارہ ۲۰ ۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی ۔ باب قل ہو اللہ احد کی تفسیر)

[۶] ابوہریرہ رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نے مجھ کو جھٹلایا اس کو یہ زیبا نہ تھا مجھ کو گالی دی اس کو یہ مناسب نہ تھا۔ جھٹلانا تو یہ ہے کہتا ہے میں اُس کو (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ نہ کر سکوں گا جیسے شروع میں میں نے اس کو پیدا کیا تھا گالی دینا یہ ہے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے اور میں تو بے نیاز بادشاہ ہوں نہ مجھ کو کسی نے جنا نہ میں نے کسی کو جنا نہ میرے جوڑ کا دوسرا کوئی ہے۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد

(پارہ ۲۰ ۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی ۔ باب اللہ الصمد کی تفسیر)

عذابُ اللہ

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَتٰىکُمْ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ کُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ ثُمَّ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ ○ وَیَسْتَنْۢبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ○ وَلَوْ اَنَّ لِکُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۵ و ۶)

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّیَقُوْلُنَّ مَا یَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا یَوْمَ یَاْتِیْهِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○ (پارہ ۱۲ سورۃ الھود رکوع ۱)

وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ○ (پارہ ۱۲ سورۃ الھود رکوع ۹)

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ

باب اللہ تعالیٰ کا عذاب

[1] (اے پیغمبرؐ) کہہ دے بھلا بتاؤ تو سہی اگر خدا کا عذاب تم پر رات کو یا دن کو آن پڑے [1] گنہ گار لوگ کیسی (ہولناک) چیز کی جلدی مچا رہے ہیں [2] کیا پھر جب عذاب آن ہی پڑے گا تب اس پر یقین کرو گے [3] اب تم کو یقین آیا اور تم تو [4] اس کی جلدی مچا رہے تھے پھر اس کے بعد (قیامت کے دن) گنہ گاروں سے کہیں گے ہمیشہ کے عذاب (کا مزہ) چکھو جیسا تم (دنیا میں) کرتے تھے اسی کا بدلہ تم کو مل رہا ہے اور یہ (کافر) تجھ سے دریافت کرتے ہیں کیا [5] یہ سچ ہے۔ کہہ دے ہاں ہاں بے شک میرے مالک کی قسم یہ سچ ہے اور تم ہم کو تھکا نہیں سکتے [6] اور جس جس شخص نے شرک کیا اگر اس کے پاس جتنا [7] کچھ زمین میں ہے سب ہو تو بھی وہ اس کو اپنی چھڑائی میں دے ڈالے اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو دل ہی دل میں شرمندہ ہوں گے [8] اور انصاف سے ان کا فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا

(پارہ ۱۱ سورہ یونس رکوع ۵ و ۶)

[2] اور اگر ہم گنتی کے چند روز ان پر عذاب لانے میں دیر کریں تو کہیں گے (کیا ہوا) عذاب کیوں رک گیا سن رہے جس دن عذاب ان پر آ پہنچے گا پھر وہ ان سے ٹل نہیں سکتا اور جس (عذاب) کا ٹھٹھا اڑاتے تھے وہی ان کو گھیر لے گا

(پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۱)

[3] اور تیرا مالک جب ظالم بستی والوں کو پکڑتا ہے تو اسی طرح [9] اس کی پکڑ ہوا کرتی ہے بے شک اس کی پکڑ تکلیف کی سخت ہے [10] (پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۹)

[4] کیا ان لوگوں کو اس کا ڈر نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ان پر ایسا آئے جو چھا جائے [11] یا ایک ہی ایکا قیامت ان پر

---

[1] تو ہر حال میں عذاب ہی ہے ۱۲ [2] یعنی عذاب ایسی چیز نہیں ہے کہ کوئی اس کی جلدی مچا دے بلکہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ عذاب میں جہاں تک دیر ہو وہی تک بہتر ہے مگر یہ گنہ گار لوگ کچھ عجیب لوگ ہیں کہ عذاب جلد آنا چاہتے ہیں ۱۲ [3] اس وقت تو تم سے یہ کہا جائے گا ۱۲ [4] عذاب آنے سے پہلے اس کو غلط سمجھ کر ۱۲ [5] عذاب یا قیامت کا ہونا ۱۲ [6] ہمارے ہاتھ سے بھاگ کر کہیں بچ نہیں سکتے ۱۲ [7] مال واسباب اور قیمتی سامان ۱۲ [8] یعنی شرمندگی کو چھپالیں گے ایسا نہ ہو کہ دوسرے کافر جو ان کے تابعدار تھے ان کو ملامت کریں یا عذاب کی سختی ایسی ہوگی کہ شرمندگی کی بات زبان سے نکال نہ سکیں گے ۱۲ [9] جیسے ان بستیوں کو پکڑا ۱۲ [10] حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے جب پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ سے وہ بھاگ نہیں سکتا یہ آیت ہر زمانہ میں ہر ظالم کو شامل ہے۔ ایک بزرگ نے کہا ہے کافر کی سلطنت رہتی ہے مگر ظالم کی نہیں رہتی ۱۲ [11] یعنی عام عذاب آئے جیسے وبا، زلزلہ، طاعون وغیرہ ۱۲

السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ یوسف رکوع ۱۲)

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ لا نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم رکوع ۷)

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۶)

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۲)

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۶)

آن پہنچے اور ان کو خبر نہ ہو [1]

(پارہ ۱۳ - سورۂ یوسف رکوع ۱۲)

اور لوگوں کو اس دن سے (قیامت کے دن سے) ڈرا جب ان پر عذاب آئیگا تب ظالم (یعنی مشرک) کہیں گے مالک ہمارے ہمکو تھوڑی سی اور مہلت دے [2] ہم تیرے بلاوے کو ان [3] لیں گے اور پیغمبروں کی راہ پر چلیں گے (اللہ تعالیٰ فرما دے گا) کہ تم نے (دنیا میں) یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم مٹ نہیں سکتے [4] اور تم انہیں لوگوں کی بستیوں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ستم کیا اور تم پر کھل گیا جو ہم نے ان کے ساتھ کیا [5] اور ہم نے تمہاری (عبرت کے لئے) کئی مثالیں بیان کیں [6]

(پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم رکوع ۷)

کیا [7] جو لوگ بڑے بڑے مکر کر رہے ہیں [8] اُن کو یہ ڈر نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا مارے (جیسے قارون کو دھنسا مارا) یا جدھر سے اُن کو خیال بھی نہ ہو ادھر سے ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آدھمکے [9] یا چلتے پھرتے [10] اُن کو دھر پکڑے پھر وہ (خدا کو) ہرا نہیں سکتے [11] ان کو کھٹکا ہو اس وقت دھر پکڑے [12] تو لے (لوگو) تمہارا مالک شفقت والا مہربان ہے [13]

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۶)

اور جب ہم کسی بستی کو برباد کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے چین اڑانے والوں [14] کو حکم دیتے ہیں [15] پھر وہ اس بستی میں بدکاریاں کرنے لگتے ہیں [16] آخر وہ بستی عذاب کے لائق ہو جاتی ہے [17] تب اس کو اکھاڑ کر ہم پھینک دیتے ہیں [18] (پارہ ۱۵ - سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)

اور (نافرمان لوگوں کی) کوئی بستی ایسی نہیں ہے جس کو ہم قیامت سے پہلے ہی [19] تباہ نہ کریں یا اس پر سخت عذاب نہ اتاریں یہ بات کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی گئی ہے

(پارہ ۱۵ - سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۶)

---

[1] اس وقت شرک کا کیا جواب دیں گے [2] ایک بار اور دنیا میں بھجوا دے ۱۲ [3] جو تو پیغمبروں کے ذریعہ سے لوگوں کو توحید کی طرف بلاتا ہے ۱۲ [4] ہماری دولت اور حکومت ہمیشہ قائم رہے گی یا ہم کو دنیا سے آخرت کو جانا نہیں ہے ۱۲ [5] ان پر جو عذاب ہمارے اترے وہ تم کو معلوم ہو گئے پر جب بھی تم شرارت سے باز نہ آئے ۱۲ [6] لیکن جب بھی تم کو عبرت نہ ہوئی ۱۲ [7] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں ۱۲ [8] مجاہد نے کہا ان لوگوں سے مراد نمرود بادشاہ اور اسکی قوم ہے اور اکثر لوگوں نے کہا ہے کہ مکہ کے شرک مراد ہیں ۱۲ [9] اپنے کام کاج میں مصروف رہتے وقت یا کھیل کود میں غفلت کے وقت ۱۲ [10] اس کی پکڑ سے کہیں بھاگ نہیں سکتے ۱۲ [11] یعنی غفلت کی حالت نہو بلکہ عذاب کا خوف ہو اس وقت عذاب آئے ۱۲ [12] وہ عذاب اتارنے میں جلدی نہیں کرتا ۱۲ [13] یعنی امیر اور مالداروں عیاش مزاجوں کو ۱۲ [14] یعنی ان کو متوجہ کر دیتے ہیں ان کے دل میں ڈال دیتے ہیں ۱۲ [15] لواطت شراب خوری وغیرہ ۱۲ [16] اللہ تعالیٰ کا قول اس پر ثابت ہو جاتا ہے ۱۲ [17] جڑ پیڑ سے تباہ اور برباد کر دیتے ہیں کہ اس کا نام و نشان تک نہیں رہتا ۱۲ [18] قیامت میں تو سب ہی تباہ ہونگے ۱۲

أَفَأَمِنتُمْ أَن يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ۝ أَمْ أَمِنتُمْ أَن يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُم بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ۝

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۷)

کیا[۹] تم کو اس کا ڈر نہیں کہ وہ (اگر چاہے) خشکی کا کنارہ تم پر دھنسا دے یا آندھی کا پتھراؤ کرے (یا اولے برسائے) پھر (اس کے عذاب سے) بچانے والا کسی کو نہ پاؤ کیا تم کو یہ ڈر نہیں رہا کہ اللہ تم کو دوبارہ سمندر میں لیجائے پھر ہوا کا ایک جھکڑ بھیجے اور تمہاری ناشکری کی سزا میں تم کو ڈبو دے اور تم کو کوئی حمایتی نہ ملے جو اس بات کو ہم سے پوچھے (ہم پر دعوے کرے)

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۷)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ الکہف رکوع ۸)

اور[۱۰] جب ان لوگوں پاس ہدایت آگئی (قرآن اور پیغمبر) تو اب اُن کو ایمان لانے اور اپنے مالک کی بخشش چاہنے سے اور کسی بات نے نہیں روکا مگر خدا کی تقدیر نے (یہ کہ اگلے لوگوں کا سا حال ان کا بھی ہو (کہ جب ایمان نہ لائے تو ہلاک کئے گئے)[۲] یا ان کے سامنے عذاب آن موجود ہوا یا طرح طرح کے عذاب ان پر آجائیں).

(پارہ ۱۵ سورہ کہف رکوع ۸)

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ۝

(پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۵)

جب[۱۱] وہ اس کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے (دنیا کا) عذاب[۳] یا قیامت اس وقت (دیکھ) جان لیں گے کس کا مکان بُرا ہے (مومنوں کا یا اُن کا) اور کس کا جتھا کمزور ہے

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۵)

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ رکوع ۸)

اور[۱۲] (اے پیغمبر) اگر تیرے مالک نے ایک بات نہ ٹھرائی ہوتی اور (عذاب[۴] کے لئے) ایک میعاد نہ ٹھہرائی ہوتی تو ان پر ضرور (ابھی فوراً) عذاب آرہتا

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ رکوع ۸)

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۶)

اور[۱۳] (اے پیغمبر) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور[۵] اللہ اپنا وعدہ کبھی خلاف نہیں کرنے کا اور (اصل بات یہ ہے) کہ تیرے مالک کے نزدیک ایک دن تمہارے شمار سے ہزار برس کے برابر ہے[۶]

(پارہ ۱۷ سورۂ حج رکوع ۶)

[۱] یا ہمارا پیچھا کرے اس بات پر اللہ تعالیٰ سے کس کی مجال ہے پوچھنے کی وہ اگر چاہے تو ساری دنیا کو دم بھر میں فنا کر دے کوئی چوں نہیں کر سکتا ۱۲ [۲] یعنی ان کی قسمت میں اگلے کافروں کی طرح تباہی لکھی ہوئی ہے یہی ان کو ایمان لانے سے مانع ہوئی ۱۲ [۳] قید ہونا قتل ہونا جیسے جنگ بدر میں ہوا ۱۲ [۴] میعاد معین سے مراد قیامت کا دن ہے یا بدر کا دن بات سے مراد وہ وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے فرمایا ہے کہ ان کا عذاب آخرت پر رکھا گیا ہے ۱۲ [۵] ان کو یہ معلوم نہیں کہ عذاب ایک دن ضرور آئے گا ۱۲ [۶] تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت بہت قریب ہے اور تم کو بہت دور معلوم ہوتی ہے ابن عباس رضؓ نے کہا جن چھ دنوں میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ان میں بھی ایک دن ایک ہزار برس کے برابر تھا عذاب سے قیامت کا دن مراد ہے کافر اس کی جلدی مچاتے تھے اور آنحضرت صلعم سے بار بار پوچھتے تھے اچھا یہ کہو قیامت کب آئے گی آتی کیوں نہیں ۱۲

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ (پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون رکوع ۴)

۱۴ اور ہم ان کافروں کو عذاب میں دبوچ چکے ہیں جب بھی وہ اپنے مالک کے سامنے نہ جھکے اور نہ عاجزی کی لہ یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو وہاں آس توڑ کر بیٹھ رہیں گے۔

(پارہ ۱۸ سورۂ مومنون رکوع ۴)

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝ (پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء رکوع ۱۱)

۱۵ کیا یہ لوگ (دنیا میں) ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں ؎ (اے پیغمبرؐ) بھلا بتلا اگر چند برس ہم ان کو دنیا کا مزہ بھی اٹھانے دیں پھر جس عذاب کا ان سے وعدہ ہے وہ (سر پر) آن کھڑا ہو تو یہ مزے جو انہوں نے اٹھائے ہیں کس کام آئیں گے ؎

(پارہ ۱۹ سورۂ شعرا رکوع ۱۱)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَوْلَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت رکوع ۶)

۱۶ اور (اے پیغمبرؐ) یہ لوگ تجھ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کے پاس عذاب کی) ایک ٹھیری ہوئی مدت نہ ہوتی تو (کب کا) ان پر عذاب آ چکتا اور (ایک نہ ایک دن) ایک ہی ایکا ان پر عذاب آ جائے گا اور وہ بے خبر ہونگے ؎ (عجب حال ہے یہ لوگ تجھ سے) عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے (یعنی عنقریب گھیرے گی) جس دن (سب طرف) اوپر سے اور ان کے پاؤں تلے سے (دوزخ کا) عذاب ان کو ڈھانک لے گا اور (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) اپنے اعمال کا جو تم کرتے رہے مزہ چکھو (یعنی سزا ؎)

(پارہ ۲۱ سورۂ عنکبوت رکوع ۶)

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ السجدہ رکوع ۲)

۱۷ اور ہم ان (فاسقوں) کو بڑے عذاب (آخرت کے عذاب) سے ادھر ہی ایک چھوٹے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ یہ (اپنے گناہوں سے) پھریں ؎

(پارہ ۲۱ سورہ سجدہ رکوع ۲)

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ

۱۸ کیا وہ ہمارے عذاب (آنے) کی جلدی مچا رہے ہیں ؎ جب ان کے آنگن (انگنائے صحن) میں عذاب اترے گا تو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا

لہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم نے ان کافروں کو یعنی قریش کے کافروں کو عذاب میں گانٹھا لیکن وہ اپنے مالک کے سامنے نہ جھکے نہ عاجزی کی مراد وہ عذاب ہے جو قریش کے لوگوں پر قحط آیا تھا یہاں تک کہ ابوسفیان آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمدؐ میں تم کو اللہ اور ناتے کی قسم دیتا ہوں ہم تو خون بال لا کر بھی کھا گئے ۱۲ اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ؎ اور جب عذاب آئے گا تو اس وقت مہلت چاہیں گے کہتے ہیں جب یہ آیت اتری لا یومنون بہ حتیٰ یروا العذاب الالیم تو مشرک کہنے لگے وہ عذاب کہاں ہے اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ؎ کچھ کام نہیں آئیں گے بلکہ یہ معلوم ہوگا کہ کبھی مزہ اٹھایا ہی نہ تھا دنیا میں اگر لاکھ برس چین کرو تو بھی بے فائدہ آخر ایک روز فنا ہے ۱۲ ؎ اس سے مراد بدر کا عذاب ہے جو ایک ہی ایکا ان پر آ لگا ان کو اس کا گمان ہی نہ تھا مارے گئے اور قید ہو گئے ۱۲ ؎ معلوم ہوا دنیا کی آگ میں اور دوزخ کی آگ میں فرق ہے دنیا کی آگ اوپر سے تلے نہیں اترتی لیکن دوزخ کی آگ اوپر سے تلے اترے گی اور اس پر پاؤں رکھنے سے بجھے گی نہیں ۱۲ ؎ اور توبہ کریں چھوٹے عذاب سے مراد بدر کا عذاب ہے یا اس قحط کا جو قریش پر آیا تھا بعضوں نے کہا چھوٹے عذاب سے مراد وہ عذاب ہے جو قبر میں کافروں پر ہوگا ۱۲ ؎ کہتے ہیں جب اوپر کی آیت اتری تو مشرک کہنے لگے وہ وقت کب آئے گا جب ہماری ذلت ہوگی اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ ؎ ان کے باپ دادا اگلے کافروں کو ۱۲

الْمُنْذَرِیْنَ ○ (پارہ ۲۳ سورۃ والصّٰفّٰت رکوع ۵)

ان کی صبح بڑی منحوس ٹھیرے گی [1] (پارہ ۲۳ سورۂ صفت رکوع ۵)

فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۙ یَّغْشَی النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ اَنّٰی لَهُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۙ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۘ اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ ۘ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الدخان رکوع ۱)

[19] تو (اے پیغمبرؐ) اس دن کا انتظار کر جب آسمان سے ایک کھلا دھواں اٹھیگا لوگوں پر چھا جائے گا (کہیں گے) یہ تکلیف کا عذاب ہے [2] مالک ہمارے یہ عذاب ہم پر سے ٹال دے ہم ایمان لائیں گے ان کو کہاں نصیحت ہوگی اوران کے پاس ایک پیغمبر آچکا جس نے کھول کر (کچا چٹھا) سنادیا اس پر بھی انہوں نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے یہ تو (کسی کا) سکھایا ہوا باولا ہے [3] (لوگو) ہم چند روز کے لئے یہ عذاب ہٹا دیں گے (مگر) تم پھر وہی (شرک اور کفر) کروگے [4]

جس دن ہم ان کو بڑی

سخت پکڑ پکڑیں گے ہم

بدلہ لیں گے [5]

(پارہ ۲۵ سورۂ دخان رکوع ۱)

قُلْ اَرَءَیْتَکُمْ اِنْ اَتٰىکُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ یُهْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۵)

[20] (اے پیغمبرؐ) کہہ دے بھلا بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایک ہی ایکا ایکی (یا رات یا دن کو) تم پر اتر آئے تو کون تباہ ہوگا وہی جو مشرک ہیں [6]

(پارہ ۷ سورۂ انعام رکوع ۵)

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ (پارہ ۲۷ سورۃ الطور رکوع ۱)

[21] بے شک تیرے مالک کا عذاب [7] ضرور پڑے گا کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا [8]

(پارہ ۲۷ سورۂ طور رکوع ۱)

وَلَوْلَآ اَنْ کَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ○ (پارہ ۲۸ سورۃ الحشر رکوع ۱)

[22] اور اگر اللہ تعالیٰ نے (ان کی قسمت میں) جلا وطن ہونا نہ لکھ دیا ہوتا تو دنیا میں ان پر (اور کوئی دوسرا) عذاب [9] اتارتا اور آخرت میں تو اُن کو (بہر صورت) دوزخ کا عذاب ہونا ہے۔

(پارہ ۲۸ سورۂ حشر رکوع ۱)

کَذٰلِکَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ ۘ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ○ (پارہ ۲۹ سورۃ القلم رکوع ۱)

[23] (دنیا کا) عذاب ایسا ہی ہوا کرتا ہے [10] اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے (معاذ اللہ) کاش یہ لوگ جانتے ہوتے

(پارہ ۲۹ سورۂ قلم رکوع ۱)

[1] اکثر عرب میں لوٹ مار سویرے کیا کرتے تھے اور بلا کے اترنے کا وہی وقت ہوا کرتا تھا اس وجہ سے فرمایا کہ ان کی صبح بُری ہوگی ۱۲ [2] یہ دھواں دن قیامت کی ایک نشانی ہے جو چالیس دن تک زمین پر گھر ارہے گا بعضوں نے کہا وہ قحط مراد ہے جو قریش کے لوگوں پر آں حضرتؐ کی بددعا سے آیا تھا دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان تک ایک دھواں بھرا ہوا ہے ۱۲ [3] سکھایا ہوا پڑھایا ہوا یعنے جیسے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ فلاں شخص اُن کو قرآن سکھلا جاتا ہے اور کبھی یوں کہتے باولے دیوانے ہیں یا کوئی یوں کہتا کوئی یوں کہتا ۱۲ [4] کہتے ہیں قیامت کے قریب چالیس دن کے بعد یہ دھواں کھل جائے گا تو پھر اپنے اقرار سے منحرف ہوجائیں گے اور ایمان نہ لائیں گے ۱۲ [5] یعنی قیامت کے دن یا بدر کے دن ۱۲ [6] اور موحد نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی صورت سے بچاوے گا اگر دنیا میں ہلاک بھی ہوجائیں تو وہ تباہ نہیں ہوسکتے ان کے لئے آخرت میں بہشت تیار ہے وہاں مزے سے چین کریں گے ۱۲ [7] اس شخص پر جو عذاب کے لائق ہے ۱۲ [8] حدیث میں ہے کہ آپ اس آیت کو ساری رات پڑھتے اور روتے جاتے تھے ۱۲ [9] قتل ہوتے یا قید ہوتے یا بیماری سے ہلاک ہوتے ۱۲ [10] جیسے مکہ کے کافروں پر اترا یا باغ والوں پر ۱۲

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍۙ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌۙ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِؕ (پارہ ۲۹ سورۃ المعارج رکوع ۱)

۲۴ ایک مانگنے والے نے (جلدی کرکے) وہ عذاب مانگا جو (بلند) درجے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کافروں کو (ضرور) ہونے والا ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ ؎۱ (پارہ ۲۹ سورۂ معارج رکوع ۱)

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ المعارج رکوع ۱)

۲۵ بے شک ان کے مالک کا عذاب ڈرنے کے لائق ہے۔ (پارہ ۲۹ سورۂ معارج رکوع ۱)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ ...... قَالَ ...... مَاذَآ اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ ۔ (پارہ ۱ ۔ كِتَابُ الْعِلْمِ ۔ بَابُ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ)

۱ بی بی ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہا...... آنحضرت نے فرمایا...... آج رات کو آسمان سے دنیا میں کیا کیا فتنے اترے (عذاب)

(پارہ ۱ ۔ کتاب علم کے بیان میں ۔ رات کے وقت تعلیم اور وعظ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ ...... قَالَ سَعْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمْرَهٗ وَاَطِلْ فَقْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ كَانَ بَعْدُ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَّفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاِنَّهٗ يَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ (پارہ ۳ ۔ كِتَابُ الْاَذَانِ ۔ بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ فِي الصَّلَوٰتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ)

۲ جابر بن سمرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا...... سعد نے یہ سنکر کہا قسم خدا کی میں تجھ کو تین بددعائیں دوں گا ؎۲ یا اللہ اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے اور صرف لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے (جھوٹ بات مشہور کرنے کے لئے) کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر اور مدت تک کوڑی کوڑی کو محتاج کردے اور آفتوں میں پھنسا دے پھر اس شخص کا یہی حال ہوا۔ جب کوئی اس کا حال پوچھتا تو کہتا میں ایک بوڑھا ہوں آفت رسیدہ سعد کی بددعا مجھ کو لگ گئی۔ عبدالملک نے کہا میں نے بھی اس کو دیکھا تھا۔ اتنا بوڑھا ہو گیا تھا کہ بھویں آنکھوں پر آ گئی تھیں اور (رستہ میں کھڑا ہو کر) چھوکریوں کو چھیڑتا اُن کی چٹکیاں لیتا ؎۳

(پارہ تیسرا ۔ کتاب اذان کے بیان میں ۔ باب قرآن پڑھنا سب پر واجب ہے امام ہو یا مقتدی ہر نماز میں حضر میں ہو یا سفر میں جہری نماز ہو یا سری نماز)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ...... قَالَ ...... اُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ (پارہ ۴ كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ ۔ بَابُ

۳ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے...... کہا...... عاد کی قوم پچھوا ہوا سے تباہ ہوئی۔

(پارہ ۴ ۔ کتاب استسقاء یعنی پانی مانگنے کا بیان ۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا

؎۱ یہ مانگنے والا ایک شخص تھا نضر بن حارث یا ابوجہل اس نے یوں دعا کی یا اللہ اگر یہ قرآن سچا ہے تیری طرف سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا اور کوئی تکلیف کا عذاب ہم پر اتار کہتے ہیں یہ نضر بدر کے دن مارا گیا اور اسی طرح ابوجہل بھی بدر کے دن فی النار ہوا۔ ۱۲ ؎۲ کیونکہ تو نے بھی میری تین جھوٹی شکایتیں کی ہیں ۱۲ منہ ؎۳ سعد مستجاب الدعوۃ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لئے دعا کی تھی یا اللہ جب وہ تجھ سے دعا کرے تو قبول فرما بدکاروں بدمعاشوں کا یہی نتیجہ ہوتا ہے ؎ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد۔ میلش اندر طعنہ پاکاں برد۔ ہمارے زمانہ میں بھی بہت سے نام کے مسلمانوں نے خدا کا ڈر چھوڑ دیا ہے اور بے قصور اس کے بندوں کی بدگوئی کرتے ہیں ان کا بھی یہی انجام ہوتا ہے چاہ کن را چاہ درپیش ۱۲ منہ

قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (پاره ٥ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّيْ اِنْسَانٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ وَصَنْعَةُ يَدِيْ وَاِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ (پاره ١٠ كِتَابُ الْبُيُوْعِ - بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيْرِ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا رُوْحٌ وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَاللهُ اَعْلَمُ لَا اَنْتِ اَطْعَمْتِيْهَا وَلَا سَقَيْتِيْهَا حِيْنَ حَبَسْتِيْهَا وَلَا اَنْتِ اَرْسَلْتِيْهَا فَاَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی)
(یہ حدیث مفصل پارہ ۱ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور نشانیاں دکھلانے اور ہدایت سے ان کا عجز کے بیان میں آئے گی)
سعید بن عاص رض سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔
(پارہ ۵ - کتاب جنازوں کے احکام میں - باب عذاب قبر سے پناہ مانگنا)

ابن عباس رض سے روایت ہے ایک شخص (نام معلوم نہیں) ان کے پاس آیا اور کہنے لگا ابو العباس (یہ ابن عباس کی کنیت ہے) میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرکے کھاتا ہوں میں مورتیں بنایا کرتا ہوں۔ ابن عباس نے کہا میں تجھ سے وہی بیان کروں گا جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی مورت بنائے (یعنی جاندار کی تو) اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو یہ عذاب کرے گا کہ اس میں جان ڈالنے کے لئے فرمائے گا وہ جان تو کبھی ڈال نہ سکیگا یہ سن کر اس کا دم رک گیا اور منہ زرد ہو گیا۔ ابن عباس نے کہا کمبخت اگر تو مورت ہی بناتا ہے تو درخت وغیرہ کی بنا جو چیزیں جاندار نہیں ہیں۔
(پارہ ۱۰ - کتاب بیع کھوچ کے بیان میں - باب ان چیزوں کی مورتیں بیچنا جن میں جان نہیں ہوتی اور کون سی مورت حرام ہے)۔

عبداللہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو اس میں عذاب ہوا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی وہ عورت دوزخ میں گئی آپ نے یہ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے نہ تو تو نے اس کو قید میں کھانا پانی دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی ؎

؎ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ بلی کو پانی نہ پلانے سے عذاب ہوا تو معلوم ہوا کہ پانی پلانا ثواب ہے۔ ابن منیر نے کہا اس حدیث سے یہی نکلا کہ بلی کا قتل کرنا درست نہیں ۱۲ منہ

(پارہ ۹ کتاب المساقاۃ

بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رض فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ (پارہ ۹ كِتَابُ الْمَظَالِمِ - بَابُ اِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا (پارہ ۱۱ - كِتَابُ الْوَصَايَا - بَابُ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ

(پارہ ۹ - کتاب مساقات کے بیان میں
باب - پانی پلانے کا ثواب)

ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ان میں اور چند لوگوں میں [1] کچھ (زمین کا) جھگڑا تھا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے اس کا ذکر کیا حضرت عائشہ رض نے کہا اے ابوسلمہ زمین ناحق لینے سے بچا رہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت بھر زمین ظلم سے لے گا اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا

(پارہ ۹ - کتاب لوگوں کے حقوق چھین لینے کے بیان میں - باب جو شخص کسی کی کچھ زمین چھین لے تو کیسا گناہ ہے)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا جب (سورۂ شعراء کی) یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری اور ڈرا اپنے نزدیک کے ناتے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا تو آپ نے فرمایا قریش کے لوگو یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدل) مول لے لو (بچا لو) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا (یعنی اس کی مرضی کے خلاف میں کچھ نہیں کر سکنے کا) عبد مناف کے بیٹو میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا عباس عبدالمطلب کے بیٹے میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا صفیہ میری پھوپی میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا فاطمہ بیٹی تو چاہے جو میرا مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آنے کا

(پارہ ۱۱ - کتاب وصیتوں کے بیان میں - باب کیا عزیزوں میں عورتیں اور بچے بھی داخل ہوں گے)

---

[1] حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے مگر مسلم کی روایت سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں جھگڑا تھا اور فریق ثانی ابوسلمہ کی قوم کے لوگ تھے ۱۲ منہ [2] پہلے آپ نے قریش کے کل لوگوں کو مخاطب کیا جو خاص آپ کی قوم کے لوگ تھے پھر عبدالمناف اپنے چوتھے دادا کی اولاد کو پھر خاص اپنے چچا اور پھوپی یعنی دادا کی اولاد کو پھر خاص اپنی اولاد کو اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرابت والوں میں عورتیں داخل ہیں کیونکہ حضرت صفیہ اپنی پھوپی کو بھی آپ نے مخاطب کیا اور بچے بھی اس لئے کہ حضرت فاطمہ جب یہ آیت اتری کمسن بچی تھیں آپ نے ان کو بھی مخاطب فرمایا ۱۲ منہ

وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا

(پاره ۱۲ - كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ بَابُ التَّوْدِيعِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا - (پاره ۱۲ - كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ - بَابُ لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ)

۹
ابوہریرہ رضـ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک فوج میں بھیجا [1] اور قریش کے دو آدمیوں کا نام لے کر (ہبار بن اسود اور نافع بن عبد عمرو کا [2]) فرمایا اگر اُن کو پانا تو آگ میں جلا دینا ابوہریرہ نے کہا پھر ہم آپ پاس رخصت ہونے کو آئے جب نکلنے لگے تو آپ نے فرمایا پہلے میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ ان دو شخصوں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ اللہ ہی کا عذاب ہے (آگ میں جلانا اُسی کو سزاوار ہے) تم اُن کو پکڑ پاؤ تو قتل کر ڈالنا [3]

(پارہ ۱۲ - کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا بیان باب مسافر کا سفر کے وقت رخصت ہونا)

۱۰
ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا (اس کے سردار حمزہ بن عمرو اسلمی تھے) آپ نے (پہلے) یوں فرمایا اگر تم فلاں فلاں شخصوں کو پانا تو اُن کو آگ میں جلا ڈالنا پھر جب ہم (مدینہ سے) نکلنے لگے تو آپ نے یوں فرمایا میں نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں شخصوں کو پانا تو آگ میں جلا دینا مگر آگ سے اللہ کے سوا اور کسی کو عذاب نہیں کرنا چاہیئے تو اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر ڈالو

(پارہ ۱۲ - کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا بیان باب اللہ کے عذاب (انگار) سے کسی کو عذاب نہ کرنا)

[1] اس کے سردار حمزہ بن عمرو اسلمی تھے ۱۲ منہ

[2] یا ہبار اور خالد جیسے ابن ہشام نے نقل کیا یا ہبار اور نافع بن قیس جیسے بلاذری نے نقل کیا ان مردودوں نے حضرت زینب آپ کی صاحبزادی کو راہ میں ایک برچھے سے ٹھونسا مارا ان کا حمل گر گیا ایسے بدمعاشوں کو جو غریب عورتوں پر حملہ کریں سخت سزا دینا چاہیئے اس لئے آپ نے پہلے آگ میں جلانے کا حکم دیا پھر قتل کا حکم دیا ۱۲ منہ

[3] معلوم ہوا کہ آگ میں جلانا حرام ہے پہلے آپ نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا پھر وحی آئی ہوگی تو آپ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا قسطلانی نے کہا پسو یا کھٹمل کا بھی انگار میں جلانا مکروہ ہے اسی حدیث کی رو سے میں کہتا ہوں حضرت علی رضـ سے لوطی کا جلانا منقول ہے اور شاید ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور عرنیین کی حدیث میں جو آپ نے گرم سلائیاں آنکھوں میں پھروائیں وہ قصاصاً تھا یا منسوخ ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَۃٍ وَّتِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلٌ وَّمِنْ یَّاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَلْفٌ۔ (پارہ ۱۳

کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ۔ بَابُ قِصَّۃِ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ)

۱۱ ابو سعید خدری رض سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائیگا اے آدم وہ عرض کریں گے حاضر ہوں مستعد ہوں سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے ارشاد ہوگا دوزخ کا لشکر نکال وہ پوچھیں گے کتنا لشکر نکالوں فرمائیگا ہر ہزار آدمیوں میں سے نوسو ننانوے اُس وقت (مارے ہیبت کے) بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے وہ مست بے ہوش ہیں حالانکہ ان کو نشہ نہ ہوگا لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے (ڈر سے بے ہوش ہو بیٹھیں گے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا ہزار میں ایک ہم میں سے کون ہوگا (اب کیا امید ہے کہ ہم کو بہشت ملیگی) آپ نے فرمایا (کچھ فکر نہ کرو) خوش ہو جاؤ تم میں سے ایک آدمی کے مقابلہ میں یاجوج و ماجوج (دوسرے کافروں میں) سے ہزار آدمی پڑیں گے

(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی۔ باب یاجوج اور ماجوج کا بیان)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَمَرَھُمْ اَنْ لَّا یَشْرَبُوْا مِنْ بِئْرِھَا وَلَا یَسْتَقُوْا مِنْھَا فَقَالُوْا قَدْ عَجَنَّا مِنْھَا وَاسْتَقَیْنَا فَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّطْرَحُوْا ذٰلِکَ الْعَجِیْنَ وَیُھْرِیْقُوْا ذٰلِکَ الْمَآءَ وَیُرْوٰی عَنْ سَبْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ وَّاَبِی الشُّمُوْسِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِلْقَآءِ الطَّعَامِ وَقَالَ اَبُوْذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَآئِہٖ۔

(پارہ ۱۳۔ کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صَالِحًا)

۱۲ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک میں حجر میں اترے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا یہاں کے کنوئیں کا پانی نہ پیو نہ مشکوں میں بھرو انہوں نے کہا ہم نے اس پانی سے آٹا گوندھ ڈالا مشکیں بھر لیں آپ نے فرمایا یہ آٹا پھینکدو مشکیں بہادو اور سبرہ بن معبد [1] اور ابو الشموس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کے (جو اس پانی سے تیار ہوا تھا) پھینک دینے کا حکم کیا اور ابوذر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہو (وہ اُسکو پھینکدے)

(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی۔ باب اللہ کا فرمانا ہم نے ثمود کی طرف ان کے ذات بھائی صالح کو بھیجا)

[1] سبرہ کی حدیث طبرانی اور ابونعیم نے اور ابو شموس کی طبرانی اور ابن مندہ نے اور ابوذر کی بزار نے وصل کی چونکہ اس مقام پر خدا کا عذاب نازل ہوا تھا لہذا آپ نے وہاں کے پانی کے استعمال کرنے سے منع فرمایا ایسا نہو اس سے دل سخت ہو جائے یا کوئی بیماری پیدا ہو ۱۲ منہ [2] یعنی اگر بالفرض وہاں کوئی پیٹ والی ہو یا وہ عورتیں جو حاملہ مر گئیں حاملہ اٹھیں گی اُن کا پیٹ گر پڑے گا ۱۲ منہ

عن عائشة رض زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الطاعون فأخبرني انه عذاب يبعثه الله على من يشاء وان الله جعله رحمة للمؤمنين ليس من احد يقع الطاعون فيمكث في بلده صابرا محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد۔

(پارہ ۱۳ - كتاب بدء الخلق)

۱۳ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کو پوچھا آپ نے بیان کیا طاعون ایک عذاب ہے اللہ جن پر چاہتا ہے یہ عذاب بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے لئے یہ رحمت ہے جب کہیں طاعون پھیلے اور مسلمان صبر کرکے ثواب کی نیت سے اپنی ہی بستی میں ٹھہرا رہے (بھاگے نہیں) اُس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ نے جو مصیبت قسمت میں لکھ دی ہے وہی پیش آئے گی تو اُس کو شہید کا ثواب ملیگا

(پارہ ۱۳ - کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیوں کر شروع ہوئی)

عن عقبة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان مما ادرك الناس من كلام النبوة اذا لم تستحي فافعل ما شئت (پارہ ۱۴ كتاب المناقب)

۱۴ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں نے اگلے پیغمبروں کے کلام جو پائے ان میں یہ بھی ہے جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو چاہے وہ کر[1]

(پارہ ۱۴ - کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں)

عن ابن عباس رض قال اشتد غضب الله على من قتله نبي واشتد غضب الله على من دمى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم (پارہ ۱۶ - كتاب المغازي)۔

۱۵ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا اللہ کا سخت غصہ اس شخص پر ہے جس کو پیغمبر خود قتل کریں اور اللہ کا سخت غصہ اس پر ہے جس نے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا (مبارک) چہرہ خون آلود کیا

(پارہ ۱۶ - کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات یعنی جہادوں کے بیان میں)

عن جابر قال لما نزلت هذه الاية قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعوذ بوجهك قال او من تحت ارجلكم قال اعوذ بوجهك او يلبسكم شيعا و

۱۶ جابر بن عبداللہ انصاری رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اُتری قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر یہ اترا او من تحت ارجلکم آپ نے فرمایا اللہ میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر یہ اُترا او یلبسکم شیعا

---

[1] فارسی زبان میں اس کا ترجمہ یہ ہے بے حیا باش ہرچہ خواہی کن ۔ مطلب یہ ہے کہ جب حیا اور شرم ہی نہ رہی تو تمام بُرے کام شوق سے کر آخر ایک دن عذاب میں ضرور پڑے گا خدائے تعالیٰ تجھ کو ذلیل اور رسوا کرے گا یہ امر تہدید کے طور پر ہے جیسے بدکار یا ظالم سے کہتے ہیں اچھا اچھا کر دیکھ تیرا انجام کیا ہوتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کام میں خدا سے شرم نہ ہو یعنی جو کام شرعاً بُرا نہ ہو وہ فراغت سے کر خلق اللہ کی بدگوئی کی کچھ پروا نہ کر ۱۲

يُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَآ اَهْوَنُ اَوْ هٰذَآ اَيْسَرُ (پارہ ۱۸ - كِتَابُ التَّفْسِيْرِ - بَابُ قَوْلِهٖ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمُ الْاٰيَةَ)

ويذيق بعضكم باس بعض اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہلے عذابوں سے تو ہلکا یا آسان ہے[1]

(پارہ ۱۸۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب قل ہو القادر علی ان یبعث الخ کی تفسیر)

عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِىْ لِلظَّالِمِ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ - (پارہ ۱۹ - كِتَابُ التَّفْسِيْرِ - بَابُ قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اَلرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ)

ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ظالم کو (چند روز دنیا میں) مہلت دیتا ہے پھر جب اس کو پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں[2] ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وکذالک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید۔

(پارہ ۱۹۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب وکذلک اخذ ربک الخ کی تفسیر)

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ لَهٗ وَهُوَ يَسْاَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ اَكُذِبُوْٓا اَمْ كُذِّبُوْا قَالَتْ عَائِشَةُ كُذِّبُوْا قُلْتُ فَقَدِ اسْتَيْقَنُوْٓا اَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ اَجَلْ لَعَمْرِىْ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا بِذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ

عروہ بن زبیر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حتی اذا استیاس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا تو یہ کذبوا ہے یا کذّبوا ہے (تشدید ذال سے) حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کذّبوا ہے (تشدید سے) میں نے کہا اس صورت میں تو مطلب بنے گا کیونکہ پیغمبروں کو تو یقین تھا کہ ان کی قوم والوں نے انکو جھٹلایا پھر ظنوا سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا اپنی زندگی کی قسم بے شک پیغمبروں کو

[1] کیونکہ پہلے عذاب تو عام عذاب تھے جس سے کوئی نہ بچتا اس میں تو کچھ بچ رہتے ہیں کچھ مارے جاتے ہیں دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سے رجم یعنی آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب اور خسف یعنی زمین میں دھنسنے کا عذاب موقوف رکھا پر یہ عذاب یعنی آپس کی پھوٹ اور نا اتفاقی باقی رکھا بعضوں نے کہا موقوف رکھنے سے یہ مراد ہے کہ صحابہ کے زمانہ میں یہ عذاب موقوف رہا آئندہ اس امت میں خسف اور قذف اور مسخ ہوگا جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲

[2] سدا وہ عذاب میں رہیگا اگر مشرک ہے ورنہ جب تک ظلم کی سزا پوری نہ ہوے گی چھٹنے والا نہیں ۱۲ منہ

الرُّسُلَ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ اَنَّ اَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوْهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ

(پارہ ۱۹ - كِتَابُ التَّفْسِيْرِ - بَابُ قَوْلِهٖ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا (پارہ ۱۹ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ بَابُ قَوْلِهٖ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ اَلِنْ جَانِبَكَ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ اٰيَةً سَمِعَ النَّبِيَّ

اس کا یقین تھا[1] میں نے کہا ظنوا انہم قد کذبوا تخفیف ذال کے ساتھ پڑھیں تو کیا قباحت ہے[2] انہوں نے کہا معاذ اللہ[3] پیغمبر کہیں اپنے پروردگار کی نسبت ایسا گمان کرسکتے ہیں میں نے کہا اچھا اس آیت کا مطلب کیا ہے انہوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کو جن لوگوں نے مانا ان کی تصدیق کی جب ان پر ایک مدت دراز تک آفت اور مصیبت آتی رہی اور اللہ کی مدد آنے میں دیر ہوئی اور پیغمبر انکے ایمان لانے سے ناامید ہو گئے جنہوں نے ان کو جھٹلایا تھا اور یہ گمان کرنے لگے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اب وہ بھی ہم کو جھوٹا سمجھنے لگیں گے اس وقت اللہ کی مدد ان کو پہنچی۔

(پارہ ۱۹ - کتاب تفسیر قرآن کی - باب حتیٰ اذا استیئس الرسل کی تفسیر)

[19] ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وانذر عشیرتک الاقربین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے فرمانے لگے اے قریش کے لوگو یا ایسا ہی کلمہ تم اپنی جانوں کو مول لو (بچاؤ) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا اے عبد مناف کے بیٹو میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا اے عباس عبد المطلب کے بیٹے میں تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا اے صفیہ میری پھوپی میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا اے فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میرے مال میں سے جو تو چاہے مانگ لے (میں دیدوں گا) مگر اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آنے کا

(پارہ ۱۹ کتاب تفسیر قرآن کی - باب انذر عشیرتک الخ کی تفسیر)

[20] عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص (ابی بن کعبؓ) کو ایک آیت (حٰم کی) اور طرح پڑھتے

---

[1] مطلب حضرت عائشہ رضؓ کا یہ ہے کہ کبھی ظن کا لفظ یقین میں بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے طبری نے قتادہ سے صراحتاً ایسا نقل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس کا تو مطلب یہ ہوگا کہ پیغمبروں کو یہ گمان ہوا کہ اللہ نے جو ان سے وعدے کئے تھے وہ سب جھوٹ تھے ۱۲ منہ [3] حالانکہ مشہور قراءت یوں ہی ہے تخفیف کے ساتھ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کو یہ گمان ہوا کہ پیغمبروں سے جو وعدے فتح و نصرت کے کئے گئے تھے وہ سب جھوٹ تھے یا کافروں کو یہ گمان ہوا کہ پیغمبروں نے جو ان سے وعدے کئے تھے وہ سب جھوٹ تھے ۱۲ منہ [4] یعنی جب تم کفر پر مروگے کیونکہ کافر کے لئے کسی کی سفارش فائدہ نہ دے گی ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَانْطَلَقْتُ
بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ
فَاقْرَآ اَكْبَرُ عِلْمِيْ قَالَ فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا
فَاَهْلَكَهُمْ (پارہ ۲۱ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ۔ بَابُ اِقْرَءُوا
الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ اَوْ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهٗ
نَفْسُهٗ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهٗ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (پارہ ۲۴ كِتَابُ اللِّبَاسِ۔ بَابُ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ
فَهُوَ فِي النَّارِ)

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوْزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ
فَقَالَتَا لِيْ اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا
وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَيْنِ
وَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ
الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَاَيْتُهٗ بَعْدُ فِيْ صَلٰوةٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ (پارہ ۲۶ كِتَابُ الدَّعَوَاتِ۔ بَابُ التَّعَوُّذِ
مِنَ الْبُخْلِ)

سنا جس طرح عبداللہ بن مسعود رض نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنی تھی اس کے خلاف تو انہوں نے
اس کا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے
آئے آپ نے فرمایا دونوں ٹھیک پڑھتے ہو پڑھتے رہو شعبہ نے
کہا میرا گمان غالب ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اللہ کی کتاب میں جھگڑا
نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے اگلی امتوں کو ایسے ہی جھگڑوں کی وجہ
سے اللہ تعالیٰ نے تباہ کردیا[1]
(پارہ ۲۱۔ کتاب قرآن کی فضیلت کے بیان میں۔ باب قرآن جب ہی تک
پڑھنا چاہیئے جب تک دل لگے)

[21] ابو ہریرہ رض سے روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم یا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ایسا ہوا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص (قارون
یا ہیزن فارس کا رہنے والا) ایک جوڑا پہن کر بالوں میں
کنگھی کئے اتراتا جارہا تھا ایک ہی ایکا اللہ تعالیٰ نے اُسے[2]
زمین میں اس کو دھنسادیا وہ قیامت تک اس میں تڑپتا
رہے گا[3]
(پارہ ۲۴۔ کتاب لباس کے بیان میں۔ باب ٹخنوں کے نیچے جو کپڑا ہو
(ازار یا جبہ یا کرتہ) وہ اپنے پہننے والے کو دوزخ میں لیجائے گا)

[22] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ایسا ہوا مدینہ کے
یہودی بڈھیوں میں سے دو بڈھیاں (نام نامعلوم) میرے
پاس آئیں اور کہنے لگیں قبر میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے
میں نے کہا تم جھوٹی ہو مجھ کو ان کی بات ماننا اچھا نہیں
لگا خیر وہ چلی گئیں اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ سے
عرض کیا کہ اس طرح دو (یہودی) بڈھیاں آئی تھیں وہ یہ
کہتی تھیں آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی تھیں بے شک قبر
میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے ان کا عذاب سب جانور
سنتے ہیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں
نے اس کے بعد ہر نماز
میں آنحضرت کو قبر کے عذاب سے
پناہ مانگتے سنا
(پارہ ۲۶۔ کتاب دعاؤں کے بیان میں۔ باب بخیلی سے پناہ مانگنا)

[1] یعنی بیکار جھگڑوں کی وجہ سے جو نفسانیت سے کئے جاتے ہیں کہتے ہیں یہ اختلاف سورۂ احقاف میں ہوا تھا کہ اُس میں ۳۵ آیتیں ہیں یا ۳۶ آیتیں ۱۲ منہ [2] اترانے کی سزا دی ۱۲ منہ [3] یا دھنستا جاوے گا ۱۲ منہ

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ اَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهٖ بَعْضُ الْاُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِاَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِاَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِّنْهُ (پارہ ۲۸ - كِتَابُ الْحِيَلِ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ)

۲۳ سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر کیا فرمایا۔ طاعون (اللہ کا) ایک عذاب ہے جو اُس نے بعضے امتوں پر آتارا تھا اسی عذاب میں سے دنیا میں کچھ رہ گیا کبھی آتا ہے کبھی موقوف ہو جاتا ہے[۱] پھر جو کوئی سنے کہ کسی ملک میں طاعون پڑا ہے تو اس مُلک میں نہ جائے اور اگر اس سرزمین میں طاعون آجائے جہاں وہ رہتا ہو تو بھاگے بھی نہیں[۲]

(پارہ ۲۸ - کتاب شرعی حیلوں کے بیان میں - باب - طاعون سے بھاگنے کے لئے حیلہ کرنا منع ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ (پارہ ۲۹ - كِتَابُ الْفِتَنِ بَابُ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا)

۲۴ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر اپنا عذاب آتارتا ہے تو اس قوم کے سب لوگ عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں (اچھے ہوں یا بُرے ہوں) پھر قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے اعمال کے موافق ہوگا[۳]

(پارہ ۲۹ - کتاب فتنوں کے بیان میں - باب کسی قوم پر جب اللہ تعالیٰ کا عذاب اُترتا ہے تو اس میں سب طرح کے لوگ شامل ہو جاتے ہیں)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ

۲۵ جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت (سورۂ انعام کی) اُتری اے پیغمبر کہہ دے وہ اللہ ایسی قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیجے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تیرے (مبارک) منہ کی پناہ چاہتا ہوں پھر یہ اُترا یا تمہارے پاؤں کے تلے سے تو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرمایا یا اللہ میں تیرے (مبارک) منہ کی پناہ چاہتا ہوں

---

[۱] اس کا اصلی سبب کچھ سمجھ میں نہیں آتا یونانی لوگ جدوار خطائی سے اور ڈاکٹر لوگ برف کا ٹکڑا ورم کے مقام پر رکھ کر اور بدوی لوگ داغ دے کر اس کا علاج کرتے ہیں مگر اکثر لوگ اس بیماری سے مرجاتے ہیں شاذ و نادر بچ جاتے ہیں ۱۲ منہ

[۲] کیونکہ موت سے بھاگنا کچھ مفید نہیں ہوتا وہ اپنے وقت پر ضرور آئے گی طاعون سے بھاگنے کا حیلہ یہ ہے کہ مثلاً ظاہر میں سوداگری یا تبدیل آب وہوا کا بہانہ کرکے طاعونی ملک سے چلا جائے اگر اسی ملک میں رہ کر ایک گھر سے دوسرے گھر سے یا ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں چلا جائے تو یہ بھاگنے میں داخل نہ ہوگا بلکہ ہمارے زمانہ میں تخفیف مرض کے لئے ان کا تجربہ ہوا ہے جس بستی میں طاعون آئے تو اس بستی کو خالی کر دیں اور چند روز تک بستی والے جنگل یا پہاڑ پر جا کر رہیں اور مکانات کو صاف پاک کرائیں ۱۲ منہ

[۳] قیامت کے دن جو لوگ اس قوم میں اچھے اور نیک ہوں گے وہ عذاب میں شریک نہیں کئے جائیں گے کیونکہ قیامت انصاف کا دن ہے وہاں ہر ایک کو اپنے اعمال کے موافق جزا اور سزا ملے گی ابن حبان نے حضرت عائشہ سے مرفوعاً نکالا اور کہا صحیح ہے اللہ تعالیٰ جب اپنا زور دنیا میں انکو دکھلاتا ہے جن پر اُس کا غصہ ہوتا ہے تو اچھے اور نیک لوگ بھی بُروں کے ساتھ بلا میں مبتلا ہو جاتے ہیں لیکن قیامت کے دن اپنی اپنی نیت اور عمل کے موافق بدلہ دیا جائیگا۔ ۱۲ منہ

بِوَجْهِكَ قَالَ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ اَيْسَرُ ۔ (پارہ ۳۰ کِتَابُ التَّوْحِيْدِ ۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ)

پھر یہ اترا یا تم کو ٹکڑے ٹکڑے کردے اور آپس میں لڑا دے تو فرمایا یہ (بہ نسبت اگلے عذابوں کے آسان ہے) کیونکہ ان میں سب تباہ ہو جاتے ہیں
(پارہ ۳۰ کتاب اللہ کی توحید اس کی ذات اور صفات کے بیان میں باب ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہر چیز سوا پروردگار کے منہ کے ہلاک اور برباد ہونیوالی ہے)

اَلتَّذْكِيْرُ بِاٰلَاءِ اللّٰهِ

باب ۹ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان

اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ رکوع ۳)

جس[۱] نے زمین کو تمہارا بچھونا بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسا کر میوے نکالے تمہارے کھانے کو تو جان بوجھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے برابر کسی کو مت بناؤ

(پارہ ۱ ۔ سورۂ بقر رکوع ۳)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ٥

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ رکوع ۵)

اے[۲] اسرائیل (حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم) کی اولاد میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور اپنا وہ اقرار پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا ہے میں بھی اپنا اقرار جو تم سے کیا ہے پورا کروں گا اور میرا ہی ڈر رکھو

(پارہ ۱ ۔ سورۂ بقر رکوع ۵)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ٥ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ

اسرائیل کے بیٹو میرے اس احسان کو یاد کرو جو میں تم پر کر چکا اور وہ جو میں نے تم کو[۳] سارے جہان کے لوگوں پر بزرگی دی تھی اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آوے گا نہ اس کی سفارش سنی جاوے گی نہ بدلہ دینے (روپیہ وغیرہ بطور فدیہ)

---

[۱] یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرتیں ایسی ظاہر ہیں جیسے اتنی بڑی زمین جس پر ہم بستے ہیں آرام کرتے ہیں اتنا بڑا آسمان اس میں اتنے بہت تارے چمکتے ہوئے گھومتے ہوئے پھر آسمان سے پانی کا اتارنا جس سے زمین میں جان آتی ہے اور ہماری اور کل جانوروں کی روزی اسی پانی پر موقوف ہے پھر ہزاروں طرح کے پھل اور میوے اور جڑی بوٹیاں جو غذا بھی ہیں اور دوا بھی ان قدرتوں میں کوئی ذرا سا بھی غور کرے تو معلوم کر لیتا ہے کہ اس جہان کا پیدا کرنے والا اور سارا انتظام چلانے والا ایسا زبردست قادر مطلق ہے کہ اس کے جوڑ والا کوئی نہیں ہے بلکہ اس کے سامنے سب عاجز بندے ہیں یہ جان کر بھی اگر انسان خداوند کریم کے ساتھ شرک کرے اور اس کا برابر والا کسی دوسرے کو سمجھے تو اس سے زیادہ بے وقوف اور گدھا کون ہوگا ۱۲

[۲] اسرائیل کے معنی عبداللہ یہ لقب ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کا بنی اسرائیل سے مراد یہودیوں کی قوم ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے باپ دادوں پر بڑے بڑے احسان کئے تھے ۱۲

[۳] یعنی تمہارے باپ دادوں کو ۱۲

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ (پارہ ۱ سورۃ البقرہ رکوع ۶)

منظور ہوگا نہ مدد ملے گی [1]

(پارہ ۱ سورۂ بقرہ رکوع ۶)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ (پارہ ۱ سورۃ البقرہ رکوع ۱۵)

[2] اسرائیل کی اولاد! میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے سارے جہان میں تم کو بڑا کیا [2]
اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے
کچھ کام نہ آئیگا نہ اس کی طرف سے
بدلہ منظور کیا جائیگا نہ سفارش
کچھ فائدہ دیگی نہ مدد ملے گی [3]

(پارہ ۱ سورۂ بقرہ رکوع ۱۵)

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ (پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۱)

[4] آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا اور تم پر اپنا احسان تمام کیا اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا [4]

(پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۱)

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۲)

[6] اور اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا ہے [5] اس کو اور اس اقرار کو جو پکا کر کے تم سے لیا یاد کرو [6] جب تم نے کہا تھا ہم نے سنا اور مانا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اپنا اقرار نہ توڑو) کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کی بات جانتا ہے (تو کھلی بات کیونکر نہ جانے گا) (پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۲)

[7] مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا وہ احسان تم پر یاد کرو جب کچھ لوگوں نے تم پر ہاتھ چلانا چاہا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کا ہاتھ تم سے روک دیا۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے [7]

(پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۲)

---

[1] یہود کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کریں کچھ فکر نہیں ہمارے باپ دادے پیغمبر تھے وہ ہم کو چھڑا لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور فرمایا کہ قیامت کا دن ایسا ہولناک ہوگا کہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اگر ایک بھائی مومن بھی ہو تو وہ کافر کے کچھ کام نہ آویگا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ کافر کے لئے سفارش منظور نہ ہوگی اور مسلمان گنہگاروں کے لئے تو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیا اور شہدا سفارش کریں گے مگر اللہ جل جلالہ کے حکم اور مرضی سے ۱۲ [2] اس آیت کی تفسیر پہلے گذر چکی ہے ۱۲ [3] اس کی بھی تفسیر پہلے گذر چکی ہے اور مطلب مکرر لانے سے یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے جو حال بیان کئے جاتے تھے وہ اب ختم ہوتے ہیں تو آخر کلام پر بھی ان کو تنبیہ کر دیتے تاکہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنے کاموں پر غور کریں ۱۲ [4] ابن عباسؓ نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکاسی دن اور زندہ رہے اور جس دن یہ آیت اتری اس دن پانچ عیدیں تھیں جمعہ کا دن (جو عید ہے مسلمانوں کی) اور عرفہ کا دن (وہ بھی عید ہے) اور یہود کی بھی اس دن عید تھی اور نصاریٰ اور مجوس کی بھی اس دن عید تھی اور اتنی عیدیں اس سے پہلے کبھی ایک ہی دن میں نہیں آئیں دین کو پورا کر دیا یعنی اس کے ارکان اور فرائض اور سنن اور حدود اور احکام سب بیان کر دئے اور احسان تمام کیا یعنی مکہ کو فتح کر دیا یا کافروں کو مغلوب کر دیا ۱۲ [5] تم کو اسلام کی توفیق دی کافروں پر غالب کیا ۱۲ [6] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے عقبہ کی رات میں کہ ہم خوشی اور رنج ہر حال میں اللہ کی اطاعت کریں گے بعضوں نے کہا وہ اقرار مراد ہے جو آدم کی اولاد سے لیا گیا تھا بعضوں نے کہا یہ خطاب ہے یہود سے اور وہ اقرار مراد ہے جو ان سے لیا گیا تھا کہ حضرت محمدؐ آویں تو انکی اطاعت کرنا ۱۲ [7] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضہ نے ایک لڑائی میں نماز کا قصد کیا دشمنوں نے یہ صلاح کی کہ جب آپ نماز میں مصروف ہوں تو ایک بارگی گر کر سب مسلمانوں کو قتل کر ڈالیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو ان کے منصوبے سے خبردار رکھا اور خوف کی نماز کی تدبیر بتائی بعضوں نے کہا آپ ایک لڑائی میں تشریف لے گئے تھے ایک میدان میں اترے صحابہ رضہ سب الگ الگ درختوں کے سایہ میں ٹھہرے آپ بھی ایک جنگلی درخت کے تلے سو رہے اور تلوار درخت سے لٹکا دی ایک گنوار آیا اور تلوار کو سونت کر آپ سے کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے آپ کو کون بچا دیگا آپ نے فرمایا اللہ پھر اس گنوار نے یہی کہا آپ نے وہی جواب دیا آخر اس گنوار نے تلوار نیام میں کر لی پھر آپ نے اپنے اصحاب کو بلایا اور گنوار کا قصہ سنایا وہ گنوار آپ کے پاس بیٹھا رہا آپ نے اس کو کوئی سزا نہ دی ۱۲

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پارہ ۶ سورۃ المائدہ رکوع ۴)

جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا بھائیو اللہ تعالیٰ نے جو تم پر احسان کیا اس کو یاد کرو اس نے تم میں کئی نبی پیدا کئے[۱] اور تم کو (غلامی سے) بادشاہ بنایا[۲] اور تم کو وہ دیا جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دیا[۳]
(پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۴)

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۱)

(آدمیو) ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی[۴] اور اسی میں تمہارے گذران کے سامان بنائے[۵] تم بہت کم شکر کرتے ہو۔
(پارہ ۸ سورۂ اعراف رکوع ۱)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۳)

(آدمیو) ہم نے تم پر کپڑا اتارا[۶] جو تمہاری شرمگاہ کو چھپاتا ہے[۷] اور بناؤ[۸] کا سامان[۹] اور پرہیزگاری کا لباس یہ (سب سے) بہتر ہے[۱۰] یہ اللہ تعالیٰ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت لیں[۱۱]
(پارہ ۸ سورۂ اعراف رکوع ۳)

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
(پارہ ۹ سورۃ الانفال رکوع ۳)

اور وہ وقت یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں تھوڑے سے تھے کمزور (یعنے ہجرت سے پہلے) تم ڈرتے تھے کہیں (کافر) لوگ تم کو اچک نہ لیجائیں[۱۳] پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو جگہ دی اور (بدر کے دن) اپنی مدد سے تم کو زور دیا اور تم کو حلال چیزیں کھانے کو دیں[۱۴] اس لئے کہ تم شکر کرو
(پارہ ۹ سورۂ انفال رکوع ۳)

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ (پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم رکوع ۵)

اور اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گنو تو پورا گن نہ سکوگے[۱۵]
(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۵)

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝

اور اس نے چوپایہ جانوروں کو پیدا کیا ان میں تمہاری جڑاول ہے[۱۶] اور بھی کئی طرح کے فائدے ہیں[۱۷] اور ان ہی (کے گوشت) کو کھاتے ہو[۱۸] اور تم کو ان سے رونق ہوتی ہے جب شام کو (چراکر) لاتے ہو اور جب صبح کو (چرانے) لیجاتے ہو[۱۹]

۱؎ جن کو حضرت موسیٰ اپنے ساتھ کوہ طور پر لے گئے تھے وہ سب نبی تھے یا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو آئندہ کی خبر کر دی کہ انکے بعد بنی اسرائیل میں لگاتار پیغمبر آتے رہیں گے ایسا ہی ہوا حضرت عیسیٰ تک برابر ایک کے بعد ایک بلکہ دو دو تین تین پیغمبر ایک ساتھ بنی اسرائیل میں آتے رہے اگرچہ اور قوموں میں بھی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے مگر بنی اسرائیل میں بہت بھیجے ۱۲ ۲؎ فرعون کے وقت میں جب بنی اسرائیل مصر میں تھے بڑی ذلت اور خواری سے عمر بسر کرتے اور غلاموں کی طرح فرعون کی قوم یعنی قبطیوں کی خدمت گاری بجا لاتے ۱۲ ۳؎ سمندر پھٹنا من وسلویٰ اترنا تمہارے دشمنوں کو دم بھر میں تباہ کر دینا ۱۲ ۴؎ تم کو مالک اور متصرف بنایا ۱۲ ۵؎ کھانا پینا کمانا ۱۲ ۶؎ یعنی کپڑا پیدا کیا یا آسمان سے پانی اترا جو روئی پیدا ہوتی ہے اس سے کپڑا بنتا ہے تو گویا کپڑا بھی آسمان ہی سے اترا ہے ۱۲ ۷؎ تو آدم اور حوا کی طرح اب ننگے رہنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ ۸؎ یعنی زینت و سجاوٹ ۱۲ ۹؎ اتارا یا مال و اسباب ۱۲ ۱۰؎ پرہیزگاری کا لباس خدا کے گناہوں سے بچنا یا خدا کا خوف یا حیا یا اسلام یا نیک عمل یا موٹا جھوٹا کپڑا یا زرہ اور خود جو جہاد کے لئے پہنا جاوے ۱۲ ۱۱؎ لباس کا پیدا کرنا ۱۲ ۱۲؎ اور ستر کھولنے سے باز رہیں کیونکہ ستر کھولنا حرام اور گناہ ہے اور آدم کے وقت سے ابتک معیوب ہے ۱۲ ۱۳؎ یعنی ایک دم تباہ نہ کریں ۱۲ ۱۴؎ جیسے لوٹ کا مال جو تم سے پہلے کسی امت کو درست نہ تھا ۱۲ ۱۵؎ جب اس کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا تو شکر کیونکر ہو سکیگا ۱۲ ۱۶؎ ان کو سردی میں تم پہن کر اپنے تئیں گرم رکھتے ہو ۱۲ ۱۷؎ ان کا دودھ پیتے ہو پٹھوں اور رگوں اور سینگوں سے طرح طرح کے سامان بناتے ہو چمڑے سے جوتے اور تسمے اور سینکڑوں چیزیں تیار کرتے ہو ۱۲ ۱۸؎ روز کا اکثر کھانا ان ہی کا گوشت ہے باقی پرند اور شکاری جانور تو کبھی کبھی کھانے میں آتے ہیں ۱۲ ۱۹؎ شام کو زیادہ بہار رہتی ہے جب کوکھ بھرے خوب کھا کر واپس آتے ہیں اس لئے اس کو پہلے بیان کیا ۱۲۔

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱)

اور یہ جانور تمہارے بوجھ ایسے (دور) شہر کو اٹھا کر لے جاتے ہیں کہ تم وہاں پہنچ ہی نہ سکتے مگر جان توڑ کر[1] بیشک تمہارا مالک بڑی شفقت والا مہربان ہے اور اسی نے تمہاری سواری اور رونق کے لئے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو پیدا کیا[2] اور وہ چیزیں پیدا کرتا رہتا ہے جن کو تم نہیں جانتے۔

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۱)

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۲)

[14] اور اگر خدا تعالیٰ کی نعمتیں گننا چاہو تو ان کو پورا گن نہ سکو گے بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے[3]

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۲)

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

[15] اور اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین کو مرے بعد اس پانی سے جلایا[4] جو لوگ (دل لگا کر) سنتے ہیں ان کے لئے اس میں (خدا تعالیٰ کی قدرت کی) نشانی ہے اور (لوگو) تم کو چوپائے جانوروں میں[5] بھی سوچنے کا موقع ہے ان کے پیٹوں میں جو چیزیں ہیں گوبر اور خون ہیں سے ہم تم کو خالص (اچھوتا) دودھ پلاتے ہیں[6] پینے والے اس کو مزے سے (غٹ غٹ) پی جاتے ہیں اور (اسی طرح) کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم شراب بناتے ہو[7] اور عمدہ کھانا[8] جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (اے پیغمبر) تیرے مالک نے شہد کی مکھی کو سکھلایا کہ پہاڑوں اور درختوں اور چھتوں میں گھر بنا لینے چھتے لگا[9] پھر ہر قسم کے پھل (اور پھول) چوستی رہ پھر (لوٹ کر) اپنے

[1] بڑی مصیبت اور تکلیف سے پہنچتے تو پہنچتے ۱۲ [2] بعضوں نے اسی آیت سے ان تینوں جانوروں کا گوشت حرام رکھا ہے کیونکہ یہ سواری کے لئے پیدا ہوئے ہیں نہ کھانے کے لئے اور اکثر علما کا قول ہے کہ گھوڑا حلال ہے اور یہی صحیح ہے اور امام مالک کے نزدیک گدھا بھی حلال ہے اسی طرح خچر ۱۲ [3] اس کی مہربانی ہے کہ تم کو لاکھوں نعمتیں دی ہیں اور تم ناشکری کئے جاتے ہو پروہ جلدی عذاب نہیں کرتا اور معاف کئے جاتا ہے ۱۲ [4] پہلے مردے کی طرح خشک تھی پانی برسنے سے تر و تازہ اور زندہ ہوئی اس میں غلہ اور میوہ اور چارا پیدا ہوا ۱۲ [5] گائے بکری اونٹ ۱۲ [6] اس میں نہ خون کا رنگ ہے نہ گوبر کی بو ہے ۱۲ [7] جب آیت اتری اس وقت شراب حرام نہیں ہوئی تھی ۱۲ [8] ان کے پھل میوے کی طرح کھائے جاتے ہیں سرکہ اور شکر بھی ان میں سے نکالتے ہیں ۱۲ [9] شہد کی مکھیاں عجیب عجیب کام کرتی ہیں اول تو اپنا گھر مسدس شکل پر بناتی ہیں اس کے سب اضلاع برابر ہوتے ہیں اگر گول یا مثلث یا مربع بناتیں تو بیچ میں خالی جگہیں بیکار رہ جاتیں دوسرے سب مکھیاں مل کر ایک کو اپنا بادشاہ کرتی ہیں اس کو عربی زبان میں یعسوب کہتے ہیں سب اس کی اطاعت کرتی ہیں تیسرے چھتے کے دروازوں پر دربان اور چوکیدار مقرر کرتی ہیں جو اور مکھیوں اور کیڑوں کو اندر نہیں آنے دیتیں۔ چوتھے رس چوسنے کے لئے دور دور جاتی ہیں پھر راستہ نہیں بھولتیں پھر اپنے چھتے پر چلی آتی ہیں اور ایک چھتے کی مکھیاں دوسرے چھتے پر نہیں جاتیں ۱۲۔

فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ○ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ○ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۹ و ۱۰)

مالک کے آسان رستوں میں چلی جا (اور چھتے میں داخل ہوجا) اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز نکلتی ہے (یعنے شہد) کئی طرح کے رنگ کی[1] اس میں لوگوں کی تندرستی (شفا) ہے[2] جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (لوگو) اللہ تعالیٰ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تمہاری جان نکالتا ہے اور تم میں سے کوئی کوئی نکمی (خراب) عمر کو پہنچ جاتا ہے[3] اس لئے[4] کہ (بہت کچھ جاننے کے بعد) پھر کچھ نہ جانے[5] بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے قدرت والا (سب کچھ کرسکتا ہے) اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے سے زیادہ روزی دی ہے پھر جن کو زیادہ روزی ملی ہے وہ اپنی روزی اپنے غلاموں کو دینے والے اور غلاموں کو مال و دولت میں اپنے برابر کرنے والے نہیں[6] کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے منکر ہیں[7] اور اللہ تعالیٰ نے تم ہی میں سے تمہاری بیبیوں کو بنایا[8] اور تمہاری بیبیوں سے تمہارے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کئے (یا بیٹیاں یا سسرالی رشتہ دار) اور تم کو مزے دار چیزیں کھانے کو دیں کیا یہ لوگ جھوٹ کو (بتوں کو) مانتے ہیں[9] اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو نہیں مانتے[10]

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۹ و ۱۰)

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ

اور (لوگو) اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (اس وقت) تم کچھ نہیں جانتے تھے[11] اور تم کو (سننے کے لئے) کان دئے اور (دیکھنے کو) آنکھیں دیں اور (سوچنے کو) دل دئے اس لئے کہ تم شکر کرو[12] کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا وہ ادھر (بیچ) آسمان میں حکم کے تابعدار ہیں (اڑ رہے ہیں)

[1] کوئی شہد زرد ہوتا ہے کوئی سپیدی مائل کوئی سرخی مائل ۱۲ [2] حدیث میں ہے کہ دو تندرستیوں کو اپنے اوپر لازم کرو قرآن اور شہد کو۔ ابن مسعود نے کہا شہد ہر بیماری کی دوا ہے اور قرآن پاک دلوں کی دوا ہے ۱۲ [3] بہت بڑھاپے کو سانٹھا یا پیٹھا یا پچھتر یا اسی برس کے بعد ۱۲ [4] اور بچوں کی طرح بنجائے اکثر بہت بوڑھا آدمی سٹھیا جاتا ہے اور دیوانوں کی سی حرکتیں کرنے لگتا ہے عکرمہ نے کہا جو کوئی قرآن پڑھتا رہے وہ نکمی عمر کو نہ پہنچیگا۔ طاؤس نے کہا عالم کی عقل بڑھاپے سے نہیں جاتی اور صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکمی عمر سے پناہ مانگی ہے۔ مولانا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی بھی سو سال تک پہنچ گئے تھے لیکن حدیث شریف اب تک پڑھاتے تھے اور رجب سنہ ۱۳۲۰ھ میں انکی وفات بمقام دہلی ہوئی ہندوستان میں علم حدیث ان ہی کی برکت سے پھیلا۔ اکثر بزرگوں نے تجربہ سے لکھا ہے کہ جو کوئی علم حدیث کے درس و تدریس اور تعلیم اور اشاعت میں مصروف رہے اس کی عمر طویل ہوتی ہے اور یہ حدیث شریف کے ادنیٰ برکات میں سے ہے یا اللہ ہم کو جینے تک قرآن اور حدیث میں مشغول رکھ آمین یا رب العالمین ۱۲ [6] جب غلام کو برابر کا حصہ دینا انکو پسند نہیں تو پھر پروردگار کے غلاموں کو پروردگار کے برابر کیسے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو اس مثال سے قائل کیا ۱۲ [7] جب تو اللہ تعالیٰ کی نمک حرامی کرکے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں ۱۲ [8] یعنی وہ بھی آدمی ہیں بعضوں نے کہا حوا کی پیدائش مراد ہے وہ آدم کی پسلی سے نکلی تھیں ۱۲ [9] ان کا پوجا کرتے ہیں حالانکہ وہ جھوٹے معبود ہیں ۱۲ [10] جو سچا معبود ہے اور درحقیقت اس کے لاکھوں احسان ہیں ۱۲ [11] بلکہ دیکھنے اور سننے پر بھی اچھی طرح قادر نہ تھے پیدا ہوتے وقت بچے کی نہ آنکھ ٹھیرتی ہے نہ کان جمتا ہے پھر دو تین روز کے بعد بچے کی آنکھ ٹھیرنے لگتی ہے اور کان سے اچھی طرح سننے لگتا ہے ۱۲ [12] اس کا جس نے یہ سب نعمتیں دیں اور اس کے سوا کسی کو نہ پوجو ۱۲

مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ
وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا
اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ
سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝
يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱۱)

اللہ تعالیٰ ہی ان کو تھامے رہتا ہے[1] بیشک جو ایمان دار ہیں اُن کے
لئے اس میں (ایک قدرت کی) نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ نے
تمہارے گھروں کو تمہارے لئے ٹھکانا بنایا[2] اور چوپائے
جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لئے ڈیرے بنائے[3] جب تم
(سفر میں) کوچ کرتے ہو اور جب ٹھہرتے ہو تو ان کو ہلکا پاتے ہو[4]
اور اُن کی اُون اور روئیں اور بالوں سے کئی طرح کے سامان
اور کام کی چیزیں ایک وقت تک[5] اور اللہ تعالیٰ نے اپنی
پیدا کی ہوئی چیزوں سے[6] تمہارے لئے سائے بنائے اور
پہاڑوں میں چھپ رہنے کے غار[7] اور تمہارے لئے
(کپڑے کے) کرتے بنائے جو تم کو گرمی (اور سردی) سے
بچاتے ہیں اور لوہے کے کرتے جو[9] (لڑائی میں) تم کو تمہاری
مار سے بچاتے ہیں[10] اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنا احسان
تم پر پورا کرتا ہے اس لئے کہ تم اس کا حکم مانو[11] پھر یہ
لوگ اتنا سمجھانے پر بھی نہ مانیں تو تیرے ذمہ کھول کر
(اللہ تعالیٰ کا حکم) پہنچا دینا ہے[12] یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو خوب
پہچانتے ہیں[13] پھر ان کو نہیں مانتے[14] اور
ان میں اکثر
ناشکرے ہیں[15]

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۱۱)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ
مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۸)

(اے دیکھنے والے) کیا تو نے نہیں دیکھا (زمین سوکھی مردہ پڑی ہے)
اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا تو پھر زمین زندہ
ہو کر (سرسبز ہو جاتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ
مہربان (یا باریک بین) (ہے) خبردار ہے[16]

(پارہ ۱۷ سورہ حج رکوع ۸)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ

کیا تو نے (اے دیکھنے والے) نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں جتنی
چیزیں ہیں تم لوگوں کے بس میں کر دی ہیں[17] اور کشتی کو

---

۱ ان کے پیاو رباز وا یسے بنائے ہیں کہ ہوا ان کا بوجھ اٹھا لیتی ہے گرنے نہیں دیتی ۱۲ ۲ کام کاج کر کے اُن میں آرام لیتے ہو ۱۲ ۳ عرب لوگ اکثر چمڑے کے خیمے بناتے اور ان میں رہتے ہیں ۴ اس وجہ سے سفر میں ساتھ لیجاتے ہیں ۱۲ ۵ کہتے ہیں اُون بھیڑ کے بال اور روئیں اونٹ کے بال اور بکری کے بال ایک وقت تک اس سے یہ مراد ہے کہ جب تک پھٹے پرانے ہوں یا جب تک مرو یا قیامت آوے ۱۲ ۶ ان گھروں کے سوا جو لوگ بالکل مقدرت نہیں رکھتے ان کی آسائش کے لئے ۱۲ ۷ جیسے جھاڑ پہاڑ وغیرہ ۱۲ ۸ یا بنائے ہوئے مکان ۱۲ ۹ زرہیں جوشن وغیرہ ۱۲ ۱۰ یعنی ایک دوسرے پر جب وار کرتے ہو ۱۲ ۱۱ مسلمان ہو جاؤ یا تم زخمی ہونے سے محفوظ رہو۔ عطا نے کہا قرآن شریف عرب کے لوگوں کی عادت اور علم کے موافق اترا ہے عرب کا ملک گرم ہے وہاں لباس پہننے سے اکثر گرمی سے بچنا منظور رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے صرف گرمی کا ہی ذکر کیا برخلاف سرد ملکوں کے وہاں لباس سے غرض ہوتی کہ سردی سے بچیں ۱۲ ۱۲ ان کے نہ ماننے سے تیرا کوئی نقصان نہ ہوگا ۱۲ ۱۳ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ سب اللہ کی دی ہوئی ہیں ۱۲ ۱۴ شرک کرتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی نعمت کو گناہ اور نافرمانی میں صرف کرتے ہیں ۱۲ ۱۵ مجاہد نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار کو یہ آیت سنائی واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا وہ کہنے لگا بیشک اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار کیا جب یہ آیت سنائی کذلک یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون تو پیٹھ موڑ کر بھاگا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ۱۲ ۱۶ چھوٹی سی چھوٹی چیز تک بھی اس کا علم پہنچتا ہے ۱۲ ۱۷ آدمی سب پر حکومت کرتا ہے ۱۲ ۱۸ جیسے یہ سب نعمتیں تم کو دیں ۱۲

فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۗ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۹)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ۝ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ۝ فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلْآكِلِينَ ۝ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝ (پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون رکوع ۱)

أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ النمل رکوع ۷)

بھی (تمہارے بس میں کر دیا ہے) جو اللہ کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے اور آسمان کو زمین پر گر پڑنے سے بھی وہی روکتا ہو مگر جب حکم ہو (تو وہ اور بات ہے)[1] بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر پیار رکھتا ہے (شفقت رکھتا ہے) مہربان ہے[2]

(پارہ ۱۷ سورہ حج رکوع ۹)

اور ہم نے تمہارے اوپر سات رستے[3] (یعنے سات آسمان) بنائے اور ہم نے جو چیزیں بنائیں ہم ان سے بے خبر نہیں[4] ہیں اور ہم نے ایک انداز کے ساتھ پانی برسایا[5] پھر زمین میں اس کو ٹھیرا رکھا اور ہم اس پانی کو اڑا لے جائیں تو ہو سکتا ہے پھر اس پانی سے ہم نے تمہارے لئے کھجور اور انگور کے باغ اٹھائے تم کو ان باغوں میں سے بہت سے میوے ملتے ہیں اور ان ہی پر تمہاری گذر ہے[6] اور وہ درخت جو طور سینا (پہاڑ) میں (بہت) نکلتا ہے تیل لے کر اگتا ہے اور کھانے والوں کے لئے سالن (اس کے تیل میں روٹی ڈبو کر کھاتے ہیں) اور (لوگو) تم کو چوپائے جانوروں میں غور کرنا چاہئے ان کے پیٹوں میں سے تم کو پلاتے ہیں[7] اور اُن سے تم کو (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں اور (ان فائدوں میں سے ایک یہ ہے کہ) ان میں سے[8] کھاتے ہو اور ان پر اور کشتیوں پر لدے پھرتے ہو[9]

(پارہ ۱۸ سورۂ مومنون رکوع ۱)

کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا (نہیں سمجھا) ہم نے رات ان کے آرام کے لئے بنائی اور دن کو سوجھانے والا بنایا (اس کی روشنی میں ہر چیز سوجھ پڑتی ہے) بیشک جو لوگ ایماندار ہیں ان کے لئے دن اور رات میں نشانیاں ہیں[10]

(پارہ ۲۰ سورۂ نمل رکوع ۷)

[1] اس وقت یہ گر پڑے گا یعنی قیامت کے قریب ۱۲ [2] اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان کو ایسا بنایا ہے کہ دوسرا آسمان اس کو کھینچے ہوئے ہے اور تارے ایک دوسرے کو کھینچے ہوئے ہیں کوئی کسی پر نہیں گرتا بلکہ اپنے چکر کی لکیر سے تل برابر نہ ادھر ہٹتا ہے نہ ادھر ہٹتا ہے جب وقت پورا ہو گا اس وقت خدا کے حکم سے یہ سب کارخانہ بگڑ جائیگا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے ۱۲ [3] آسمانوں میں فرشتے چلتے رہتے ہیں اس لئے ان کو رستہ فرمایا ۱۲ [4] بلکہ رتی رتی ہر چیز ہمارے سامنے ہے مطلب یہ ہے کہ یہ سات آسمان ہمارے اور تمہارے بیچ میں ایسے حائل ہیں کہ ہم کو تمہاری خبر نہ ہو گو ہم عرش کے اوپر ہیں مگر ہماری نظر ہر جگہ یہاں تک کہ تحت الثریٰ میں بھی کام کر رہی ہے۔ حدیث میں ہے اس سے ایک آسمان دوسرے آسمان کو چھپا نہیں سکتا اور نہ پہاڑ اپنی تہ میں جو ہے نہ زمین ۱۲ [5] اگر بے انداز برستا تو سب ڈوب جاتے یا بالکل کم برستا جو کھیتی کو کافی نہ ہوتا پیاس سے مرجاتے ۱۲ [6] انہی کی پیداوار میں سے کھا کر بسر کرتے ہو ۱۲ [7] یعنی دودھ یا ان کے پیٹوں میں جو الم غلم چیزیں ہیں مثلاً گھاس پھوس چارہ، لید، گوبر وغیرہ بھرے ہیں اس میں سے ہم صاف دودھ نکال کر تم کو پلاتے ہیں ۱۲ [8] یعنی ان کا گوشت اڑاتے ہو یا ان میں سے بعضوں کو کھاتے ہو ۱۲ [9] حالانکہ چوپایہ جانوروں میں اور بہت سے فائدے تھے جیسے ان کے بالوں سے اون نکلتا ہے چمڑے سے سینکڑوں کام کی چیزیں بنتی ہیں کھیتی کا کام ان سے لیا جاتا ہے مگر یہ دو بڑے فائدے تھے اُن کا گوشت اور دودھ آدمی کی غذا ہے اور ان کی پیٹھ سواری ہے اس لئے انہی دو کو بیان کیا ۱۲ [10] وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جو خدا ایسا قادر مطلق ہے کہ روشنی سے اندھیرا اور اندھیرے سے روشنی کر دیتا ہے وہ موت کے بعد پھر حیات بھی کر سکتا ہے ۱۲

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ

(پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت رکوع ۷)

[۲۱] کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے (ان کا شہر مکہ) امن والا حرم بنایا [۱] اور اُن کے آس پاس (حرم کے باہر) لوگ لُٹ جاتے ہیں کیا یہ لوگ جھوٹی بات (شرک) کا تو یقین کرتے ہیں اور اللہ کی (سچی) نعمت (آنحضرت صلعم کی نبوت) کو نہیں مانتے

(پارہ ۲۱ سورۂ عنکبوت رکوع ۷)

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ السجدۃ رکوع ۳)

[۲۲] کیا ان لوگوں نے اس پر بھی نظر نہیں کی کہ ہم پانی (کے ابر) کو اجاڑ چٹیل زمین کی طرف ہانک لیجاتے ہیں پھر اس میں سے کھیتی نکالتے ہیں جس میں سے اُن کے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں کیا ان لوگوں کو آنکھ نہیں (اللہ تعالیٰ کی قدرت نہیں دیکھتے)

(پارہ ۲۱ سورہ سجدہ رکوع ۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝

(پارہ ۲۱ سورۃ الاحزاب رکوع ۲)

[۲۳] مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے جو تم پر احسان کیا اُس کو یاد کرو (جب چار طرف سے کافروں کے) لشکر تم پر ٹوٹ پڑے پھر ہم نے اُن پر آندھی بھیجی [۲] اور وہ (فرشتوں کے) لشکر بھیجے جن کو تم نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا تھا [۳]

(پارہ ۲۱ سورہ احزاب رکوع ۲)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ الفاطر رکوع ۱)

[۲۴] لوگو! اللہ تعالیٰ کا جو احسان تم پر ہے اس کو یاد کرو بھلا اس کے سوا کوئی اور بھی پیدا کرنے والا ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو روزی [۴] دے۔ کوئی سچا خدا نہیں اس کے سوا پھر تم کدھر الٹے جا رہے ہو [۵]

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۱)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ

[۲۵] (اے دیکھنے والے) کیا تو نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس پانی سے کئی رنگ کے پھل اُگائے اور اسی طرح پہاڑوں میں گھاٹیاں بنائیں (یا طبقے) کچھ تو ان میں سفید ہیں اور سرخ کئی رنگ [۶] کے اور کچھ کالے بھجنگ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں

---

[۱] وہاں کوئی ان کو ستا نہیں سکتا ۱۲ [۲] ان کے ڈیرے اکھڑ گئے آنکھوں میں خاک پڑ گئی ۱۲ [۳] یہ غزوہ خندق کا ذکر ہے جس میں ابو سفیان قریش کے لوگوں کے علاوہ اور بہت سے کافروں کو مدینہ طیبہ پر چڑھا لایا تھا ادھر مدینہ والوں میں سے بنی قریظہ اور بنی نضیر نے بھی دغابازی کی تھی یہ وقت مسلمانوں پر نہایت تنگ تھا اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا اس نے کافروں کے ڈیرے وغیرہ سب سامان اڑا دیے ایک ہزار فرشتے مدد کے لئے آئے انہوں نے کافروں کے گھوڑے کھول دیے چراغ بجھا دیے ہانڈیوں کو الٹ دیا آخر گھبرا کر سب بھاگ گئے ۱۲ [۴] آسمان سے پانی برسائے زمین سے اگائے ۱۲ [۵] اس سچے خدا کو چھوڑ کر تم نے جھوٹے معبود اور دیوتا بنا رکھے ہیں ۱۲ [۶] بعضے رنگ بہت سفید اور تیز سرخ بعضے ہلکے سفید گلابی ۱۲

وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ (پارہ ۲۲ سورۃ الفاطر رکوع ۴)

بھی طرح طرح کے رنگ ہیں (پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۴)

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۙ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝

(پارہ ۲۳ سورۃ یٰس رکوع ۳)

[26] اور ان کے لئے مردہ زمین نشانی ہے۔ ہم نے (پانی برسا کر) اس کو جلایا اور اس میں سے اناج نکالا یہ لوگ اسی میں سے کھاتے ہیں[1] اور زمین میں ہم نے کھجور اور انگور کے باغ لگائے اور اس میں (پانی کے) چشمے بہائے اس لئے کہ یہ لوگ اس کا میوہ کھائیں اور میوہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے

(پارہ ۲۳ سورہ یٰس رکوع ۳)

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۙ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰس رکوع ۳)

[27] اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں لادا[2] اور ہم نے ان کے لئے کشتی کی طرح ایک اور چیز بنائی ہے جس پر وہ سوار ہوتے ہیں[3] اور اگر ہم ان کو ڈبو دیں تو کوئی ان کی فریاد سننے والا نہیں اور نہ ان کو بچانے والا مگر ہماری ہی مہربانی ہو اور ایک وقت تک ہم ان کو دنیا کے مزے اٹھانے دیں[4]

(پارہ ۲۳ سورہ یٰس رکوع ۳)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطٰمًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۲)

[28] (اے دیکھنے والے) کیا تو نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین میں اس کے چشمے چلا دئے[5] پھر اس پانی سے رنگ برنگ کھیتی نکالتا ہے[6] پھر جب وہ پک جاتی ہے تو اس کو دیکھتا ہے زرد ہو گئی پھر اللہ تعالیٰ اس کو سکھا کر چورہ چورہ کر دیتا ہے۔ ان باتوں میں عقلمندوں کے لئے (بڑی) نصیحت ہے[7]

(پارہ ۲۳ سورہ زمر رکوع ۲)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمٰن رکوع ۴)

[29] (دیکھنے والے) کیا تو نہیں دیکھتا کہ سمندر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاز چلتے ہیں اس سے مطلب یہ ہے کہ تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھلائے بیشک اس میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں[9] (پارہ ۲۱ سورہ لقمٰن رکوع ۴)

---

[1] ایسے ہی ہم مردوں کو بھی جلا دیں گے ۱۲ [2] کہتے ہیں اس سے نوح کی کشتی مراد ہے وہ تمام قسم کے جانوروں اور سامان سے بھری ہوئی تھی اور ہر ایک کشتی بھی مراد ہو سکتی ہے اس میں آدمی کی اولاد سوار ہو کر سفر کرتی ہے ۱۲ [3] اس سے اونٹ مراد ہے یا ہر جانور ۱۲ [4] تو یہ اور بات ہے وہ ڈوبنے سے بچ سکتے ہیں ۱۲ [5] وہ پانی ایک جگہ سے بہتا ہوا دوسری جگہ گیا ۱۲ [6] کوئی زرد کوئی سبز کوئی سرخ کوئی سفید ۱۲ [7] یہی حال آدمی کا بھی ہے بچہ ہوتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر پک کر ضعیف ہو جاتا ہے پھر بوڑھا پھونس ہو کر مر جاتا ہے اور دنیا کی بھی یہی حالت ہے اس میں کسی بات کو قرار نہیں ایک قوم ابھرتی ہے پھر کمال کو پہنچتی ہے پھر تباہ ہونے لگتی ہے آخر میں بالکل مٹ جاتی ہے اب دوسری قوم اٹھنے لگتی ہے ۱۲ [8] اگر پانی ہوا کی طرح ہلکا ہوتا تو ہر چیز اس میں ڈوب جاتی نہ کشتی چل سکتی نہ جہاز ۱۲ [9] یعنی مومن کیلئے جو گناہ سے صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرتا ہے ۱۲ [10] اس میں ریل گاڑی کی طرف اشارہ ہے جو اخیر زمانہ میں ایجاد ہوئی یا دخانی کشتیوں کی طرف ۱۲

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۞ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۙ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۙ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۞ (پارہ ۲۵ سورۃ الشورٰی رکوع ۴)

۳۰ اور اس کی نشانیوں میں سے جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح دکھلائی دیتے ہیں[۱] اگر وہ چاہے تو ہوا کو تھما دے پھر یہ (بادی) جہاز سمندر کی پیٹھ پر کھڑے رہ جائیں بیشک ان (جہازوں) میں ہر صبر اور شکر کرنے والے (بندے) کے لئے نشانیاں ہیں[۲] یا اگر وہ چاہے تو) جہاز والوں کے اعمال کی سزا میں اُن کو تباہ کر دے[۳] اور بہتوں کو معاف کر دے (بچا دے) اور اس لئے کہ وہ لوگ جو ہماری نشانیوں میں جھگڑتے ہیں یہ جان لیں کہ (اب) بھاگنے کا ان کو کوئی رستہ نہیں۔

(پارہ ۲۵ سورہ شورٰی رکوع ۴)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۞ (پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۳)

۳۱ پھر (اے آدمی تو) اپنے پروردگار کی کس کس نعمت میں شبہ کریگا۔

(پارہ ۲۷ سورہ نجم رکوع ۳)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۞ (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع)

۳۲ تو (جنو اور آدمیو) تم دونوں اپنے مالک کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے[۴]

(پارہ ۲۷ سورہ رحمٰن رکوع)

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۞ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۞ (پارہ ۲۷ سورۃ الواقعۃ رکوع ۲)

۳۳ بھلا دیکھو تو جو نطفہ تم میں سے نکلتا ہے[۵] تم نے اس کو بنایا یا ہم نے بنایا[۶]

(پارہ ۲۷ سورہ واقعہ رکوع ۲)

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۞ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۞ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۞ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۞ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۞ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ۞ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۞ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۞ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ۞ ءَاَنْتُمْ

۳۴ بھلا دیکھو تو سہی تم جو (اناج وغیرہ) بوتے ہو کیا تم اس کو اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں[۷] اگر ہم چاہیں تو (اناج پکنے سے) پیشتر ہی اس کو چورا چورا کر دیں پھر تم یہ باتیں بناتے رہ جاؤ (ہائے) ہم تو ڈوب گئے (ہمارا پیسہ برباد ہو گیا) نہیں ہماری قسمت ہی پھوٹی ہے[۸] بھلا دیکھو تو سہی جو پانی تم پیتے ہو کیا تم نے اُس کو ابر (بادل) سے اُتارا یا ہم نے اُتارا ہم چاہتے تو اس کو ایسا کھاری کر دیتے جو زبان پر بھی رکھا نہ جاتا پھر تم (ہمارے احسان کا) شکر کیوں نہیں کرتے[۹] بھلا دیکھو تو سہی آگ جس کو تم سلگاتے ہو کیا تم نے

---

[۱] بڑے بڑے (دبانی) جہاز دور سے سمندر میں ایسے نظر آتے ہیں جیسے پہاڑ ۱۲ [۲] جہاز میں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور جب خوشی آتی ہے تو شکر کرتے ہیں مسلمانوں کو جہاز میں صبر اور شکر کا بہت موقع ملتا ہے ۱۲ [۳] ان سے بدلہ لینے کے لئے بہتوں کو ڈبو دے ۱۲ [۴] کرو گے انکار کروگے ایک نعمت ہو یا دو ہوں تو کوئی کر سکتا ہے ہزاروں نعمتوں کا کون انکار کر سکتا ہے یہ آیت اکتیس بار اس سورہ میں آئی ہے سننے والے پر مستحب ہے کہ جب پڑھنے والا یہ آیت پڑھے تو یوں کہتا جائے لا بشیء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد ۱۲ [۵] اور ماں کے پیٹ میں جاکر بچہ بنتا ہے ۱۲ [۶] تم نہ نطفہ بنا سکتے ہو نہ نطفہ کا بچہ کر سکتے ہو ۱۲ [۷] زرع کے معنی اُگانے کے ہیں حدیث میں ہے کوئی یوں نہ کہے میں نے زرع کیا بلکہ حرث کیا یعنے بویا ۱۲ [۸] اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں روزی نہیں رکھی ۱۲ [۹] الٹی ناشکری کرتے ہو۔ ہماری قدرت کا انکار کرتے ہو ۱۲

أَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ الواقعۃ رکوع ۲)

وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید رکوع ۳)

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّأَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (پارہ ۳۰ سورۃ عبس رکوع ۱)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ . . . . . . قَالَ . . . . . . مَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَآئِنِ (پارہ ۱ کِتَابُ الْعِلْمِ - بَابُ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ)

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ

(پارہ ۳ کِتَابُ الْمَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ - بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ

اس کا درخت بنایا ہم نے بنایا[۱] ہم نے دنیا کی آگ کو (دوزخ کی آگ) یاد دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا ہے[۲] (پارہ ۲۷ سورۂ واقعہ رکوع ۲)

اور[۳] ہم ہی نے لوہا پیدا کیا[۴] اس سے تو بڑی لڑائی کا سامان بنتا ہے[۵] اور لوگوں کو (بہت) فائدے ہوتے ہیں[۶]

(پارہ ۲۷ سورۂ حدید رکوع ۳)

آدمی[۳] کو چاہیئے (اگر اپنی حقیقت پر غور نہیں کرتا تو) اپنے کھانے ہی پر نظر ڈالے (پہلے) ہم نے (اوپر سے) پانی برسایا پھر ہم نے بیج کو طاقت دیکر زمین کو پھاڑ ڈالا پھر ہم ہی نے اس میں (غلہ کے) دانے اور انگور اُگائے اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارہ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کیلئے۔

(پارہ ۳۰ سورۂ عبس رکوع ۱)

بی بی سلمہ سے روایت ہے کہا . . . . . . آنحضرت[ؐ] نے فرمایا . . کیا کیا (رحمت کے) خزانے کھلے۔

(پارہ ۱ - کتاب علم کے بیان میں - باب - رات کے وقت تعلیم اور وعظ)

جریر[۳] بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھے تھے) اتنے میں رات کو آپ نے چاند کی طرف دیکھا[۶] تو فرمایا تم (ایک دن) اپنے مالک کو اس طرح دیکھوگے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اس کو دیکھنے میں تم کو کوئی اڑچن (زحمت) نہ ہوگی۔

(پارہ ۳ - کتاب نماز کے وقتوں کی - باب عصر کی نماز کی فضیلت)

عبداللہ[۳] بن عمر[ؓ] سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے

---

[۱] کہتے ہیں عرب میں خصوصاً ملک مغرب اور شام میں دو درخت ایسے ہیں جن کا نام مرخ اور عفار ہے۔ ان کی ٹہنیاں رگڑنے سے آگ نکلتی ہے ۱۲ [۲] اگرچہ آگ کی ضرورت مقیم اور مسافر دونوں کو ہے مگر مسافروں کو اس کی بہت ضرورت پڑتی ہے سردی سے بچنے اور درندوں کو بھگانے اور رات کو اجالا کرنے کے لئے ۱۲ [۳] یا اُتارا جیسے ابن عباس رضؓ نے کہا ہے کہ حضرت آدمؑ کے ساتھ جنت سے سندان سنسی اور ہتھوڑا اُترا تھا[۴] جیسے تلوار بندوق توپ وغیرہ ۱۲ [۵] چاقو قینچی استرا اور نشتر سینکڑوں طرح کے آلات اس سے بناتے ہیں ۱۲ [۶] یعنی چودھویں رات کے چاند کی طرف جیسے مسلم کی روایت میں اس کی صراحت ہے اور صحیح بخاری کے بھی بعضے نسخوں میں لیلۃ کے بعد البدر ہے ۱۲ منہ

.... اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

قَالَ اللّٰہُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ اَجْرِكُمْ مِنْ شَیْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ

وَهُوَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَاءُ (پارہ ۳۔ کِتَابُ الْمَوَاقِیْتِ

الصَّلٰوةِ۔ بَابُ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ ذَكَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْہِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا

عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا

اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ یُقَلِّلُهَا (پارہ ۴ کِتَابُ الْجُمُعَةِ

بَابُ السَّاعَةِ الَّتِیْ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ

بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ (پارہ ۱۰ کِتَابُ

الرَّهْنِ۔ بَابُ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ فِی الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِہٖ

وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا لِوَجْهِ اللّٰہِ)

.... اللہ تعالیٰ نے فرمایا
کیا میں نے تمہاری مزدوری کچھ دبالی
انہوں نے کہا نہیں اللہ نے فرمایا پھر یہ میری
عنایت (اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے)
جس پر چاہوں کروں ؎
(پارہ ۳۔ کتاب نماز کے وقتوں کی۔ باب جو شخص سورج ڈوبنے
کے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز پوری کرے)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جمعہ کا دن ذکر کیا تو فرمایا اس میں ایک ساعت
ایسی ہے جب کوئی مسلمان بندہ اس میں
کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہوا اللہ سے
کچھ مانگے تو اللہ اس کو عنایت
فرمائیگا اور ہاتھ سے اشارہ کرکے
آپ نے یہ بتلایا کہ وہ ساعت تھوڑی ہے ؎
(پارہ ۴۔ کتاب جمعہ کے بیان میں۔ باب جمعہ کے دن کی وہ ساعت
جس میں دعا قبول ہوتی ہے)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ
نے میری امت کو دل کے وسوسے
(خیال) معاف کر دئے ہیں جب تک
ہاتھ پاؤں سے عمل یا زبان سے بات نہ
کریں ؎
(پارہ ۱۰۔ کتاب رہن کے بیان میں باب اگر بھول چوک کسی کی زبان سے
عتاق یا طلاق یا اور کوئی ایسی ہی چیز نکل جائے۔ اور آزادی صرف
خدا کی رضامندی کے لئے کی جاتی ہے)

ؔ اس حدیث سے حنفیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ عصر کا وقت دو مثل سائے سے شروع ہوتا ہے ورنہ جو وقت ظہر سے عصر تک ہے وہ اس وقت سے زیادہ نہ ٹھیرے گا جو عصر سے غروب آفتاب تک ہے حالانکہ مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک کا وقت اس وقت سے کم رکھا گیا ہے جو دوپہر دن سے عصر کی نماز تک ہے اور اگر ایک مثل سایہ پر عصر کی نماز ادا کی جائے جب بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے غروب آفتاب تک جو وقت ہوگا وہ دوپہر سے تا فراغت از نماز عصر کم ہوگا کیونکہ نماز کے لئے اذان ہوگی لوگ جمع ہوں گے وضو کریں گے سنتیں پڑھیں گے اس کے علاوہ حدیث کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کا وقت یہود اور نصاریٰ کے مجموعی وقت سے کم تھا اور اس میں کوئی شک نہیں۔ اس حدیث کو امام بخاریؒ اس باب میں لائے اس کی مناسبت بیان کرنا مشکل ہے حافظ نے کہا اس سے اور اس کے بعد والی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ کبھی عمل کے ایک جزو پر پوری مزدوری ملتی ہے اس طرح جو کوئی فجر یا عصر کی ایک رکعت پائے اس کو بھی اللہ ساری نماز وقت پر پڑھنے کا ثواب دے سکتا ہے ۱۲ منہ ؎ اس کا زمانہ کم ہے شب قدر کی طرح اس ساعت میں بھی بہت اختلاف ہے مگر سب میں قوی قول یہ ہے کہ وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے شروع ہوتی ہے اور نماز پوری ہونے پر ختم ہو جاتی ہے بعضوں نے کہا وہ جمعہ کی آخر ساعت ہے بعضوں نے کہا سال بھر میں ایک جمعہ میں آتی ہے بعضوں نے کہا یہ ساعت اب اٹھا لی گئی ۱۲ ؎ اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح نکالا کہ جب وسوسے اور دل کے خیال پر مواخذہ نہ ہوا تو جو چیزیں خیال زبان سے بھول چوک کر نکل جائیں اس پر بطریق اولیٰ مواخذہ نہ ہوگا یا وسوسے اور دل کے خیال پر مواخذہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ دل پر آنکر گذر جاتا ہے جمتا نہیں اسی طرح جو کلام زبان سے گزر جائے قصد سے نہ کیا جائے اس کا حکم بھی وسوسے کی طرح ہوگا کیونکہ دل اور زبان دونوں انسانی اعضا ہیں اور دونوں کا حکم ایک سا ہے ۱۲ منہ

عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَّكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (پارہ ١١۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَّتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهٖ)

حضرت عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی نضیر کے مال باغات وغیرہ ان مالوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے پیغمبر کو بن لڑے دلا دئے مسلمانوں نے ان کے حاصل کرنے کو گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے تو ایسے مال (بموجب حکم شرع) خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے (مسلمانوں کا ان میں حصہ نہ تھا) آپ اس میں سے اپنی بی بیوں کا سال خرچ نکال لیتے جو بچتا وہ ہتیار جانور لڑائی کے سامان میں خرچ کرتے[1]

(پارہ ۱۱ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب ڈھال کا استعمال اور دوسرے کی ڈھال کا استعمال کرنا)

عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ كَبْشَةَ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْ بُرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوْسٰى مِرَارًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا (پارہ ١٢۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابٌ يُّكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ)

ابوبردہ بن موسیٰ سے روایت ہے وہ اور یزید بن ابی کبشہ سفر میں ساتھ تھے تو یزید سفر میں روزہ رکھتے۔۔۔ ابوبردہ نے کہا میں نے (اپنے والد) ابو موسیٰ اشعری سے کئی بار سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں تو اس کے لئے اتنا ہی عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے جتنا وہ گھر میں یا صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا[2]

(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب مسافر کو اس عبادت کا جو وہ گھر میں رہ کر کیا کرتا تھا ثواب ملنا گو سفر میں نہ کر سکے)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ

(پارہ ١٣۔ كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سب خلقت پیدا کر چکا (آسمان زمین وغیرہ) تو اس نے اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اسی کے پاس عرش پر ہے یہ لکھا میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے

(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر ہوئی)

[1] ہتیار میں ڈھال بھی آگئی اس طرح حدیث باب کے مطابق ہوگئی ۱۲۔ منہ [2] ابن بطال نے کہا یہ حکم نوافل سے متعلق ہے کیونکر فرائض سفر اور بیماری کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتے ابن منیر نے کہا اگر کسی بیماری کی وجہ سے فرض سے بھی عاجز ہو جائے تو اس حدیث کی رو سے امید ہے کہ اس کو ثواب ملے گا جیسے نماز میں قیام فرض ہے مگر بیماری یا سفر کی ضرورت سے کوئی بیٹھ کر پڑھے تو قیام کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ (پارہ ١٣ ۔ کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ الْجَنَّۃِ)

٩ ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (بہشت میں) وہ وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں[1] جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی کسی کان نے نہیں سنی کسی آدمی کے خیال میں نہیں گذریں اگر تم چاہو تو (سورہ سجدہ کی) یہ آیت پڑھو کوئی نہیں جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک بہشتیوں کے لئے چھپا کر رکھی گئی ہے
(پارہ ١٣ ۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر ہوئی ۔ باب بہشت کا بیان اور یہ بیان کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رض اَلَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ کُفْرًا قَالَ ھُمْ وَاللّٰہِ کُفَّارُ قُرَیْشٍ قَالَ عَمْرٌو ھُمْ قُرَیْشٌ وَّمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَۃُ اللّٰہِ وَاَحَلُّوْا قَوْمَھُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارَ یَوْمَ بَدْرٍ (پارہ ١٦ کِتَابُ الْمَغَازِیْ ۔ بَابُ قَتْلِ اَبِیْ جَھْلٍ)

١٠ عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے (سورہ ابراہیم کی) اس آیت کی تفسیر میں کہا اے پیغمبر کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کے احسان کے بدل ناشکری کی قسم خدا کی ان لوگوں سے مراد قریش کے کافر ہیں عمرو بن دینار نے کہا (اس آیت میں) لوگوں سے مراد قریش ہیں اور اللہ کے احسان سے مراد آنحضرت صلعم کی ذات ہے ۔ دارالبوار سے مراد دوزخ ہے یعنی بدر کے دن ان لوگوں نے اپنی قوم کو دوزخ رسید کیا ۔
(پارہ ١٦ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات یعنی جہادوں کے بیان میں باب ابوجہل کا مارا جانا)

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ (پارہ ١٨ کِتَابُ التَّفْسِیْرِ بَابُ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی کُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ)

١١ سعید بن زید رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی (جو خودرو ہوتی ہے) من کی قسم میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے ۔
(پارہ ١٨ کتاب قرآن کی تفسیر کی ۔ باب وظللنا علیکم الغمام الخ کی تفسیر)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

١٢ ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

[1] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ بہشت موجود ہے اور تیار ہے ١٢ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَعْدَدْتُ
لِعِبَادِىَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا
اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ
اَعْيُنٍ (پارہ ۱۹۔ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ۔ بَابُ قَوْلِهٖ فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ)

اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے (نیک)
بندوں کے لئے وہ وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جس
کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان
نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر اُن
کا خیال گذرا ابوہریرہؓ نے یہ حدیث روایت
کرکے کہا اگر تم چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق
میں) یہ آیت پڑھو فلا تعلم نفس ما اخفی
لھم من قرۃ اعین۔
(پارہ ۱۹۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب۔ فلا تعلم نفس ما اخفی
لھم کی تفسیر)

عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاُبَىٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ
اٰللّٰهُ سَمَّانِىْ لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِىْ فَجَعَلَ اُبَىٌّ
يَبْكِىْ قَالَ قَتَادَةُ فَاُنْبِئْتُ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ (پارہ ۲۰۔ كِتَابُ
التَّفْسِيْرِ۔ بَابُ لَمْ يَكُنْ)

۱۳ انس رضؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابی بن کعب رضؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا
میں تجھ کو قرآن پڑھ کر سُناؤں۔ ابی نے عرض کیا کیا
اللہ تعالیٰ نے مجھ ناچیز کا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ
نے تیرا نام لیا اُس وقت ابی رونے
لگے قتادہ کہتے ہیں مجھ کو
یہ معلوم ہوا کہ
آنحضرت نے ان کو
لم یکن کی سورت
سنائی
(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب لم یکن کی تفسیر)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضؓ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ
اَنْ اُقْرِئَكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اٰللّٰهُ سَمَّانِىْ لَكَ قَالَ
نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ
نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ (پارہ ۲۰۔ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ۔
بَابُ لَمْ يَكُنْ)

۱۴ انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابی بن کعب رضؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو
یہ حکم دیا میں تجھ کو قرآن پڑھ کر سناؤں ابی نے عرض کیا
کیا اللہ تعالیٰ نے مجھ ناچیز کا نام لیا آپ نے
فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لیا اس وقت
ابی نے کہا کیا اللہ کے سامنے جو سارے جہان
کا مالک ہے میرا ذکر آیا آپ نے فرمایا ہاں
یہ سُنکر ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی
تفسیر کی۔ باب۔ لم یکن
کی تفسیر)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ کَافِی الْاَرْبَعَةِ (پارہ ۲۲ - کِتَابُ الْاَطْعِمَةِ بَابُ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ)

۱۵ ابوهریره رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا (پورا) کھانا تین آدمیوں کو بس کرتا ہے اور تین آدمیوں کا پورا کھانا چار کو بس کرتا ہے[۱]
(پارہ ۲۲ - کتاب کھانوں کے بیان میں - باب - ایک آدمی کا پورا کھانا دو آدمیوں کو کفایت کر سکتا ہے)

عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ بَعَثَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مِائَةِ رَاکِبٍ وَاَمِیْرُنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ نَرْصُدُ عِیْرًا لِقُرَیْشٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِیْدٌ حَتّٰی اَکَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّیَ جَیْشَ الْخَبَطِ وَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا یُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَکَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَکِهٖ حَتّٰی صَلُحَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَهٗ وَکَانَ فِیْنَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوْعُ نَحَرَ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَیْدَةَ (پارہ ۲۳ - کِتَابُ الذَّبَائِحِ - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ)

۱۶ جابر بن عبداللہ انصاری رض سے روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تین سو سواروں کو[۲] بھیجا ابو عبیدہ بن جراح ہمارے سردار تھے وہاں ہم کو ایسی سخت بھوک ہوئی (خدا کی پناہ) ہم درختوں کے پتے (جھاڑ جھاڑ کر) کھا گئے اسی لئے اس لشکر کا نام جیش الخبط ہو گیا[۳] اتفاق سے سمندر نے ہماری طرف ایک (مری) مچھلی پھینکی جس کو عنبر کہتے ہیں[۴] ہم برابر پندرہ دن تک وہی مچھلی کھاتے اور اس کی چربی بدن پر لگاتے رہے ہمارے جسم خوب موٹے تازے ہو گئے (اس کے کویوں میں سے تیل کے گھڑے بھرتے) جابر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی تو (اونٹ کا سوار) اس کے تلے سے نکل گیا - اس وقت لشکر میں ایک شخص تھا (قیس بن سعد بن عبادہ) جب (یہ مچھلی ملنے سے پہلے) ہم کو بھوک لگی تو اس نے تین اونٹ کاٹے پھر بھوک لگی تو تین اونٹ اور کاٹے اس کے بعد ابو عبیدہ نے اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا -
(پارہ ۲۳ - کتاب جانور کے کاٹنے کے بیان میں - باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تم کو دریا کا شکار کرنا درست ہے -)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ

۱۷ عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے[۵]

[۱] یعنی دو کے کھانے پر تین آدمی اور تین آدمی کے کھانے پر چار آدمی قناعت کر سکتے ہیں بظاہر حدیث کا ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے مگر امام بخاری رح نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں صاف یوں ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے ۱۲ منہ [۲] قریش کا قافلہ لوٹنے کے لئے ۱۲ منہ [۳] ان میں حضرت عمر بھی تھے ۱۲ منہ [۳] خبط کہتے ہیں سلم کے پتوں کو ۱۲ منہ [۴] شاید عنبر اس کے پیٹ سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [۵] یعنی جب اللہ تعالیٰ تندرستی اور فراغت دے تو جلدی جلدی بہت سے نیک کام کرے اور آخرت کا توشہ بنا لے غفلت اور بطالت میں اپنے اوقات خراب نہ کرے وقت سے زیادہ عزیز دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے کوشش کرنا چاہیئے کہ کوئی گھڑی ان تین باتوں سے خالی نہ گذرے یا تو دنیا کے کمالات اور ہنر اور معاش کی تحصیل کر رہا ہو یا آخرت کے لئے خدا کی عبادت اور ثواب کے کاموں میں مصروف ہو یا تھک کر سو رہا ہو آرام کر رہا ہو ۱۲ منہ

الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ (پارہ ۲۶ کتاب الرِّقَاق - بَابُ الصِّحَّةِ وَالْفَرَاغِ وَلَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا۔

(پارہ ۲۶ کِتَابُ الرِّقَاقِ بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ)

اور ان کو برباد کرتے ہیں ایک تو تندرستی دوسرے فرصت (فراغت بے فکری)[۱] (پارہ ۲۶ - کتاب رقاق یعنی دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں - باب - صحت اور فراغت کے بیان میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا زندگی درحقیقت آخرت ہی کی زندگی ہے)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو اپنے عملوں کی وجہ سے نجات نہ ہوگی (بلکہ پروردگار کے فضل اور کرم سے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو فرمایا مجھ کو بھی نہ ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے[۲] تم کو چاہیئے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو[۳] اور میانہ روی اختیار کرو[۴] صبح اور شام اسی طرح رات کو ذرا چل لیا کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے[۵]

(پارہ ۲۶ - کتاب رقاق یعنی دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں - باب عبادت میں میانہ روی اور اس پر ہمیشگی کرنے کا بیان)

[۱] سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے مثل مشہور ہے تندرستی ہزار نعمت، اسی طرح فرصت اور دل کی فراغت بس سارے جہان کی نعمتوں سے یہ بڑھکر ہیں اگر آدمی تندرست نہ ہو اور ساری دنیا کا مال و دولت مل جائے تو اس پر لعنت وہ کس کام کا اسی طرح اگر سب کچھ ہو لیکن دل کو اطمینان نہ ہو تو کیا فائدہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں عنایت فرمائی ہوں دنیا کی زندگی سے اسی نے حظ اٹھایا افسوس جاہل اور ظاہر بیں لوگ مالداروں اور امیروں کو دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑے عیش میں ہیں حالانکہ عیش ویش خاک کچھ نہیں ان کا دل ہی جانتا ہے جس عذاب میں گرفتار ہیں عیش وہی لوگ کرتے ہیں جن کی صحت اچھی ہے اور نقد، ضرورت اللہ تعالیٰ نے ان کو دولت بھی دی ہے نہ کسی کے قرضدار ہیں نہ کسی کے محتاج دل میں غنا اور تونگری سمائی ہوئی ہے بڑے سے بڑے دنیا کے بادشاہ اور رئیس کی بھی خوشامد کی ان کو ضرورت نہیں جو اپنے سے جھکا اس سے جھک جاتے ہیں جو اپنے سے رکا اس سے رک جاتے ہیں کچھ محنت مشقت تجارت، زراعت ہنر دستکاری سے اپنی روٹی پیدا کر لیتے ہیں دنیا کے نوابوں کے سامنے دست بستہ کھڑے ہونے اور جھک جھک کر کورنش سلام کرنے کو بہت برا جانتے ہیں اس سے پرہیز رکھتے ہیں اللہ کی محبت میں غرق ہیں جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ اس خالق کریم کے ارادے اور مشیت سے ہو رہا ہے وہی ان کو پسند ہے راضی برضا ان کے سارے کام پروردگار کے حوالہ ہیں اس کی مرضی وہ مردہ بدست زندہ کی طرح اپنے مالک کی کارروائی سے ہر طرح راضی اور ہر طرح خوش ہیں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ۱۲ منہ

[۲] قرآن شریف میں جو ہے وتلک الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون اس کے معارض نہیں ہے کیونکہ عمل صالح بھی منجملہ اسباب دخول جنت ایک سبب ہے لیکن اصلی سبب رحمت اور عنایت الٰہی ہے بعضوں نے کہا آیت میں ترقی درجات مراد ہے۔ نہ محض دخول جنت اور ترقی درجات اعمال صالحہ کے لحاظ سے ہوگی اور اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اعمال صالحہ کرنے والے کو بہشت میں لیجانا اللہ پر واجب ہے معاذ اللہ ۱۲ منہ

[۳] یعنی سنت کے مطابق خلوص نیت سے ۱۲ منہ

[۴] بہت محنت نہ اٹھاؤ کہ طبیعت اکتا جائے اور نیک عمل چھٹ جائے ۱۲ منہ

[۵] سبحان اللہ کیا عمدہ اور حکیمانہ تعلیم ہے مطلب یہ ہے کہ دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ ٹھوکر کھا کر گرتا ہے پھر ایک قدم بھی چلنے کے قابل نہیں رہتا اور منزل مقصود پر نہیں پہنچتا لیکن آہستہ ہر روز چلنے والا جو تھوڑا صبح تھوڑا شام تھوڑا رات کو بطور تفریح چلا کرے ہزاروں کوس کی راہ طے کر لیتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے صبح اور شام اور رات کو تھوڑا چلنے سے مقصود یہ ہے کہ آدمی صبح اور شام کو اسی طرح رات کو تھوڑی سی عبادت کر لیا کرے اور ہمیشہ کرتا رہے بس اتنی عبادت اس کی نجات اور فائز المرام ہونے کے لئے کافی ہے یہ تین وقت نہایت متبرک وقت ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرنا بہت فائدہ دیتا ہے حضرت جنیدؒ کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہو کیا حال ہے انہوں نے کہا وہ سب لطائف ظرائف عشقیہ باتیں ہوا ہو گئیں کچھ کام نہ آئیں سحر کے قریب جو ہم تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے وہ کام آئیں انہیں کی بدولت نجات پائی اوپر گذر چکا ہے کہ تمام صالحین اور اولیاء اللہ نے قیام شب نہیں چھوڑا رات کو تھوڑی بہت عبادت سب نے کی ہے اور جو درویش شب بیداری نہیں کرتا اور ساری رات پڑا سوتا رہتا ہے وہ درویش نہیں ہے اہل حدیث کو لازم ہے کہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو کر جس قدر ہو سکے نماز اور تلاوت قرآن میں مصروف رہا کریں ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ یَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ اَنَا اُعْطِیْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوْا یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا (پارہ ۲۷ - کِتَابُ الرِّقَاقِ - بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)

۱۹ ابو سعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو پکارے گا فرمائیگا بہشتیو وہ عرض کریں گے پروردگار حاضر ہیں ارشاد فرمائے گا اب تم خوش ہوئے عرض کریں گے اب بھی خوش نہ ہوں گے تو نے ایسی ایسی نعمتیں ہم کو عطا فرمائیں جو اپنی ساری خلقت میں کسی کو نہیں دیں ارشاد ہوگا اب ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت تم کو سرفراز کرتا ہوں عرض کریں گے اب ان سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی یا اللہ ارشاد ہوگا میں اپنی رضامندی تم پر اتارتا ہوں اب میں کبھی تم پر غصے نہ ہونگا[۱]

(پارہ ۲۷ - کتاب رقاق یعنی دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں - باب - بہشت اور دوزخ کے حالات میں)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ اِذَا اَرَادَ عَبْدِیْ اَنْ یَّعْمَلَ سَیِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَیْهِ حَتّٰی یَعْمَلَهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَاِنْ تَرَكَهَا مِنْ اَجْلِیْ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً وَّاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ یَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةٍ (پارہ ۳۰ - كِتَابُ التَّوْحِیْدِ - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ)

۲۰ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرا کوئی بندہ گناہ کا قصد کرے تو ابھی اس پر یہ گناہ مت لکھو جب تک وہ اس کو کرے نہیں اگر کر ڈالے تب اتنا ہی لکھو (ایک گناہ کے بدل ایک گناہ) اور اگر مجھ سے ڈر کر اس کو چھوڑ دے نہ کرے تو ایک نیکی اس کے لئے لکھو اور اگر میرا کوئی بندہ نیکی کرنا چاہے تو اسی وقت ایک نیکی اس کے لئے لکھ لو گو ابھی اس نے وہ نیکی نہ کی ہو اگر اس کو کر ڈالے تب تو دس سے سات سو نیکیوں تک (سبحان اللہ کیا عنایت ہے)

(پارہ ۳۰ - کتاب اللہ کی توحید اس کی ذات اور صفات کے بیان میں - باب - اللہ تعالیٰ کا فرمانا یہ گنوار لوگ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل ڈالیں)

[۱] سبحان اللہ و رضوان من اللہ اکبر یہ سب نعمتوں سے بڑھ چڑھ کر ہے جو قصور، موتی محل وغیرہ سب اس پر سے تصدق ہیں بندے کا کوئی شرف اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کا آقا اس سے راضی اور خوش ہو جائے یا اللہ ہم نے تو ساری عمر تیری نافرمانی اور گناہ میں خرچ کی ہم کس منہ سے تیری یہ سرفرازی مانگیں مگر تیرے رحم و کرم کے سب امیدوار ہیں ہم گناہگار بھی اس کے امیدوار ہیں اپنی مغفرت اور رحمت ہم پر اتار اور اپنی رضامندی عنایت فرما۔ آمین یا رب العالمین

اَلتَّذْكِيْرُ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْاُمَمِ الْمَاضِيَةِ ۱۰

دسواں باب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں اور اگلی امتوں کی تباہی کا بیان

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ (پارہ ۲ سورۃ البقرۃ رکوع ۲۰)

[1] بے شک عقلمندوں کے لئے آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ایر پھیر میں [1] اور کشتیوں میں جو لوگوں کے فائدہ کا سامان لے کر سمندر میں چلتی ہیں اور مینہ میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے برسایا پھر مرے پیچھے زمین کو اس سے جلایا (یعنی تروتازہ کیا) اور سب قسم کے جانوروں کو اس میں پھیلایا اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور بادل (ابر) میں جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کا تابع ہے (خداوند تعالیٰ کی) قدرت کی نشانیاں ہیں [2]

(پارہ ۲ سورۃ بقرہ رکوع ۲۰)

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ (پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۲۰)

[2] بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے (اس کی قدرت کی) نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے (ہر حالت میں) یاد کرتے ہیں [3] اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں [4]

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۲۰)

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰی كَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ ۭ وَاللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

[3] تمہارے (سمجھنے کے) لئے ایک بڑی نشانی (خدا کی قدرت کی) ان دو فوجوں میں ہو چکی ہے (جو بدر کے دن) بھڑ گئی تھیں ایک فوج تو اللہ کی راہ میں [5] لڑتی تھی اور دوسری منکروں کی تھی وہ آنکھوں سے اُن کو اپنے سے (یا ان سے) دونا دیکھتے تھے [6] اور اللہ جس کو چاہے اپنی مدد سے زور دیتا ہے جو لوگ عقل کی آنکھ رکھتے ہیں ان کو اس میں

[1] یعنی ادل بدل میں ایک کے بعد دوسرا ہے ۱۲ [2] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی صفت بیان کی تو مشرک کہنے لگے اچھا اگر وہ خدا ایک ہی خدا ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو ہم کو کوئی نشانی دکھلاؤ تب یہ آیت اُتری اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی آٹھ نشانیاں بڑی بڑی بتلائی گئی ہیں اگر کوئی شخص ذرا بھی اپنی عقل سے کام لیوے اور غور کرے تو وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس عالم کا بنانے والا اور یہ سارا کارخانہ چلانے والا بجز اس کے اور برحق خدا کے کوئی اور نہیں اور وہی پوجا پاٹ کے لائق ہے۔ رات دن کا ایر پھیر یعنی رات ہوتی ہے تو دن رخصت ہوتا ہے دن آتا ہے تو رات رخصت ہوتی ہے اگرچہ ہمیشہ دن رہتا یا ہمیشہ رات رہتی تو زندگی دوبھر ہو جاتی ہواؤں کا پھرنا یعنی کبھی پچھوا چلتی ہے کبھی پوربی کبھی دکھن کبھی اتر ۱۲ [3] مراد مطلق ذکر الٰہی ہے جو مومنوں کا ورد ہے ہر حال میں کیونکہ انسان اکثر ان تین حالتوں میں رہتا ہے یا کھڑا ہوگا یا بیٹھا یا لیٹا ۱۲ [4] جہاں تک انسانی علم پہنچ سکتا ہے خدا کی قدرتوں کو سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ربنا ما خلقت الآیہ [5] اس کی رضامندی کے لئے ۱۲ [6] یعنے باوجودیکہ جنگ بدر میں مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کافر ایک ہزار کے قریب تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے کافروں کی آنکھوں میں یہ دکھلایا کہ مسلمان ان سے یعنی کافروں سے دو چند ہیں یعنے دو ہزار کے قریب ہیں یا جتنے مسلمان تھے اس سے دو چند ہیں یعنے چھ سو چھبیس ۶۲۶ ہیں جو تین سو تیرہ کا دونا ہے ۱۲

لِأُولِي الْأَبْصَارِ ہ (پارہ ۳ سورۂ آل عمران رکوع ۲)

(یعنی اس واقعہ میں) بے شک بڑی عبرت ہوگی [1]

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران رکوع ۲)

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ہ

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۴)

تم سے پہلے بہت سے واقعے گذر چکے ہیں تو زمین کی سیر کرو دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا [2]

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۴)

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ہ

(پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۱)

کیا[3] ان لوگوں نے دیعنی مکہ کے کافروں نے) یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو تباہ کر دیا[4] ہم نے ان کو زمین میں ایسا جمایا تھا کہ ویسا تم کو نہیں جمایا[5] اور آسمان سے ان پر موسلا دھار مینہ برسایا اور ان کے نیچے نہریں بہا دیں[6] آخر ان کے گناہوں کی سزا میں ہم نے ان کو غارت کر دیا اور ان کے بعد دوسری امت پیدا کی[7]

(پارہ ۷ سورہ انعام رکوع ۱)

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ہ (پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۲)

(اے پیغمبر) کہہ دے زمین میں تو پھرو[8] پھر ... (آنکھ سے) دیکھ لو (اتنی سمجھ لو) پیغمبروں کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا[9]

(پارہ ۷ سورہ انعام رکوع ۲)

وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ ہ فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا

اور کتنی بستیاں جب ہم نے ان کو کھپانا (تباہ کرنا) چاہا تو ہمارا عذاب[10] آن پہنچا وہ رات کو یا دن کو پڑے سو رہے تھے[11] تو جس وقت ہمارا عذاب ان پر آن پہنچا کچھ نہ کہہ سکے مگر یہی

---

[1] اور وہ سمجھ لیں گے کہ فتح اور شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے لشکر کے زیادہ اور کم ہونے سے کچھ نہیں ہوتا ۱۲ [2] بیچ میں سود کا بیان آگیا تھا کیونکہ وہ بھی ایک لڑائی ہے اللہ اور رسول سے اب پھر جہاد کا بیان شروع ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانو تم کو جو جنگ احد میں شکست ہوئی تو رنج مت کرو اور ہمت نہ ہارو اگر تم ملکوں میں پھرو تو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ تم سے پہلے بڑے بڑے واقعات گذر چکے ہیں اور پیغمبر اور ان کے ساتھی ایمان لانے والوں نے اپنے دشمنوں سے سخت سخت تکلیفیں اٹھائیں ہیں لیکن آخر میں نتیجہ یہ ہوا کہ ایمان والے غالب ہوئے اور پیغمبر کے مخالف اور جھٹلانے والے مغلوب و تباہ ہو گئے اب بھی ایسا ہی ہوگا اور انجام کار مشرک اور کافر مغلوب ہوں گے گو ایک آدھ لڑائی میں وہ غالب ہو گئے اس آیت میں جو حکم ہے کہ زمین کی سیر کرو یہ بطور استحباب کے ہے نہ وجوب کے اور بہت سے بزرگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھنے کے لئے دنیا میں سیر و سیاحت کی ہے ۱۲ منہ [3] جیسے نوح کی قوم عاد کی قوم ثمود کی قوم ۱۲ [4] یعنی ان کو تم سے زیادہ قوت اور طاقت دی تھی ۱۲ [5] یعنی پانی کی ان کے ملک میں بہت افراط تھی بارش بھی اچھی ہوتی تھی اور زمین میں بھی نہریں اور چشمے جاری تھے ۱۲ [6] اللہ جل جلالہ کا قاعدہ دنیا میں یہی ہے کہ ایک قوم کو بڑھاتا ہے خوب آباد کرتا ہے مال دولت دیتا ہے پھر جب اس میں غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کے حکموں کو چھوڑ دیتی ہے تو اس کو تباہ و برباد کر کے دوسری قوم کو حکومت دیتا ہے پھر ان کے اعمال دیکھتا رہتا ہے اسی طرح قیامت تک ہوتا رہے گا ۱۲ [7] یعنی ذرا ملکوں کی سیر تو کرو یا عقل کا گھوڑا دوڑاؤ سوچو ۱۲ [8] کیسے تباہ و برباد ہو گئے کہ ان کا نام و نشان باقی نہ رہا ۱۲ [9] ان بستی والوں پر ۱۲ [10] یعنی غفلت میں ایک ہی ایکا اس کا عذاب آن پہنچا یہ بہت سخت اور ہولناک ہوتا ہے کافروں کو ڈرانا منظور ہے کہ امن اور چین پر مغرور نہوں اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے کا کوئی مقرر وقت ان کو معلوم نہیں ہے ۱۲

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۱)

کہنے لگے بے شک ہم گنہگار تھے [1]

(پارہ ۸ سورۃ اعراف رکوع ۱)

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

(پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۳)

کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت (یا انتظام) میں اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا اور اس میں کہ شاید ان کی موت آگئی ہو [2] تو مرے بعد پھر کس بات پر ایمان لائیں گے

(پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۳)

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ رکوع ۹)

کیا ان (منافقوں) کو اُن لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ابراہیمؑ کی قوم [3] اور مدین والے (شعیبؑ کی قوم) اور اُلٹی بستیوں والے [4] (لوط کی قوم) اُن کے پاس اُن کے پیغمبر کھلی نشانیاں [5] لے کر آئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم [6] نہیں کیا لیکن یہ لوگ خود اپنے پر آپ ظلم کرتے تھے [7]

(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ رکوع ۹)

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۲)

اور تم سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو جب وہ ظالم بن گئے غارت کر دیا اور ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے [8] ہم گنہگار لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر (ان کے تباہ ہونے کے) بعد ہم نے تم کو ان کا جانشین بنایا اس لئے کہ ہم دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو [9]

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۲)

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۱۰)

(اے پیغمبرؐ) ان لوگوں سے کہہ (ذرا) دیکھو تو آسمان اور زمین میں (کیا کیا نشانیاں ہیں) اور جن کی قسمت میں ایمان نہیں ان کو نشانیوں سے کچھ فائدہ ہوتا ہے نہ ڈرانے والوں سے

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۱۰)

[1] یعنی گھبرا کر کچھ کرتے دھرتے بن نہ پڑی سوا اس کے کہ اپنے قصور کا اقرار کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے رونے پیٹنے لگے اب دوسرے معبودوں کو بالکل بھول گئے مگر اس وقت کا اقرار کیا کام آتا ہے ۱۲ [2] کیونکہ موت کا مقررہ وقت کسی کو معلوم نہیں ہے زندگی کا کیا بھروسہ انسان کو کم سے کم یہی سمجھ کر نیکی میں کوشش کرنا چاہیئے ۱۲ [3] کلدانی جس کا بادشاہ نمرود تھا ۱۲ [4] یعنی جو بستیاں اللہ کے عذاب سے اُلٹ دی گئیں ۱۲ [5] بے قصور عذاب نہیں کیا ۱۲ [6] پیغمبروں کو جھٹلاتے تھے انکو ستاتے تھے آخر اللہ کا عذاب اُترا تھا یہ سب قصے اوپر بیان ہو چکے ہیں ۱۲ [7] اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی تھی ۱۲ [8] اگر تم بھی اُن ہی کی طرح ظلم اور گناہ پر کمر باندھو گے تو تمہاری بھی تباہی رکھی ہوئی ہے ۱۲

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ (پارہ ۱۲ سورۃ الھود رکوع ۱۰)

تو[۱۲] ان قوموں میں جو تم سے پہلے گذر چکیں ؎۱ ایسے اچھے لوگ کیوں نہ پیدا ہوئے جو ملک میں فساد مچانے سے منع کرتے ؎۲ رہتے مگر تھوڑے سے ؎۳ اُن کو ہم نے ؎۴ بچا دیا اور ظالم لوگوں نے تو وہی (دنیا کے) مزے اختیار کئے جن میں مست ؎۵ ہو رہے تھے اور وہ بدکار (قصور وار) تھے ؎۶

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود رکوع ۱۰)

وَكَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ یوسف رکوع ۱۲)

اور[۱۳] آسمان اور زمین میں بہتیری نشانیاں ایسی ہیں جن پر یہ لوگ (کافر) گذرتے رہتے ہیں (اُن کو دیکھتے رہتے ہیں) اور ادھر خیال بھی نہیں کرتے۔

(پارہ ۱۳ سورۂ یوسف رکوع ۱۲)

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ (پارہ ۱۳ سورۃ یوسف رکوع ۱۲)

کیا[۱۴] یہ لوگ (کافر) ملک میں نہیں پھرے (اگر پھرتے) تو (آنکھ سے) دیکھ لیتے کہ اگلے لوگوں کا انجام کیسا ہوا۔

(پارہ ۱۳ سورۂ یوسف رکوع ۱۲)

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۶)

کیا[۱۵] یہ (مکہ کے) کافر نہیں دیکھتے کہ ہم (کفر کی) زمین سب طرف سے کم کرتے چلے آ رہے ہیں

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۶)

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللّٰهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ ابرٰھیم رکوع ۲)

کیا[۱۶] تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والے ؎۷ جن کو اللہ ہی جانتا ہے ؎۸ اُن کے پاس ان کے پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنے منہ تک پہنچایا ؎۹ اور کہنے لگے ہم تو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو اُس کو نہیں مانتے اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو اس میں ہم کو ایسا شک ہے جس سے دل ہی نہیں جمتا ؎۱۰

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۲)

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ۝ مَا تَسْبِقُ

اور[۱۷] ہم نے جس بستی کو تباہ کیا اس کی مدت لکھی ہوئی ہے ؎۱۱ کوئی قوم اپنی میعاد سے (جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھی ہے) نہ آگے

؎۱ اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک ہوئیں ۱۲ ؎۲ شرک اور کفر اور گناہ پھیلانے سے ۱۲ ؎۳ جو ایسے لوگ ان میں ہوئے تھے ۱۲ ؎۴ عذاب آتے وقت ۱۲ ؎۵ اور آخرت کا خیال تک نہ کیا ۱۲ ؎۶ یعنی مزے بھی وہ اختیار کئے جو گناہ تھے اور منع تھے آخر ان پر عذاب اُترا اس آیت سے نکلتا ہے کہ جس قوم میں اچھے لوگ کثرت سے ہوں اور بُروں کو بُرائی اور گناہ سے روکتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سب محفوظ رہتے ہیں ۱۲ ؎۷ جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ۱۲ ؎۸ ان کے تمام حالات سے وہی واقف ہے ابن مسعود رضہ نے کہا جو لوگ حضرت آدم علیہ السلام تک نسب لگاتے ہیں وہ جھوٹے ہیں عروہ نے کہا معد بن عدنان کے پرے کوئی نہیں جانتا کون لوگ تھے ۱۲ ؎۹ لگے غصے کے مارے ہاتھ کاٹنے جیسے جاہلوں کا دستور ہوتا ہے ۱۲ ؎۱۰ یا شک در شک ہے یعنی بہت شک۔ بعضوں نے کہا ان میں دو فرقے ہو گئے تھے ایک تو وہ جو یقیناً پیغمبروں کو جھوٹا جانتا تھا دوسرا وہ جو شک اور تردد میں تھا اور دونوں کافر تھے ۱۲ ؎۱۱ اللہ تعالیٰ کے پاس مقرر تھی جب مدت آن پہنچی اس وقت تباہ کی ۱۲

مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ الحجر رکوع ۱)

بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے [1]
(پارہ ۱۴ سورۂ حجر رکوع ۱)

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۴)

[18] اُن سے پہلے جو کافر گذر گئے اُنہوں نے بھی داؤں کیا اللہ تعالیٰ نے اُن (داؤں کی) عمارت کی جڑ سے خبر لی اور (دھڑ دھڑا کر) اوپر سے چھت آ رہی (کہ ان کی ساری عمارت بیٹھ گئی) اور جدھر سے اُن کو خیال (بھی) نہ تھا اُدھر سے عذاب آن پہنچا۔
(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۴)

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝
(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۶)

[19] کیا اُن لوگوں نے اُن چیزوں کو نہیں دیکھا جو اللہ نے پیدا کی ہیں اُن کے سائے کبھی داہنی طرف کبھی بائیں طرف ڈھلتے ہیں [2] اللہ تعالیٰ کو عاجزی کے ساتھ سجدہ کر رہے ہیں [3]
(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۶)

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝
(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۲)

[20] اور ہم نے رات اور دن کے دو نمونے بنائے پھر رات کا نمونہ تاریک رکھا اور دن کا نمونہ روشن رکھا [4] اس لئے کہ تم (دن میں) اپنے مالک کا فضل چاہو (یعنی کمائی کرو) اور اس لئے کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جان لو [5] اور ہر چیز کو ہم نے کھول کر بیان کر دیا ہے [6]
(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۲)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۲)

[21] اور ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد کتنی امتوں کو تباہ کر ڈالا [7] اور (اے پیغمبر) تیرا مالک اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے کے لئے بس ہے [8]
(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۲)

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ

[22] اور ہم نے جو نشانیاں بھیجنا موقوف رکھا تو اس وجہ سے کہ اگلے لوگوں نے اُن کو جھٹلایا اور ہم نے ثمود کو اونٹنی دی کھلم کھلا معجزہ اُنہوں نے اس پر ظلم کیا [9] اور ہم جو نشانیاں بھیجتے ہیں تو صرف

[1] یعنی وقت مقرر سے پیشتر ہلاک نہیں ہو سکتی اور وقت آ جانے کے بعد بچ نہیں سکتی ۱۲ [2] یا صبح کو داہنی طرف سایہ پڑتا ہے شام کو بائیں طرف ۱۲ [3] ہر چیز کا سایہ سجدے میں مصروف ہے اکثر بزرگوں نے کہا ہے کہ جب سورج ڈھلتا ہے تو ہر چیز اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتی ہے اور داہنی طرف سے آسمان کا پورب اور بائیں طرف سے آسمان کا پچھم مراد ہے صبح کو سایہ پچھم کی طرف ڈھلنے لگتا ہے پھر شام کو پورب کی طرف ۱۲ [4] دکھانے والا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے اگر رات دن کی طرح روشن ہوتی تو نیند میں خلل آتا ۱۲ [5] اگر رات اور دن نہ ہوتے ہمیشہ یکساں آسمان رہتا تو سال اور مہینہ کچھ معلوم نہ ہو سکتا ۱۲ [6] یا ہر چیز کو ہم نے دوسری چیز سے الگ کیا ہے جیسے ایک آدمی دوسرے آدمی سے ہر بات میں نہیں ملتا کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوتا ہے ایسے ہی جانوروں میں بھی ہر ایک جانور دوسرے جانور سے فرق رکھتا ہے گو دیکھنے میں ہم کو بعضے جانور سب یکساں معلوم ہوتے ہیں ۱۲ [7] جیسے عاد اور ثمود اور مدین والے ۱۲ [8] اُس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں قریش کے کافروں کو اس سے ڈرانا منظور ہے ۱۲ [9] اونٹنی کو ستایا آخر مار ڈالا یا اپنے اوپر ظلم کیا اُس کو ستا کر ۱۲

بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۶)

(لوگوں کو) ڈرانے کے لئے [1]

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۶)

وَتِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ الکہف رکوع ۸)

اور اُن بستیوں کو ہم نے [2] (دنیا میں) تباہ کر دیا جب اُنہوں نے شرارت کی اور اُن کی ہلاکت کا (آخرت میں بھی) ہم نے ایک وعدہ مقرر کیا ہے [3]

(پارہ ۱۵ سورۂ کہف رکوع ۸)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝

(پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۵)

اور ہم نے تو اُن سے پہلے کتنے جتھوں کو تباہ کر دیا جو ان سے اچھا سامان اور اُن سے اچھی نمود رکھتے تھے [4]

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۵)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ (پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۶)

اور (اُن لوگوں کی حقیقت ہی کیا ہے) ہم تو ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو تباہ کر چکے ہیں بھلا تو اُن میں سے کسی کو دیکھتا ہے یا اُن کی بھنک بھی (کہیں) سنتا ہے [5]

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۶)

طٰهٰ ۝ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝

(پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ رکوع ۱)

ہم نے (اے پیغمبرؐ) قرآن تجھ پر اس لئے نہیں اتارا کہ تو تکلیف اٹھائے [6] مگر ہم نے تو قرآن اس لئے اتارا کہ وہ ڈرنے والے کے لئے نصیحت ہو [7] (یہ قرآن) اُس کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین کو اور اونچے اونچے آسمانوں کو بنایا۔

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ رکوع ۱)

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۝

(پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ رکوع ۵)

(اے پیغمبرؐ) یوں ہم تجھ کو اگلے گذرے ہوئے حال سناتے ہیں۔

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ رکوع ۵)

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ۝

(پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ رکوع ۷)

کیا اُن کو خبر نہیں ہوئی کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں یہ تو اُن کے گھروں میں (بستیوں میں) آتے جاتے رہتے ہیں [8] بے شک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں [9]

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ رکوع ۷)

---

[1] تاکہ لوگ آخرت کے عذاب سے ڈریں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاویں مطلب یہ ہے کہ ہدایت اللہ تعالیٰ کی توفیق پر منحصر ہے جس کی قسمت میں ایمان ہوتا ہے اس کو کسی فرمائشی نشانی کی ضرورت نہیں پڑتی خود بخود اس کا دل اللہ کی طرف رجوع ہو جاتا ہے اور پیغمبر کی صورت دیکھ کر یا قرآن سنکر اس کے دل میں ایمان رچ جاتا ہے اور جس کی تقدیر میں ایمان نہیں وہ لاکھ نشانیاں دیکھے مگر اس کے دل کا شبہ نہیں جاتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے معجزے دکھائے مگر ابوجہل اور ابولہب وغیرہ کافروں نے کسی طرح نہ مانا اور آپ کو جادوگر اور کاہن اور شاعر سمجھتے رہے ۱۲ [2] یعنی عاد اور ثمود اور لوط کی بستیوں کو [3] قریش کے کافرو ڈرو ایسا نہ ہو تمہارا بھی وہی حال ہو جو عاد اور ثمود کا ہوا دنیا میں بھی تباہ ہوئے اور آخرت کا عذاب الگ رہا ۱۲ [4] تو وہ کس شمار و قطار میں ہیں ان سے زیادہ مالدار اور شاندار قومیں دم بھر میں تباہ ہو گئیں دنیا کے جاہ و جلال پر پھولنا اور مسلمانوں کو اپنے سے حقیر جاننا صریح نادانی اور خدائے تعالیٰ کے غضب کی نشانی ہے ۱۲ [5] اُن کا نام و نشان تک باقی نہ رہا ایسے ہی یہ جھگڑالو کافر بھی اگر نہ مانیں گے تو تباہ ہوں گے ۱۲ [6] اپنے تئیں بالکل تھکا ڈالئے ہوا یہ کہ شروع شروع میں جب قرآن اترنے لگا تو آنحضرتؐ اور صحابہؓ نے بہت عبادت اختیار کی رات رات بھر قرآن پڑھتے اور نماز میں کھڑے رہتے مشرک کہنے لگے اے محمد قرآن تم پر کیا اترا کہ تم مصیبت میں پڑ گئے اُس وقت یہ آیت اتری ۱۲ [7] جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے قرآن سے نصیحت لے [8] جب شام کے ملک کو جاتے ہیں تو ثمود اور لوط کی بستیاں راہ میں پڑتی ہیں ۱۲ [9] وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جب اتنی بڑی بڑی قوموں کو اللہ تعالیٰ نے دم بھر میں تباہ کر دیا تو ہماری کیا بساط ہے ۱۲

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۱)

(فرمایشی نشانی دیکھنے پر) اُن سے پہلے کوئی بستی والے ایمان نہیں لائے جن کو ہم نے تباہ کر دیا یہ (بھلا) کیا ایمان لائیں گے [۱]

(پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۱)

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

اور بہت سی بستیاں جہاں کے لوگ شریر تھے ہم نے توڑ پھوڑ ڈالیں (تباہ کر دیں) اور اُن کے بعد دوسرے لوگ پیدا کئے [۲] جب انہوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو لگے وہاں سے جلدی [۳] بھاگنے (اُن کو فرشتوں نے آواز دی) بھاگو نہیں اور جہاں تم مزے کرتے تھے (چین اڑاتے تھے) اُن مقاموں میں اور اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ وہاں شاید کوئی تم کو پوچھے [۴] کہنے لگے ہائے ہماری خرابی ہم (خود) قصوروار تھے بیشک [۵] پھر وہ یہی کہتے رہے (ہائے وائے اپنے قصور کا اقرار کرتے رہے) یہاں تک کہ ہم نے اُن کو کھیت کی طرح کاٹ کر (آگ کی طرح) بجھا دیا

(یعنی مار ڈالا)

(پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۲)

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء رکوع ۷)

اور جس بستی والوں کو ہم نے کھپا دیا (تباہ کر دیا) اُن کا پھر (دنیا میں) آنا حرام (ناممکن) ہے [۶]

(پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء رکوع ۷)

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۶)

اور بہت سی بستیاں جو نافرمان تھیں [۷] ہم نے اُن کو تباہ کر دیا اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں [۸] اور (بہت سے) کنوئیں جو بیکار پڑے [۹] ہیں اور (بہت سے) عالی شان محل (خالی پڑے ہیں) [۱۰]

(پارہ ۱۷ سورۂ حج رکوع ۶)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ (پارہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۶)

اور بہت سی بستیوں کو میں نے (چند روز کی) مہلت دی پھر (جب خوب غافل ہو گئے تو) میں نے ان کو ایک ہی ایکا دھر پکڑا اور میرے ہی پاس (سب کو) لوٹ کر آنا ہے

(پارہ ۱۷ سورۂ حج رکوع ۶)

[۱] جس شخص کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ نشانیاں اور معجزے دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہیں لاتا ۱۲ [۲] ابن عباس رضی نے کہا اللہ نے حمیر کی قوم میں ایک پیغمبر بھیجا اُن کا نام شعیب تھا اور یہ وہ شعیبؑ نہیں جو مدین کی طرف . . . بھیجے گئے تھے یہ شعیب بن مہدم تھے اُن کی قبر یمن میں ہے حضین پہاڑ پر) پھر ایک غلام نے اُن کو لٹھ سے مار ڈالا اللہ نے بخت نصر (ظالم بادشاہ کو) ان پر مسلط کیا اُس نے حمیر کا ایک آدمی نہ چھوڑا سب کو مار ڈالا اسی باب میں یہ آیت اُتری ۱۲ [۳] اپنے جانوروں کو ایڑ مارتے ہوئے دوڑاتے ہوئے وہاں سے جا نکل بھاگیں مگر اللہ تعالیٰ کا عذاب کہاں چھوڑنے والا تھا اُنہوں نے ایک آواز سنی بھاگو نہیں اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ یہ سُنکر وہ لوٹ آئے اس وقت اور ایک آواز آئی پیغمبر کے خونبہا اور بخت نصر بادشاہ کا لشکر اُن پر ٹوٹ پڑا سب کے سب مارے گئے ۔ [۴] تمہارا مال دولت دیکھ کر کوئی تم پر رحم کرے یہ فرشتوں نے ٹھٹھے کے طور پر ان سے کہا ۱۲ [۵] جب عذاب آن پہنچا تو اس وقت شرمندہ ہوئے لیکن فائدہ کیا ۱۲ [۶] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور جس بستی کو ہم نے تباہ کر دیا اُس بستی والوں کو قیامت کے دن ہمارے سامنے لوٹ کر آنا ضرور ہے ۱۲ [۷] یعنی وہاں کے رہنے والے نافرمان تھے ۱۲ [۸] جیسے اکثر قاعدہ ہے پہلے چھت گرتی ہے پھر دیواریں اس پر آ رہتی ہیں ۱۲ [۹] کوئی ان میں سے پانی نکالنے والا نہیں ۱۲ [۱۰] ان میں چراغ تک نہیں جلتا ۔ تار تنیاں می تند بر بام کسریٰ عنکبوت ؛ چغد نوبت می زند بر گنبد افراسیاب ۔ دنیا کا یہی حال ہے ہر ایک ملک اور ولایت میں جاؤ تو اگلے لوگوں کے بڑے بڑے ویران محل اور مکانات دیکھنے میں آئیں گے ۱۲

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۭ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(پارہ ۱۸ سورۃ النور رکوع ۶)

کیا[۳۴] تو نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ ہی بادل کو ہانک لے جاتا ہے پھر اس کو جوڑتا ہے پھر اس کو تہ پر تہ جماتا ہے (تاکہ غلیظ ہو) پھر اس کے سوراخوں میں سے تو دیکھتا ہے مینہ نکلتا ہے[۱] اور اولوں کے جو پہاڑ آسمان میں ہیں وہی ان میں سے اولے برساتا ہے پھر جس (آدمی) پر چاہتا ہے اولے گراتا ہے اور جس پر سے چاہتا ہے وہ اولے ہٹا دیتا ہے[۲] بادل کی بجلی کی چمک (ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا آنکھوں کی روشنی اب اچک لے جائے گی[۳] اللہ تعالیٰ رات اور دن کو الٹ پلٹ کرتا رہتا ہے[۴] جو لوگ عقل رکھتے ہیں انکو ان باتوں میں فکر کرنا چاہیئے[۵] اور اللہ تعالیٰ ہی نے ہر جانور کو پانی سے (نطفہ سے) پیدا کیا بعضے جانور تو پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعضے دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعضے چار پاؤں پر چلتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ (بعضے چار سے بھی زیادہ بہت سے پاؤں پر) اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بناتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے[۶]

(پارہ ۱۸ سورۂ نور رکوع ۶)

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝

(پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان رکوع ۵)

(اے[۳۵] پیغمبرؐ) کیا تو نے اپنے مالک کی قدرت نہیں دیکھی اس نے سایہ کیوں کر پھیلایا[۷] اور اگر وہ چاہتا تو سایہ ٹھیرا رکھتا (کبھی دھوپ نہ نکلتی) پھر ہم نے سورج کو (نکال کر) سائے کی پہچان کی[۸] پھر سائے کو ہم نے دھیرے دھیرے اپنی طرف سمیٹ لیا[۱۰]

(پارہ ۱۹ سورۂ فرقان رکوع ۵)

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء رکوع ۱)

کیا[۳۶] ان لوگوں نے زمین کو نہیں دیکھا اس میں ہم نے کیسی عمدہ عمدہ قسم کی چیزیں اگائی[۱۱] ہیں بے شک اس میں (خدا کی قدرت کی) نشانی ہے اور (تو بھی) ان میں کے بہت لوگ نہیں مانتے (اکثر کافر ہیں یا مشرک)

(پارہ ۱۹ سورۂ شعرا رکوع ۱)

---

[۱] اس کے ٹکڑوں کو ملا کر ایکساں کرتا ہے ۱۲ [۲] گویا چھلنی کی طرح ہے کہ ہلکے ہلکے پانی اس میں چھن کر بوند بوند برستا ہے اگر ابر نہ ہوتا اور ایک دم سے پرنالے کی طرح پانی آسمان سے پڑتا تو ساری زمین میں گڑھے پڑ جاتے درخت تباہ ہو جاتے کھیتی برباد ہو جاتی ۱۲ [۳] اولے گرتے ہیں لیکن وہ بچ جاتا ہے ۱۲ [۴] آنکھیں اسکی چمک سے اندھے ہونے کے قریب ہو جاتی ہیں سبحان اللہ کیا قدرت ہے ایک ہی چیز سے پانی اور آگ اور روشنی اور تاریکی سب نکالتا ہے ۱۲ [۵] پہلے دن پھر رات پھر دن پھر رات کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ دن کے بعد پھر دوسرا دن آجائے رات چٹ ہو یا رات کے بعد پھر دوسری رات دن چٹ ہو صحیح حدیث میں ہے آدمی زمانہ کو برا کہتا ہے زمانہ تو میرے ہاتھ میں ہے میں ہی رات اور دن کو الٹتا پلٹتا رہتا ہوں بعضوں نے کہا الٹنے پلٹنے سے یہ مراد ہے کہ دن گھٹتا ہے اور رات بڑھتی ہے رات گھٹتی ہے تو دن بڑھتا ہے ۱۲ [۶] اگر خدا نہ ہوتا تو یہ سب انتظام کیوں کر چلتے ۱۲ [۷] بعضوں نے کہا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ عالم کی خلقت پانی سے شروع ہوئی پہلے نرا پانی پانی ہی تھا پھر اس کے بخار سے ہوا پیدا ہوئی اور ہوا کے باہم تموج سے آگ پیدا ہوئی پانی کی تہ میں جو چیز جمی غلیظ ہوتی گئی وہ مٹی ہو گئی تو پانی ساری خلقت کی اصل ہے ۱۲ [۸] جب صبح کی روشنی ہوتی ہے تو سورج نکلنے تک سایہ ہی سایہ رہتا ہے ۱۲ [۹] اگر سورج کبھی نہ نکلتا تو سایہ کی بھی شناخت نہ ہوتی کیونکہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے دھوپ سایہ سے سایہ دھوپ سے گرمی سردی سے سردی گرمی سے ۱۲ [۱۰] یعنی محو کر دیا جوں جوں سورج بلند ہوتا جاتا ہے سایہ پچھم کی طرف سے کم ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ بعض ملکوں میں جہاں سورج سر پر آ جاتا ہے ٹھیک دوپہر کو سایہ معدوم ہو جاتا ہے معدوم ہو جانے کو فرمایا کہ اپنی طرف سمیٹ لیا ۱۲ [۱۱] جو جانداروں کی دوا اور غذا ہیں صدہا طرح کے میوے خوش ذائقہ ۱۲

وَمَآ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنۡذِرُوۡنَ ۛ ذِكۡرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ○ (پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء رکوع ۱۱)

اور[۳۷] ہم نے کوئی بستی اس وقت تک تباہ نہیں کی جب تک اس کے یاد دلانے کو ڈرانے والے (پیغمبر) نہیں بھیجے اور ہم ظالم نہیں ہیں [۱]

(پارہ ۱۹ سورۂ شعراء رکوع ۱۱)

قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ○

(پارہ ۲۰ سورۃ النمل رکوع ۶)

(ا[۳۸]ے پیغمبر) کہہ دے (ذرا) ملک میں (چلو) پھر و تو دیکھو گنہ گاروں کا انجام کیسا (خراب) ہوا

(پارہ ۲۰ سورۂ نمل رکوع ۶)

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍۢ بَطِرَتۡ مَعِيۡشَتَهَا ۚ فَتِلۡكَ مَسٰكِنُهُمۡ لَمۡ تُسۡكَنۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهِمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا ؕ وَكُنَّا نَحۡنُ الۡوٰرِثِيۡنَ ○ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهۡلِكَ الۡقُرٰى حَتّٰى يَبۡعَثَ فِىۡۤ اُمِّهَا رَسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهۡلِكِى الۡقُرٰٓى اِلَّا وَاَهۡلُهَا ظٰلِمُوۡنَ ○ (پارہ ۲۰ سورۃ القصص رکوع ۶)

اور[۳۹] انہوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ ہم نے بہت سی ایسی بستیاں کھپا دیں جو اپنی معاش پر اترا رہی تھیں [۲] تو دیکھو ان کے گھر ان کے اجڑے پیچھے پھر نہیں بسے مگر کوئی کوئی [۳] (اور آخر ہم ہی ان کے) گھر بار مال متاع کے وارث ہوئے (کیونکہ ان کا کوئی وارث بھی نہ رہا) اور (اے پیغمبر) تیرا مالک بستیوں کو اس وقت تک تباہ نہیں کرتا جب تک ان کی بڑی بستی میں (ان بستیوں کے صدر مقام میں) ایک پیغمبر نہ بھیجے جو ہماری آیتیں پڑھ کر ان کو سنا دے اور ہمارے حکم پہنچا دے اور ہم ان بستیوں کو اس وقت تباہ کرتے ہیں جب وہاں کے رہنے والے ظالم (بدکار) ہوتے ہیں

(پارہ ۲۰ سورۂ قصص رکوع ۶)

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ الَّيۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ○ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ النَّهَارَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِلَيۡلٍ تَسۡكُنُوۡنَ فِيۡهِ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ○ وَمِنۡ رَّحۡمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ○ (پارہ ۲۰ سورۃ القصص رکوع ۷)

(ا[۴۰]ے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ قیامت تک تم پر رات کئے رہے (کبھی سورج نہ نکلے برابر اندھیرا رہے) تو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کون خدا ہے جو تم پر روشنی لے کر آئے (دن نکالے) کیا تم (دل لگا کر یہ بات) نہیں سنتے [۴] (اے پیغمبر) ان لوگوں سے پوچھ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ قیامت تک تم پر دن کئے رہے (رات نہ آئے سورج نہ ڈوبے) تو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرا کون خدا ہے جو تم پر رات لے کر آئے جس میں تم آرام کرو کیا تم (ایسی کھلی بات بھی) نہیں دیکھتے [۵] اور اُسی خدا کی مہربانی ہے کہ رات تمہارے آرام کے لئے بنائی اور دن اس لئے بنایا کہ اس کا فضل ..... (روٹی رزق) ڈھونڈو اور اس کا شکر کرو [۶]

(پارہ ۲۰ سورۂ قصص رکوع ۷)

اَوَلَمۡ يَرَوۡا كَيۡفَ يُبۡدِئُ اللّٰهُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

کیا[۴۱] ان لوگوں نے یہ نہیں سمجھا کہ اللہ تعالیٰ شروع میں کیونکر پیدا کرتا ہے پھر (جس نے شروع میں پیدا کیا) وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا اللہ

[۱] کہ بے کہے سُنے ناحق کسی بستی کو تباہ کر دیں بلکہ ہر بستی میں پیغمبر بھیجے انہوں نے بستی والوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم یاد دلائے اور اس کے عذاب سے ڈرایا جب انہوں نے کسی طرح نہ مانا اور شرارت پر قائم رہے تو اس وقت عذاب اتارا گو اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا کیونکہ سب اس کے ملک ہیں مگر بظاہر ظلم معلوم ہوتا ہے کہ بے قصور کسی کو تباہ کرے تو فرمایا کہ ہم ایسا بھی نہیں کرتے ۱۲ [۲] جہاں کے لوگ حد سے زیادہ کھائی کر مال دولت میں مست ہو رہے تھے ۱۲ [۳] یا کبھی کبھی تھوڑی دیر کے لئے جیسے کوئی مسافر وہاں اترا ۱۲ [۴] تمہارے وہ جھوٹے دیوتا اور معبود کچھ کر سکتے ہیں سورج نکالنا تو بہت بڑی بات ہے ایک مکھی کو تو مار کر جلا دیں یا ایک مکھی کو بالکل فنا کر دیں ۱۲ [۵] تمہارے وہ جھوٹے دیوتا اور معبود کچھ کر سکتے ہیں رات لانا اور سورج ڈبانا تو بڑی بات ہے ایک چیونٹی کو تو مار کر جلا دیں یا ایک چیونٹی کو بالکل فنا کر دیں ۱۲ [۶] معلوم ہوا کہ فطرت یہی ہے کہ انسان رات کو آرام کرے اور دن کو کام کاج محنت مزدوری اور جو کوئی اس کا الٹا کرے یعنی دن کو آرام کرے اور رات کو کام کاج وہ الٹی کھوپڑی کا آدمی ہے ۱۲

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت رکوع ۲)

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت رکوع ۵)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت رکوع ۶)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ
مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت رکوع ۶)

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ
قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

کے نزدیک یہ دونوں آسان ہیں (اے پیغمبرؐ) کہہ دے (ذرا) زمین میں تو
پھرو اور دیکھو اللہ تعالیٰ نے پیدایش کیونکر شروع کی پھر وہی اللہ
(قیامت کے دن) پچھلا اٹھان بھی اٹھائے گا آخری پیدائش بھی
وہی کرے گا) بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے[۱]
(پارہ ۲۰ سورۂ عنکبوت رکوع ۲)

اور[۲] اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین حکمت سے بنائے ہیں بے شک
ایمان داروں کے لئے اس میں نشانی ہے[۲]
(پارہ ۲۰ سورۂ عنکبوت رکوع ۵)

اور[۳] (اے پیغمبرؐ) اگر تو (ان کافروں) سے پوچھے کس نے آسمان اور
زمین پیدا کئے اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا تو ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ
نے پھر کہاں بہکے جا رہے ہیں[۳]
(پارہ ۲۱ سورۂ عنکبوت رکوع ۶)
اور[۴] اگر تو ان سے پوچھے آسمان سے پانی کس نے برسایا پھر زمین کو
مرے پیچھے پانی برسا کر کس نے جلایا تو ضرور یہی کہیں گے اللہ تعالیٰ نے (اے
پیغمبرؐ) کہہ دے شکر ہے اللہ کا (ابھی تک تم یہ اقرار کرتے ہو) بات یہ ہے کہ
ان (کافروں) میں اکثر بے عقل ہیں[۴]
(پارہ ۲۱ سورۂ عنکبوت رکوع ۶)

کیا[۵] ان لوگوں نے اپنے دلوں میں سوچا نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین
اور جو ان کے بیچ میں ہے حکمت ہی کے ساتھ اور ایک ٹھیری ہوئی مدت
کے لئے بنائے ہیں اور بہت سے آدمی تو اپنے مالک سے ملنے کو بھی نہیں
مانتے[۵] کیا ان لوگوں نے ملکوں کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو (اپنی آنکھوں
سے) دیکھ لیتے اگلے لوگوں کا کیا انجام ہوا جو زور میں ان سے (کہیں)
زیادہ تھے انہوں نے زمین کو جوتا اور جتنا انہوں نے آباد کیا ہے
اس سے زیادہ آباد کیا اور ان کے پیغمبر
ان کے پاس نشانیاں لے کر آئے[۶]
تو اللہ تعالیٰ ایسا نہیں جو ان
پر ظلم کرتا لیکن وہ خود اپنی
جانوں پر (شرک اور کفر
اور گناہ کرکے)

[۱] مطلب یہ ہے کہ پہلی پیدائش کیا کم عجیب ہے زمین پر پانی برستا ہے اس میں سے پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں ان کو آدمی کھاتا ہے پیٹ میں جا کر وہ منی بنتے ہیں پھر منی ماں کے پیٹ میں جا کر نطفہ ہوتی ہے پھر خون پھر گوشت کا ٹکڑا پھر اعضا بنجاتے ہیں اور جان بھی پڑجاتی ہے یہی سلسلہ آواگون کا جاری ہے جو پروردگار ایسے عجیب کام کرتا ہے اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ [۲] اس کی قدرت کی اور اس بات کی دلیل ہے کہ عبادت اور پوجنے کے لائق اسی کی ذات ہے ۱۲ [۳] ایسی قدرت والے مالک کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کر رہے ہیں ۱۲ [۴] اگر عقل رکھتے ہوتے تو خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجتے ۱۲ [۵] قیامت ہی کے سرے سے منکر ہیں ۱۲ [۶] معجزے پر انہوں نے نہ مانا آخر اپنے کئے کی سزا پائی ۱۲

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۱)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۳)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۴)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

ظلم کرتے تھے۔

(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۱)

اور[۱] اس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم آدمی ہو کر ساری زمین میں (پھیل پڑے ہو۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمہاری بی بیاں تم ہی میں سے (یعنی آدمیوں میں سے) بنائیں اس لئے کہ تم ان کے پاس چین کرو اور تم (میاں بی بی) میں الفت اور محبت رکھی بے شک ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے جو سوچتے ہیں نشانیاں ہیں ۱؎ اور اس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا الگ الگ ہونا ۲؎ بے شک ان باتوں میں علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۳؎

اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے جو رات اور دن کو تم سو جاتے ہو ۴؎ اور (جاگ کر) اس کا فضل تلاش کرتے ہو (رزق روٹی) بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے جو (دل لگا کر) سنتے ہیں اس کی نشانیاں ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے وہ تم کو ڈرانے اور (بارش کی) امید دلانے کے لئے بجلی (چمک) دکھلاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس پانی سے زمین کو مرے پیچھے زندہ کرتا ہے بے شک ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں اس کی (قدرت کی) نشانیاں ہیں ۵؎ اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے (بے ستون) تھمے ہوئے ہیں ۶؎ پھر جب (قیامت کے دن) وہ تم کو ایکبارگی پکارے گا تم (سب) اسی وقت نکل پڑو گے

(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۳)

کیا[۷] ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے فراغت کے ساتھ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے بیشک جو لوگ ایماندار ہیں ان کے لئے اس معاملہ میں (خدا کی قدرت کی) نشانیاں ہیں

(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۴)

(اے[۸] پیغمبرؐ) کہہ دے ذرا ملکوں کی سیر تو کرو اور دیکھو اگلے لوگوں کا انجام کیا ہوا ان میں

۱؎ حالانکہ میاں بی بی میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بالکل تعارف اور شناسائی تک نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد ایسی محبت ہو جاتی ہے کہ ایک دوسرے پر جان فدا کرتا ہے ۱۲ ۲؎ ساری دنیا میں سات سو سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں اور کوئی قوم کالی ہے کوئی گوری کوئی گندم گوں کوئی سانولی یہ اس کی قدرت نہیں تو کیا ہے اگر سب کی زبان ایک ہی اور رنگ بھی ایک ہی ہوتا تو بڑی مشکل پڑتی بات کرنے میں ہر ایک اس کا مطلب سمجھ لینا اور پہچاننا دشوار پڑ جاتا ۱۲ ۳؎ علم والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ باپ ایک ماں ایک ملک ایک مادہ ایک پھر یہ قسم قسم کے رنگ اور روپ کہاں سے آئے اس سے حق تعالیٰ کا وجود ثابت ہوتا ہے ۱۲ ۴؎ سونے سے تمہاری ساری تھکاوٹ مٹ جاتی ہے ۱۲ ۵؎ بارش اور بجلی طرح طرح سے ہوتی ہیں کہیں زیادہ کہیں کم اور ایک ہی وقت میں سب جگہ نہیں ہوتی جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہاں بارش ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ برسوں بارش نہیں ہوتی اگر یہ مادے کا کھیل ہوتا تو ہر جگہ ایک ساں ہوتا تھا ۱۲ ۶؎ اس نے ایسی کشش رکھی ہے کہ ایک جسم دوسرے جسم کو کھینچے ہوئے ہے لیکن اس سارے عالم کو کون کھینچے ہوئے ہے وہی خدائے کریم قادر مطلق ۱۲

مِنْ قَبْلُ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۵)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۵)

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ

(پارہ ۲۱ سورۃ لقمٰن رکوع ۳)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(پارہ ۲۱ سورۃ لقمٰن رکوع ۳)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

(پارہ ۲۱ سورۃ لقمٰن رکوع ۳)

اکثر مشرک تھے۔

(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۵)

۱۵۳ اور اس کی اقدرت کی انشانیوں میں سے یہ ہے کہ بارش کی خوش خبری دینے والی ہوائیں (بارش سے پہلے) بھیجتا ہے اور اس سے مطلب یہ ہے کہ اپنی مہربانی کا مزہ) تم کو چکھائے لہ اور اس کے حکم سے (دریاؤں میں) جہاز چلیں اور اس لئے کہ (دریا کا سفر کرکے) تم اس کا فضل ڈھونڈو (روپیہ کماؤ) اور اس لئے کہ تم (اس کے احسانوں کا) شکر کرو)

(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۵)

کیا۱۵۴ تم لوگوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب کو تمہارے کام میں لگا یا ہے اور تم پر اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں پوری کردیں ہے

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمن رکوع ۳)

اور۱۵۵ (اے پیغمبر) اگر تو ان (کافروں) سے پوچھے آسمان اور زمین کس نے بنائے ہیں تو ضرور یہی کہیں گے اللہ نے (بنائے ہیں اور کس نے) کہدے شکر خدا کا بات یہ ہے کہ ان کافروں میں اکثر بے علم (جاہل لٹھ) ہیں ہے

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمن رکوع ۳)

کیا۱۵۶ تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں شریک کردیتا ہے اور دن کو رات میں شریک کردیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگادیا ہے ہر ایک ٹھیری ہوئی مدت تک چلتے رہیں گے (یعنی قیامت تک) اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی (سب) خبر ہے ہے

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمن رکوع ۳)

لہ بارش سے میوے اور اناج پیدا ہوں تم کھاؤ ۱۲ ؎ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند ÷ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ؎ کھلی نعمتیں جو محسوس ہوتی ہیں جیسے کھانا پانی وغیرہ اور چھپی نعمتیں جیسے عقل اور حواس وغیرہ ۱۲ ؎ اس سے زیادہ جہالت کیا ہوگی جانتے ہیں کہ آسمان اور زمین سب چیزوں کا بنانے والا اللہ ہے پھر اس کو چھوڑ کر دوسروں کا پوجا پاٹ کرتے ہیں ان پر بعت خدا لکھتے کیا ہیں ان تک رسائی ہماری نہیں ہوتی اس لئے دوسرے دیوتاؤں اور بزرگوں کا وسیلہ بناتے ہیں جیسے دنیا کے بادشاہوں تک پہنچنے کے لئے اس کے اُمرا اور مصاحبوں سے ملتے ہیں بیوقوف کہیں کے یہ نہیں سمجھے کہ دنیا کے بادشاہ دل کے بودے کان کے کچے آنکھ کے اندھے ہیں ان کا یہ دل اور دماغ کہاں کہ سب کام خود کریں ہر ایک کی فریاد خود سنیں اللہ تو دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے اس کو کسی کا ڈر نہیں نہ اس کو کسی امیر یا وزیر کی ضرورت ہے نہ اس کو کسی کی پرواہ ہے وہ سارے کام خود کرتا ہے ایک ایک چیونٹی کی فریاد خود سنتا ہے رتی رتی سب چیزیں اس کی نظر میں ہیں جو کوئی بندہ کہیں سے کسی وقت اس کو پکارے وہ سُن لیتا ہے پھر ایسے شہنشاہ با اقتدار کو چھوڑ کر ہم اس کے چیلے چاپڑوں کو پکاریں اور اپنے شہنشاہ کو ناراض کریں یہ کونسی عقل ہے ربنا انت ولینا ندعوک ولا ندعوا غیرک نستعین بک ولا نستعین باحد سواک فانصرنا وانت خیر الناصرین واحفظنا فانت خیر الحافظین وارزقنا فانت خیر الرازقین ۱۲ ؎ بعضوں نے اس آیت سے یہ نکالا ہے کہ رات اور دن میں سورج حرکت کرتا ہے اور زمین تھمی ہوئی ہے جیسے اگلے حکیموں کا قول تھا ۱۲

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ

(پارہ ۲۱ سورۃ السجدۃ رکوع ۳)

کیا اُن (مکہ کے کافروں پر) اب تک) یہ نہیں کھلا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں تباہ کردیں یہ لوگ (ابھی تک) ان کے مکانوں میں جایا کرتے ہیں [۱] بے شک اس میں نشانیاں ہیں کیا ان لوگوں کو کان نہیں [۲]

(پارہ ۲۱ سورہ سجدہ رکوع ۳)

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ

(پارہ ۲۲ سورۃ السبا رکوع ۱)

کیا [۳] ان لوگوں نے جو اُن کے سامنے اور پیچھے آسمان اور زمین ہے اُس کو نہیں دیکھا [۴] اگر ہم چاہیں تو (دم بھر میں) اُن کو زمین میں دھنسا دیں یا آسمان کا ایک ٹکڑا ان پر گرا دیں [۵] جس بندے کو خدا تعالیٰ کا خیال ہے اس کو تو اس میں ضرور (خدا کی قدرت کا) پتہ ملتا ہے [۶]

(پارہ ۲۲ سورہ سبا رکوع ۱)

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً

(پارہ ۲۲ سورۃ الفاطر رکوع ۵)

کیا [۷] ان لوگوں نے ملکوں کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے اگلے لوگوں (کافروں) کا انجام کیسا ہوا اور وہ زور قوت میں ان سے بڑھ کر تھے

(پارہ ۲۲ سورہ فاطر رکوع ۵)

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ

(پارہ ۲۳ سورۃ یٰس رکوع ۲)

کیا [۸] ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ ہم نے ان سے آگے کتنی قوموں کو تباہ کردیا اب ان کے پاس لوٹ کر آنے والے نہیں البتہ یہ سب لوگ قیامت کے دن ہمارے پاس حاضر ہوں گے۔

(پارہ ۲۳ سورہ یٰسین رکوع ۲)

وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ

اور [۹] رات (بھی) ان کے لئے نشانی ہے ہم دن کو اس میں سے سوت لیتے ہیں پھر وہ ایک ہی ایکا اندھیرے میں آجاتے ہیں [۱۰] اور سورج اپنے ٹھیرنے کے وقت تک چل رہا ہے [۱۱] یہ (کارخانہ) اس زبردست اور علم والے خدا کا باندھا ہوا ہے اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کردی ہیں [۱۲] یہاں تک

---

[۱] راہ میں ان کے اجڑے گھر دیکھتے رہتے ہیں ۱۲ [۲] نصیحت کی بات نہیں سنتے ۱۲ [۳] اس پر غور نہیں کیا کہ وہ چاروں طرف سے ان کو گھیرے ہوئے ہے ۱۲ [۴] ایک دم وہ کچلکر رہ جاتا ہے ۱۲ [۵] کہ اس کی عنایت اور فضل سے ہم بچے ہوئے ہیں ورنہ ایک دم میں وہ ہم کو ہلاک کرسکتا ہے کیونکہ آسمان ہم کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے ۱۲ [۶] معلوم ہوا کہ رات دن سے پہلے ہے کیونکہ رات میں سے دن کھینچ کر نکالا جاتا ہے اور پھر اس میں ڈالا جاتا ہے گویا رات غلاف ہے اور دن تلوار یا دن سانپ ہے اور رات اس کی کینچلی ۱۲ [۷] یعنی قیامت تک قیامت کے قریب وہ ٹھیر جائے گا اور لوٹا دیا جائے گا ٹھیرنے کے مقام تک جیسے حدیث میں ہے کہ اس کے ٹھیرنے کا مقام عرش کے تلے ہے ۱۲ [۸] ہر منزل میں وہ ایک رات رہتا ہے ۱۲

لَا الشَّمْسُ يَنۢبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝

(پارہ ۲۳ سورۃ یٰس رکوع ۳)

(اخیر منزل میں) پھر پرانی ٹہنی کی طرح (باریک) رہ جاتا ہے نہ تو سورج سے یہ ہو سکتا ہے کہ چاند کو پکڑ پائے [۱] اور نہ رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے [۲] اور [۳] سب ایک ایک گھیرے میں تیر رہے ہیں [۴]

(پارہ ۲۳ سورۂ یٰسین رکوع ۳)

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰس رکوع ۳)

اور ان کے پاس ان کے مالک کی نشانیوں میں سے جب کوئی نشانی آتی ہے تو اس پر دھیان ہی نہیں کرتے۔

(پارہ ۲۳ سورۂ یٰسین رکوع ۳)

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ۝ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ۝ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ یٰس رکوع ۵)

کیا ان لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنا کر ان کے لئے چوپائے جانور پیدا کر دئے اب وہ ان کے مالک بن بیٹھے ہیں [۵] اور ہم نے ان جانوروں کو اُن کے بس میں کر دیا ہے بعضوں پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعضوں کو کھاتے ہیں اور ان جانوروں میں ان کو اور بھی فائدے ہیں [۶] اور پینے کی چیزیں [۷] کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔

(پارہ ۲۳ سورۂ یٰسین رکوع ۵)

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُم

کیا آدمی نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو نطفے سے بنایا پھر اتنا بڑا ہو کر وہ ایک ہم ہی سے کھلم کھلا جھگڑنے لگا [۸] اور ہم ہی سے باتیں بنانے لگا اور اپنی پیدائش بھول گیا کہتا ہے بھلا ان گلی (کھوکھل) ہڈیوں کو کون جلا سکتا ہے [۹] (اے پیغمبر) کہہ دے ان ہڈیوں کو وہی (اللہ) جلائے گا جس نے پہلی بار اُن کو پیدا کیا تھا [۱۰] اور وہ ہر چیز کا پیدا کرنا خوب جانتا ہے جس نے سبز (کچے) درخت سے تمہارے

---

[۱] دونوں ایک منزل میں آجائیں ۱۲ [۲] کہ وقت پر دن نہ نکلے رات ہی رہے ۱۲ [۳] کیا سورج کیا چاند کیا اور تارے [۴] اس آیت سے کئی باتیں نکلتی ہیں ایک یہ کہ سورج پھر رہا ہے اور آسمان زمین ساکن ہیں دوسری یہ کہ آسمان گول کرہ ہے اور زمین بھی کرہ ہے اس پر سب کا اتفاق ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا سب ایک چرخ میں پھر رہے ہیں جیسے چرخے کا دورہ ہوتا ہے۔ ابن عربی نے کہا آسمان ساکن ہیں اور سورج اور چاند اور تارے سب پھر رہے ہیں تیسرے یہ کہ آسمان ایسا جسم ہے کہ سورج اور چاند اس میں تیرتے چلے جاتے ہیں اور وہ ان کا مزاحم نہیں ہوتا اور بعینہ ایسا ہے جیسے بجلی لوہے میں سے صاف تیر کر نکل جاتی ہے اور لوہا اس کو صدمہ نہیں دیتا۔ بہرحال ان سیاروں کے گھومنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آسمان کا وجود نہ ہو جیسے بعضے بے دین ملحد خیال کرتے ہیں کیونکہ آسمان کا وجود مشاہدے اور قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اس کا انکار کرنا کفر اور قرآن اور حدیث کو جھٹلانا ہے ۱۲ [۵] بنائے ہوئے تو اللہ کے اور وہ کہتے ہیں ہماری ملک ہیں سب چیزیں اللہ ہی کی بنائی ہوئی ہیں جانور بھی اسی کے بنائے ہوئے ہیں یہ جو فرمایا اپنے ہاتھوں سے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے بنانے میں اور کوئی ہمارا شریک نہیں ہے ۱۲ [۶] اُن کی کھال اور چربی اور سینگ سے سینکڑوں چیزیں بنتی ہیں ۱۲ [۷] دودھ یا پینے کے گھاٹ ان کے تھن ۱۲ [۸] وہ اپنی حقیقت بھول گیا ایک قطرۂ ناپاک یا ایک مشت خاک اور لگا اس شاہنشاہ مالک الملک کی قدرت میں جھگڑنے کہتے ہیں عاص بن وائل ایک گلی سڑی ہڈی اٹھا کر لایا اور ہاتھ سے مل کر اس کو چورا کر دیا پھر کہنے لگا اے محمد کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو جلائے گا آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس کو جلائے گا اور تجھے بھی ماریگا پھر جلائیگا پھر دوزخ میں بھجوائیگا اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ [۹] کون ان میں پھر روح پھونک سکتا ہے اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جو اجزا ہمارے جسم کے ہیں اللہ تعالیٰ انہی اجزا کو اکٹھا کر کے قیامت کے دن ہم کو زندہ کھڑا کر دیگا ۱۲ [۱۰] اُس وقت نطفہ میں ہڈی کہاں تھی ۱۲

مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

(پارہ ۲۳ سورۃ یٰسٓ رکوع ۵)

لئے آگ نکالی[1] پھر تم اس سے سلگاتے ہو۔ کیا جس اللہ تعالٰی نے (اتنے بڑے بڑے) آسمان پیدا کر دئے اور زمین اس میں اتنی قدرت نہیں کہ ان جیسے (آدمی دوبارہ) پیدا کر دے

(پارہ ۲۳ سورہ یٰسین رکوع ۵)

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ صٓ رکوع ۱)

ان[2] کافروں سے پہلے ہم نے کتنی قومیں تباہ کر دیں (جب عذاب آن پہنچا) اُس وقت چلّا اُٹھے اور وہ چھٹکارے کا وقت نہ تھا۔

(پارہ ۲۳ سورہ ص رکوع ۱)

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۳)

کیا[3] ان (مکہ کے) کافروں نے ملک کی سیر نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکھ لیتے ان سے پہلے جو (کافر) ہو گذرے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا وہ بل بوتے (زور قوت میں) اور جو نشان (عمارتیں قلعے) زمین پر چھوڑ گئے ان میں بھی ان سے (کہیں) بڑھ کر تھے پھر ان کے گناہوں کی سزا میں اللہ نے ان کو دھر پکڑا اور اللہ (کے غضب) سے کوئی اُن کو بچا نہ سکا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اُن کے پیغمبران کو معجزے دکھلاتے رہے جب بھی انہوں نے نہ مانا آخر اللہ تعالٰی نے ان کو دھر پکڑا بے شک وہ زوردار سخت عذاب والا ہے

(پارہ ۲۴ سورہ مومن رکوع ۳)

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۶)

البتہ[4] آسمان اور زمین کا پیدا کرنا آدمیوں کے پیدا کرنے سے (کہیں) بڑا کام ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے[5]

(پارہ ۲۴ سورہ مومن رکوع ۶)

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اور[6] اللہ تعالٰی تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے تو تم اللہ تعالٰی کی کونسی نشانی نہیں ماننے کے کیا[7] ان کافروں نے ملک کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے ان سے پہلے جو کافر گذر چکے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا وہ ان کافروں سے زیادہ تھے اور بل بوتے اور زمین میں نشانیاں چھوڑ جانے میں بھی بڑھ کر تھے پھر ان کی کمائی کچھ اُن کے کام نہ آئی[8] پھر جب ان کے پیغمبران کے پاس نشانیاں (معجزے) لے کر آئے تو وہ لگے اپنے علم

[1] کہتے ہیں بانس یا مرخ یا عفار یا چیڑ کا درخت سبز رہتا ہے اور اس کو رگڑو تو اس میں سے آگ نکلتی ہے ہمارے دکن کے ملک میں ایک لکڑی ہے جس کو کوروی کہتے ہیں جو دات کو تیل کی بتی کی طرح جلتی ہے اس میں اللہ تعالٰی نے اپنی قدرت سے تیل رکھا ہے ۱۲ [2] اس سے ان کافروں کا رد کرنا منظور ہے جو حشر کے منکر تھے جس خدا نے اتنے اتنے بڑے آسمان زمین پیدا کر دئے اس کے نزدیک آدمیوں کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے ۱۲ [3] یعنی تم کو کس نشانی میں شک ہے اس کی نشانیاں تو ہزاروں ہیں کہاں تک نہیں ماننے کے آخر ماننا ہی پڑیگا ۱۲ [4] جب خدا کا عذاب آیا تو نہ ان کی کثرت کچھ بچا سکی نہ اُن کا مال دولت کچھ کام آیا ۱۲

فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۹)

(اور لیاقت پر) پھولنے اور لے جس (عذاب) کا ٹھٹھا اُڑاتے تھے وہی ان پر الٹ پڑا اور جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اس وقت کہنے لگے ہم اکیلے خدا پر ایمان لائے اور جن کو ہم خدا کا شریک سمجھتے تھے اب ان کو چھوڑا لیکن جب انہوں نے ہمارا عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیا تو ان کا ایمان کچھ ان کے کام نہیں آسکتا تھا[1] اللہ تعالیٰ کا یہی قانون ہے جو اس کے بندوں پر چلتا رہا ہے اور عذاب اترے بعد کافر ضرور تباہ ہوئے ہیں

(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۹)

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ (پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدۃ رکوع ۵)

[65] اور خدا کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں[3]

(پارہ ۲۴ سورۂ حم سجدہ رکوع ۵)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدۃ رکوع ۵)

[66] اور (اے پیغمبر) اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے دبی ہوئی (سوکھی) جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور اُبھر آتی ہے بے شک جس (خدا) نے اس زمین کو جلایا وہی مُردوں کو بھی جلائے گا بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے

(پارہ ۲۴ سورۂ حم سجدہ رکوع ۵)

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ حم السجدۃ رکوع ۶)

[67] ہم ان لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ملکوں میں اور خود ان کی ذات میں عنقریب دکھلائیں گے یہاں تک کہ اُن کو کھل جائے گا کہ قرآن برحق (اللہ کا کلام ہے)[4] کیا (تیری سچائی کی یہ دلیل) کافی نہیں ہے کہ تیرے مالک کے سامنے ہر چیز حاضر ہے[5]

(پارہ ۲۵ سورۂ حم سجدہ رکوع ۶)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۳)

[68] اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہے اور ان دونوں میں جو جاندار پیدا کئے ہیں[6] اور وہ جب چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) ان کو اکٹھا کر سکتا ہے

(پارہ ۲۵ سورۂ شوریٰ رکوع ۳)

---

[1] اور پیغمبروں کو دیوانہ اور ان کے تابعداروں کو نادان اور جاہل بتانے لگے علم سے مراد یہاں دنیا کے علم ہیں جیسے تجارت زراعت وغیرہ یا فلسفہ کے علم جیسے حکیم سقراط یا افلاطون سے منقول ہے اس کو جب حضرت موسیٰ کے دین کی طرف بلایا گیا تو کہنے لگا ہم لوگ خود راہ پائے ہوئے ہیں ہم کو راہ بتلانے کی حاجت نہیں ۱۲ [2] کیونکہ ایمان وہی فائدہ دیتا ہے جو غیب پر ہو اور عذاب دکھائی دینے پر تو ہر شخص ایمان لاتا ہے ۱۲ [3] اس آیت سے اُن مشرکین کا رد منظور ہے جو سورج اور چاند اور تاروں کی پرستش کرتے ہیں اور رات دن کی تو کوئی پرستش نہیں کرتا اگر سورج کا اثر دن اور چاند کا اثر رات ہے اس لئے ان کو بیان کیا۔ بعضوں نے کہا اس میں یہ اشارہ ہے کہ جیسے رات اور دن اپنی ذات سے قائم نہیں ہیں ایسے ہی چاند اور سورج بھی اپنی ذات سے قائم نہیں ہیں اولیاء اللہ کا اس پر اتفاق ہے عالم کی ساری چیزیں عرض ہیں جو ذات الٰہی سے قائم ہیں اور وہی قیوم یعنی سب کو قائم رکھنے والا ہے اگر قیومیت کا سایہ اٹھائے تو ایک دم میں سارا عالم فنا ہو جائے ۱۲ [4] یعنی قرآن میں جو خبریں دوسرے ملکوں میں اسلام پھیلنے کی اور خود ان قریش کے کافروں کی تباہی کی دی گئی ہیں وہ خبریں عنقریب پوری ہوں گی اس وقت اُن کو معلوم ہو جائے گا کہ قرآن سچ اللہ تعالیٰ کا کلام تھا ۱۲ [5] اگر پیغمبر نے قرآن جھوٹ بنا لیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو دیکھ رہا ہے وہ کبھی جھوٹ کو پنپنے نہیں دیتا ۱۲ [6] مراد فرشتے ہیں وہ بھی جان رکھتے ہیں ۱۲

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ زخرف رکوع ۱)

اور جب ان کے پاس کوئی پیغمبر آتا تو وہ (تیری قوم کی طرح) اس کا ٹھٹھا اڑاتے پھر ہم نے ان مکہ کے کافروں سے کہیں زیادہ زوردار لوگوں کو تباہ کر دیا اور ان اگلے لوگوں کا حال (قرآن میں) بیان ہو چکا ہے

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۱)

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الدخان رکوع ۲)

(کوئی ان سے پوچھے) یہ قریش کے کافر (بل بوتے میں) اچھے ہیں یا تبع کی قوم والے [1] اور جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے [2] ہم نے ان (سب) کو تباہ کر دیا کیونکہ وہ قصوروار تھے [3]

(پارہ ۲۵ سورہ دخان رکوع ۲)

إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الجاثیۃ رکوع ۱)

بے شک آسمانوں میں اور زمین میں ایمانداروں کے لئے نشانیاں ہیں اور تمہاری پیدائش میں اور جو جانور وہ زمین میں پھیلاتا ہے انکی پیدائش میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو قیامت پر یقین رکھتے ہیں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں اور آسمان سے جو اللہ تعالیٰ نے پانی اتارا پھر زمین کو مرے پیچھے اس پانی سے جلایا اس میں اور ہواؤں کے رخ بدلنے میں عقلمند لوگوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں

(پارہ ۲۵ سورۂ جاثیہ رکوع ۱)

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ الاحقاف رکوع ۴)

اور ہم تمہارے آس پاس کی (کئی) بستیاں تباہ کر چکے ہیں [1] (اور نشانیوں کو) بار بار بیان کر چکے ہیں اس لئے کہ وہ (کفر سے کسی طرح تو) باز آئیں

(پارہ ۲۶ سورۂ احقاف رکوع ۴)

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ محمد رکوع ۱)

کیا ان لوگوں نے ملک کی سیر نہیں کی (اگر کرتے) تو دیکھ لیتے اگلے (کافر) لوگوں کا انجام کیسا ہوا اللہ تعالیٰ نے ان کو جڑ پیڑ سے اکھیڑ ڈالا (بالکل تباہ کر دیا) اور ان (قریش کے) کافروں کو بھی اسی قسم کی سزائیں ہوں گی

(پارہ ۲۶ سورۂ محمد رکوع ۱)

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي

اور کئی بستیاں اس بستی (یعنی مکہ) سے کہیں زبردست تھیں جس نے تجھ کو نکال باہر کیا ہم نے ان کو تباہ کر دیا اور

[1] تبع حمیری یمن کا بادشاہ تھا جس نے دنیا فتح کری تھی سمرقند بھی اسی نے بنایا تھا وہ اپنی ذات سے ایماندار تھا لیکن اس کی قوم والے کافر تھے اور تبع لقب ہے یمن کے بادشاہوں کا جیسے کسریٰ شاہان ایران کا اور قیصر اور سلطان شاہان روم کا اور زار شاہان روس کا اور فرعون اور خدیو شاہان مصر کا اور نجاشی شاہان حبش کا اور خاقان شاہان چین کا۔ حدیث میں ہے تبع کو برا نہ کہو وہ مسلمان ہو گیا تھا کہتے ہیں وہ حضرت موسیٰ کے زمانے میں تھا ۱۲ [2] جیسے عاد اور ثمود اور نمرود اور شداد اور فرعون کی قوم والے ۱۲ [3] ان قریش کے کافروں کی طرح وہ بھی اپنے پیغمبروں کو ستانے تھے کٹ حجتیاں کرتے تھے کہتے اگر دنیا ہی میں ہمارے باپ دادے پھر زندہ ہو کر آجائیں تو قیامت سے پہلے قیامت ہو جائے حالانکہ قیامت کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے اس سے پہلے یہ کیوں کر زندہ ہو سکتے ہیں ۱۲ [1] جیسے ثمود اور لوط کی بستیاں ۱۲

أَخْرَجَتْكَ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ (پارہ ۲۶ سورۃ محمد رکوع ۲)

کسی نے اُن کی مدد نہ کی لہ

(پارہ ۲۶ سورۂ محمد رکوع ۲)

أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ ۝ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا فَأَنبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ۝ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۖ وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ ۝ (پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۱)

کیا ان کافروں نے (اتنا بڑا آسمان نہیں دیکھا جو ان کے اوپر ہے ہم نے اس کو کس خوبی سے بنایا اور اس کو کیسا آراستہ کیا اور اس میں کہیں درز نہیں اور زمین کو ہم نے (فرش کی طرح) پھیلایا اور اس میں بھاری بھرکم پہاڑ ڈالے اور سب قسم کی خوشنما و رونق دار چیزیں اس میں اگائیں لہ اس لئے کہ جو بندہ ہماری طرف رجوع ہونے والا ہے وہ اُن کو دیکھے اور (ہماری قدرت) سمجھے اور ہم نے برکت والا پانی آسمان سے اتارا اُس سے بندوں کے کھانے کے لئے باغ اگائے اور اناج کے کھیت اور لمبے لمبے کھجور کے درخت جن کی گیلیں (خوشے) گتھی ہوئی ہیں اور اسی پانی سے ہم نے مری ہوئی (اجاڑ) بستی کو زندہ کیا اسی طرح (لوگ بھی قبروں سے) نکل اُٹھیں گے لہ

(پارہ ۲۶ سورۂ ق رکوع ۱)

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۳)

اور ہم نے اُن (مکہ کے) کافروں سے پہلے کتنی قومیں تباہ کر دیں جو بل بوتے میں ان سے (کہیں) بڑھ کر تھیں (ہمارا عذاب اترتے وقت) وہ لوگ شہروں کو چھانتے پھرے (موت سے بھاگتے پھرے) کہیں اُن کو پناہ ملی لہ جو شخص عقل رکھتا ہے یا کان لگا کر دل سے سنتا ہے اس کے لئے تو ان (قصوں) میں پوری نصیحت ہے لہ

(پارہ ۲۶ سورۂ ق رکوع ۳)

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ۝ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ الذاریت رکوع ۱)

اور جو لوگ (اللہ تعالیٰ پر) یقین رکھتے ہیں اُن کے لئے زمین میں (بہت سی) نشانیاں ہیں لہ اور خود تم میں کیا تم (غور سے) نہیں دیکھتے لہ اور آسمان ہی میں تمہاری روزی ہے لہ اور جس چیز کا تم سے وعدہ ہے لہ

(پارہ ۲۶ سورۂ ذاریت رکوع ۱)

لہ بستیوں سے مراد بستی والے ہیں جیسے عاد اور ثمود وغیرہ مطلب یہ ہے کہ ان قریش کے کافروں کی کیا ہستی ہے اللہ تعالیٰ نے ان سے کہیں بل بوتے میں بڑھ چڑھ کر بستی والوں کو دم بھر میں غارت کر دیا ہے ۱۲ لہ پھل پھول غلہ ترکاری وغیرہ ۱۲ لہ یہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے تعجب کو رفع کیا جو وہ حشر کی نسبت کرتے تھے کہ ایک شہر مردہ ہوتا ہے جہاں سبزی کا نام نہیں ہوتا پھر پانی پڑتے ہی سارا تختہ زمردین بنجاتا ہے ایسی ہی اگر وہ زندگی کا پانی برسا کر مردوں کو بھی جلا دے تو کون سی تعجب کی بات ہے ۱۲ لہ مگر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کہاں پناہ مل سکتی ہے جہاں گئے وہیں ہلاک ہوئے ۱۲ لہ وہ تو سمجھ جائے گا اگر ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہ مانیں گے تو اگلی امتوں کی طرح ہم بھی تباہ ہوں گے ۱۲ لہ جن کو دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتے ہیں اور یقین پر یقین بڑھتا ہے ۱۲ لہ آدمی ایک چھوٹا مجموعہ ہے بڑی دنیا کا دنیا کی سب چیزیں اس کے اندر موجود ہیں پانی اور ہوا اور آگ اور مٹی۔ آدمی کا معدہ ایک چکی ہے جو رات دن گھوم رہی ہے اندر چھلنی بھی ہے جس میں سے غذا چھن کر جگر میں جاتی ہے اور چھاننے والی اور دفع کرنے والی اور کھینچنے والی اور صاف کرنے والی کلیں اس کے جسم میں چل رہی ہیں اور اتنی باریک باریک نلیاں ہیں جو بغیر خوردبین ان کا جوف نظر ہی نہیں آتا ہے زیادہ باریک آنکھ کے طبقے اور جھلیاں ہیں جو ایسی لطافت کے ساتھ بنائی گئی ہیں کہ اگر ذرا سا بھی صدمہ پہنچ جاتا ہے تو بینائی میں فتور آ جاتا ہے فسبحان الخالق البدیع ۱۲ لہ وہیں سے پانی برستا ہے تو غلہ پیدا ہوتا ہے ۱۲ لہ یعنی بہشت اور دوزخ ثواب اور عذاب ۱۲

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

(پارہ ۲۷ سورۃ القمر رکوع ۳)

اور ہم (تم سے پہلے) تمہاری ذات والوں (کافروں) کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے نصیحت لینے والا[1]

(پارہ ۲۷ سورۂ قمر رکوع ۳)

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع ۱)

سورج اور چاند حساب سے گھوم رہے ہیں[2] اور بیل اور درخت (یا تارے اور درخت) دونوں (اُسی کو) سجدہ کر رہے ہیں[3] اور اُسی نے آسمان کو اونچا کیا اور ترازو کو نیچا کیا[4] (زمین پر رکھا)

(پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۱)

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝

(پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۱)

اور اُسی نے زمین کو خلقت کے (فائدے) کے لئے بچھایا اُس میں (ہر قسم کے) میوے ہیں اور غلاف چڑھے ہوئے کھجور اور (طرح طرح کے) اناج بھوسے اور دانے والے[5]

(پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۱)

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع ۱)

اُسی نے دو دریا میٹھے اور کھاری چھوڑ دئے ہیں دونوں (دیکھنے میں) ملکر چلتے ہیں (پر سکتے نہیں) ان کے بیچ میں ایک آڑ ہے ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتے[6] دونوں (دریاؤں) میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں[7] اور جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح ہیں اُسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں

(پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۱)

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

(پارہ ۲۸ سورۃ التغابن رکوع ۱)

(لوگو) کیا تم کو اگلے کافروں کی خبر نہیں پہنچی (اُنہوں نے بُرے کام کئے) پھر اپنے کام کا وبال چکھا (دنیا میں مصیبت ہوئی) اور آخرت میں الگ اُن کو تکلیف کا عذاب ہوگا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اُن کے پیغمبر ان کے پاس نشانیاں لے کر آتے رہے اور یہ لوگ یوں کہتے رہے کیا (ہم جیسے) آدمی ہم کو راہ بتانے لگے[8] آخر انہوں نے (کسی طرح) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کی کچھ پرواہ نہ کی (کہ خواہ مخواہ وہ ایمان لائیں) اور اللہ بے پرواہ ہے خوبیوں والا[9]

(پارہ ۲۸ سورۂ تغابن رکوع ۱)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا

اور کتنی بستیاں ایسی گذر چکی ہیں جنہوں نے (یعنی وہاں کے رہنے والوں نے) اپنے پروردگار اور اس کے پیغمبروں کے حکم کو

---

[1] جو ان اگلے کافروں کی تباہی سے عبرت لے ۱۲ [2] اپنے معین وقت پر دورہ کرتے ہیں ایک پلک بھی کبھی آگے پیچھے نہیں چلتے یہ سارا حساب اور شمار اوقات کا چاند اور سورج کی وجہ سے ہے ۱۲ [3] اس کے حکم کے تابع ہیں اس کی بارگاہ میں سربسجود ہیں ۱۲ [4] ترازو سے مراد عدل و انصاف ہے زمین پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ زمین والوں کو عدل اور انصاف کرنے کا حکم دیا ہے ۱۲ [5] بھوسا جانوروں کی غذا ہے اور دانہ آدمیوں کی ۱۲ [6] سورۂ فرقان میں اس کی تفسیر گذر چکی ہے مراد بحر روم اور بحر فارس ہے بعضوں نے کہا زمین کے اوپر کا سمندر اور نیچے کا سمندر مراد ہے اوپر کا تو کھاری اور زمین کے اندر کا میٹھا بیچ میں اللہ تعالیٰ نے آڑ رکھی ہے یہ خدا کی قدرت ہے سمندر کے کنارے زمین میں کنواں کھودو تو اندر سے میٹھا پانی نکلتا ہے ۱۲ [7] حالانکہ موتی اور مونگا کھاری سمندر سے نکلتا ہے مگر جب دونوں کھاری اور میٹھا ایک مقام پر مل گئے ہیں تو گویا دونوں میں سے نکلے ۱۲ [8] انہوں نے خیال کیا کہ پیغمبر آدمی نہیں ہو سکتا فرشتہ ہو یا جن یہ ضرور ہے حالانکہ یہ ان کی نادانی تھی آدمی کو سمجھانے اور راہ پر لانے کے لئے آدمی ہی ہونا ضرور ہے یہاں تک کہ اپنی ہی قوم اور اپنے ہی ملک کا آدمی ہو تو اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے ۱۲ [9] وہ کسی کی عبادت کا محتاج نہیں ۱۲

حِسَابًا شَدِيدًا ۙ وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قف (پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق رکوع ۲)

نہ مانا (سرکشی کی) تو ہم نے سختی سے ان کا حساب لیا (باز پرس کی) اور اُن کو بڑی آفت میں پھنسا دیا (بیماری قحط وغیرہ) آخر اُنہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور اُن کے (بُرے) کام کا انجام یہ ہوا کہ تباہ ہوگئے ان لوگوں کے لئے اللہ نے (قیامت کے دن) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

(پارہ ۲۸ سورۂ طلاق رکوع ۲)

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۱)

اور ہم نے نزدیک والے (یعنی پہلے) آسمان کو چراغوں سے (ستاروں سے) جوبن دی (سجایا) اور ان چراغوں کو شیطانوں کے لئے مار بھی بنایا[1] اور (آخرت میں) ان شیطانوں کے لئے ہم نے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے[2]

(پارہ ۲۹ سورۂ ملک رکوع ۱)

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۲)

اور ان سے (یعنی مکہ کے کافروں سے) پہلے جو کافر گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا پھر میرا عذاب (ان پر) کیسا ہوا کیا انہوں نے اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا وہ ان کے اوپر پر پھیلائے (ہوا میں) پھرتے ہیں اور (کبھی) پر سمیٹ لیتے ہیں اُن کو خدا کے سوا اور کون (ہوا میں) تھامے رہتا ہے بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے[3]

(پارہ ۲۹ سورۂ ملک رکوع ۲)

أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ النوح رکوع ۱)

کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے سات آسمان تہ بہ تہ (ایک کے اوپر ایک) بنائے ہیں۔

(پارہ ۲۹ سورۂ نوح رکوع ۱)

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَىٰ ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ۝ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ القیمۃ رکوع ۲)

کیا وہ (پہلے) منی کا ایک قطرہ نہ تھا پھر (خون کی) پھٹکی ہوا پھر خدا تعالیٰ نے اس کو بنایا اور ٹھیک کیا[4] پھر اس کی دو قسمیں کیں نر اور مادہ کیا جس (خدا) نے یہ سب کیا وہ (قیامت میں) مُردوں کو نہیں جلا سکتا[5]

(پارہ ۲۹ سورۂ قیامہ رکوع ۲)

---

[1] ان میں سے شعلے نکلتے ہیں جو شیطانوں پر پھینکے جاتے ہیں ۱۲ [2] یہ آگ کے شعلے جو آسمان سے برسائے جاتے ہیں یہ دنیا میں ان کی سزا ہے جو بات چرا کرے بھاگنے پر دی جاتی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ [3] اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مچھلی کو پانی سے اور پرندے کو جب وہ پر پھیلا دے ہوا سے ہلکا بنایا ہے اس لئے مچھلی پانی پر تیرتی رہتی ہے اور پرندہ ہوا میں معلق رہتا ہے جب پرندہ اپنے پر سمیٹ لیتا ہے تو ہوا سے بھاری ہو جاتا ہے ہوا اس کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی اس لئے نیچے اُتر آتا ہے۔ انجیل شریف میں ہے دیکھو تمہارا خدا اُن چڑیوں سے بھی غافل نہیں ہے جو بازار میں پیسہ کی دو دو بکتی ہیں کیا تم کو اے نادانو وہ بھلا دیگا ۱۲ [4] اس کے سب اعضاء بنائے اس میں روح پھونکی ۱۲ [5] حدیث میں ہے کہ آپ جب اس آیت پر پہنچتے تو فرماتے سبحانک اللھم وبلی ایک روایت میں یوں ہے سبحانک ربی وبلی ایک روایت میں ہے بلیٰ و انا علی ذلک من الشاھدین۔ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ اس آیت کے بعد ان میں سے کوئی کلمہ کہے گو نماز میں ہو امام کہے در مقتدی کے واسطے ثابت نہیں ۱۲

حِسَابًا شَدِيْدًا لا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق رکوع ۲)

نہ مانا (سرکشی کی) تو ہم نے سختی سے ان کا حساب لیا (بازپرس کی) اور اُن کو بڑی آفت میں پھنسا دیا (بیماری قحط وغیرہ) آخر اُنہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور اُن کے (بُرے) کام کا انجام یہ ہوا کہ تباہ ہوگئے ان لوگوں کے لئے اللہ نے (قیامت کے دن) سخت عذاب تیار کر رکھا ہے

(پارہ ۲۸ سورۂ طلاق رکوع ۲)

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۱)

اور ہم نے نزدیک والے (یعنی پہلے) آسمان کو چراغوں سے (ستاروں سے) جوبن دی (سجایا) اور ان چراغوں کو شیطانوں کے لئے مار بھی بنایا[1] اور (آخرت میں) ان شیطانوں کے لئے ہم نے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے[2]

(پارہ ۲۹ سورۂ ملک رکوع ۱)

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۲)

اور ان سے (یعنے مکہ کے کافروں سے) پہلے جو (کافر) گذر چکے ہیں انہوں نے بھی (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا پھر میرا عذاب (ان پر) کیسا ہوا کیا انہوں نے اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا وہ ان کے اوپر پر پھیلائے (ہوا میں) پھرتے ہیں اور (کبھی) پر سمیٹ لیتے ہیں اُن کو خدا کے سوا اور کون (ہوا میں) تھامے رہتا ہے بے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے[3]

(پارہ ۲۹ سورۂ ملک رکوع ۲)

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ النوح رکوع ۱)

کیا تم نہیں دیکھتے اللہ تعالیٰ نے سات آسمان تہ بتہ (ایک کے اوپر ایک) بنائے ہیں ۔

(پارہ ۲۹ سورۂ نوح رکوع ۱)

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ القیمۃ رکوع ۲)

کیا وہ (پہلے) منی کا ایک قطرہ نہ تھا پھر (خون کی) پھٹکی ہوا پھر (خدا تعالیٰ نے) اس کو بنایا اور ٹھیک کیا[4] پھر اس کی دو قسمیں کیں نر اور مادہ کیا جس (خدا) نے یہ سب کیا وہ (قیامت میں) مُردوں کو نہیں جلا سکتا[5]

(پارہ ۲۹ سورۂ قیامہ رکوع ۲)

---

[1] ان میں سے شعلے نکلتے ہیں جو شیطانوں پر پھینکے جاتے ہیں ۱۲ [2] یہ آگ کے شعلے جو آسمان سے برسائے جاتے ہیں یہ دنیا میں ان کی سزا ہے جو بات چرا کر بھاگنے پر دی جاتی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ [3] اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مچھلی کو پانی سے اور پرندے کو جب وہ پر پھیلا دے ہوا سے ہلکا بنایا ہے اس لئے مچھلی پانی پر تیرتی رہتی ہے اور پرندہ ہوا میں معلق رہتا ہے جب پرندہ اپنے پر سمیٹ لیتا ہے تو ہوا سے بھاری ہو جاتا ہے ہوا اُس کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی اس لئے نیچے اُتر آتا ہے۔ انجیل شریف میں ہے دیکھو تمہارا خدا اُن چڑیوں سے بھی غافل نہیں ہے جو بازار میں پیسہ کی دو دو بکتی ہیں کیا تم کو اے نادانو وہ بھلا دیگا ۱۲ [4] اس کے سب اعضاء بنائے اس میں روح پھونکی ۱۲ [5] حدیث میں ہے کہ آپ جب اس آیت پر پہنچتے تو فرماتے سبحانک اللھم وبلی ایک روایت میں یوں ہے سبحانک ربی وبلی ایک روایت میں ہے بلیٰ وانا علی ذلک من الشاھدین ۔ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ اس آیت کے بعد ان میں سے کوئی کلمہ کہے گو نماز میں ہو امام کہے اور مقتدی کے واسطے ثابت نہیں ۱۲

بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ؕ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۪ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۙ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ

(پارہ ۳۰ سورۃ النّٰزعٰت رکوع ۲)

بعد زمین کو (جو آسمان سے پہلے پیدا ہو چکی تھی) پھیلایا (بچھایا)[1] اس میں سے اس کا چارہ اور پانی نکالا[2] اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا (یہ سب کام) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدہ کے لئے کئے[3]

(پارہ ۳۰ سورۂ نازعات رکوع ۲)

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ (پارہ ۳۰ سورۃ الانشقاق رکوع ۱)

[91] (لوگو) تم کو ایک درجہ سے دوسرے درجے پر چڑھنا ہے[4]

(پارہ ۳۰ سورۂ انشقاق رکوع ۱)

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۫ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۫ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۫ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۫ (پارہ ۳۰ سورۃ الغاشیۃ رکوع ۱)

[92] کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے وہ کیسے (عجیب) بنائے گئے ہیں[5] اور آسمان کو وہ کیسا اونچا رکھا گیا ہے[6] اور پہاڑوں کو وہ کیونکر جمائے گئے (کھڑے کئے گئے) ہیں اور زمین کو وہ کیوں کر بچھائی گئی ہے[7]

(پارہ ۳۰ سورۂ غاشیہ رکوع ۱)

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ (پارہ ۳۰ ۔ سورۃ البلد رکوع ۱)

[93] کیا (وہ ہم کو بھی بھول گیا) ہم نے اس کو دو آنکھیں دیں اور ایک زبان دی اور دو ہونٹ دئے اور اس کو (اچھے اور برے) دونوں رستے دکھلا دئے

(پارہ ۳۰ سورۂ بلد رکوع ۱)

(احادیث)

(ترجمہ احادیث)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ (پارہ ۱ ۔ کِتَابُ الْعِلْمِ ۔ بَابُ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ)

[1] عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر عمر میں ہم کو عشاء کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم نے اس رات کو دیکھا (اسے یاد رکھنا) اب سے سو برس کے بعد جتنے لوگ اس وقت زمین پر ہیں ان میں سے کوئی نہیں رہے گا[8]

(پارہ ۱ ۔ کتاب علم کے بیان میں ۔ باب ۔ رات کو علم کی باتیں کرنا)

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[2] ابو مسعود انصاری صحابیؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند

---

[1] تو زمین کا پھیلانا آسمان کی پیدائش کے بعد ہوا لیکن اس کی پیدائش آسمان سے پہلے ہوئی جیسے سورۂ فصلت میں گذرا ثم استوای الی السّماء مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ سورۂ فصلت میں صاف یہ مذکور ہے کہ زمین میں پہاڑ رکھے اور اس میں کھانے کی چیزیں چاروں میں پیدا کیں پھر آسمان کی طرف چڑھا جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمین کا پھیلانا بھی آسمان کی پیدائش سے پہلے ہو چکا تھا اور صحابہ کے کلام سے بھی یہی نکلتا ہے کہ زمین اتوار یا پیر کو بنائی گئی اور پہاڑ منگل یا چہارشنبہ کو اور آسمان پنجشنبہ کو یا جمعہ کو بنایا گیا تو بہتر یہ ہے کہ اس آیت کا ترجمہ یوں کیا جائے اس کے بعد زمین کا ذکر کر اس کو پھیلایا یا اس کے علاوہ زمین کو پھیلایا ۱۲ [2] زمین پر نہریں اور چشمے بہنے لگے کھانے کے لئے درخت اور میوے اگائے جانوروں کے لئے گھاس نکالی چارہ اگایا ۱۲ [3] اگر زمین ملتی رہتی پہاڑوں کا لنگر نہ دیا جاتا یا اس میں کچھ پیدا نہ ہوتا تو نہ آدمی جیتا نہ جانور ۱۲ [4] ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا پہلے نطفہ تھے پھر پھٹکی ہوئی پھر مضغہ ہوئے پھر زندہ ہوئے پھر مروگے پھر اٹھائے جاؤگے یا بچہ تھے پھر جوان ہوئے پھر بوڑھے ہوئے پھر مروگے اسی طرح وجود اور ہستی کے مرتبوں کو طے کرتے ہوگے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اے محمد تو ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر چڑھے گا شب معراج میں ۱۲ [5] اس کے اعضا عجب طرح کے ہیں گردن نہایت لمبی ہے کانٹے وغیرہ کھا لیتا ہے اس کا دودھ گوشت حلال ہے کام میں آتا ہے دس دس دن تک پیاس میں صبر کرتا ہے ۔ ہاتھی بھی گو عجیب ہے مگر وہ عرب کے ملک میں کار آمد نہ تھا دوسرے اس کا گوشت حرام ہے اس لئے اس کا ذکر نہیں فرمایا ۱۲ [6] اللہ تعالیٰ کی قدرت سے معلق کھڑا ہے اس کے طول عرض کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے زمین سے ہزاروں لاکھوں حصے بڑے تارے اس میں گھوم رہے ہیں ۱۲ [7] اس میں زندے اور مردے اور درندے اور ہر قسم کے حیوانات رہتے ہیں ۱۲ [8] اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ دلیل لی ہے کہ خضرؑ زندہ نہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خضرؑ اب تک زندہ ہیں وہ کہتے ہیں زمین سے مراد عرب کی زمین ہے یا خضرؑ مستثنیٰ ہیں اس حدیث کے موافق سو برس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دیکھنے والا زندہ نہیں رہا سب سے اخیر میں ابو الطفیل عامر بن واثلہ صحابیؓ ایک سو دس سنہ ۱۱۰ ہجری میں انتقال کئے اس حدیث سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپؐ نے عشاء کی نماز کے بعد باتیں کیں اور عربی میں اسی کو سمر کہتے ہیں ۱۲ منہ

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَقُومُوا فَصَلُّوا (پارہ ۴ كِتَابُ الْكُسُوفِ - بَابُ الصَّلٰوةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ)

میں کسی کی موت سے گہن نہیں لگتا وہ دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جب تم گہن دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو[1]

(پارہ ۴ - کتاب کسوف کا بیان - باب سورج گہن کی نماز کا بیان)

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللّٰهَ (پارہ ۴ - كِتَابُ الْكُسُوفِ - بَابُ الصَّلٰوةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ)

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن اُسی روز ہوا جس دن ابراہیم آپ کے صاحبزادے گذر گئے لوگوں نے کہا اُن کی موت سے سورج گہنا گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت اور زندگی سے نہیں گہناتے جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔

(پارہ ۴ - کتاب کسوف کا بیان - باب سورج گہن کی نماز کا بیان)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ (پارہ ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ)

عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں نہ کسی کی موت سے اُن میں گہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی سے جب تم گہن دیکھو تو اللہ کی یاد کرو۔

(پارہ ۱۳ - کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی - باب - سورج اور چاند دونوں حساب سے چلتے ہیں)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

عبداللہ ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپ نے

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گہن کی نماز کا وہی وقت ہے جب گہن لگے خواہ وہ کسی وقت ہو اور حنفیوں نے اوقات مکروہہ کو مستثنیٰ کیا ہے اور امام احمد سے بھی مشہور روایت یہی ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کا وقت سورج کے نکلنے سے آفتاب کے ڈھلنے تک ہے اور اہل حدیث نے اول مذہب کو اختیار کیا ہے اور وہی راجح ہے ۱۲ منہ

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ
قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا
طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ
دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ
الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ
الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ
الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ
اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ
ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ
شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ
فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ
مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِّنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا
وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ
اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ

(گہن کی) نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی - آپ بڑی
دیر تک کھڑے رہے جتنی دیر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر
رکوع کیا وہ بھی لمبا (جتنی دیر میں سو آیتیں پڑھی جاتی ہیں) پھر رکوع
سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے [1] مگر یہ قیام
پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا (جتنی
دیر میں اسی آیتیں پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے رکوع سے
کم پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے
کیے) پھر کھڑے ہوئے دیر تک کھڑے رہے
(جتنی دیر میں سورۂ نساء پڑھی جاتی ہے) مگر اگلے
قیام سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا (جتنی دیر
میں ستر آیتیں پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے رکوع سے
کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے (قرأت
کرتے رہے جتنی دیر میں سورۂ مائدہ پڑھی جاتی ہے)
مگر اگلے قیام سے کم پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا
(پچاس آیتوں کے موافق) مگر اگلے رکوع سے
کم پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے دو سجدے کیے
پھر نماز سے فارغ ہوئے اس وقت سورج روشن
ہو چکا تھا (گہن کھل گیا تھا) پھر فرمایا (دیکھو) سورج
اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کے مرنے
جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا (جیسے عرب کے جاہل
سمجھتے تھے) جب تم یہ گہن دیکھو تو اللہ کی یاد کرو
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا آپ[2]
اسی جگہ جیسے کسی چیز کو لے لینے لگے پھر کیا دیکھتے
ہیں کہ آپ پیچھے سرک رہے ہیں (وہ کیا بات
تھی) آپ نے فرمایا میں نے بہشت دیکھی یا
مجھ کو بہشت دکھلائی گئی (یعنی اس کا
ایک ٹکڑا) تو میں[3] اس کا ایک
خوشہ لینے لگا اگر میں اس کو لے لیتا
تو جب تک دنیا قائم ہے
تم اس میں سے کھاتے رہتے[4]
اور میں (پیچھے جو ہٹا تو میں) نے
دوزخ دیکھی میں نے آج (دوزخ)
کی طرح کوئی ڈراؤنی چیز نہیں دیکھی
میں نے دیکھا اس میں عورتیں
بہت ہیں لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ اس کی وجہ کیا ہے

[1] قرأت کرتے رہے جتنی دیر میں سورۂ آل عمران پڑھی ۱۲ منہ [2] عین نماز میں ۱۲ [3] آگے بڑھ کر ۱۲ [4] دوسری رکعت کے جب دوسرے قیام میں تھا اس کے میوے کا ۱۲ [5] وہ فنا نہ ہوتا کیونکہ بہشت کی سب نعمتیں ہمیشہ قائم رہیں گی ۱۲ منہ

قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ (پارہ ۲۱۔ كِتَابُ النِّكَاحِ۔ بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ فِيهِ)

آپ نے فرمایا یہی کفر لوگوں نے عرض کیا کیا اللہ کا کفر (انکار) آپ نے فرمایا نہیں خاوند کا کفر (اسکی ناشکری) احسان نہ ماننا عورت کا یہ حال ہے اگر تو عمر بھر اس کے ساتھ احسان کرتا رہے پھر ایک بات (اپنی مرضی کے خلاف دیکھے) تو کیا کہنے لگتی ہے (اوئی نوج) کبھی مجھ کو تم سے کوئی چین نہیں پہنچا (پچھلے سارے احسان فراموش کرجاتی ہے)[1]

(پارہ ۲۱۔ کتاب نکاح کے بیان میں۔ باب عشیر کی ناشکری کی سزا عشیر خاوند کو کہتے ہیں عشیر شریک یعنی ساجھی کو بھی کہتے ہیں یہ معاشرت سے نکلا ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ (پارہ ۲۹۔ كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بَابُ الْاِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرتؐ سے آپ نے فرمایا جس بات کا ذکر میں تم سے نہ کروں وہ مجھ سے نہ پوچھو (یعنی بلاضرورت سوالات نہ کرو) اس لئے کہ اگلی امتیں اسی (بیفائدہ) پوچھنے اور اپنے پیغمبروں پر اختلاف کرنے کی وجہ سے تباہ ہو چکی ہیں جب کسی کام سے تم کو منع کردوں تو اس سے بچے رہو اور جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس کو بجا لاؤ[2]

(پارہ ۲۹ کتاب قرآن اور حدیث کی پیروی کرنے کے بیان میں۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنا)

اَلْمَلٰٓئِكَةُ (۱۱)

گیارہواں باب فرشتوں کا بیان

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ

(اے محمدؐ) کہدے جو کوئی جبریل (فرشتے) کا دشمن ہو تو یہ اس کی بیوقوفی ہے دشمنی کی کوئی وجہ نہیں) اس نے تو خدا کے حکم سے قرآن کو تیرے دل پر اتارا ہے وہ اگلی کتابوں کو سچا بتاتا ہے اور مسلمانوں کو ٹھیک رستہ سوجھاتا ہے اور خوشخبری[3] دیتا ہے[4] جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے اور بہشت دوزخ کا آپ کو دکھلایا جانا حقیقۃً تھا اُسی آنکھ سے یعنی اس کا ایک ٹکڑا کیونکہ ساری بہشت اور دوزخ تو زمین و آسمان کے اندر بھی نہیں سماسکتی مسجد کے کونے میں کیونکر سمائے گی ۱۲ منہ [2] اور جتنے ہو سکے تو مواخذہ نہ ہوگا مثلاً کوئی گناہ کے کام پر مجبور کیا گیا یا حلق میں نوالہ اٹک گیا پانی نہیں ہے تو شراب سے اُتار لیا ۱۲ منہ [3] یہودیوں میں سے عبداللہ بن صوریا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت عمرؓ سے پوچھا یہ وحی کونسا فرشتہ لاتا ہے اُنہوں نے کہا جبرئیل اس نے کہا وہ تو ہمارا دشمن ہے ہمیشہ عذاب لایا کیا اور کئی بار ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب کر گیا اگر میکائیل ہوتا تو ہم مان لیتے اس پر یہ آیت اُتری کہ جبرئیل سے کیا دشمنی فرشتے کوئی کام اللہ تعالیٰ کے بے حکم نہیں کرتے اور جبرئیل نے کیا کیا قرآن اُتارا اس میں خود تمہاری کتابوں کی تصدیق اور ہدایت اور خوشخبری ہے ۱۲ [4] جبرئیل اور میکائیل سریانی لفظ ہیں جبر اور میک بندے کو کہتے ہیں اور ایل اللہ کو یعنی اللہ کا بندہ ۱۲

وَجِبْرِيلَ وَمِيكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

(پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۲)

دشمن ہو تو اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے [1]

(پارہ ۱۔ سورۂ بقرہ رکوع ۱۲)

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ (پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۸)

اور تم پر چوکیدار (فرشتے) مقرر کرتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی جان اٹھا لیتے ہیں اور وہ (حکم میں) کوتاہی نہیں کرتے [2]

(پارہ ۷ سورۂ انعام رکوع ۸)

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝ (پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۴)

جو لوگ تیرے مالک کے پاس ہیں [3] وہ اس کے پوجے (بندگی) سے سر نہیں پھیرتے اور اس کی پاکی بولتے رہتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

(پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۴)

اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۳)

اور ہمارے فرشتے تمہاری چالیں سب لکھتے جاتے ہیں [4]

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۳)

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۲)

آدمی کے ساتھ آگے اور پیچھے باری باری سے فرشتے لگے رہتے ہیں جو خدا کے حکم سے اس کو بچاتے ہیں۔

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۲)

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ الحجر رکوع ۱)

فرشتوں کو تو ہم عذاب کے ساتھ اتارتے ہیں [5] اور (اگر فرشتے اتریں) اس وقت اُن کو مہلت نہ ملے گی [6]

(پارہ ۱۴ سورۂ حجر رکوع ۱)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۶)

اور آسمان اور زمین میں جتنے جاندار ہیں اور فرشتے سب اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ اس کی عبادت سے غرور نہیں کرتے وہ (یعنی فرشتے) اوپر کی طرف سے اپنے مالک سے ڈرتے ہیں [7] اور اُن کو جو حکم ہوتا ہے وہ بجا لاتے ہیں۔

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۶)

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ (پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۴)

اور (اے فرشتو ہمارے پیغمبر سے کہدو) ہم نہیں اترتے مگر تیرے مالک کے حکم سے [8]

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم رکوع ۴)

[1] مراد کل لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کلام کا انکار کرتے ہیں یا یہود ۱۲ [2] حکم پر ہر ایک کی جان قبض کرتے ہیں نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد ۱۲ [3] یعنی فرشتے جو اس کے عرش کے قریب ہیں ۱۲ [4] مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لینے کے لئے ایک آفت جیسے قحط یا بیماری بھیجتا ہے اس وقت لوگ گڑگڑاتے ہیں عاجزی کرتے ہیں تو وہ آفت جا کر نعمت آتی ہے۔ مثلاً ارزانی آب و ہوا کی صحت جن کی قسمت میں ایمان نہیں ہے وہ اس نعمت کو زمانہ کی گردش کا معمولی اثر سمجھتے ہیں اور کسی طرح بھی اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوتے بلکہ اور زیادہ شرارت پر مستعد ہوتے ہیں اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں دینداروں سے ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں چالیں چلتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُن کی چال کچھ کام نہیں آنے کی اللہ تعالیٰ کی چال بہت کڑی ہے [5] یا جب چکوتا کسی کام کا اخیر فیصلہ کرنا منظور ہوتا ہے ۱۲ [6] کیونکہ وہ اُن کے اوپر اپنے عرش پر ہے ۱۲ [7] جب اس کا حکم ہوتا ہے تو زمین پر اترتے ہیں بن حکم نہیں آسکتے ہوا یہ کہ جب کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا قصہ پوچھا تو وحی اترنے میں دیر لگی ۱۲ [8] بلکہ فوراً ہلاک ہوں گے ۱۲

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۞ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۞

(پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

اور جو خود اس کے پاس ہیں (یعنے فرشتے) اس کے پوجنے میں شیخی نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں رات اور دن تسبیح کرتے ہیں اور سست نہیں ہوتے[۱]

(پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء رکوع ۲)

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۞ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۞ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

بلکہ سرفراز بندے ہیں (جن کو اس نے عزت دی ہے) وہ اس کے سامنے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے اور وہ اس کے حکم پر چلتے ہیں۔

(پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء رکوع ۲)

وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۞ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۞ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

اور وہ (فرشتے) کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر جس کے لئے خدا کی مرضی ہوئے[۱] اور وہ اُس کی ہیبت سے کانپ رہے ہیں[۲] اور اُن میں سے جو کہے میں اللہ کے سوا بندگی کے لائق ہوں[۳] تو اس کو ہم جہنم میں سزا دیں گے اور شریروں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

(پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء رکوع ۲)

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ (پارہ ۲۲ سورۃ الفاطر رکوع ۱)

فرشتوں کو پیغام پہنچانے کے لئے مقرر کیا جن کے دو دو اور تین تین چار چار بازو ہیں وہ جتنے چاہے (فرشتوں میں) اور (بازو) زیادہ پیدا کر سکتا ہے[۳]

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۱)

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۞

(پارہ ۲۳ سورۃ والصّٰفّٰت رکوع ۵)

یا ہم نے فرشتوں کو عورت ذات بنایا اور وہ دیکھ رہے تھے۔

(پارہ ۲۳ سورہ والصّٰفّٰت رکوع ۵)

وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۞ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۞

(پارہ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت رکوع ۵)

اور ہم تو صف[۴] باندھے رہتے ہیں اور ہم (خدا کی) خوبی بیان کرتے رہتے ہیں[۵]

(پارہ ۲۳ سورہ والصّٰفّٰت رکوع ۵)

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

اور (اے پیغمبر تو اس دن) فرشتوں کو دیکھے گا عرش کے گرد گھیرا باندھے کھڑے ہیں اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں[۶] اور لوگوں کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کر دیا جائیگا اور ہر طرف سے یہی کہا جائے گا[۸] اصل تعریف اللہ ہی کو سزاوار

[۱] یعنی وہ چاہے کہ اس کی سفارش کریں تو اس وقت اس کی سفارش کرتے ہیں مراد اہل توحید ہیں جو لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن فرشتے اُن کی سفارش کریں گے ۱۲ [۲] یا اس کے جلال سے ڈر رہے ہیں ۱۲ [۳] جیسے حدیث میں ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں حضرت جبرئیل کو دیکھا اُن کے چھ سو بازو تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں فرشتے ہوں یا اور کوئی جو چاہے وہ بڑھا سکتا ہے ۱۲ [۴] اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے صف ۱۲ [۵] یا نماز پڑھتے رہتے ہیں ۱۲ [۶] فرشتوں کی غذا یہی ہے ۱۲ [۷] کچھ بہشت میں جائیں گے کچھ دوزخ میں ۱۲ [۸] فرشتے کہیں گے یا مومنین ۱۲
[۹] تسبیح اُن کے لئے ایسی ہے جیسے آدمی کے لئے غذا فرق یہ ہے کہ آدمی ہر وقت غذا نہیں کھا سکتا وہ برابر اپنی غذا کھاتے رہتے ہیں [۱۰] یہ بالفرض فرمایا کیوں کہ فرشتے تو کیا شیطان بھی خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا ۱۲۔

الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ الزمر رکوع ۸)

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ

(پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۱)

فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْــَٔمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۴ سورۃ حٰمٓ السجدۃ رکوع ۵)

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۱)

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْــَٔلُوْنَ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۲)

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ ق رکوع ۲)

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۱)

ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

(پارہ ۲۴ سورہ زمر رکوع ۸)

جو[۱۷] (فرشتے) عرش کو اٹھا رہے ہیں اور جو (فرشتے) عرش کے گرد ہیں وہ اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کرتے ہیں[۱] اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں[۲]

(پارہ ۲۴ سورہ مؤمن رکوع ۱)

تو[۱۸] خدا کے پاس جو فرشتے ہیں وہ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور وہ (کبھی) تھکتے ہی نہیں[۳]

(پارہ ۲۴ سورہ حم سجدہ رکوع ۵)

قریب[۱۹] ہے کہ آسمان (اُس کی ہیبت اور جلال کی وجہ سے) اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے (اس حال میں ہیں کہ) اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لئے (جو ایماندار ہیں) بخشش کی دعا کر رہے ہیں سُن رہے بے شک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ رکوع ۱)

اور[۱۹] ان کافروں نے فرشتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں عورت ذات ٹھہرایا کوئی ان سے پوچھے) کیا جس وقت فرشتے پیدا ہوئے اس وقت یہ لوگ موجود تھے[۴] خیر اُن کی بات لکھی جائیگی اور اُن سے پرسش ہوگی[۵]

(پارہ ۲۵ سورہ زخرف رکوع ۲)

جب[۲۰] وہ لکھ لینے والے (فرشتے) داہنی اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے لکھتے جاتے ہیں[۶] منہ سے بات نکالنے کی دیر ہے اُس کے پاس ایک فرشتہ تیار ہے جو راہ دیکھ رہا ہے[۷]

(پارہ ۲۶ سورہ ق رکوع ۲)

اس[۲۱] کو بڑے زور والے (فرشتے جبریل) نے سکھائی[۸]

(پارہ ۲۷ سورہ نجم رکوع ۱)

---

[۱] سبحان اللہ وبحمدہ کہتے رہتے ہیں ۱۲ [۲] عرش کے اٹھانے والے چار فرشتے ہیں قیامت کے دن چار اور شریک ہونگے آٹھ ہو جائیں گے ۱۲ [۳] اکتاتے ہی نہیں کیونکہ تسبیح اور تقدیس الٰہی فرشتوں کی زندگی ہے جیسے سوا ہم لوگوں کی زندگی ہے ۱۲ [۴] انہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ فرشتے عورت ذات پیدا ہوئے ۱۲ [۵] تم نے کیا سمجھ کر یہ کہا تھا کہ فرشتے عورت ذات ہیں ۱۲ [۶] ایک نیکیاں لکھ لیتا ہے دوسرا برائیاں مراد کراماً کاتبین فرشتے ہیں مجاہد نے کہا ہر آدمی پر دو فرشتے معین ہیں اس کی زبان ان کا قلم ہے اور اس کا تھوک ان کی سیاہی ہے حالانکہ یہ دو فرشتے ہر آدمی پر مقرر ہیں مگر اللہ تعالیٰ کو ان کی بھی کوئی احتیاج نہیں ہے وہ خود ہر آدمی سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اس کے تمام کام بلکہ دل کے خیالات تک اس کو معلوم ہیں ۱۲ [۷] ادھر بات منہ سے نکالی اُدھر اس نے لکھ لی ۱۲ [۸] بعضوں نے کہا بڑے زور والے سے پروردگار مراد ہے ۱۲

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ٥

(پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۲)

۲۲ آسمان کے فرشتے تو کتنے ایسے ہیں کہ اُن کی سفارش کچھ کام نہیں آ سکتی مگر ہاں اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے حکم دے اور اُس کی مرضی ہو تو یہ اور بات ہے[1]

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم رکوع ۲)

وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ٥

(پارہ ۲۸ سورۃ التحریم رکوع ۱)

۲۳ اور اگر تم دونوں (ایک دوسرے کی مددگار بن کر) پیغمبر پر زور ڈالنا چاہو گی تو یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ اور جبرئیل اور نیک مسلمان (سب) پیغمبر کے حمایتی ہیں[2] اور فرشتے الگ اُن کے سوا مدد کو حاضر ہیں

(پارہ ۲۸ سورۂ تحریم رکوع ۱)

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ٥ (پارہ ۲۸ سورۃ التحریم رکوع ۱)

۲۴ وہاں ایسے فرشتے تعینات ہیں جو اکھڑ بے رحم ہیں اللہ تعالیٰ جو اُن کو حکم دے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے وہ (فوراً) بجا لاتے

(پارہ ۲۸ سورۂ تحریم رکوع ۱)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۗ (پارہ ۳۰ سورۃ التکویر رکوع ۱)

۲۵ بے شک یہ قرآن عزت والے زور والے پیغمبر کا پہنچایا ہوا ہے تخت والے خداوند کے پاس اس کا بڑا درجہ ہے[3] وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے[4] امانت دار ہے[5] (پارہ ۳۰ سورۂ تکویر رکوع ۱)

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ٥ (پارہ ۳۰ سورۃ الانفطار رکوع ۱)

۲۶ حالانکہ تم پر (ہمارے) چوکیدار تعینات ہیں۔ عزت دار لکھنے والے (فرشتے) جو تم کرتے ہو اُن کو خبر ہے[6]

(پارہ ۳۰ سورۂ انفطار رکوع ۱)

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۗ (پارہ ۳۰ سورۃ الطارق رکوع ۱)

۲۷ ہر شخص پر (ہماری طرف سے) ایک نگہبان (فرشتہ) مقرر ہے[7]

(پارہ ۳۰ سورۂ طارق رکوع ۱)

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ (پارہ ۳۰ سورۃ العلق رکوع ۱)

۲۸ ہم بھی اب اپنے سخت جلاد فرشتوں کو (اس کی سزا دینے کے لئے) بلائیں گے

(پارہ ۳۰ سورۂ علق رکوع ۱)

---

[1] اس صورت میں ان کی سفارش کچھ فائدہ دے گی جب آسمان کے فرشتوں کا یہ حال ہو کہ خدا کے حکم اور مرضی کے بغیر اُن کی سفارش کچھ کام نہیں آ سکتی حالانکہ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے مقرب اور عزت والے بندے ہیں تو تمہاری یہ بے حقیقت دیوتا کیا خاک سفارش کر سکتے ہیں ۱۲ [2] بریدہ رض نے کہا نیک مسلمان سے ابوبکر رض اور عمر رض مراد ہیں۔ ابن مسعود رض نے بھی ایسا ہی کہا اسما بنت عمیس رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک مسلمان سے علی رض مراد ہیں۔ ابن عباس رض نے کہا میں نے حضرت عمر رض سے پوچھا وہ دونوں بیبیاں کونسی ہیں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم دونوں پیغمبر پر زور ڈالنا چاہو گی انہوں نے کہا عائشہ رض اور حفصہ رض حضرت عمر نے ایک بار اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ رض کو خوب دھمکایا اور فرمایا تو عائشہ رض کی برابری نہ کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مت ستا تجھے جو درکار ہو مجھ سے مانگ ایک بار آنحضرت ص کو آپ کی بیبیوں نے بہت ستایا تھا آپ رنجیدہ بیٹھے تھے حضرت عمر رض آپ پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ اپنی بی بی کا نام لیا وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے تو میں اس کی گردن ناپتا ہوں یہ سن کر حضرت ص ہنس دئیے آپ کا رنج جاتا رہا ۱۲ [3] ستر پردوں میں وہ بے اذن چلے جاتے ہیں ۱۲ [4] فرشتے اُس کی اطاعت کرتے ہیں ۱۲ [5] جو اس کے افعال اور اقوال سب لکھتا ہے [6] بعضوں نے کہا وہ فرشتہ مراد ہے جو ہر ایک آدمی پر حفاظت کے لئے مقرر ہے شیطانوں اور جن اور سب آفتوں سے اس کو بچاتا رہتا ہے ۱۲ [7] حسن نے کہا اللہ نے ایمان والوں پر حضرت جبرئیل کی اطاعت لازم کر دی جیسے زمین والوں پر حضرت محمدؐ کی ۱۲

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا (پارہ ۳۰ سورۃ القدر رکوع ۱)

(احادیث)

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا (پارہ ۱ - بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ

اُس شب میں فرشتے اور جبریل اپنے مالک کے حکم سے ہر کام پر اُترتے ہیں[۱]
(پارہ ۳۰ سورۃ قدر رکوع ۱) (ترجمہ احادیث)

روایت[۱] ہے حضرت ام المومنین عائشہ راضی ہو ان سے اللہ کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور کہا یا رسول اللہ (بتلائیے) آپ پر وحی کیسے آتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو ایسے آتی ہے[۲] جیسے گھنٹے کا جھنکار اور یہ وحی مجھ پر بہت سخت گذرتی ہے پھر جب فرشتے کا کہا مجھ کو یاد ہو جاتا ہے تو یہ موقوف ہو جاتی ہے اور کبھی فرشتہ مرد کی صورت بن کر میرے پاس آتا ہے مجھ سے بات کرتا ہے میں اُس کا کہا یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہ رض نے کہا میں نے آنحضرت ص کو دیکھا کڑکڑاتے جاڑے کے دن آپ پر وحی اترتی پھر موقوف ہو جاتی اور آپ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ نکلتا

(پارہ ۱ - باب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی)

جابر[۲] بن عبداللہ انصاری رض سے روایت ہے بیان کیا وہ وحی بند رہنے کا تذکرہ کرتے تھے۔ اُنہوں نے آنحضرت ص سے یوں نقل کیا آپ نے فرمایا میں ایکبار (رستے میں) جا رہا تھا اتنے میں میں نے آسمان سے ایک آواز سنی آنکھ اُٹھا کر اوپر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے میں یہ دیکھ کر ڈر گیا (اپنے گھر کو) لوٹا میں نے (گھر والوں) سے کہا مجھ کو کپڑا اُڑھاؤ کپڑا اُڑھادو

[۱] اور اس کا انتظام کرتے ہیں روح سے حضرت جبریل مراد ہیں کعب احبار نے کہا اس شب میں اتنے فرشتے اترتے ہیں کہ زمین کا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہتا جہاں کوئی فرشتہ نہ ہو اور مومنوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور جبریل مومنوں سے مصافحہ کرتے ہیں اُن کے مصافحہ کی یہ نشانی ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جائیں آنکھوں سے آنسو نکلیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ کنکریوں کے شمار سے زیادہ فرشتے اس شب میں اُترتے ہیں ۱۲ [۲] وحی کی اور صورتیں بھی لکھی ہیں جیسے خواب میں بتلانا جس کا ذکر آگے کی حدیث میں آئے گا یا حضرت جبریل کا اپنی اصلی صورت میں نمود ہونا یا اللہ جل جلالہ کا پردے کی آڑ سے خود بات کرنا گھنٹی کی سی آواز جس وحی میں ہوتی وہ آپ پر بہت سخت ہوتی تھی سختی سے مقصود آپ کا درجہ بڑھانا تھا اور آخرت کا ثواب عبادت میں جتنی زیادہ تکلیف ہو اتنا ہی زیادہ ثواب ہے ۱۲ منہ

زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي (پارہ ۱ باب ۱۔ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ .... ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ (پارہ ۱۔ كِتَابُ الْاِيْمَانِ۔ بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

(پارہ ۱۔ باب ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا (ایسا ہوا) ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سامنے بیٹھے ہوئے تھے ..... پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کو پھر (میرے سامنے) لاؤ (لوگ گئے) تو وہاں کسی کو نہیں دیکھا[1] تب آپ نے فرمایا وہ جبرئیل تھے لوگوں کو اُن کا دین سکھانے آئے تھے۔ امام بخاریؒ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب باتوں کو (دین کہہ دیا) ایمان میں شریک کر دیا

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں۔ باب جبرئیلؑ کا آنحضرت صلعم سے پوچھنا ایمان کیا ہے۔ اسلام کیا ہے۔ احسان کیا ہے۔ قیامت جانتے ہو کب آئے گی)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز[2] نے ایک دن (عصر کی نماز میں) دیر کی (اتنی کہ مستحب وقت گذر گیا) تو عروہ بن زبیرؓ ان کے پاس پہنچے اور ان سے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ رضؓ نے ایک دن عراق کے[3] ملک میں نماز میں دیر کی تو ابو مسعود انصاری (صحابی) عقبہ بن عمرو ان کے پاس گئے اور کہنے لگے مغیرہ یہ تم کیا کرتے ہو کیا تم کو معلوم نہیں کہ (معراج کی صبح کو) حضرت جبرئیل علیہ السلام (نماز سکھانے کے لئے) اترے۔ انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی تھی

[1] وہ فرشتے تھے ایک ہی ایکا غائب ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اُن کو اس وقت پہچانا جب وہ پیٹھ موڑ کر چل دئے جیسے دوسری روایت میں ہے ۱۲ منہ

[2] جو ولید بن عبد الملک بن مروان کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے اور بنی امیہ کے تمام حکام میں ایک ہی عادل اور متبع سنت تھے ۱۲ منہ [3] عراق عرب کے اس ملک کو کہتے ہیں جس کا طول عبادان سے موصل تک اور عرض قادسیہ سے حلوان تک ہے مغیرہؓ معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہاں کے حاکم تھے ۱۲ منہ اللھم اغفرلی ولوالدی [4] یعنی پانچوں نمازیں حضرت جبرئیلؑ نے پڑھ کر دکھلائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ کے بعد پڑھیں کسی نماز میں دیر نہیں کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام امام تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی تھے تو مطلب یہ ہوگا کہ نماز کا ہر جز آپ نے حضرت جبرئیلؑ کے بعد ادا کیا جیسے مقتدی اپنے امام کے بعد ادا کرتا ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ فَقَالَ

عُمَرُ لِعُرْوَةَ اعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ اَوَ اِنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ

اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ

قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ

وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ (پارہ ۳ - كِتَابُ مَوَاقِيْتِ

الصَّلٰوةِ - بَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَفَضْلِهَا)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ...... وَتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ

وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

(پارہ ۳ - كِتَابُ الْاَذَانِ - بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ

مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

(پارہ ۳ - كِتَابُ الْاَذَانِ - بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ)

پھر جبریل ؑ نے کہا مجھکو ایسا ہی حکم ہوا (یعنی ان وقتوں میں نماز پڑھنے کا) عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے کہا ذرا سمجھ لو تم جو حدیث بیان کرتے کیا جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نماز کے وقت مقرر کئے[1] عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے ایسے ہی روایت کرتے تھے عروہ نے کہا[2] پھر اس کو جانے دو) مجھ سے حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب دھوپ اُن کے حجرے ہی میں رہتی ابھی اوپر نہ چڑھتی[3]

(پارہ ۳ - کتاب نماز کے وقتوں کا بیان - باب نماز کے وقت اور ان کی فضیلت کا بیان)

[5] ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے ...... صبح کی نماز کے وقت رات اور دن کے (چوکیدار) فرشتے اکٹھا ہو جاتے ہیں پھر ابو ہریرہ رضؓ کہتے تھے اگر تمہارا جی چاہے تو (سورۂ بنی اسرائیل کی) یہ آیت پڑھو فجر کے قرآن پہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

(پارہ ۳ - کتاب اذاں کے بیان میں - باب صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت)

[6] ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے یوں کہتے رہتے ہیں یا اللہ اس کو بخشدے یا اللہ اس پر رحم کر

(پارہ ۳ - کتاب اذاں کے بیان میں - باب جو شخص نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا ہے اس کا بیان اور مسجدوں کی فضیلت)

[1] شاید عمر بن عبد العزیز کو اس کی خبر نہ ہوگی کہ نماز کے اوقات حضرت جبریل ؑ نے بتلائے تھے اس لئے انہوں نے عروہ کی روایت میں شبہ کیا عروہ نے بیان کر دیا کہ انہوں نے ابو مسعود رضؓ کی یہ حدیث ان کے بیٹے بشیر بن ابی مسعود رضؓ سے سُنی ہے ۱۲ منہ [2] اس سے بھی عروہ نے یہ نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز جلد پڑھا کرتے تھے ورنہ جب آفتاب بہت جھک جائے تو دھوپ ایسے چھوٹے حجرے میں جیسے حضرت عائشہ رضؓ کا حجرہ تھا نیچے کیوں کر رہ سکتی ہے دیواروں پر چڑھ جائے گی ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ...... قَالَ مَکَانَکَ وَتَقَدَّمَ غَیْرَ بَعِیْدٍ
فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَاَرَدْتُّ اَنْ اٰتِیَہٗ ثُمَّ ذَکَرْتُ قَوْلَہٗ
مَکَانَکَ حَتّٰی اٰتِیَکَ فَلَمَّا جَآءَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ الَّذِیْ
سَمِعْتُ اَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِیْ سَمِعْتُ قَالَ وَھَلْ
سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ
فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِکَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ
الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَاِنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا قَالَ نَعَمْ۔

(پارہ ۹۔ کِتَابٌ فِی الْاِسْتِقْرَاضِ۔ بَابُ اَدَآءِ الدُّیُوْنِ)

عَنْ عَائِشَۃَ ...... فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ وَقَدْ عَصَبَ
رَاْسَہُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰہِ مَا وَضَعْتُہٗ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ قَالَ ھٰھُنَا
وَمَالَ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَۃَ (پارہ ۱۱۔ کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ بَابُ
الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھا ...... آپ نے
فرمایا یہیں ٹھیرا رہ آپ تھوڑی دور آگے بڑھ گئے
میں نے کچھ آواز سنی اور چاہا ادھر جاؤں پھر مجھ کو
آپ کا فرمانا یاد آیا کہ یہیں ٹھیرا رہ جب تک میں تیرے
پاس آؤں جب آپ تشریف لائے تو میں نے پوچھا
یہ آواز کیا تھی جو میں نے سنی تھی آپ نے فرمایا
تو نے سنی تھی میں نے کہا جی ہاں آپ نے
فرمایا ہوا یہ کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور کہنے
لگے تمہاری امت کے لوگوں میں سے
جو کوئی مرجائے وہ شرک نہ کرتا ہو تو
جنت میں جائے گا میں نے کہا اگرچہ
وہ ایسے ایسے کام
کرتا ہو (زنا اور چوری)
انہوں نے کہا ہاں

(پارہ ۹۔ کتاب قرض لینے کے بیان میں۔ باب۔ قرضوں کا
ادا کرنا) [۱]

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے ...... اسی وقت
حضرت جبرئیل آن پہنچے ان کے سر پر گرد عمامہ کی طرح جم گئی تھی
کہنے لگے (محمدؐ) آپ نے ہتھیار کھول ڈالے خدا کی قسم میں نے
تو اب تک نہیں کھولے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا اچھا خیر یہ کہو اب کہاں چلیں انہوں نے ایک
طرف اشارہ کیا بنی قریظہ کی طرف
(پارہ ۱۱۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات
کے بیان میں۔ باب لڑائی اور گرد و غبار کے بعد غسل کرنا)
یہ حدیث مفصل باب ۹۲ جہاد کے بیان میں آئیگی

[۱] باب کا مطلب اس فقرہ سے نکلتا ہے مگر وہ دینار ہے تو رہے جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے رکھ لیا ہو کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر ہر شخص کو کرنا چاہیئے اور اس کا ادا کرنا خیرات کرنے پر مقدم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ خیرات کرنے کے لئے کوئی شخص بلاضرورت قرض لے تو جائز ہے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ ادا کرنے کی نیت ہو تو جائز ہے بلکہ تو اب ہے عبداللہ بن جعفر بے ضرورت لیا کرتے لوگوں نے وجہ پوچھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قرض دار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے ساتھ رہے اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ جو شخص نیک کاموں میں خرچ کرنے کی وجہ سے قرض دار ہو جائے تو پروردگار اس کا قرض غیب سے ادا کر دیتا ہے ہمارے مرشد مولانا فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی قدس سرہ مسافروں کی خدمت گذاری کیا کرتے اور محض متوکل تھے جب انتقال ہوا کئی ہزار کے قرضدار تھے ان کی قبر پر بہت سے لوگ جمع تھے۔ ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہنے لگے مولانا پر جس جس کا قرض ہو وہ ایمان سے بتلادے میں ان کی قبر پر رکھ دیتا ہوں اٹھائے چنانچہ قرض خواہ یہ سنکر حاضر ہوئے اور انہوں نے سب کا قرض دام دام چکا دیا ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۱۲ منہ

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ جِيْءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهٖ فَنَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيْلَ ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ أَفِيْهِ حَتّٰى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَهُ (پارہ ۱۱۔ کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ ظِلِّ الْمَلٰئِكَةِ عَلَى الشَّهِيْدِ)

جابر بن عبداللہ رضہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے (جب احد کے دن) میرے باپ کا لاشہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا کافروں نے ان کے ناک کان کاٹ ڈالے تھے جنازہ آپ کے سامنے رکھا گیا تو میں (گھڑی گھڑی) اپنے باپ کا منہ کھولتا لوگوں نے مجھے منع کیا اتنے میں آنحضرت نے ایک عورت کا چلانا سنا معلوم ہوا کہ عمرو کی بیٹی (مقتول کی بہن فاطمہ جابر کی پھوپی) یا عمرو کی بہن (مقتول کی پھوپی) ہے آپ نے فرمایا تو روتی کیوں ہے یا مت رو عبداللہ پر تو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کر رہے ہیں۔ امام بخاری نے کہا میں نے صدقہ سے پوچھا کیا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جنازہ اٹھائے جانے تک انہوں نے کہا کبھی سفیان نے یوں بھی کہا ہے [1]

(پارہ ۱۱۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب شہیدوں پر فرشتے سایہ کرتے ہیں)

عَنْ عَائِشَةَ رضہ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ (پارہ ۱۳۔ كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ۔ بَابُ ذِكْرِ الْمَلٰئِكَةِ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بادل میں فرشتے اترتے ہیں اور آسمان پر اللہ کے جو حکم (احکام (امور)) ہوئے ان کا ذکر کرتے ہیں۔

(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیوں کر شروع ہوئی۔ باب فرشتوں کا بیان)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضہ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنْمٍ زَادَ مُوْسٰى مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ (پارہ ۱۳۔ كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ۔ بَابُ ذِكْرِ الْمَلٰئِكَةِ)

انس بن مالک رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جیسے میں بنی غنم [2] کی گلی میں وہ گرد دیکھ رہا ہوں جو اٹھ رہی تھی موسیٰ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے یعنی حضرت جبریل کے لشکر کی (جو فرشتوں کا تھا)

(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیوں کر شروع ہوئی۔ باب۔ فرشتوں کا بیان)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ أَلَا تَزُوْرُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا الْآيَةَ۔ (پارہ ۱۳۔ كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ۔ بَابُ ذِكْرِ الْمَلٰئِكَةِ)

ابن عباس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے کہا تم اس سے زیادہ کیوں ہم سے نہیں ملا کرتے جیسے ملتے ہو اس وقت (سورہ مریم کی) یہ آیت اتری ہم تو تیرے مالک کا جب حکم ہوتا ہے اسی وقت اترتے ہیں اخیر آیت تک

(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی۔ باب۔ فرشتوں کا بیان)

---

[1] یعنی حتیٰ رفع کا لفظ زیادہ کیا ہے علی بن مدینی اور حمیدی اور ایک جماعت نے اسی طرح سفیان سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ

[2] بنی غنم خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے جو انصار میں سے تھے۔ ابو ایوب انصاری رضہ اسی شاخ میں سے تھے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِی طَلْحَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاتَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّ لَاصُوْرَۃُ تَمَاثِیْلَ (پارہ ۱۳۔ کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ۔ بَابُ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ فَوَافَقَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)

ابو طلحہ رض سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورتیں ہوں[13]

(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی باب جب کوئی تم میں آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں تو پھر دونوں آمینیں لڑجاتی ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ وَعَدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّا لَانَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَاکَلْبٌ (پارہ ۱۳۔ کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ۔ بَابُ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ فَوَافَقَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)

عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا تھا (لیکن نہیں آئے آپ نے وجہ پوچھی) تو کہا ہم (فرشتے) اس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو یا کتا[14]
(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی۔ باب جب کوئی تم میں آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر دونوں آمینیں لڑجاتی ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں)

عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ الشَّیْبَانِیِّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَیْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ رَاٰی جِبْرِیْلَ لَہٗ سِتُّمِائَۃِ جَنَاحٍ (پارہ ۱۳۔ کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ۔ بَابُ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ فَوَافَقَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)

ابو اسحٰق شیبانی سے روایت ہے کہا میں نے زر بن حبیش سے پوچھا اللہ تعالیٰ جو (سورۂ نجم میں) فرماتا ہے فکان قاب قوسین اوادنیٰ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ اس سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آنحضرت ؐ نے جبریل ؑ کو (اُن کی اصلی صورت میں) دیکھا تھا ان کے چھ سو پنکھ تھے[15]
(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی۔ باب۔ جب کوئی تم میں آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر دونوں آمینیں لڑجاتی ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں)

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّہٗ فَقَدْ اَعْظَمَ وَلٰکِنْ قَدْ رَاٰی جِبْرِیْلَ فِیْ صُوْرَتِہٖ

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت ؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا[1] اس نے بڑی (جھوٹ) بات کہی البتہ آپ نے جبریل ؑ کو ان کی (اصلی)[16]

[1] اس مسئلہ میں اختلاف ہے گو جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ۱۲ منہ

وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الْأُفُقِ (پارہ ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ
بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ
إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)

صورت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا۔
(پارہ ۱۳ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی
باب۔ جب کوئی تم میں آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان میں آمین
کہتے ہیں پھر دونوں آمینیں لڑ جاتی ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش
دے جاتے ہیں)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ
فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ
(پارہ ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ
وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)

[17] ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد (صحبت کے لئے)
اپنی بی بی کو اپنے بچھونے پر بلائے وہ نہ آئے اور
خاوند رات بھر اس پر غصے رہے تو
فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں

(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی
پیدایش کیونکر شروع ہوئی۔ باب جب
کوئی تم میں آمین کہتا ہے اور فرشتے
آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر دونوں آمینیں
لڑ جاتی ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے
جاتے ہیں)

عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الدَّجَّالِ۔
(پارہ ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ
وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)

[18] انسؓ اور ابوبکرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت
کی ہے کہ مدینہ کی حفاظت جب دجال
نکلے گا فرشتے
کریں گے[1]
(پارہ ۱۳۔ کتاب۔ اس بیان میں کہ عالم کی پیدایش کیونکر
شروع ہوئی۔ باب جب کوئی تم میں آمین کہتا ہے اور
فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں اور دونوں آمینیں لڑ جاتی
ہیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔)

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ
فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ هَذَا

[19] ابوعثمان رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے یہ کہا گیا کہ
حضرت جبریلؑ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اس وقت تشریف لائے کہ آپ کے پاس
بی بی ام سلمہؓ بیٹھی ہوئی تھیں پھر وہ کھڑے
ہو گئے (چلے گئے) اس وقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ام سلمہؓ سے پوچھا یہ کون
تھے (تم جانتی ہو) انہوں نے

[1] ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاریؒ نے کتاب الحج اور کتاب الفتن میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

دَحْيَةُ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَيْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهٗ اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيْلَ اَوْ كَمَا قَالَ (پارہ ۱۴- كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْاِسْلَامِ)

کہا وحیہ کلبی تھے ام سلمہ رضؓ نے کہا خدا کی قسم میں تو اُن کو وحیہ ہی سمجھے رہی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں لوگوں کو وہی باتیں سنائیں جو جبریلؑ نے آپ سے کی تھیں [1]

(پارہ ۱۴- کتاب فضیلتوں کا بیان - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیوں کے بیان میں)

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ اَبُوْهُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ (پارہ ۱۶- كِتَابُ الْمَغَازِيْ بَابُ شُهُوْدِ الْمَلٰئِكَةِ بَدْرًا)

رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے اُنہوں نے اپنے والد رفاعہ سے جو بدر والوں میں تھے اُنہوں نے کہا حضرت جبریلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے آپ بدر والوں کو کیا سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا سب مسلمانوں میں افضل یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا حضرت جبریلؑ نے کہا اُسی طرح وہ فرشتے جو جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور فرشتوں سے افضل ہیں [2]

(پارہ ۱۶- کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کا بیان - باب فرشتوں کا بدر میں حاضر ہونا)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ (پارہ ۱۶- كِتَابُ الْمَغَازِيْ - بَابُ شُهُوْدِ الْمَلٰئِكَةِ بَدْرًا)

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا یہ جبریلؑ آن پہنچے اپنے گھوڑے کا سر تھامے ہوئے لڑائی کے ہتیار لگائے ہوئے [3]

(پارہ ۱۶- کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کا بیان - باب فرشتوں کا بدر میں حاضر ہونا)

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضؓ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] اور میں نے اُن کو سنا تھا ۱۲ منہ [2] اگرچہ فرشتے اور جنگوں میں بھی اُترے تھے مگر بدر میں فرشتوں نے لڑائی کی بیہقی نے روایت کی کہ فرشتوں کی مار پہچانی جاتی تھی گردن پر چوٹ اور پوروں پر آگ کا سا داغ اسحٰق کی سند میں ہے جبیر بن مطعم رضؓ سے کہ بدر کے دن میں نے کافروں کی شکست سے پہلے آسمان سے کالی کالی چیونٹیاں اُترتی دیکھیں (یہ) فرشتے تھے اُن کے اترتے ہی فوراً کافروں کو شکست ہوئی ایک روایت میں ہے کہ ایک مسلمان بدر کے دن ایک کافر کو مارنے جا رہا تھا اتنے میں آسمان سے ایک کوڑے کی آواز سنی کوئی کہہ رہا ہے اے حیزوم آگے بڑھ پھر وہ کافر مر کر گر پڑا ۱۲ منہ

[3] سعید بن منصور کی روایت میں ہے کہ حضرت جبریلؑ سرخ گھوڑے پر سوار تھے اُس کی پیشانی کے بال گندھے ہوئے تھے ابن اسحٰق نے ابو واقد لیثی سے نکالا میں بدر کے دن ایک کافر کو مارنے چلا اُس کا سر خود بخود تن سے جدا ہو کر گر پڑا ابھی میری تلوار اس تک پہنچی بھی نہ تھی۔ بیہقی نے نکالا کہ بدر کے دن ایک سخت آندھی چلی پہلی آندھی حضرت جبریلؑ تھے دوسری حضرت میکائیل اگرچہ اللہ کا ایک فرشتہ سارے دنیا کے کافروں کو مارنے کے لئے بس کرتا تھا مگر پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتوں کو بطور سپاہیوں کے بھیجے اور اُن سے عادت اور قوت بشری کے موافق کام لے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ (پارہ ۱۶ - كِتَابُ الْمَغَازِي - بَابٌ - إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ)

ساتھ دو مرد دیکھے جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے میں نے اُن کو کبھی نہیں دیکھا نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد[1]
(پارہ ۱۶ - کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کا بیان
(باب آیت اذ همت طائفتان الخ کا بیان)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ (پارہ ۲۰ - كِتَابُ التَّفْسِيْرِ بَابُ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ)

۲۳ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا اس آیت میں فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ الی عبدہٖ ما اوحیٰ سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت ؐ نے جبریل ؑ کو (اُن کی اصل صورت میں) دیکھا اُن کے چھ سو پنکھ تھے
(پارہ ۲۰ - کتاب قرآن کی تفسیر - باب قول اللہ تعالیٰ فکان قاب قوسین الخ کی تفسیر)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ (پارہ ۲۰ - كِتَابُ التَّفْسِيْرِ - بَابُ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى)

۲۴ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا یہ جو آیت لقد رای من ایات ربہ الکبریٰ اس کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرت ؐ نے ایک سبز فرش دیکھا[2] جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا[3]
(پارہ ۲۰ - کتاب قرآن کی تفسیر کی باب قول اللہ تعالیٰ لقد رای من ایات ربہ الکبریٰ کی تفسیر)

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ

۲۵ ابو عثمان نہدی رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا مجھ کو یوں خبر دی گئی ایک بار حضرت جبریل ؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ کے پاس بی بی ام سلمہ بیٹھی تھیں وہ آنحضرت سے باتیں کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی ام سلمہ رض سے پوچھا تم جانتی ہو

[1] مسلم کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں فرشتے تھے حضرت جبرئیل ؑ اور حضرت میکائیل ؑ اس حدیث سے یہ قول رد ہوتا ہے کہ فرشتوں نے جنگ بدر کے سوا اور جنگوں میں جنگ نہیں کی ۱۲ منہ [2] جس پر حضرت جبرئیل ؑ بیٹھے تھے ۱۲ منہ [3] بعضوں نے کہا رفرف سے پردہ مراد ہے بعضوں نے کہا کپڑے کا جوڑا یعنی حضرت جبرئیل سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھے ابن عباس رض سے منقول ہے شب معراج میں رفرف لٹک آیا آپ اس پر بیٹھ گئے پھر وہ رفرف اُٹھ گیا اور آپ پروردگار سے نزدیک ہو گئے ثم دنی فتدلی سے یہی مراد ہے کہ آنحضرت ؐ فرماتے ہیں اس مقام پر جبرئیل مجھ سے الگ ہو گئے اور آوازیں سب موقوف ہو گئیں اور میں نے اپنے پروردگار کا کلام سنا یہ قرطبی نے نقل کیا ۱۲ منہ

مَنْ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيْلَ

(پارہ ۲۰ - كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ - بَابُ كَيْفَ نُزُوْلُ الْوَحْيِ)

یہ کون ہے انہوں نے کہا دحیہ کلبی ہیں (اور کون ہے[1] بی بی ام سلمہ رض کہتی ہیں جب تک آنحضرت صلعم مسجد میں جانے کے لئے) کھڑے ہوئے میں یہی سمجھتی رہی کہ وہ دحیہ تھے یہاں تک کہ میں نے آنحضرت صلعم کا خطبہ سنا آپ نے جو باتیں اس شخص سے کی تھیں وہ جبرئیل کی طرف منسوب کیں[2]

(پارہ ۲۰ - کتاب قرآن کی فضیلت کے بیان میں - باب وحی کیونکر اتری)

عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِيْنِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يَوْمَ أُحُدٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ (پارہ ۲۴ - كِتَابُ اللِّبَاسِ بَابُ الثِّيَابِ الْبِيْضِ)

۲۶ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے (جنگ احد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے بائیں دو شخص دیکھے سفید کپڑے پہنے ہوئے (وہ دونوں فرشتے تھے جبرئیل اور میکائیل) میں نے ان کو نہ کبھی پہلے دیکھا تھا نہ پھر اس کے بعد دیکھا[3]

(پارہ ۲۴ - کتاب لباس کا بیان - باب سفید لباس کا بیان)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُوْرَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ هٰذَا كَانَ الْجَوَابُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (پارہ ۳۰ - كِتَابُ التَّوْحِيْدِ بَابُ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ)

۲۷ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے فرمایا تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اُس سے زیادہ کیوں نہیں آیا کرتے اُس وقت یہ آیت (سورۂ مریم کی) اُتری ہم فرشتے تو جب تیرے پروردگار کا حکم ہوتا ہے اُسی وقت اُترتے ہیں (بن حکم نہیں آسکتے) اُسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اُن کے بیچ میں ہے اور تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں آنحضرت صلعم نے حضرت جبرئیل سے جو فرمایا تھا اس کا جواب اس آیت میں اُترا[4]

(پارہ ۳۰ - کتاب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسکی صفات کا بیان - باب اللہ تعالیٰ کا فرمانا ہم نے تو پہلے ہی اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے باب میں یہی فرما چکے ہیں)

---

[1] دحیہ ایک خوبصورت صحابی تھے جب حضرت جبرئیل آدمی کی صورت میں بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے تو اُن ہی کی صورت میں آتے ۱۲ منہ

[2] یعنی خطبہ میں یہ بیان فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے ایسا کہا ۱۲ منہ

[3] باب کا مطلب اس سے نکلا کہ یہ فرشتے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے سفید لباس بہت عمدہ لباس ہے حاکم اور اصحاب سنن نے مرفوعاً روایت کیا سفید کپڑے پہننا لازم کرو وہ بہت پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں انہیں میں اپنے مردوں کو کفن دو ۱۲ منہ

[4] اس حدیث اور آیت سے امام بخاری رح نے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور حکم حادث ہوتا ہے کیونکہ فرشتوں کو وقتاً فوقتاً ارشادات اور احکام صادر ہوتے رہتے ہیں اور رد ہوا ان لوگوں کا جو اللہ کا کلام قدیم اور ازلی جانتے ہیں۔ البتہ صحیح ہے کہ اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے بلکہ اس کی ذات کی طرح غیر مخلوق ہے باقی اس میں آواز ہے حروف ہیں۔ جس وقت میں منظور ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں کلام کرتا ہے۔ یہی اعتقاد ہے اہل سنت کا اور جن متکلمین نے اس کے خلاف اعتقاد قائم کئے ہیں وہ آپ بھی بہک گئے دوسروں کو بھی بہکا گئے ضلوا فضلوا ۱۲ منہ

اَلجِنُّ وَالشَّیَاطِیْنُ وَالسِّحْرُ وَالْکِھَانَةُ [۱۲]

بارہواں باب جن اور شیطان اور جادو اور کہانت کا بیان [۱۲]

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۚ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَکْفُرْ ۭ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْھُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا ھُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۭ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝

(پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۲)

اور سلیمان کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے اُس کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان [۱] کافر نہ تھا البتہ شیاطین کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ باتیں جو شہر بابل میں [۱] دو فرشتوں (ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی تھیں اور وہ دونوں (یعنے ہاروت اور ماروت) کسی کو (جادو) نہیں سکھلاتے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے ہم آزمایش ہیں [۲] تو کافر مت بن اس پر بھی [۳] وہ ان سے ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن کی وجہ سے جورو خصم میں جدائی کرا دیں [۴] حالانکہ بے حکم خدا کے یہ جادو سے کسی کا بگاڑ نہیں کر سکتے [۵] اور ایسی باتیں سیکھتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں نقصان ہی نقصان ہے اور البتہ یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی جادو خریدے (ایمان دیکر) وہ آخرت میں بے نصیب ہے بے شک اگر وہ سمجھتے ہوتے تو بُرا بدلہ ہے جس کے عوض انہوں نے جانوں کو بیچ ڈالا [۶]

(پارہ ۱ سورۂ بقرہ رکوع ۱۲)

اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۲ سورۃ بقرہ رکوع ۲۱)

وہ [۱] تو تم کو برائی اور بے شرمی کے کام اور اللہ پر بن سمجھے جھوٹ بولنے کو (یعنی بہتان کرنے کو) کہے گا [۸]

(پارہ ۲ سورۂ بقرہ رکوع ۲۱)

[۱] بابل ایک شہر تھا ملک عراق میں اب اس کے قریب شہر کوفہ آباد ہے ۱۲ [۲] اس سے صاف نکلتا ہے کہ سحر کا سیکھنا بھی کفر ہے جیسے امام احمد کا مذہب ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ جو کوئی نجومی یا جادوگر کے پاس جاوے اور اس کو سچا جانے تو کافر ہو گیا ۱۲ [۳] جو لوگ اپنا ایمان جانا پسند کرتے ہیں ۱۲ [۴] یعنی بغض کا عمل ان سے حاصل کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سحر کا یہ بھی اثر ہوتا ہے کہ دو آدمیوں میں دشمنی یا دوستی ہو جاوے ۱۲ [۵] اس سے زیادہ نقصان کیا ہوتا ہے کہ ایمان تشریف لے جاتا ہے اور جادوگر کا ہر شخص دشمن ہو جاتا ہے جہاں جاتا ہے مار کھاتا ہے ولا یفلح الساحر حیث اتی ۱۲ [۶] پہلے یہ فرمایا کہ یہودیوں کو معلوم ہے پھر فرمایا لو کانوا یعلمون اگر جانتے ہوتے ان دونوں لفظوں میں ظاہرا اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت اختلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ علم بغیر عمل کے گویا جہل ہے جب ایک شخص جانتا ہے کہ یہ بات بُری ہے اور پھر اس کو کرتا ہے تو گویا وہ نہیں جانتا ۱۲ [۷] سوء کہتے ہیں عربی میں بُرے کام کو اور فحشا جو حد سے زیادہ بُرا ہو ۱۲

[۸] یعنے اللہ نے ہم کو لوگوں کا ایمان آزمانے کے لئے مقرر کیا ہے تو کافر مت بن ۱۲

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ؕ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۔ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۔ (پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۱۸)

اور جو کوئی خدا کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے [1] وہ کھلے نقصان میں سرتا پا ڈوب گیا [2] شیطان نے جیسے کہا تھا اسی طرح لوگوں کو وعدے دیتا ہے (اور پورے نہیں کرتا) امیدیں دلاتا ہے (بر نہیں لاتا) [3] اور شیطان جو کچھ ان سے وعدہ کرتا ہے وہ دغا ہی دغا ہے [4] ان لوگوں کا ٹھکانا [5] دوزخ ہے وہ وہاں سے کہیں بھاگنے کی جگہ نہ پائیں گے
(پارہ ۵ سورۂ نساء رکوع ۱۸)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۔ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۔ (پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

اور ہم نے [6] اسی طرح شریر آدمیوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنایا ایک دوسرے کو ملمع دار باتیں فریب کے لئے سکھاتے ہیں [7] اور اگر تیرا مالک چاہتا تو وہ [8] ایسے کام نہ کرتے [9] تو اُن کو اور اُن کے بہتانوں کو چھوڑ دے [10] اور اس لئے (بھی [11]) کہ جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے [12] ان کے دل ان باتوں پر جھک جائیں اور اس لئے کہ وہ ان باتوں سے خوش ہوں اور اس لئے کہ جو (برے) کام وہ کیا کرتے ہیں یہ بھی کریں [13]
(پارہ ۸ سورۂ انعام رکوع ۱۴)

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۔

(پارہ ۸ سورۃ الانعام رکوع ۱۴)

اور شیطان تو اپنے دوستوں کے دل میں [14] ڈالتے ہیں اس لئے کہ وہ تم سے (ناحق کا) جھگڑا کریں اور اگر تم ان کا کہا مان لو تو تم بھی مشرک ہو چکے ضرور ہو چکے [15]
(پارہ ۸ سورۂ انعام رکوع ۱۴)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا

آدمیو (خیال رکھو) شیطان تم کو بہکا نہ دے [16] جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکلوایا [17] ان کے کپڑے اتروائے اُن کا ستر اُن کو دکھانے کو کیونکہ وہ (شیطان) اور اس کا کنبہ [18] تم کو وہاں

---

[1] اس کا سہارا لے اپنا حمایتی بنائے اس کا کہا مانے اللہ کی نافرمانی کرے ۱۲ [2] یعنی اس نے اپنی اصل پونجی بھی گنوا دی نفع کا تو کیا ذکر ہے دنیا کو اختیار کیا اور بہشت کو کھو دیا اس سے بڑھ کر کیا نقصان ہوگا ۱۲ [3] مثلاً کہتا ہے ابھی تمہاری عمر بہت باقی ہے پھر موت دفعتہً آجاتی ہے اس وقت شیطان کی کچھ نہیں چلتی ۱۲ [4] ظاہر میں شکر اندر میں زہر اس کے ہر وعدے میں دھوکا اور فریب بھرا ہوا ہے ۱۲ [5] جو شیطان کے دغا میں آ گئے ۱۲ [6] اے پیغمبر جس طرح مکہ کے کافر تیرے دشمن ہیں ۱۲ [7] یعنی دھوکا اور فریب دینے کے لئے ایک کے کان میں ایک چکنی چپڑی باتیں پھونکتے ہیں یعنے جنوں میں جو شیطان اور شریر ہیں وہ آدمیوں کے شیطان اور شریر لوگوں کے کان میں ایک بات پھونک دیتے ہیں جو ظاہر میں بہت اچھی خوشنما معلوم ہوتی ہے اور در اصل بالکل جھوٹ اور فریب ہوتی ہے ۱۲ [8] کافر یا شیطان ۱۲ [9] کافر تیری دشمنی نہ کرتے تجھ پر بہتان نہ لگاتے کہ تو پڑھا لکھا ہے یا شیطان دوسرے شیطانوں کو جھوٹی باتیں نہ سکھاتے ۱۲ [10] جانے دے اللہ ان سے سمجھ لیگا رنج مت کر یہ آیت اس وقت کی ہے جب جہاد کا حکم نہیں اترا تھا ۱۲ [11] شیطان ایک دوسرے کو ایسی باتیں پھونکتے رہتے ہیں ۱۲ [12] بڑے بے ایمان اور ملحد ہیں ۱۲ [13] یعنے پہلے چکنی چپڑی جھوٹی باتیں بنا کر یہ شیطان کافروں کو فریب دیتے ہیں پھر اُن کا دل اپنی طرف مائل کرا لیتے ہیں پھر وہ کافر ان کی باتوں کو پسند کرتے ہیں پھر انہیں کے سے کرتوت خود بھی کرنے لگتے ہیں ۱۲ [14] وسوسے اور غلط خیالات ۱۲ [15] کیونکہ اللہ تم جس چیز کو حلال کرے اور کوئی اس کو حرام سمجھے یا اللہ جس چیز کو حرام کرے کوئی اس کو حلال کہے وہ مشرکوں کی طرح کافر ہو گیا اس نے خدا کے سوا دوسرے کو حاکم بنایا [16] وہ تمہارا دشمن ہے ۱۲ [17] جہاں ہر طرح کا چین اور آرام تھا کوئی فکر نہ تھی ۱۲ [18] یا اس کا لشکر ۱۲

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

(پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۳)

...سے دیکھ لیتا ہے جہاں سے . . . . تم اُن کو نہیں دیکھتے[1] ہم نے شیطانوں کو اُن کا دوست بنا دیا ہے جو بے ایمان ہیں (کافر اور مشرک)

(پارہ ۸ سورۂ اعراف رکوع ۳)

فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف رکوع ۳)

اُسی نے ایک گروہ (مومنوں) کو راہ پر لگایا اور ایک گروہ[2] جن کی تقدیر میں گمراہی لکھ دی گئی تھی اُنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنایا[3] اور (اس پر بھی) وہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں[4]

(پارہ ۸ سورۂ اعراف رکوع ۳)

وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ ۝ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ۝ (پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۴)

اور اگر شیطان کا وسوسہ تجھ کو ابھار دے[5] تو اللہ کی پناہ مانگ وہ (رب) سنتا جانتا ہے جو لوگ پرہیزگار ہیں[6] اُن کو جہاں شیطان کا وسوسہ آیا چونک پڑتے ہیں[7] اور (بُری بات کی) انکو سوجھ آجاتی ہے[8] اور شیطان کے بھائی (یہ کافر) شیطان اُن کو گمراہی میں گھسیٹ کرے جاتے ہیں[9] پھر کچھ کمی نہیں کرتے[10]

(پارہ ۹ سورہ اعراف رکوع ۲۴)

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا

اور جب (لوگوں کا) فیصلہ ہو چکے گا[11] تو شیطان کہے گا بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا[12] اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا[13] وہ تو خلاف کیا تھا[14] اور میرا کیا کچھ تم پر زور تھا[15] مگر یہی کہ میں نے تم کو گمراہی کی طرف) بلایا تم نے میرا کہا مان لیا[16] تو مجھ کو الزام نہ دو

[1] اور ایسے دشمن سے بہت ڈرنا اور احتیاط کرنا چاہیئے جو ہم کو دیکھے پر ہم اس کو نہ دیکھ سکیں اگر شیطان اپنی اصل صورت کے سوا کسی آدمی یا جانور کی شکل میں مجسم ہو تو دکھلائی دیتا ہے اور بہت لوگوں نے اس کو دیکھا ہے اسی طرح جنوں کا بھی حال ہے اور بہت سے بزرگوں نے بہتوں سے ملاقات کی ہے حدیث میں ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی مثال دوڑتا ہے اور آدمیوں کے دل اس کا گھر ہیں اور شیطان آدمیوں کو دیکھتا ہے آدمی اس کو نہیں دیکھتے ۱۲ [2] کافروں کو گمراہ کیا ۱۲ [3] خدا کے حکم کے برخلاف گناہ کرنے لگے جو شیطان کو پسند ہے ۱۲ [4] اس آیت سے معتزلہ کا رد ہوا اور یہ نکلا کہ ہدایت اور گمراہی دونوں خدا کی طرف سے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو کافر اپنا دین حق سمجھتا ہے اور جو کافر ناحق سمجھ کر شرارت سے اس کو اختیار کرتا ہے دونوں کفر میں برابر ہیں ۱۲ [5] کہتے ہیں جب اوپر کی آیت اتری تو آنحضرت ؐ نے عرض کیا مالک غصے کو کیا کروں اس وقت یہ آیت اتری یعنے غصے کے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا اور غصہ کھو دے گا ۱۲ [6] گناہوں سے بچے رہتے ہیں ۱۲ [7] اسی وقت توبہ استغفار کرتے ہیں ۱۲ [8] اس سے باز رہتے ہیں یا ٹھیک رستہ دیکھ لیتے ہیں اور غلطی کو چھوڑ دیتے ہیں یا اپنی غلطی معلوم کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کی کیا عمدہ نشانی بتلائی ہے ہر آدمی سے غلطی ہوتی ہے اس پر کبھی نہ ہو ہے کہ میں بڑا عالم ہوں یا میرے باپ دادا یا استاد یا قوم کے لوگ بڑے مولوی تھے ان کی بتائی ہوئی راہ غلط نہیں ہو سکتی بلکہ قرآن اور حدیث میں خود غور کرے اور دوسرے بھائی مسلمانوں کی تقریر بھی دل لگا کر سنے اور جہاں یہ معلوم ہو کہ میرا طریقہ یا مذہب غلط تھا اس کو فوراً چھوڑ دے اور حق بات کو اختیار کرے ۱۲ [9] شیطان جو کافروں کے بھائی ہیں کافروں کو گمراہی میں گھسیٹ کرے جاتے ہیں مطلب دونوں تفسیروں کا ایک ہے ۱۲ [10] ان کے گمراہ کرنے میں کچھ کسر نہیں رکھ چھوڑتے کوئی کوتاہی نہیں کرتے ۱۲ [11] دوزخی دوزخ میں اور جنتی جنت میں جا چکیں گے ۱۲ [12] اُن لوگوں سے جو اس کو الزام دیں گے کہ تو ہی نے ہم کو آفت میں پھنسایا ۱۲ [13] کہ آخرت میں حساب کتاب ہوگا نیک لوگ بہشت میں اور بُرے دوزخ میں جائیں گے ۱۲ [14] کہ حساب کتاب کہاں کا آخرت کہاں کی دنیا ہی کی زندگی ہے خوب عیش کر لو ۱۲ [15] میں نے تو تمہارے بہکانے کے لیے تم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا ۱۲ [16] کہ زبردستی میں نے تم کو شرک اور کفر پر لگا دیا ہو ۱۲ [17] اور حق تعالیٰ کا فرمان نہ سنا ۱۲

أَنْفُسَكُمْ ۖ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (پاره ١٣ سورة ابراهيم ركوع ٤)

اپنے آپ کو الزام دو[1] میں تمہاری فریاد کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو تم جو اس سے پہلے[2] مجھ کو خدا کا شریک بناتے تھے (اب) میں اس کا انکار کرتا ہوں[3] بے شک نافرمانوں کو تکلیف کا عذاب ہے گا[4]

(پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم رکوع ۴)

وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ

(پاره ١٤ سورة الحجر ركوع ٢)

اور[1] ہم نے آسمان کو ہر ایک شیطان مردود (کے وہاں جانے) سے بچا رکھا ہے[2]

(پارہ ۱۴ سورۂ حجر رکوع ۲)

وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ۝

(پاره ١٤ سورة الحجر ركوع ٣)

اور[2] جن کو ہم نے پہلے ہی سے (یعنی آدم سے پہلے) بہت گرم آگ سے پیدا کیا[3]

(پارہ ۱۴ سورۂ حجر رکوع ۳)

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ۝ (پاره ١٤ سورة النحل ركوع ١٣)

کیونکہ[4] جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے مالک پر بھروسا کرتے ہیں ان پر شیطان کا کچھ زور نہیں چلتا[7] شیطان کا زور بس ان ہی پر چلتا ہے جو اس سے دوستی رکھتے ہیں[8] اور اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں[9]

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۱۳)

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ (پاره ١٩ سورة الشعراء ركوع ١١)

(اے[13] پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دے) کیا میں تم کو بتلاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں جھوٹے (طوفان جوڑنے والے) بدکار پر اترتے ہیں[10] جو سُنی سنائی بات (جھوٹے بدکاروں کے کان میں) ڈال دیتے ہیں اور اُن میں[11] اکثر جھوٹے ہوتے ہیں[12]

(پارہ ۱۹ سورۂ شعراء رکوع ۱۱)

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ (پاره ٢٢ سورة الفاطر ركوع ١)

بیشک[14] شیطان تمہارا (جانی) دشمن ہے تم بھی اُس کے (جانی) دشمن رہو[15] وہ اپنے (یار) لوگوں کو اس لئے بلاتا ہے کہ سب (اس کے ساتھ مل کر) دوزخی بنیں

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۱)

وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ

اور[15] ہر ایک شیطان پاجی سے اُس کو محفوظ کیا[16] وہ فرشتوں (کی باتوں) تک کان نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے (آگ کے کوڑے) مار کر ہانک دئے جاتے

---

[1] خود تم نے بیوقوفی کی اور میرا کہا مانا ۱۲ [2] یعنی دنیا میں ۱۲ [3] اور کہتا ہوں بیشک خدا وحدہ لاشریک ہے [4] نہ تم عذاب سے بچ سکتے ہو نہ میں بچ سکتا ہوں ۱۲ [5] فرشتے چوکیداری کرتے ہیں ۱۲ [6] یعنی جنوں کے باپ یا شیطان ابلیس کو ۱۲ [7] اعوذ باللہ پڑھتے ہی شیطان بھاگ جاتا ہے ۱۲ [8] اس کا دم بھرتے ہیں کہا مانتے ہیں ۱۲ [9] یا شیطان کے سبب سے شرک میں مبتلا ہیں [10] جیسے مسیلمہ کذاب نعاجس نے پیغمبری کا جھوٹا دعوی کیا تھا یا سطیح کاہن ۱۲ [11] یعنی ان بدکاروں میں یا شیطانوں میں ۱۲ [12] اپنی طرف سے بہت باتیں ملا دیتے ہیں حدیث صحیح میں ہے کہ کاہن لوگ کوئی چیز نہیں ہیں لوگوں نے عرض کیا حضرت بعضی بات تو اُن کی سچ نکلتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ بات شیطان چوری سے فرشتوں سے سُن آتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے وہ اپنی طرف سے سو سے زیادہ جھوٹ اس میں ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے ۱۲ [13] اس کی ایک بات نہ مانو مردود جو سمجھائے اُس کے خلاف کرو ۱۲ [14] یا تاروں کو آسمان کی زینت کے لئے اور آسمان کو شیطان پاجی سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی بنایا جب شیطان اوپر جانا چاہتا ہے تو فرشتے ان تاروں سے اس کو مارتے ہیں ۱۲

وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝

(پارہ ۲۳ سورۃ والصّٰفّٰت رکوع ۱)

ہیں اور اُن کو آخرت میں) ہمیشہ کا عذاب ہوگا ہاں مگر کوئی (شیطان کبھی موقع پاکر کوئی بات) اچک لے جاتا ہے[1] پھر ایک چمکتا انگارا اُس کے پیچھے پڑتا ہے[2]

(پارہ ۲۳ سورۂ والصفت رکوع ۱)

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ ص رکوع ۳)

۱۶ اور شیطانوں کو بھی جتنے ان میں معمار اور غوطہ خور تھے (سب اُس کے اختیار میں کر دئے)[3]

(پارہ ۲۳ سورۂ ص رکوع ۳)

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۴)

۱۷ اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھ چرائے (غفلت کرے) ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں وہ (ہر وقت) اس کے ساتھ رہتا ہے[4]

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۴)

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ الاحقاف رکوع ۴)

۱۸ اور (یاد کر) جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر کر لائے وہ قرآن سننے لگے

(پارہ ۲۶ سورۂ احقاف رکوع ۴)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۝ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع ۲)

۱۹ جنوں اور آدمیوں کے گروہ تم سے اگر ہوسکتا ہے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے ہو کر (کہیں) نکل بھاگو[5] اور (اللہ تعالیٰ کے اختیار سے باہر ہوجاؤ) تو (اچھا) نکل دیکھو (یہ یاد رہے) نکلنا جب ہی ہوسکتا ہے جب زور ہو

(پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۲)

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۝ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

(پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن رکوع ۲)

۲۰ تم پر بن دھوئیں کی آگ اور دھوئیں دار چھوڑی جائے گی پھر تم اس کو روک نہ سکو گے[6]

(پارہ ۲۷ سورۂ رحمٰن رکوع ۲)

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۝ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۝ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(پارہ ۲۸ سورۃ المجادلہ رکوع ۳)

۲۱ شیطان ان پر چڑھ بیٹھا ہے اور اس نے اللہ کی یاد ان کو بھلا دی یہ لوگ شیطان کے لشکر ہیں (اس کی فوج ہیں) سُن رکھو شیطان کے لشکر والے ہی ضرور تباہ ہوں گے۔

(پارہ ۲۸ سورۂ مجادلہ رکوع ۳)

---

[1] فرشتوں سے سن کر ایک دم بھاگ جاتا ہے ۱۲ [2] کبھی تو وہ جل کر خاک ہوجاتا ہے اور کبھی زخمی اور کبھی بچ نکلتا ہے اور اپنے دوستوں کے پاس دنیا میں آکر اس میں سو جھوٹ ملا کر وہ بات اُن کے کانوں میں پھونک دیتا ہے ۱۲ [3] معمار تو عمارتیں بناتے اور غوطہ خور موتی اور جواہر دریا سے نکالتے ۱۲ [4] اُس کو نیک کام کرنے نہیں دیتا بُرے کام میں اس کا جی لگاتا ہے کہتے ہیں مشرکوں نے یہ صلاح کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک صحابی پر ایک ایک آدمی تعینات کریں وہ اُن کو بہکاتا رہے تو ابوبکرؓ پر طلحہ کو تعینات کیا ابوبکرؓ نے طلحہ سے پوچھا تم مجھ سے کیا چاہتے ہو طلحہ نے کہا لات وعزیٰ کو پوجو ابوبکرؓ نے کہا لات کون ہے طلحہ نے کہا اللہ کی اولاد ہے ابوبکرؓ نے کہا اس کی ماں کون ہے یہ سُن کر طلحہ خاموش ہو رہے اور اپنے لوگوں سے کہا جواب دو وہ بھی جواب نہ دے سکے آخر طلحہ نے کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا رسول اللہ اور مسلمان ہوگئے اس وقت یہ آیت اُتری صحیح مسلم میں ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک جن ہے اور وہ اس کا رفیق ہے ۱۲ [5] اور تم میں زور کہاں کہتے ہیں کہ یہ قیامت میں ہوگا آدمی اور جن بھاگنا چاہیں گے فرشتے اُن کو سب طرف سے گھیر لیں گے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر تم سے یہ ہوسکتا ہے کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل کر موت سے بچ جاؤ تو اچھا بھاگو ۱۲ [6] اور ہر طرف سے گھر کر میدان حشر میں حاضر ہوگئے ۱۲

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۱)

۲۲ اور ہم نے نزدیک والے (یعنے پہلے) آسمان کو چراغوں سے (ستاروں سے) جوبن دی (سجایا) اور ان چراغوں کو شیطانوں کے لئے ماربھی بنایا [۱]

(پارہ ۲۹ سورۃ الملک رکوع ۱)

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهُ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ وَّاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّاَنَّا

۲۳ (اے پیغمبر اپنے لوگوں سے کہدے) مجھے (خدا کی طرف سے) یہ وحی آئی ہے کہ جنات میں سے [۲] چند شخصوں نے (تین سے دس تک) قرآن مجید سنا پھر [۳] وہ (اپنے لوگوں پاس لوٹ گئے اور) کہنے لگے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا [۴] جو سچا رستہ بتلاتا ہے ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے مالک کا شریک نہ بنائیں گے [۵] اور ہمارے مالک کی شان بلند ہے وہ نہ جورو رکھتا ہے نہ اولاد اور ہم میں کوئی بیوقوف تھا جو اللہ پر بڑا جھوٹ لگاتا تھا [۶] اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن بھلا اللہ پر کیوں جھوٹ باندھنے لگے [۷] اور (ہوا یہ کہ) بعضے آدم زاد لوگ بعضے جن لوگوں کی پناہ لیتے تھے [۸] اُن سے اُن کا دماغ اور چڑھ گیا [۹] اور آدمی بھی جیسے تم سمجھتے تھے یہ سمجھنے لگے [۱۰] کہ اللہ تعالیٰ (مرنے کے بعد) کسی کو (جلا کر) نہیں اٹھائیگا [۱۱] اور ہم نے آسمان کو جاکر ٹٹولا دیکھا تو وہ زبردست پہروں اور (آگ کے) شعلوں سے بھرا ہوا ہے [۱۲] اور پہلے تو یہ تھا کہ (فرشتوں کی باتیں) سننے کے لئے ہم آسمان میں کئی ٹھکانوں میں بیٹھا کرتے تھے اب تو جو کوئی سننے جائے تو ایک شعلہ اپنے لئے تیار پائے [۱۳] اور ہم کو معلوم نہیں کہ (اس انتظام سے) زمین والوں کی برائی منظور ہے یا اُن کا مالک اُن سے بھلائی کرنا چاہتا ہے

[۱] ان میں سے شعلے نکلتے ہیں جو شیطانوں پر پھینکے جاتے ہیں ۱۲ [۲] کہتے ہیں یہ جن سات تھے یا نو اور نصیبین کے رہنے والے تھے اور آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے بطن نخلہ میں انہوں نے آپ کو قرآن پڑھتے سنا پھر لوٹ کر اپنے لوگوں کے پاس گئے اور ان سے بیان کیا کہ آسمان پر جانے سے جو جن روکے گئے ہیں اس کا یہی سبب ہے کہ آخر زمانہ کے پیغمبر ص ظاہر ہوئے اور اُن پر قرآن اُترا ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے جنوں کو نہیں دیکھا۔ ابن مسعود رض نے کہا کہ آپ نے اُن کو دیکھا اور دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں کیونکہ یہ معاملہ کئی بار ہوا اور اس آیت میں جس کا بیان ہے وہ پہلا معاملہ ہے اُس کے بعد جن حاضر ہوئے اور آپ کو شہر سے باہر جاکر اُنکو تعلیم کرنے کا حکم ہوا [۳] علامہ رح نے کہا تمام شریعت والے جنوں کے وجود کے قائل ہیں اور قرآن اور حدیث سے اُن کا وجود ثابت ہے اور بعض فلسفیوں نے اُن کے وجود کا انکار کیا ہے جن کے انکار کا اعتبار نہیں ۱۲ [۴] جس کے الفاظ اور مضامین تعجب کے لائق ہیں ۱۲ [۵] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے یہ جن مشرک تھے ۱۲ [۶] کہتا تھا معاذ اللہ اس کی کوئی جورو ہے یا اولاد ہے بیوقوفوں سے مراد مشرک جن ہیں۔ حدیث میں ہے کہ بیوقوف سے مراد ابلیس ہے ۱۲ [۷] اور اسی غلط خیال کی وجہ سے ہم نے اُن کی بات مان لی تھی اور شرک میں گرفتار ہو گئے تھے اب معلوم ہوا کہ وہ جھوٹے بیوقوف تھے ۱۲ [۸] عرب میں بعضے مشرکوں کا قاعدہ تھا جب سفر کی حالت میں کسی خوفناک مقام پر اُترتے تو پکار کر یوں کہتے ہم اس مقام کے سردار کی پناہ میں آتے ہیں اور سردار سے جن کو مراد لیتے۔ مقاتل نے کہا پہلے یمن والوں نے جنوں کی پناہ لینا شروع کی پھر بنی حنیفہ نے پھر سارے عرب کے لوگوں نے بھی شروع کیا جب اسلام کا زمانہ آیا تو اللہ کی پناہ لینے لگے اور جنوں کی پناہ لینا چھوڑ دی ۱۲ [۹] وہ جن کہنے لگے اب تو ہم آدمیوں کے بھی سردار بن گئے ہماری پناہ لیتے ہیں ۱۲ [۱۰] فرشتے کثرت سے پہرہ دے رہے ہیں آگ کے شعلے ہم پر مارنے کے لئے مستعد تیار ہیں غرض وہاں نیا انتظام ہوا ہے اور چوکی پہرے کا بہت بندوبست ہو گیا ہے جیسا پہلے نہ تھا آخر اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی ۱۲ [۱۱] گویا شہاب گویا گھات لگائے بیٹھا ہے آسمان پر پہنچے کہ چلا بعضوں نے کہا آنحضرت سے پہلے شہاب کا وجود نہ تھا بعضوں نے کہا تھا تو سہی مگر اس کثرت سے نہ تھا اور یہی صحیح ہے ۱۲ [۱۲] یہ جن بھی اے آدمیو تمہاری طرح سمجھنے لگے ۱۲ [۱۳] یا اللہ تعالیٰ کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گا مطلب یہ ہے کہ حشر یا رسالت کے منکر بن گئے ۱۲

مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤی اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ

(پارہ ۲۹ سورۃ الجن رکوع ۱)

اور ہم میں کچھ تو نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے (یعنی کافر بدکار) ہمارے کئی طرح کے گروہ (پہلے سے) چلے آئے ہیں[1] اور (اب تو) ہم نے سمجھ لیا کہ ہم زمین میں رہ کر اللہ کو نہیں ہرا سکتے اور نہ کہیں بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں[2] اور ہم نے جب راہ کی (ہدایت کی) بات سنی تو اس کو مان لیا اور جو کوئی اپنے مالک پر ایمان لائے گا اُس کو نہ نقصان کا ڈر ہوگا نہ ظلم کا اور ہم میں بعضے تو (خدا تعالیٰ کے) تابع دار ہیں اور بعضے (کافر) نافرمان پھر جن لوگوں نے (خدا کی) تابعداری کی انہوں نے سیدھے رستے پر چلنا چاہا اور جنہوں نے نافرمانی کی وہ دوزخ کے کندے بنے

(پارہ ۲۹ سورۃ جن رکوع ۱)

وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۙ

(پارہ ۲۹ سورۃ الجن رکوع ۱)

اور[3] جس وقت اللہ کا بندہ (محمدؐ) اُس کی عبادت میں کھڑا ہوتا تو جنات (چار طرف سے گھیر کر) اُس سے چمٹنے ہی کو تھے[4]

(پارہ ۲۹ سورۃ جن رکوع ۱)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ .... قَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِیْ يَمِيْنَهٗ ۔

عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے ...... کہنے لگے (ابوبکرؓ) میں نے جو کہہ دیا تھا یعنی قسم کھائی تھی وہ شیطان کا بہکاوا تھا۔

(پارہ ۲۔ كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ ۔ بَابُ السَّمَرِ مَعَ الْاَهْلِ وَالضَّيْفِ)

(پارہ ۲۔ کتاب نماز کے وقتوں کا بیان ۔ باب ۔ اپنی بی بی یا مہمان سے رات کو (عشاء کے بعد) باتیں کرنا (نوٹ۔ یہ حدیث مفصل باب نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ کے بیان میں آئے گی)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِیَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پادتا ہوا پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے اس لئے کہ اذان نہ سنے (اُس کو اذان سننا ناگوار ہے)[5] جب اذان ہو چکتی ہے تو پھر آتا ہے جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے جب تکبیر ہو چکتی ہے تو

[1] کوئی مومن کوئی یہودی کوئی نصرانی کوئی مجوسی آدمیوں کی طرح جنوں میں بھی مختلف مذاہب ہیں ۱۲ [2] یعنی زمین یا آسمان میں کہیں اس کے اختیار سے باہر نہیں ہو سکتے ہر جگہ اس کی حکومت ہے ۱۲ [3] اس آیت سے یہ نکلتا ہے جنات میں سے بھی بعضے دوزخ میں جائیں گے بعضے بہشت میں ۱۲ [4] شاید یہ دوسرا واقعہ ہو جب آپ مکہ سے نکل کر جنوں کو تعلیم دینے کے لئے باہر میدان میں گئے تھے اس وقت بارہ ہزار جن جمع ہوئے تھے ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں آپ کے ہمراہ تھا آپ نے زمین پر لکیر کر دی تھی اور فرمایا تھا جب تک میں تیرے پاس نہ آجاؤں تو یہیں خاموش بیٹھا رہ اور اگر کچھ دیکھے تو ڈر نہیں ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے کالے کالے لوگ دیکھے گویا وہ زط کے لوگ ہیں زط کہتے ہیں سوڈان کے قد آور لوگوں کو ۱۲ [5] شیطان اذان سے ایسا بھاگتا ہے جیسے چور کوتوال سے بعضوں نے کہا اذان میں چونکہ نماز کے لئے بلاوا ہوتا ہے اور نماز میں سجدہ ہے اُس کو اپنا قصہ یاد آتا ہے کہ آدم کو سجدہ نہ کرنے سے وہ رانده درگاہ ہوا اس لئے اذان سننا نہیں چاہتا بعضوں نے کہا اس لئے کہ اذان کی گواہی آخرت میں دینا نہ پڑے چونکہ جہاں تک اذان کی آواز جاتی ہے وہ سب گواہ بنتے ہیں آخرت میں گواہی دیں گے جیسے دوسری حدیث میں ہے ۱۲ منہ

يخطر بين المرء ونفسه يقول اذكر كذا اذكر كذا لما لم يكن يذكر حتى يظل الرجل لا يدري كم صلى

(پاره ۳ - كتاب الاذان - باب فضل التاذين)

عن عائشة قالت .... فقال هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلوة العبد.

(پاره ۳ - كتاب الاذان - باب الالتفات في الصلوة)

عن ابن عباس قال انطلق النبي صلى الله عليه وسلم في طائفة من اصحابه عامدين الى سوق عكاظ وقد حيل بين الشياطين وبين خبر السماء وارسلت عليهم الشهب فرجعت الشياطين الى قومهم فقالوا ما لكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء وارسلت علينا الشهب قالوا ما حال بينكم وبين خبر السماء الا شيء حدث فاضربوا مشارق الارض ومغاربها فانظروا ما هذا الذي حال بينكم وبين خبر السماء فانصرف اولئك الذين توجهوا نحو تهامة الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو بنخلة عامدين الى سوق عكاظ وهو يصلي باصحابه صلوة الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا له

پھر آتا ہے اور نمازی اور اس کے دل میں خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے فلانی بات یاد کر فلانی بات یاد کر وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نمازی کو یاد ہی نہ تھیں آخر وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں

(پارہ ۳ - کتاب اذان کے بیان میں - باب اذان دینے کی فضیلت)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ شیطان کی جھپٹ ہے وہ آدمی کی نماز پر ایک جھپٹ مارتا ہے۔

(پارہ ۳ - کتاب اذان کے بیان میں - باب فجر کی نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا)

(یہ حدیث مفصل پارہ ۳ نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ کے بیان میں آئے گی)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ عکاظ کے بازار میں جانے کی نیت سے چلے[1] ان دنوں شیطان آسمان کی خبر لینے سے روک دئے گئے تھے اور ان پر انگاروں کی مار ہونے لگی تھی[2] تو وہ اپنے لوگوں کی طرف[3] لوٹ کر آئے اُنہوں نے پوچھا کیوں کیا حال ہے وہ کہنے لگے (کیا کہیں) آسمان کی خبر ہم سے روک دی گئی اور ہم پر انگارے برسائے گئے۔ اُنہوں نے کہا یہ جو آسمان کی خبر تم سے روکی گئی ہے اس کی وجہ ہو نہ ہو کوئی نئی بات ہے تو ذرا زمین کے پورب اور پچھم (سب طرف) پھر کر دیکھو کون سی نئی بات ہوئی ہے جس کی وجہ سے آسمان کی خبر تم سے روک دی گئی ہے (یہ سنکر وہ چار طرف پھرنے نکلے) ان میں جو جنات تہامہ[4] کی طرف نکلے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ پہنچے۔ آپ اس وقت نخلہ[5] میں تھے عکاظ کی منڈی کو جانے کی نیت رکھتے تھے اور اپنے اصحاب کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے جب اُن جنوں نے قرآن سنا[6]

---

[1] عکاظ ایک منڈی کا نام ہے جو مکہ کے ایک طرف قدیم سے ہوا کرتی تھی ۱۲ منہ [2] احتمال ہے کہ یہ مار اُسی وقت سے شروع ہوئی ہو بعضے کہتے ہیں شہاب پہلے بھی تھے مگر اس کثرت سے نہیں گرتے تھے ۱۲ منہ [3] یعنی کاہنوں اور نجومیوں اور پوجاریوں کی طرف جن کو صدہا جھوٹ ملا کر خبریں سنایا کرتے تھے ۱۲ منہ [4] تہامہ مکہ کی زمین کو کہتے ہیں ۱۲ منہ [5] نخلہ ایک مقام کا نام ہے مکہ سے ایک دن کی راہ پر ۱۲ منہ [6] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ معلوم ہوا کہ آپ فجر کی نماز میں پکار کر قراءت کر رہے تھے جب تو جنوں نے سنا اور ایمان لائے یہ جن نصیبین کے تھے ۱۲ منہ

فقالوا هذا واللہ الذی حال بینکم وبین خبر السماء

فهنالك حین رجعوا الی قومهم قالوا یا قومنا انا سمعنا

قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فآمنا به ولن نشرك

بربنا احدا فانزل اللہ علی نبیه صلی اللہ علیه وسلم

قل اوحی الی وانما اوحی الیه قول الجن

(پارہ ۳ - کتاب الاذان - باب الجهر بقراءة الفجر)

عن عبد اللہ قال لا یجعل احدکم للشیطان شیئا

من صلوته یری ان حقا علیه ان لا ینصرف الا

عن یمینه (پارہ ۴ - کتاب الصلوة - باب الانفتال والانصراف

عن الیمین والشمال)

عن ابن عمر .... قالوا وفی نجدنا قال

هنالك الزلازل والفتن وبها یطلع قرن الشیطن

(پارہ ۴ - کتاب الاستسقاء - باب ما قیل فی الزلازل والآیات)

عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه

صلی صلوة فقال ان الشیطان عرض لی فشد علی

لیقطع الصلوة علی فامکننی اللہ منه فذعته ولقد

هممت ان اوثقه الی ساریة حتی تصبحوا فتنظروا الیه

تو ادھر کان لگا دیا اور کہنے لگے خدا کی قسم یہی وہ ہے
جس نے ہم سے آسمان کی خبر روک دی ہے اسی موقع
پر جب وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ کر گئے تو کہنے
لگے بھائیو! ہم تو ایک عجیب قرآن سن کر آئے
ہیں جو سیدھا رستہ بتلاتا ہے ہم تو اس پر ایمان لائے
اور ہم ہرگز اپنے مالک کا کسی کو شریک نہیں بنانے
کے تب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم پر یہ سورت اتاری قل اوحی الی اور جنوں
نے جو بات (اپنی قوم سے) کہی تھی وہ وحی سے
آپ کو بتلا دی گئی۔

(پارہ ۳ - کتاب اذان کے بیان میں باب فجر کی نماز میں پکار کر قرأت کرنا)

عبداللہ[۵] بن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تم میں
کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ لگائے خواہ
مخواہ نماز پڑھ کر داہنی ہی طرف
سے لوٹے

(پارہ ۴ - کتاب نماز کے بیان میں - باب - نماز پڑھ کر داہنے
بائیں دونوں طرف پھر کر بیٹھنا یا لوٹنا درست ہے)
(یہ حدیث مفصل باب ۴۳ نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ کے
بیان میں آئے گی)

ابن[۶] عمر رضؓ سے روایت ہے ...... انہوں نے
کہا وہاں تو زلزلے اور فساد ہوں گے اور وہیں
سے شیطان کا گروہ نکلے گا۔

(پارہ ۴ کتاب استسقاء یعنی پانی مانگنے کے بیان میں - باب بھونچال اور
(قیامت کی) نشانیوں کا بیان (یہ حدیث مفصل باب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی صفات اور نشانیاں دکھلانے کے بیان میں آئے گی)

ابوہریرہ[۷] رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ نے ایک نماز پڑھی اس
کے بعد فرمایا کہ شیطان میرے
سامنے آیا[۱] اُس نے میری نماز
توڑنے کے لئے زور لگایا لیکن اللہ نے
اس کو میرے قابو میں کر دیا میں نے اس کا گلا
گھونٹا یا اس کو ڈھکیل دیا اور میں نے
یہ چاہا مسجد کے ایک ستون سے

---

[۱] یہاں یہ اعتراض ہوگا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمر رضؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے جب عمر رضؓ سے شیطان ایسا ڈرتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت عمر رضؓ سے کہیں افضل ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ چور ڈاکو، بدمعاش کوتوال سے زیادہ ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ بادشاہ کو ہم پر رحم آجائیگا تو اس سے یہ نہیں نکلتا کہ کوتوال بادشاہ سے افضل ہے ۱۲ منہ

فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا

(پارہ ۵۔ كِتَابُ التَّهَجُّدِ۔ بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ)

اس کو باندھ دوں صبح کو تم اس کو دیکھو لیکن مجھ کو حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا یاد آئی پروردگار مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے آخر اللہ تعالیٰ نے ذلت کے ساتھ اس کو بھگا دیا[1]

(پارہ ۵۔ کتاب تہجد کے بیان میں۔ باب نماز میں کون کون سے کام درست ہیں)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ فَاِذَا سَكَتَ اَقْبَلَ فَلَا يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُوْلُ لَهُ اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا فَعَلَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ

(پارہ ۵۔ كِتَابُ التَّهَجُّدِ۔ بَابُ يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر گوز لگاتا بھاگتا ہے اس لئے کہ اذان نہ سنے جہاں موذن خاموش ہوا مردود پھر آ جاتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے پھر چل دیتا ہے جہاں تکبیر ہو چکی پھر آ جاتا ہے اور آدمی (دل میں گھس کر) کہتا ہے وہ یاد کر یہ یاد کر وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ آتیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں ابوسلمہ نے کہا جب کسی کو ایسا ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کرے

(پارہ ۵۔ کتاب تہجد کے بیان میں۔ باب۔ نماز میں آدمی کسی بات کی فکر کرے تو کیسا ہے)

عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا (پارہ ۸۔ كِتَابُ الصَّوْمِ بَابُ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهٖ اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ)

ام المومنین صفیہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی سے روایت ہے ..... تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میاں) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں برا گمان نہ ڈالے۔

(پارہ ۸۔ کتاب روزے کے بیان میں۔ باب کیا اعتکاف والا کام کاج کے لئے مسجد کے دروازے تک جا سکتا ہے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ..... فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

ابوہریرہؓ سے روایت ہے ..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] اس حدیث سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ کسی دشمن کو ڈھکیلنا یا اس کو ہٹا دینا اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی امام ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں اہل حدیث کا یہ مذہب قرار دیا کہ نماز میں کھنکارنا یا گھر میں کوئی نہ ہو تو دروازہ کھول دینا۔ سانپ بچھو نکلے تو اس کو مار ڈالنا۔ سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دینا کسی ضرورت سے آگے یا پیچھے سرک جانا یہ سب کام درست ہیں ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطَانٌ (پارہ ۹۔ کِتَابُ الْوَکَالَۃِ۔ بَابُ اِذَا وَکَّلَ رَجُلًا فَتَرَکَ الْوَکِیْلُ شَیْئًا فَاَجَازَہُ الْمُوَکِّلُ فَھُوَ جَائِزٌ وَاِنْ اَقْرَضَہٗ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی جَازَ)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِیْ رَھْطٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْہُ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ یَوْمَئِذٍ ابْنُ صَیَّادٍ یَحْتَلِمُ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰی قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ

اس نے سچ کہا حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے ابوہریرہؓ تو جانتا ہے تین راتوں سے کون تیرے پاس آتا ہے میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے۔
(پارہ ۹۔ کتاب وکالت کے بیان میں۔ باب ایک شخص کسی وکیل کرے پھر وکیل کوئی بات چھوڑ دے لیکن موکل اس کی اجازت دے تو درست ہے اور اگر وکیل معین میعاد پر کسی کو قرض دے اور موکل اجازت دے تو بھی درست ہے)

[11] ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ چند اصحابؓ سمیت (جو دس سے کم تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے دیکھا تو وہ بنی مغالہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے) کے محلوں پاس بچوں میں کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد (جوان نہیں ہوا تھا) جوانی کے قریب تھا اس کو آنحضرت کے تشریف لانے کی خبر ہی نہیں ہوئی (کھیل میں دیوانہ تھا) یہاں تک کہ آپ نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ نے فرمایا (ابن صیاد) کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں [1] اس نے آپ کی طرف دیکھا اور (سوچ کر) کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں (یعنے عرب لوگوں) کے پیغمبر ہیں پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں آپ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا (سچ کہہ) تجھے کیا دکھائی دیتا ہے اس نے کہا میرے پاس سچی اور

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کہ بچے سے اس طرح پوچھ سکتے ہیں اور اگر وہ قبول کرے تو اس کا اسلام صحیح ہوگا ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام آپ کو ابن صیاد سے چند باتیں دریافت کرنا منظور تھیں آپ نے یہ خیال کیا کہ اگر میں یہ کہہ دوں تم تو جھوٹا ہے رسول کہاں سے ہوا تو شاید وہ چڑ جائے اور ہمارا مقصد پورا نہ ہو اس نے ایسا عمدہ جواب دیا کہ ابن صیاد چڑا بھی نہیں اور اس کی پیغمبری کا انکار بھی نکل آیا گو صاف طور سے انکار نہیں ہے ۱۲ منہ

يَأتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ

(پاره ۱۲ - كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ - بَابُ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ فَقَالَ هٰهُنَا الْفِتْنَةُ ثَلٰثًا مِّنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ (پاره ۱۲ - كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ بُيُوْتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوْتِ إِلَيْهِنَّ)

عَنْ عَائِشَةَ رضؓ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ......

اور جھوٹی دونوں طرح کی خبریں آتی ہیں آپ نے فرمایا تو پھر سب کا سب گڈمڈ ہوا (جیسے کاہن ہوتے ہیں ایک سچ تو سو جھوٹ) آپ نے فرمایا اچھا جب جانے بتلا (میرے دل میں) کونسی بات ہے جو میں نے تیرے لئے چھپائی ہے ابن صیاد نے کہا دخ ہے[1] آپ نے فرمایا دت پرے ہٹ تو اپنی بساط سے کہاں بڑھ سکتا ہے (بس کاہن اور شیطان کی معلومات اتنی ہی ہوتی ہیں) حضرت عمر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجئے اس کی گردن ماردوں (آئندہ دجال کا ڈر ہی نہ رہے) آپ نے فرمایا (کیا فائدہ) اگر یہ واقعی دجال ہے تب تو اس کو مار ہی نہ سکیگا اور جو دجال نہیں ہے تو اس کا ناحق خون کرنا تیرے حق میں اچھا نہیں[2]

(پارہ ۱۲ - کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں - باب بچے سے کیوں کر کہیں کہ مسلمان ہوجا)

عبداللہ[12] بن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا[3] (یعنی پورب کی طرف) تین بار فرمایا ادھر ہی سے فتنے (دین کے فساد) نکلیں گے یہیں سے شیطان کا سر نمودار ہوگا۔

(پارہ ۱۲ - کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں باب آپ کی بی بیوں کے گھروں کا بیان اور گھروں کا ان کی طرف نسبت دینا)

عائشہ[13] رضؓ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا تصور کیا یوم تاتی السماء بدخان مبین تو ابن صیاد سے ساری آیت تو نہ بتلائی گئی دخان کے لفظ میں سے اس نے صرف دخ بتلایا جیسے شیطانوں کی عادت ہوتی ہے سنی سنائی ایک آدھ بات سے مرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی بات پھر شیطان کا مطلع ہوجانا خلاف قیاس ہے تو شاید آپ نے یہ آیت لکھوا کر ہاتھ میں چھپائی ہوگی ۱۲ منہ [2] حالانکہ ابن صیاد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس وجہ سے وہ قتل ہوسکتا تھا مگر چونکہ وہ اس وقت نابالغ تھا دوسرے اس نے صراحتاً نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ آپ میری نبوت کی گواہی دیتے ہیں یا نہیں اس لئے آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا ۱۲ منہ [3] اکثر دین کے فساد مشرقی ممالک سے نکلے ہیں دجال بھی وہیں سے نکلیگا ۱۲ منہ

فَتَسْتَرِقُ الشَّيٰطِيْنُ فَتَسْمَعُهٗ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

(پاره ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ ذِكْرِ الْمَلٰٓئِكَةِ)

شیطان چپکے سے بادل پر جا کر فرشتوں کی باتیں اُڑا لیتے ہیں اور اپنے پوجاریوں کو خبر کر دیتے ہیں وہ پوجاری کمبخت ایک سچی بات میں سو باتیں جھوٹ اپنے دل سے ملا دیتے ہیں (اپنے مریدوں اور چیلوں سے بیان کرتے ہیں)

(پارہ ۱۳ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی - باب فرشتوں کا بیان)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ (پاره ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ صِفَةِ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ)

۱۴

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے (اُس کے دل میں ڈالتا ہے) یہ کس نے پیدا کیا وہ کس نے پیدا کیا اخیر میں یہ کہتا ہے اچھا خدا کو کس نے پیدا کیا[1] (ارے مردود خدا تو سب کا پیدا کرنے والا اور اپنی ذات سے موجود ہے) جب کسی شخص کو ایسا وسوسہ ڈالے تو اعوذ باللہ پڑھے اور شیطانی خیال چھوڑ دے۔

(پارہ ۱۳ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی - باب ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان)

عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَجْنَحَ اَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَاَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ اِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا (پاره ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ صِفَةِ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ)

۱۵

جابر رض سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے آپ نے فرمایا جب رات کا اندھیرا ہو جائے یا رات شروع ہو تو اپنے بچوں کو روک لو (گھر سے باہر نہ جانے دو) کیونکہ اُس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں[2] جب عشا کے وقت میں سے ایک گھڑی گذر جائے اُس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلیں پھریں) اور دروازہ بند کرتے وقت بسم اللہ کہہ چراغ بجھاتے وقت بسم اللہ کہہ (پانی کا) برتن (صراحی گھڑا) ڈھانپتے وقت بسم اللہ کہہ اور ڈھانپنے کو کچھ نہ ملے تو کوئی چیز (لکڑی وغیرہ) اُس پر آڑی رکھ دے

(پارہ ۱۳ - کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی باب - ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان)

---

[1] شیطان یہ وسوسہ اس طرح ڈالتا ہے کہ دنیا میں سب چیزیں علل اور معلولات اور اسباب مسببات ہیں یعنی ایک چیز سے دوسری چیز پیدا ہوتی ہے وہ چیز دوسری چیز سے مثلاً بیٹا باپ سے باپ دادا سے دادا پردادا سے اخیر میں انتہا خدا تک ہوتی ہے تو شیطان یہ کہتا ہے پھر خدا کی بھی کوئی علت ہوگی اس مردود کا جواب اعوذ باللہ پڑھنا ہے اگر خواہ مخواہ عقلی جواب ہی مانگے تو جواب یہ ہے کہ اگر ازل میں برابر علل اور معلولات کا سلسلہ چلا جائے اور کسی علت پر ختم نہ ہو تو یہ لازم آتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز موجود نہ ہو کیونکہ غیر متناہی کا وجود عقل میں نہیں آتا اس کے علاوہ اگر سب موجود بالعرض ہوں تو لازم آتا ہے کہ بالعرض بغیر بالذات کے موجود ہوا اور یہ محال ہے پس معلوم ہوا کہ اس سلسلہ کی انتہا ایک ایسی ذات مقدس پر ہے جو علت محضہ ہے اور وہ کسی کی معلول نہیں اور وہ موجود بالذات ہے اپنے وجود میں کسی کی محتاج نہیں وہی ذات مقدس خدا ہے بہتر یہ ہے کہ ایسے عقلی ڈھکوسلوں میں نہ پڑے اور اعوذ باللہ پڑھ کر اپنے مالک حقیقی سے مدد چاہے وہ شیطان کا وسوسہ دور کر دیگا جیسے فرمایا ان عبادی لیس لک علیھم سلطان ۱۲ منہ

[2] شیطان سے مراد یہاں شریر جن ہیں بعضوں نے کہا سانپ مراد ہیں اکثر سانپ اس وقت اپنے بلوں میں سے ہوا کھانے کے لئے نکلتے ہیں ۱۲ منہ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَاَحَدُهُمَا اَحْمَرَّ وَجْهُهٗ وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوْا لَهٗ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِيْ جُنُوْنٌ

(پارہ ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ صِفَةِ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ)

۱۶ سلیمان بن صرد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی (نام نامعلوم) گالی گلوچ کر رہے تھے ایک کا منہ سرخ ہو گیا تھا۔ گردن کی رگیں پھول گئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص اس کو پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے یوں کہے اعوذ باللہ من الشیطان تو یہ حالت نہ رہے لوگوں نے اس سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان سے خدا کی پناہ مانگ وہ کہنے لگا کیا میں دیوانہ ہوں[1]

(پارہ ۱۳ - کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی باب - ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان)

عَنْ صَفِيَّةَ .... قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا سُوْءًا اَوْ قَالَ شَيْئًا (پارہ ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ بَابُ صِفَةِ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ)

۱۷ اُمّ المومنین صفیہ رض سے روایت ہے .... آپ نے فرمایا نہیں یہ بات نہیں تم تو مسلمان ہو مگر میں نے یہ خیال کیا کہ) شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے

(پارہ ۱۳ - کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی - باب - ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان)

۱۸ (یہ حدیث مفصل باب ازواج مطہرات کے بیان میں آئے گی)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعِهٖ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فِي الْحِجَابِ

(پارہ ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ صِفَةِ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ)

ابوھریرہ رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے آدمی ہیں شیطان پیدا ہوتے وقت اُن کو اپنی انگلیوں سے کونچتا ہے اسی لئے روتے ہیں) مگر عیسیٰ بن مریم کو اس نے کونچنا چاہا (وہ کونچ نہ سکا) تو پردے کو کونچا (جس کے اندر بچہ رہتا ہے اس کی رسائی نہ ہوئی)

(پارہ ۱۳ - کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی باب - ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹ ابوھریرہ رض سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

[1] وہ سمجھا کہ شیطان سے پناہ جب ہی مانگتے ہیں جب آدمی دیوانہ ہو جائے ارے غصہ بھی تو دیوانہ پن اور جنون ہی ہے۔ قسطلانی نے کہا شاید یہ شخص منافق یا بالکل گنوار ہو گا ۱۲ منہ

قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ (پارہ ۱۳۔ كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ ۔ بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ)

جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ سستی اور امتلا کی نشانی ہے) جب تم میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (آواز نہ نکلنے دے) اس لئے کہ جب کوئی جمائی میں ہا ہا کی آواز نکالتا ہے شیطان ہنستا ہے۔[1]
(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی ۔ باب ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان)

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ .... فَقَالَ .... أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ (پارہ ۱۳۔ كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ ۔ بَابُ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ)

۲۰ ابو مسعود رض سے روایت ہے .... فرمایا ...... (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) ...... سُن رکھو سختی اور سخت دلی اُن لوگوں میں ہے جو اُونٹوں کی دُمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمودار ہوں گی یعنی ربیعہ اور مضر کی قوموں میں
(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی ۔ باب ۔ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کے چرانے کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرتا رہے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ أُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُونَ

۲۱ ابن عباس رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف روانہ ہوئے[2] ان دنوں شیطانوں کو آسمانوں کی خبر ملنا بالکل موقوف ہو گئی تھی جب وہ آسمان کی طرف جاتے تو انگار کے شعلے اُن پر برستے یہ حال دیکھ کر شیطان زمین پر لوٹ آئے کہنے لگے یہ ہوا کیا آسمان کی خبر بالکل بند ہو گئی وہاں جاتے ہیں تو ہم پر آگ برستی ہے بڑا شیطان ابلیس یہ سن کر کہنے لگا یہ جو آسمان کی خبر تم پر بند کر دی گئی ہے اس کا سبب کچھ ضرور ہے کوئی نئی بات ہوئی ہے تم ایسا کرو پورب پچھم ساری زمین کا دورہ کرو دیکھو تو نئی بات کیا ہوئی ہے شیطان روانہ ہوئے پورب پچھم سب طرف گئے ٹوہ لینے لگے یہ وجہ کیا ہے جو

---

[1] شیطان خوش ہوتا ہے کہ آدمی زاد دھوکے میں آ گیا پیٹ بھر کر کھا گیا مست بن گیا اب خدا کی عبادت اچھی طرح نہ کر سکیگا ۱۲ منہ
[2] عکاظ ایک بڑے بازار کا نام تھا جو مکہ اور طائف کے بیچ میں جما کرتی تھی ۱۲ منہ

مَا هٰذَا الْاَمْرُ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ
قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ وَهُوَ عَامِدٌ اِلٰی
سُوْقِ عُکَاظٍ وَّهُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا
سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ
بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْٓا اِلٰی
قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا یَا قَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْٓ
اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّ
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَآ اُوْحِیَ
اِلَیْهِ قَوْلُ الْجِنِّ (پارہ ۲۰- کِتَابُ التَّفْسِیْرِ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَکُفُّوْا
صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا
ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَحَلُّوْهُمْ فَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ
وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا
وَّاَوْکُوْا قِرَبَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْٓا اٰنِیَتَکُمْ

آسمان کی خبر ہم سے روک دی گئی ہے ان شیطانوں
میں بعضے تہامہ (ملک حجاز) کی طرف
بھی آئے (وہ نصیبین کے جن تھے) اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت
نخلا میں تھے [1] عکاظ کے بازار جانے
کا قصد رکھتے تھے آپ اپنے اصحاب کو نماز
فجر پڑھا رہے تھے جب ان جنوں نے قرآن
سُنا تو ادھر کان لگا دیا اور آپس میں کہنے
لگے) ہو نہ ہو اسی کلام کی وجہ سے ہم پر آسمان
کی خبر بند کر دی گئی ہے پھر وہاں سے لوٹ کر
اپنی قوم پاس پہنچے اور ان سے کہنے لگے یا
قومنا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد
فامنا به ولن نشرك بربنا احدا
اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت اتاری
قل اوحی الی انه استمع نفر
من الجن (ابن عباسؓ نے کہا)
جنوں کی یہ بات آپ
کو وحی سے
معلوم ہوئی [2]
(پارہ ۲۰- کتاب قرآن کی تفسیر کی)

[۲۲] جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات شروع ہو
(عشار کا وقت آنے لگے اندھیرا شروع ہو)
یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو پکڑ رکھو (باہر
نہ پھرنے دو) کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے
ہیں (آتے جاتے ہیں) جب ایک گھڑی رات
گذرے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلنے
پھرنے دو) اور گھر کے دروازے
بند کر دو اللہ کا نام لے کر کیونکہ
شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا [3]
اور اپنی مشکوں کا منہ باندھو
اللہ کا نام لے کر برتنوں کو

[1] ایک مقام ہے مکہ اور طائف کے درمیان ۱۲ منہ
[2] یعنی آپ نے خود جنوں کی گفتگو نہیں سُنی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی گفتگو کی خبر آپکو کر دی ۱۲ منہ
[3] یہ اس کا قاعدہ نہیں کھلے دروازے میں سے چلا آتا ہے ۱۲ منہ

وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ (پارہ ۲۳ كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ - بَابُ تَغْطِيَةِ الْاِنَاءِ)

ڈھانپ دو اگر ڈھکن نہ ہو تو ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ دو اللہ کا نام لے کر اور چراغ سوتے وقت بجھا دو [1]

(پارہ ۲۳ - کتاب شرابوں کا بیان - باب - رات کو برتن ڈھانک دینا)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا مِنَ الْجِنِّيِّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلٌ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَسْنَدَهُ بَعْدَهُ (پارہ ۲۴ - كِتَابُ الطِّبِّ - بَابُ الْكِهَانَةِ)

[۲۳] حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کچھ لوگوں نے (معاویہ بن حکم سلمی نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کاہنوں کی باتوں میں آپ کیا فرماتے ہیں [2] آپ نے فرمایا اُن کی باتیں محض لغو ہیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ بعضے وقت تو وہ ایسی بات کرتے ہیں جو سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ بات وہ ہوتی ہے جو کاہن شیطان سے اڑا لیتا ہے (یا شیطان فرشتوں سے سنکر اڑا لیتا ہے) پھر اس کو اپنے دوست کے کان میں پھونک دیتا ہے یہ کاہن کیا کرتے ہیں اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر (لوگوں سے) بیان کرتے ہیں [3] علی بن مدینی نے کہا عبد الرزاق اس فقرے کو تلك الكلمة من الحق مرسلا روایت کرتے تھے پھر اُنہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ عبد الرزاق نے اس کے بعد اس کو سنداً حضرت عائشہ سے روایت کیا

(پارہ ۲۴ - کتاب دوا علاج کے بیان میں باب - کہانت کا بیان)

عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

[۲۴] حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا بنی زریق کے ایک (یہودی) لبید بن اعصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا۔ آپ کا یہ حال ہو گیا آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام (واقع میں) آپ نے

---

[1] سوتے وقت چراغ بجھا دینے کا فائدہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ چوہا لیا کرتا ہے بتی منہ میں دبا کر کھینچ لے جاتا ہے اکثر گھر میں آگ لگ جاتی ہے اگرچہ ڈر نہ ہو جیسے ہمارے زمانہ کے لمپ ہوتے ہیں کہ چوہا اُن کے پاس نہیں جا سکتا یا بند قندیل ہو تب بجھانا ضرور نہ ہو گا لیکن ہر حال میں مستحب یہی ہے کہ چراغ بجھا کر سوئے مجھ کو تو جب تک چراغ نہ بجھاؤں نیند ہی نہیں آتی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جو حکم دئے ہیں اُن میں دین دنیا کے فائدے بھرے ہوئے ہیں - ۱۲ منہ

[2] اعتبار کے قابل ہیں یا نہیں ۱۲ منہ

[3] اس لئے اکثر باتیں اُن کی جھوٹ نکلتی ہیں۔ ایک آدھ بات تو سچی ہو جاتی ہے وہ وہی جو شیطان فرشتوں سے اڑا لیتا ہے قسطلانی نے کہا یہ کہانت بعضے شیطان جو آسمان پر جا کر فرشتوں کی بات اڑا لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے موقوف ہو گئی۔ اب آسمان پر ایسا چوکی پہرہ ہے کہ شیطان وہاں پھٹکنے نہیں پاتے نہ اب ویسے کاہن موجود ہیں جو شیطانوں سے تعلق رکھتے تھے ہمارے زمانہ کے کاہن محض اٹکل پچو باتیں کرنے والے ہیں ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى
إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لٰكِنَّهُ
دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي
فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُ
هُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا
لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ فَقَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ
طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ
فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ قَالَ وَأَيْنَ
هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ يَا
عَائِشَةُ كَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ أَوْ كَأَنَّ رُؤُسَ
نَخْلِهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا
أَسْتَخْرِجُهُ قَالَ قَدْ عَافَانِي اللّٰهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ

نہیں کیا ہوتا ۱؎ ایک دن یا ایک رات ایسا ہوا آپ
میرے پاس تھے مگر میری طرف متوجہ نہ تھے
بس دعا کر رہے تھے دعا کر رہے تھے اس
کے بعد آپ نے فرمایا عائشہ میں اللہ تعالیٰ سے
جو بات دریافت کر رہا تھا وہ اس نے اپنے
فضل سے مجھ کو بتلا دی۔ میرے پاس دو فرشتے
آئے (جبرئیل میکائیل) ایک تو میرے سرانے بیٹھ گیا ایک
پائنتی اب ایک دوسرے سے پوچھنے لگا یہ تو کہو
اُن صاحب کو (یعنی حضرت محمدؐ کو) کیا بیماری ہو گئی
ہے اُس نے جواب دیا (بیماری نہیں) ان پر جادو
ہوا ہے پہلے فرشتے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے
دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے پہلے
فرشتے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے
نے کہا کنگھی اور سر سے نکلے ہوئے بالوں اور نر
کھجور کے خوشہ کے غلاف میں پہلے فرشتے نے
پوچھا یہ چیزیں اس یہودی نے کہاں رکھی ہیں دوسرے
نے کہا بئر ذروان میں ۲؎ پھر دوسرے دن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کو ساتھ لے کر
اس کنوئیں پر تشریف لے گئے ۳؎ وہاں سے لوٹ کر
آئے تو حضرت عائشہ سے فرمانے لگے عائشہ
اس کنوئیں کا پانی ایسا (رنگین) تھا جیسے مہندی کا
پانی (سرخ ہوتا ہے) اس پر کھجور کے درخت
ایسے (بھیانک اور بے رونق)
تھے گویا سانپوں
کے پھن ہیں ۴؎
حضرت عائشہؓ

۱؎ جو لوگ کہتے ہیں جادو محض تخییل اور تمویہ یعنی خیال دلانا اور تصور کرانا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ جادو کی کئی قسمیں ہیں جن کو شاہ عبد العزیز صاحب
دہلوی نے تفسیر عزیزی میں تفصیل سے بیان کیا ہے سمریزم جو آجکل انگریزوں میں بہت شائع ہے وہ بھی جادو کی قسم ہے اسی طرح تسخیر کواکب وارواح کا علم جو فخر الدین رازی
نے کشف مکتوم میں بیان کیا ہے وہ بھی صریح سحر ہے اور فخر الدین رازی سے بڑا تعجب ہوتا ہے کہ اُنہوں نے یہ کتاب کیسے لکھی جس میں علاوہ سحر کے صریح
شرک اور کفر کے مضامین ہیں اور کہیں یہ لکھا ہے کہ فلاں کوکب کی تسخیر میں زنا اور لواطت کرے معاذ اللہ یہ کتاب جلانے کے قابل ہے اور فخر الدین رازی
نے اس کتاب کو لکھ کر اپنا سارا اعتبار کھو دیا ہے ایسے شخص کی تفسیر کا بھی ہم کیا اعتبار کریں چنانچہ اہل حدیث نے ان کی تفسیر کی نسبت کہا ہے کل شئی فیه
الا التفسیر اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو چند روز تک اس جادو کا اثر رہا اس میں یہ حکمت تھی کہ آپ کا جادو گر نہ ہونا سب پر کھل جائے کیونکہ جادو کا اثر جادو گر
پر نہیں ہوتا ۱۲ منہ ۲؎ جو ایک اندھا کنواں تھا مدینہ کے اطراف میں ۱۲ منہ ۳؎ ابن سعد کی روایت میں یوں ہے آپ نے حضرت علیؓ اور عمارؓ کو اس کنوئیں پر بھیجا
کہ جا کر یہ جادو کا سامان اٹھا لائیں ایک روایت میں ہے کہ جبیر بن ایاس زرقی کو بھیجا اُنہوں نے یہ چیزیں کنوئیں سے نکالیں بعضوں نے کہا قیس بن محصن زرقی نے
نکالیں اور ممکن ہے کہ آنحضرت نے پہلے ان لوگوں کو بھیجا ہو پھر خود بھی تشریف لے گئے ہوں ۱۲ منہ ۴؎ یا بھتنوں یعنی شیطانوں کے سر ایسے بدصورت ۱۲ منہ

عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ

(پارہ ۲۴۔ كِتَابُ الطِّبِّ۔ بَابُ السِّحْرِ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ (پارہ ۲۴۔ كِتَابُ الطِّبِّ۔ بَابٌ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرٌ)

عَنْ سَعْدٍ رض يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ (پارہ ۲۴۔ كِتَابُ الطِّبِّ۔ بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ)

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ

کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نشر کرا کے اس جادو کا توڑ کیوں نہیں کرتے[1] آپ نے فرمایا (کیا فائدہ) اللہ نے مجھ کو تو اچھا کر دیا اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں ایک شور پھیلانا نہیں چاہتا[2]۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ جادو کا سامان (کنگھی بال خرما کا غلاف) سب گاڑ دیا گیا

(پارہ ۲۴۔ کتاب دوا علاج کے بیان میں۔ باب جادو کا بیان)

۲۵ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ پورب کی طرف سے (ملک عراق سے) دو شخص[3] مدینہ میں آئے (سنہ ۹ ہجری میں) انہوں نے خطبہ سنایا (ایک تقریر کی) لوگوں کو ان کی تقریر پر تعجب آیا[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے یا یہ فرمایا بعض تقریر جادو ہوتی ہے

(پارہ ۲۴۔ کتاب دوا علاج کے بیان میں

باب۔ بعض تقریر جادو بھری ہوتی ہے)

۲۶ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھائے اس کو اس دن کوئی سحر یا جادو نقصان نہیں پہنچانے کا

(پارہ ۲۴۔ کتاب دوا علاج کے بیان

باب۔ عجوہ کھجور بڑی دوا ہوتی ہے)

۲۷ ام المومنین صفیہ رض سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں مسجد میں اعتکاف میں تھے میں آپ سے ملنے گئی اور ایک گھڑی عشاء کے وقت باتیں کر کے لوٹی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجھ کو گھر تک پہنچا دینے کے لئے اٹھے جب میں مسجد کے دروازے پر پہنچی جہاں

[1] تیسیر القاری میں اس کا ترجمہ یوں کیا ہے آپ اس جادوگر کو شہر بدر کیوں نہیں کراتے میرے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے استخراج سحر اس کو کہتے ہیں کہ جادو کا توڑ دوسرے عمل سے کرانا بعضوں نے کہا یہاں استخراج سے اس سامان کا کنوئیں سے نکلوانا مراد ہے مگر یہ درست نہیں ہوتا کیوں کہ اسی روایت میں ہے کہ آپ نے وہ سامان کنوئیں سے نکلوا لیا تھا اور شاید غلاف میں سے نکلوانا مراد ہو واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] آپ کا قاعدہ تھا اپنی ذات کا انتقام کسی سے نہیں لیتے تھے ۱۲ منہ [3] زبرقان بن بدر بن امراء القیس بن خلف بن ابہیم ۱۲ منہ [4] کہ نہایت فصیح اور بلیغ اور پُر تاثیر تھی ۱۲ منہ

الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا (پارہ ۲۵۔ كِتَابُ الْأَدَبِ۔ بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ)

بی بی امِّ سلمہ رضؓ کا گھر تھا تو دو انصاری آدمی ملے[1] انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو پکارا فرمایا ذرا ٹھہرو سُن لو یہ عورت صفیہ بنت حیی (میری بی بی) ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ[2] یارسول اللہ یہ کیا بات ہے اُن پر آپ کا یہ فرمانا شاق گذرا[3] اُس وقت آپ نے فرمایا نہیں بات یہ ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح پھرتا رہتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے[4]

(پارہ ۲۵۔ کتاب اخلاق کے بیان میں۔ باب۔ تعجب کے وقت اللہ اکبر سبحان اللہ کہنا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطٰنُ (پارہ ۲۵۔ كِتَابُ الْأَدَبِ۔ بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ)

۲۷ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب کوئی مسلمان چھینکے اور الحمدللہ کہے تو ہر مسلمان پر جو سُنے اُس کا جواب دینا واجب ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جہاں تک ہوسکے اُس کو روکے (منہ بند کرے) جب جمائی لینے والا (منہ کھول کر) ہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے

(پارہ ۲۵۔ کتاب اخلاق کے بیان میں۔ باب چھینک اچھی ہے اور جمائی بری ہے)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتّٰى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ وَإِنَّهُ

۲۸ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا آپ کو ایسا خیال پیدا ہوتا جیسے ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ وہ کام آپ نے

[1] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] اس وجہ سے کہ آنحضرتؐ نے ہم کو ایسا بدگمان خیال فرمایا ۱۲ منہ [4] اور تم پیغمبر سے بدگمانی کر کے تباہ نہ ہو جاؤ ۱۲ منہ

دَعَا رَبَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُهٗ فِیْهِ (پارہ ۲۶۔ کِتَابُ الدَّعْوَاتِ ۔ بَابُ تَکْرِیْرِ الدُّعَاءِ)

نہ کیا ہوتا آخر آپ نے (مجبور ہوکر) پروردگار سے دعا کی پھر (مجھ سے) کہنے لگے عائشہ تجھ کو معلوم ہوا میں نے جو بات اللہ تعالیٰ سے پوچھی تھی [۱] وہ اس نے بتلا دی۔

(پارہ ۲۶۔ کتاب دعاؤں کے بیان میں۔ باب دعا میں ایک ہی فقرہ بار بار عرض کرنا)

(یہ حدیث مفصل اس باب میں گذر چکی)

قَدَرُ اللّٰهِ [۱۳]

باب [۱۳] تقدیر کا بیان

وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ۝ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝ (پارہ ۵۔ سورۃ النساء رکوع ۱۱)

اور (اے پیغمبر) اگر اُن کو [۲] کوئی بھلائی ہوتی ہے [۳] تو کہتے ہیں یہ خدا کی طرف سے ہے (یہاں تک تو سچ کہتے ہیں) اور اگر کوئی برائی (بلا) آتی ہے [۴] تو کہنے لگتے ہیں یہ تیری وجہ سے ہے [۵] (اے پیغمبر) کہہ دے سب خدا کی طرف سے ہے [۶] تو اُن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے بات سمجھنے کے پاس تک نہیں پھٹکتے (قریب بھی نہیں آتے) اے بندے جو بھلائی تجھ کو پہنچے وہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھ کو پہنچے (وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے لیکن) تیرے گناہ کی شامت سے [۸] اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھ کو اللہ کا پیغام لوگوں کو پہنچانے والا (رسول) بنا کر بھیجا اور اللہ تعالیٰ کی گواہی (تیری پیغمبری پر) بس کرتی ہے۔

(پارہ ۵ سورۂ نساء رکوع ۱۱)

اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ القمر رکوع ۳)

ہم نے تو ہر چیز کو تقدیر کے موافق بنایا [۱]

(پارہ ۲۷ سورۂ قمر رکوع ۳)

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ (پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق رکوع ۱)

بے شک اللہ ہر چیز کا اندازہ ٹھہرا چکا ہے [۲]

(پارہ ۲۸ سورۂ طلاق رکوع ۱)

وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ (پارہ ۳۰ سورۃ الاعلیٰ رکوع ۱)

اور جس نے (سب کچھ) ٹھہرا لیا پھر (اسی طرح) چلایا [۳]

(پارہ ۳۰ سورۃ اعلیٰ رکوع ۱)

---

[۱] کہ مجھ کو یہ کیا عارضہ ہو گیا ہے ۱۲ [۲] یعنی منافقوں اور یہودیوں کو ۱۲ [۳] فائدہ ہوتا ہے مثلاً غلہ کی ارزانی مال اولاد وغیرہ ۱۲ [۴] مثلاً قحط گرانی مال یا جان کا نقصان ۱۲ [۵] یعنی پیغمبر اور آپ کے اصحاب کو منحوس جان کر بلاؤں کی نحوست کہتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ۱۲ [۶] یعنی بھلائی اور برائی دونوں اسی کے حکم اور اسی کی تقدیر سے ہوتے ہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا وہی ہے ۱۲ [۷] بات سے مراد قرآن ہے اگر وہ اس کو سمجھتے تو یقین کر لیتے کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے ۱۲ [۸] یعنی گناہ اس بلا کا سبب ہوا لیکن درحقیقت بلا کا اتارنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے مطلب یہ ہے کہ یہ منافق اور یہود جو یہ سمجھتے ہیں جو بھلائی کو اللہ کی طرف سے اور برائی کو تیری طرف ... یہ سمجھتے ہیں اگر بھلائی اور برائی کی اصل علت یعنی خالق کو دیکھیں تو دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دونوں اس کی طرف سے ہیں اور اگر فاعل اور سبب اور واسطہ کو دیکھیں تب تو برائی اُن کے شامت اعمال کی وجہ سے ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُس کی سزا میں ان پر برائی اور بلا بھیجتا ہے رہی پیغمبر کی ذات وہ تو مبارک ہے اُس کی وجہ سے بلائیں دفع ہوتی ہیں اور رحمت ہے سارے جہاں کے لئے جیسے دوسری آیت میں فرمایا وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم اور وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۱۲ [۹] قریش کے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور تقدیر کے باب میں جھگڑنے لگے اس وقت یہ آیت اتری صحیح حدیث میں ہے کہ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ بے وقوفی اور دانائی ۱۲ [۱۰] حدیث میں ہے اگر تم جیسا چاہیئے ویسا اللہ پر بھروسہ کرو تو پرندوں کی طرح تم کو بھی روزی دے وہ صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے لوٹتے ہیں ۱۲ [۱۱] نر مادہ جفت کے لئے بنائے پھر نر کو سکھا دیا کیونکر جفتی کرے یا سعادت اور شقاوت پہلے سے ٹھیرا لی پھر ہر ایک کو اس کی توفیق دی جو اس کے لئے ٹھہرایا تھا ۱۲

(احادیث)

عن علی رض قال کنا فی جنازۃ فی بقیع الغرقد فاتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقعد وقعدنا حولہ ومعہ مخصرۃ فنکس فجعل ینکت بمخصرتہ ثم قال ما منکم من احد وما من نفس منفوسۃ الا کتب مکانہا من الجنۃ والنار والا قد کتبت شقیۃ او سعیدۃ قال رجل یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا وندع العمل فمن کان منا من اھل السعادۃ فسیصیر الی اھل السعادۃ ومن کان منا من اھل الشقاء فسیصیر الی عمل اھل الشقاوۃ قال اما اھل السعادۃ فییسرون لعمل اھل الشقاء ثم قرا فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الایۃ (پارہ ۲۰۔ کتاب التفسیر۔ باب قولہ وکذب بالحسنی)

عن عبد اللہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق قال ان احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما ثم علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ ملکا

(ترجمہ احادیث)

[1] حضرت علی رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم بقیع میں ایک جنازے[1] میں شریک تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ بیٹھ گئے ہم سب آپ کے گرد بیٹھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ سر جھکا کر چھڑی سے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم میں سے ہر شخص کا ہر جان کا جو دنیا میں پیدا ہو ایک ٹھکانا لکھ لیا گیا ہے بہشت میں یا دوزخ میں اور یہ بھی لکھ لیا گیا ہے کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت اس پر ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم اپنی قسمت کے لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں[2] اور نیک اعمال چھوڑ کیوں نہ دیں آخر جو نیک بخت لکھا گیا ہے وہ ضرور نیک بختوں میں شریک ہوگا اور جو بد بخت لکھا گیا ہے وہ بدبختوں میں رہیگا (محنت اٹھانے سے کیا فائدہ) آپ نے فرمایا (نہیں عمل کئے جاؤ) جو لوگ نیک بخت لکھے گئے ہیں اُن کو نیک اعمال کرنے کی توفیق ملے گی اور جو بد بخت لکھے گئے ہیں وہ بدبختوں کے سے اعمال کریں گے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی اخیر تک

(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب اللہ تعالیٰ کے قول وکذب بالحسنی کی تفسیر)

[2] عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا آپ سچے تھے اور اللہ نے بھی آپ سے جو وعدہ کیا تھا وہ سچا تھا فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں نطفہ رہتا ہے پھر خون کی پھٹکی بن جاتا ہے۔ چالیس دن تک یہی رہتا ہے پھر گوشت کا مچہ بن جاتا ہے چالیس دن تک یہی رہتا ہے

[1] اس میت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر الٰہی کا تو حال کسی کو معلوم نہیں مگر نیک اعمال اگر بندہ کر رہا ہے تو اُس کو اس امر کا قرینہ سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ٹھکانا بہشت میں رکھا ہے اور اگر بُرے کاموں میں مصروف ہے تو یہ گمان ہوسکتا ہے کہ اُس کا ٹھکانا دوزخ میں بنایا گیا ہے باقی ہوگا تو وہی جو اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے اور چونکہ تقدیر کا علم بندے کو نہیں دیا گیا اور اُس کو اچھی اور بُری دونوں راہیں تبلادی گئیں اس لئے بندے کا فرض منصبی یہی ہے کہ اچھی راہ کو اختیار کرے نیک اعمال میں کوشش کرے واللہ یفعل ما یشاء بیدہ الامر ۱۲ منہ

فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللّٰهِ
إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ
عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا
وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ
بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ
الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ
آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ (پارہ ۲۷ - كِتَابُ الْقَدَرِ - بَابٌ فِي الْقَدَرِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا
وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا (پارہ ۲۷ - كِتَابُ الْقَدَرِ
بَابٌ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُورًا)

پھر (چار چیزیں بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کو چار
باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے اس کی روزی اس کی عمر
اس کی نیک بختی اس کی بدبختی تو خدا کی قسم تم میں سے
کوئی شخص یا کوئی آدمی (ساری عمر) دوزخیوں کے
کام کرتا رہتا ہے دوزخ اس سے ایک ہاتھ یا ایک
باع رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے
وہ بہشتیوں کا سا کام کرتا ہے اور بہشت میں جاتا ہے
اور کوئی آدمی (ساری عمر) بہشتیوں کے سے کام
کرتا رہتا ہے۔ بہشت اس سے ایک ہاتھ یا
دو ہاتھ پر رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب
آتا ہے وہ دوزخیوں کے سے کام کرتا
ہے آخر دوزخ میں جاتا ہے۔ آدم
بن ابی ایاس نے اپنی روایت میں یوں کہا
ایک ہاتھ پر رہ جاتی ہے

(پارہ ۲۷۔ کتاب تقدیر کے بیان میں۔ باب۔ تقدیر کے
بیان میں)

۳ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن سوکن کا حصہ بھی مار لینے
کیلئے خاوند سے یہ درخواست نہ کرے کہ وہ اس کو
طلاق دیدے بلکہ (بلا شرط) نکاح کرے جو اس کے
نصیب میں ہے اتنا ہی اس کو ملے گا[1]

(پارہ ۲۷۔ کتاب تقدیر کے بیان میں۔
باب۔ اللہ نے جو حکم دیا ہے وہ ضرور ہو کر
رہے گا)

اَللَّوْحُ الْمَحْفُوظُ ۱۴

باب ۱۴ لوحِ محفوظ کا بیان

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۔ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ۔

(پارہ ۲۷ سورۃ القمر رکوع ۳)

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ
إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

۱ اور جو بات انہوں نے کی ہے وہ (خدائی) دفتر میں لکھی گئی ہے
ہر کام چھوٹا ہو یا بڑا (لوح محفوظ میں ہمارے پاس) لکھا ہوا ہے۔

(پارہ ۲۷ سورۂ قمر رکوع ۳)

۲ لوگو جو آفت زمین پر آتی ہے (مثلاً قحط زلزلہ طوفان وغیرہ) اور جو خود تم پر آتی ہے
(مثلاً دکھ، بیماری، موت وغیرہ) وہ اس کے پیدا کرنے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں
(لکھی ہوئی) موجود ہے بیشک اللہ کے نزدیک
(یہ سب باتیں لکھ لینا) آسان ہے یہ ہم نے تم کو

[1] سوکن کو طلاق دینے سے زیادہ نہیں مل سکتا ۱۲ منہ

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۙ

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید رکوع ۳)

اس لئے بتلادیا کہ جو چیز تم سے جاتی رہے اُس کا حد سے زیادہ غم نہ کھاؤ [1] اور جو نعمت اللہ تم کو دے اس پر (غرور سے) پھول نہ جاؤ [2] اور اللہ کسی اِترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

(پارہ ۲۷ سورۃ حدید رکوع ۳)

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۙ (پارہ ۳۰ سورۃ النبأ رکوع ۱)

اور ہم نے ہر چیز کو لکھ لیا ہے [3] (پارہ ۳۰ سورۂ نبا رکوع ۱)

(احادیث)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ

(پارہ ۳۰ - كِتَابُ التَّوْحِيدِ - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ)

(ترجمہ احادیث)

ابوہریرہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب خلقت کا پیدا کرنا مقدر کرچکا تو اُس نے اپنے پاس ایک کتاب لکھ کر رکھی اُس میں یوں ہے میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے یا میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے

(پارہ ۳۰ - کتاب اللہ کی توحید اس کی ذات اور صفات کے بیان میں - باب اللہ تعالیٰ کا فرمانا قرآن بزرگی والا ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے)

اَلْإِيمَانُ وَالْإِسْلَامُ [15]

باب [15] ایمان و اسلام کا بیان

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ (پارہ ۳ سورۃ البقرۃ رکوع ۴۰)

یہ پیغمبر (حضرت محمدؐ) اس کتاب پر ایمان لایا جو اُس کے مالک کی طرف سے اس پر اُتری اور اُس کے ساتھ مسلمان بھی سب اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں پر ایمان لائے [1] ہم اُس کے کسی پیغمبر کو جدا نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں (اے پروردگار) ہم نے تیرا ارشاد سُنا اور مان لیا [2] ہمارے گناہ بخشدے [3] مالک ہمارے تیری ہی طرف (ہم کو) لوٹ کر جانا ہے

(پارہ ۳ سورۂ بقرہ رکوع ۴۰)

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ

(مسلمانو) تم کہو ہم تو اللہ پر اور جو ہم پر اُترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب اور اُن کی اولاد پر اُترا اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور

[1] سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایسی ہی تھی [2] اترانا نہیں سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے ہماری کوشش سے نہیں ملی [3] کوئی بات نہیں چھوڑی اُن کے اعمال بھی لکھے ہوئے ہیں [15] اس آیت کا شانِ نزول اوپر گذر چکا جب صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یوں کہا ہم نے سُنا اور مانا تو اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی اور یہ آیت اُتاری اُس میں اُن کی تعریف کی اور فرمایا وہ یہ کہتے ہیں [1] یعنی سب کو مانتے ہیں یہود اور نصاریٰ کی طرح یہ نہیں کرتے کہ بعضوں کو مانیں اور بعضوں کو نہ مانیں [2] سر اور آنکھوں سے تسلیم کرلیا [3] یا ہم کو تیری بخشش چاہیے

مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

(پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۶)

دوسرے پیغمبروں کو اپنے پروردگار سے ملا سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی ایک کو بھی الگ نہیں کرتے [1] اور ہم اُس کے تابعدار ہیں [2]

(پارہ ۱۔ سورہ بقرہ رکوع ۱۶)

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران رکوع ۹)

(اے پیغمبر) کہہ دے ہم تو ایمان لائے اللہ پر اور جو ہم پر اُترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد (شعیا اور ارمیا اور داؤد وغیرہ تمام بنی اسرائیل کے پیغمبروں) پر اُترا اور اُس پر جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے پیغمبروں کو اپنے مالک کی طرف سے ملا ہم اُن میں سے کسی کو الگ نہیں کرتے (سب کو مانتے ہیں اور سچا پیغمبر جانتے ہیں) اور ہم اُسی (ایک خدا) کے تابعدار ہیں

(پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۹)

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (پارہ ۳ سورۃ آل عمران رکوع ۹)

اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے تو ہرگز اس کی طرف سے قبول نہ ہوگا اور آخرت میں اُس کا خرابہ ہوگا [3]

(پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۹)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

(پارہ ۵ سورۃ النسآء رکوع ۲۰)

ایمان لانے والو [4] اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے رسول (حضرت محمدؐ) پر اور اُس کتاب پر جو اُس نے اپنے رسول (حضرت محمدؐ) پر اتاری اور اُن کتابوں پر (جو قرآن مجید سے) پہلے اُس نے اتاریں [5] اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے پیغمبروں اور پچھلے دن (قیامت) کو نہ مانے وہ پرلے سرے کا گمراہ ہو گیا [6]

(پارہ ۵۔ سورہ نسار رکوع ۲۰)

---

[1] جیسے یہود کرتے ہیں کہ ایک کو مانتے ہیں دوسرے کو نہیں مانتے ۱۲ [2] یعنی خدائے احد کے فرماں بردار ہیں اور اس کے سب پیغمبروں کو برحق جانتے ہیں صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں یہ آیت قولوا آمنا باللہ آخر تک اور دوسری میں قل یا اھل الکتاب تا اشھدوا بانا مسلمون پڑھتے تھے ۱۲ [3] یعنی جو کوئی سوائے اُس طریقے کے جو اللہ نے شروع کیا ہے کسی اور طریقے پر چلیگا تو وہ طریق اس شخص سے ہرگز قبول نہ ہوگا بلکہ آخرت میں وہ ٹوٹا پانے والوں میں سے ہوگا جیسے کہ صحیح حدیث میں آیا ہے جس نے عمل کیا ایسا عمل جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے یعنی اللہ کے یہاں قبول نہیں تو جس نے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت نئی نکالی اور اُس کا ثبوت دین سے نہ ہو تو وہ بدعت اور باطل اور مردود ہے جیسا کہ اس زمانے میں بعض لوگ کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھتے ہیں اور تیجا دسواں چالیسواں اور برسی عرس مردوں کے کرتے ہیں تو اُن لوگوں کے عمل باتفاق سلف ضائع اور مردود ہیں اور بعض لوگوں نے اعتقاد میں نئی باتیں نکالی ہیں جیسا کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نہیں اتریں گے اور بعض امام مہدی کے پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور بعض دابۃ الارض اور عرش اور لوح محفوظ سے انکار کرتے ہیں یہ سب باتیں سلف صالحین کے اعتقاد سے برخلاف اور بدعت ہیں ۱۲ [4] بعضوں نے کہا یہ اہل کتاب کے مومنین کو خطاب ہے اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہم آپ پر اور آپ کی کتاب (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور موسیٰ اور توریت اور عزیر پر اس کے سوا ہم کسی کتاب اور کسی پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے یا یہود اور نصاریٰ دونوں کو خطاب ہے ۱۲ [5] توریت انجیل زبور ہر ایک آسمانی کتاب پر ۱۲ [6] اگر ایک پیغمبر یا ایک کتاب کو بھی تم نے نہ مانا تو گویا سب پیغمبروں اور سب کتابوں کا انکار کیا ۱۲

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات رکوع ۲)

گنواروں لوگ[1] کہتے ہیں ہم ایمان لائے کہدے تم (ابھی) مومن نہیں ہوئے البتہ یوں کہو ہم (ڈر کے مارے) مسلمان ہوگئے ابھی تو تمہارے دلوں میں ایمان گھسا تک نہیں[2] اور اگر تم اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانو گے تو تمہارے اچھے اعمال (کے ثواب) میں وہ کچھ کمی نہیں کرنے کا[3] بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

(پارہ ۲۶ سورۂ حجرات رکوع ۲)

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات رکوع ۲)

(اے پیغمبرؐ) یہ لوگ[4] اسلام لاکر اپنا احسان تجھ پر جتلاتے ہیں تو (ان سے) کہہ دے اپنے مسلمان ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اُس نے تم کو ایمان کا رستہ دکھلایا اگر تم سچے (مسلمان) ہو[5]

(پارہ ۲۶ سورۂ حجرات رکوع ۲)

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۚ (پارہ ۲۷ سورۃ الذّٰریٰت رکوع ۲)

آخر[6] اس بستی میں جتنے ایمان دار تھے اُن کو تو ہم نے نکال لیا وہاں ایک ہی گھر مسلمانوں کا ہم نے پایا[7]

(پارہ ۲۷ سورۂ ذٰریٰت رکوع ۲)

(احادیث)

عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ ...... قَالَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ (پارہ ۱ - باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ)

(ترجمہ احادیث)

ابوسفیان[1] سے روایت ہے کہ نجاشی نے پوچھا کہ اچھا وہ تم کو کیا حکم کرتا ہے میں نے کہا وہ فرماتے ہیں کہ بس اکیلے اللہ ہی کو پوجو اور اس کے شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی باتیں) چھوڑ دو اور ہم کو نماز پڑھنے سچ بولنے (حرام کاری) سے بچنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

(پارہ ۱ - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ

ابن[2] عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر اٹھائی گئی ہے اُس گواہی پر کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور

---

[1] یہ آیت چند گنوار منافقوں کے باب میں اُتری جنہوں نے قید اور قتل ہونے کے ڈر سے ظاہر میں اسلام قبول کر لیا تھا بعضوں نے کہا یہ لوگ مسلمان تھے منافق نہ تھے مگر ایمان کا مرتبہ اسلام سے اعلیٰ ہے تو اللہ نے فرمایا ابھی تم لوگ ایمان کے درجے تک نہیں پہنچے سو اکثر سلف سے ایسا ہی منقول ہے ۱۲ [2] بلکہ ہر نیک عمل کا تم کو پورا اجر ملے گا ۱۲ [3] عبداللہ بن ابی اوفی ایک شخص تھا اُس نے آن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم اپنے بال بچے اور سامان لے کر آپ کے پاس آ گئے اور دوسروں کی طرح آپ کا مقابلہ نہ کیا گویا اُس نے اپنا احسان جتایا اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲ [4] صرف لوط[ع] اور ان کی بیٹیوں کا سعید بن جبیر نے کہا کل تیرہ مسلمان تھے ۱۲

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ (پارہ ۱۔ كِتَابُ الْاِيْمَانِ ۔ بَابُ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ)

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور حج کرنے پر اور رمضان کے روزے رکھنے پر

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں باب اس بیان میں کہ اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر اٹھائی گئی)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ (پارہ ۱۔ كِتَابُ الْاِيْمَانِ ۔ بَابُ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ)

ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایمان کی ساٹھ پر کئی شاخیں ہیں اور حیا (شرم بھی) ایمان کی ایک شاخ ہے [1]

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں ۔ باب اس بیان میں کہ اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر اُٹھائی گئی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (پارہ ۱۔ كِتَابُ الْاِيْمَانِ ۔ بَابُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ)

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں [2]

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں ۔ باب مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں)

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (پارہ ۱۔ كِتَابُ الْاِيْمَانِ ۔ بَابُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ)

ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا مسلمان افضل ہے آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں [3]

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں ۔ باب مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ

عبد اللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا [4] اور (ہر ایک مسلمان کو) سلام کرنا اس کو پہچانتا ہو یا نہ

---

[1] بعض روایتوں میں ستر پر کئی شاخیں آئی ہیں حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں انکو تفصیل سے بیان کیا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بچے رہیں نہ کسی کی غیبت کرے نہ ہاتھ سے کسی کو ستائے ۱۲ منہ [3] زبان اور ہاتھ کو روکے رہنا سارے عمدہ اخلاق کی جڑ ہے دنیا میں ہزاروں قسم کے فساد اور بغض اور حسد زبان ہی سے پیدا ہوتے ہیں ۱۲ منہ [4] یعنی دوستوں کو مہمانوں کو محتاجوں کو کھانا کھلانا ایمان کی نشانی ہے خصوصاً جب قحط اور گرانی ہو اس وقت غریبوں کو کھانا دے کر اُن کی جان بچانا سب کاموں سے افضل ہے ۱۲ منہ

تعرف (پارہ ۱۔ کتاب الایمان ۔ باب اطعام الطعام من الاسلام)

پہچانتا ہو[1]

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں۔ باب کھانا کھلانا اسلام کی خصلت ہے)

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (پارہ ۱۔ كِتَابُ الْاِيْمَانِ ۔ بَابٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ اَنْ يُّحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ)

انس رضؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اُس وقت تک (پورا) مومن نہیں ہوتا جب تک جو اپنے لئے چاہتا ہو وہی اپنے بھائی (مسلمان) کے لئے چاہے

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں۔ باب ایمان کی بات یہ ہے کہ جو اپنے لئے چاہے وہی اپنے بھائی (مسلمان) کے لئے چاہے)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (پارہ ۱۔ كِتَابُ الْاِيْمَانِ ۔ بَابٌ حُبُّ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ)

انس رضؓ سے روایت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں کوئی شخص اُس وقت تک (پورا) مومن نہیں ہوتا جب تک اُس کو میری محبت اپنے باپ اور اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو[2]

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ایمان کا ایک جزو ہے)

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ (پارہ ۱۔ كِتَابُ الْاِيْمَانِ ۔ بَابُ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ)

انس رضؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تین باتیں ہونگی وہ ایمان کا مزہ پائیگا ایک یہ کہ اللہ اور اُس کے رسول کی محبت اُس کو سب سے زیادہ ہو دوسرے یہ کہ فقط اللہ کے لئے کسی سے دوستی رکھے[3] تیسرے یہ کہ دوبارہ اُس کو کافر بننا اتنا ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں۔ باب ایمان کا مزہ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ (پارہ ۱۔ كِتَابُ الْاِيْمَانِ ۔ بَابُ عَلَامَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ)

انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں۔ باب انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے)

---

[1] بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ صرف جان پہچان کے مسلمانوں سے سلام علیک کرتے ہیں یہ خوب نہیں ہے سب مسلمان بھائی ہیں جو ملے اُس کو سلام کرے دوسری حدیث میں اُس شخص کی بہت فضیلت مذکور ہے جو پہلے سلام کرے ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمانیہ چاہیئے یعنی آپ کی پیروی کرنا ہر کام میں نہ طبعی محبت کیونکہ طبعی محبت تو ابو طالب کو آپکے ساتھ بہت تھی باوجود اس کے اُن کے ایمان کا حکم نہیں کیا گیا ۱۲ منہ [3] یعنی محض خداوند کریم کی رضامندی کے لئے کسی دنیاوی غرض سے مثلاً دیندار عالم یا متشرع درویش سے محبت رکھنا ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

(پارہ ۱-کِتَابُ الْاِیْمَانِ - بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ ھُوَ الْعَمَلُ)

[11] ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ (لوگوں نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا عمل (افضل) ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا له

(پارہ ۱- کتاب ایمان کے بیان میں- باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے ایمان ایک عمل ہے)

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی رَھْطًا وَّسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا ھُوَ اَعْجَبُھُمْ اِلَیَّ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْمُسْلِمًا فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ مِنْہُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِیْ فَقُلْتُ مَالَکَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْمُسْلِمًا فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ مِنْہُ فَعُدْتُّ لِمَقَالَتِیْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا سَعْدُ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یَّکُبَّہُ اللّٰہُ فِی النَّارِ (پارہ ۱-کِتَابُ الْاِیْمَانِ - بَابُ اِذَا لَمْ یَکُنِ الْاِسْلَامُ عَلَی الْحَقِیْقَۃِ)

[12] سعد بن ابی وقاص رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور سعد بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو (جعیل بن سراقہ) کو چھوڑ دیا (نہ دیا) وہ اُن سب لوگوں میں مجھے زیادہ پسند تھا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا قسم خدا کی میں تو اُس کو مومن سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا سه یا مسلم پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا پھر جو حال میں اُس کا جانتا تھا اُس نے زور کیا سه میں نے دوبارہ عرض کیا آپ نے فلاں شخص کو کیوں چھوڑ دیا قسم خدا کی میں تو اُس کو مومن جانتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلم پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا پھر جو حال میں اس کا جانتا تھا اُس نے زور کیا میں نے تیسری بار وہی عرض کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا اُس کے بعد یہ فرمایا اے سعد میں ایک شخص کو کچھ دیتا ہوں اور دوسرے شخص کو اُس سے اچھا سمجھتا ہوں مجھے یہ ڈر رہتا ہے کہیں اللہ اُس کو اوندھا دوزخ میں نہ ڈھکیل دے سه

(پارہ ۱- کتاب ایمان کے بیان میں- باب کبھی اسلام سے اس کے حقیقی (شرعی) معنی مراد نہیں ہوتے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

[13] عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

له باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ ایمان کو عمل فرمایا اور دوسرے اعمال کو اس سے ذکر کیا کہ ایمان سے یہاں صرف اللہ اور رسول پر یقین رکھنا مراد ہے ۱۲ منہ سه یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حدیث سے یہ نکلا کہ جس شخص کے دل کا حال یعنی اس کا مومن ہونا معلوم نہ ہو اس کو مسلمان کہہ سکتے ہیں تو اسلام سے ایک معنی وہ بھی ہوئے جو لغت میں ہیں یعنی ظاہری انقیاد اور تابعداری ۱۲ منہ سه یعنی مجھ کو پھر جوش آیا اور چپ نہ رہا گیا میں نے پھر اس کی سفارش کی ۱۲ منہ سه یعنی میں ایک شخص کو جانتا ہوں کہ اُس کا ایمان ضعیف ہے اور دوسرے شخص کو پکا ایماندار جانکر اُس سے زیادہ پسند کرتا ہوں مگر ضعیف ایمان والے کو دیتا ہوں اور پکے ایمان والے پر اُس کو مقدم رکھتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں ضعیف ایمان والا اسلام سے برگشتہ نہ ہو جائے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ

(پارہ ۱ - كِتَابُ الْاِيْمَانِ - بَابُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ مِنَ الْاِسْلَامِ)

سے پوچھا اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا اُس سے تیری پہچان ہو یا نہ ہو۔

(پارہ ۱ - کتاب ایمان کے بیان میں - باب افشاء سلام کرنا اسلام میں داخل ہے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (پارہ ۱ - كِتَابُ الْاِيْمَانِ - بَابُ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ)

ابوہریرہ[14] رضہ سے روایت ہے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب قدر میں عبادت کرے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کر کے[1] اُس کے اگلے گناہ بخش دئے جائیں گے[2]

(پارہ ۱ - کتاب ایمان کے بیان میں - باب شب قدر میں عبادت بجا لانا ایمان میں داخل ہے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (پارہ ۱ - كِتَابُ الْاِيْمَانِ - بَابُ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ)

ابوہریرہ[15] رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان رکھ کر اور ثواب کے لئے عبادت کرے اُس کے اگلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

(پارہ ۱ - کتاب ایمان کے بیان میں - باب رمضان میں راتوں کو نماز نفل پڑھنا ایمان میں داخل ہے)

عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى اَجْدَادِهٖ ۔۔۔۔ ۔۔۔۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ (پارہ ۱ - كِتَابُ الْاِيْمَانِ - بَابُ الصَّلٰوةُ مِنَ الْاِيْمَانِ)

براء[16] رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلے پہلے مدینہ میں تشریف لائے تو اپنے ننہیال میں اترے ۔۔۔۔۔۔ اللہ ایسا نہیں ہے جو تمہارا ایمان اکارت کر دے (یعنی تمہاری نماز[3])

(پارہ ۱ - کتاب ایمان کے بیان میں - باب نماز ایمان میں داخل ہے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ

ابوہریرہ[17] رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اچھی طرح مسلمان ہو تو اس کے بعد جو نیکی

---

[1] یعنی خالص اللہ کے لئے نہ ریا اور نہ مکاری کی نیت سے ۱۲ منہ

[2] یعنی سوا حقوق العباد کے کیونکہ حقوق العباد کی معافی بغیر انکی رضامندی کے مشکل ہے ۱۲ منہ

[3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ نماز کو ایمان فرمایا ۱۲ منہ

يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا

(پارہ ۱۔ كِتَابُ الْإِيمَانِ۔ بَابُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ)

وہ کرے گا وہ دس گنے سے سات سو گنے تک لکھی جائے گی اور جو برائی کرے گا وہ ویسی ہی ایک لکھی جائے گی

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں۔ باب اسلام کی خوبی کا بیان)

عَنْ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ (پارہ ۱۔ كِتَابُ الْإِيمَانِ۔ بَابُ الزَّكٰوةُ مِنَ الْإِسْلَامِ)

طلحہ[18] بن عبید اللہ رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے نجد والوں میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سر پریشان یعنی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے[1] ہم بھن بھن اُس کی آواز سنتے تھے اور اُس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا جب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کو پوچھ رہا ہے[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے اُس نے کہا بس اس کے سوا تو اور کوئی نماز مجھ پر نہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا اُس نے کہا تو اور کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل رکھے (تو اور بات ہے) طلحہ رضؓ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے زکوٰۃ کا بیان کیا وہ کہنے لگا بس اور تو کوئی صدقہ مجھ پر نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل صدقہ دے (تو اور بات ہے[3]) راوی نے کہا پھر وہ شخص منھ موڑ کر چلا یوں کہتا جاتا تھا قسم خدا کی میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو اپنی مراد کو پہنچ گیا[4]

(پارہ ۱۔ کتاب ایمان کے بیان میں۔ باب۔ زکوٰۃ دینا اسلام میں داخل ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

19

ابو هریرہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا (ایسا ہوا) ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اس شخص کا نام ضمام بن ثعلبہ تھا اور کچھ نجد کہتے ہیں بلندی کو یہاں مراد وہ ملک ہے عرب کا جو تہامہ سے شروع ہوا ہے عراق تک ۱۲ منہ [2] یعنی اُس کے ارکان اور شرائع کو [3] اس سے معلوم ہوا کہ صدقۂ فطر نفل ہے یا اُس وقت تک واجب نہ ہوا ہوگا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ وتر کی نماز بھی واجب ہے جیسے اہل سنت والجماعت کا قول ہے اور امام ابو حنیفہ نے بھی اُس کو واجب کہا ہے ۱۲ منہ [4] مراد کو پہنچ گیا یعنی اس کی مکت (نجات) ہو گئی اگر سچا ہے یعنی ان باتوں پر برابر عمل کرتا رہا جیسے منہ سے کہتا ہے کہ نہ میں اُن سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا بس جتنا حکم ہے وہ بجا لاؤں گا ۱۲ منہ

بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ
الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ بِلِقَآئِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ
بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ
اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ
الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ (پارہ ١- كِتَابُ الْاِيْمَانِ
بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِيْمَانِ
وَالْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ)

لوگوں میں سامنے بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا [۱] اور پوچھنے لگا ایمان کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اُس کے فرشتوں کا اور اس سے ملنے کا اور اس کے پیغمبروں کا یقین کرے اور مرکر جی اٹھنے کو مانے [۲] اُس نے پوچھا اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ اللہ کو پوجے اُس کے ساتھ شرک نہ کرے اور نماز کو ٹھیک کرے اور فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے

(پارہ ۱- کتاب ایمان کے بیان میں - باب حضرت جبرئیل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا ایمان کیا ہے اسلام کیا ہے - احسان کیا ہے - قیامت جانتے ہو وہ کب آئے گی)

عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ
فَيُجْلِسُنِيْ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِيْ حَتّٰى اَجْعَلَ
لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِيْ فَاَقَمْتُ مَعَهٗ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ
اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى
فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا
فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ

ابو جمرہ رضؓ [۲۰] سے روایت ہے میں عبداللہ بن عباس رضؓ کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا وہ مجھ کو خاص اپنے تخت پر بٹھاتے تھے [۳] (ایک بار) کہنے لگے تو میرے پاس رہ جا میں اپنے مال میں تیرا حصہ لگا دوں گا [۴] تو میں دو مہینے تک اُن کے پاس رہا پھر کہنے لگے عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا یہ کون لوگ ہیں یا کون بھیجے ہوئے ہیں [۵] اُنہوں نے کہا ربیعہ کے لوگ ہیں آپ نے فرمایا مرحبا اُن لوگوں کو یا اُن بھیجے ہوئے لوگوں کو نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ [۶] وہ کہنے لگے یارسول اللہ ہم آپ پاس نہیں آسکتے مگر ادب والے مہینے میں [۷] کیونکہ ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافروں کا قبیلہ ہے تو ہم کو خلاصہ ایک ایسی بات بتلا دیجئے جس کی خبر (اپنے) اُن لوگوں کو کر دیں جو یہاں نہیں آئے اور اس پر

[۱] مسلم کی روایت میں یوں ہے اُس کے کپڑے بہت سفید تھے بال بہت کالے تھے سفر کا نشان اُس پر نہ تھا- ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ سب سے زیادہ خوبصورت اور معطر تھا ۱۲ منہ [۲] یعنی قبروں سے جی اُٹھنے کو اور اللہ سے ملنا یہ ہے کہ اُس کے سامنے حساب وکتاب کے لئے حاضر ہونا اُس صورت میں تکرار نہ ہوگی ۱۲ منہ

[۳] یہ ابن عباسؓ کے مترجم تھے بعضوں نے کہا وہ فارسی میں ابن عباس کے کلام کا ترجمہ کرتے اور لوگوں کو اُن کا کلام سمجھاتے اس لئے ابن عباس نے انکی خاطر کی ۱۲ منہ

[۴] اس کا سبب کتاب الحج میں مذکور ہے کہ ابو جمرہ نے ابن عباس رضؓ کو ایک خوشی کی خبر سنائی تھی ۱۲ منہ

[۵] بھیجے ہوئے وفد کا ترجمہ ہے وفد کہتے ہیں اُس جماعت کو جو کسی قوم کی طرف سے دوسرے ملک میں جاتی ہے یہ شبہ راوی کو شک ہوئی کہ قوم کا لفظ فرمایا یا وفد کا کہتے ہیں یہ وفد چودہ سواروں کا تھا اُن کا رئیس ایک شخص تھا اشج نامی بعضوں نے کہا تیرہ سوار تھے بعضوں نے کہا چالیس ۱۲ منہ

[۶] کیونکہ یہ لوگ اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے اگر جنگ ہوتی تو ذلیل ہوتے غلام لونڈی بنائے جاتے اُس وقت شرمندہ ہوتے کاش پہلے ہی مسلمان ہو گئے ہوتے ۱۲ منہ

[۷] یعنی ذیقعدہ یا ذی الحجہ یا محرم یا رجب کے مہینے میں کیونکہ عرب کے لوگ اُن مہینوں کا ادب کیا کرتے اُن میں راہیں کھلی رہتیں کوئی کسی کو نہ مارتا نہ لوٹتا ۱۲ منہ

بَارِزًا یَوْمًا لِلنَّاسِ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ الْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ بِلِقَآئِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکَ بِہٖ وَ تُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَ تُؤَدِّیَ الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ (پارہ ۱ - کِتَابُ الْاِیْمَانِ بَابُ سُؤَالِ جِبْرِیْلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالْاِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَۃِ)

لوگوں میں سامنے بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا [1] اور پوچھنے لگا ایمان کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا اور اس سے ملنے کا اور اس کے پیغمبروں کا یقین کرے اور مر کر جی اٹھنے کو مانے [2] اس نے پوچھا اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ اللہ کو پوجے اس کے ساتھ شرک نہ کرے اور نماز کو ٹھیک کرے اور فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے

(پارہ ۱ - کتاب ایمان کے بیان میں - باب حضرت جبرئیل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا ایمان کیا ہے اسلام کیا ہے - احسان کیا ہے - قیامت جانتے ہو وہ کب آئے گی)

عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قَالَ کُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَیُجْلِسُنِیْ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِیْ حَتّٰٓی اَجْعَلَ لَکَ سَھْمًا مِّنْ مَّالِیْ فَاَقَمْتُ مَعَہٗ شَھْرَیْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّآ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِیْعَۃُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَّاْتِیَکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَکَ ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ کُفَّارِ

ابوجمرہ [3] سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس رض کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا وہ مجھ کو خاص اپنے تخت پر بٹھاتے تھے [4] (ایک بار کہنے لگے تو میرے پاس رہ جا میں اپنے مال میں تیرا حصہ لگا دوں گا [5] تو میں دو مہینے تک ان کے پاس رہا پھر کہنے لگے عبد القیس کے بھیجے ہوئے لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا یہ کون لوگ ہیں یا کون بھیجے ہوئے ہیں [5] انہوں نے کہا ربیعہ کے لوگ ہیں آپ نے فرمایا مرحبا ان لوگوں کو یا ان بھیجے ہوئے لوگوں کو نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ [6] وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم آپ پاس نہیں آ سکتے مگر ادب والے مہینے میں [7] کیونکہ ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافروں کا قبیلہ ہے تو ہم کو خلاصہ ایک ایسی بات بتلا دیجئے جس کی خبر اپنے) ان لوگوں کو کر دیں جو یہاں نہیں آئے اور اس پر

[1] مسلم کی روایت میں یوں ہے اس کے کپڑے بہت سفید تھے بال بہت کالے تھے سفر کا نشان اس پر نہ تھا - ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ سب سے زیادہ خوبصورت اور معطر تھا ۱۲ منہ [2] یعنی قبروں سے جی اٹھنے کو اور اللہ سے ملنا یہ ہے کہ اس کے سامنے حساب و کتاب کے لئے حاضر ہونا اس صورت میں تکرار نہ ہوگی ۱۲ منہ

[3] یہ ابن عباس رض کے مترجم تھے بعضوں نے کہا وہ فارسی میں ابن عباس کے کلام کا ترجمہ کرتے اور لوگوں کو ان کا کلام سمجھاتے اس لئے ابن عباس نے انکی خاطر کی ۱۲ منہ

[4] اس کا سبب کتاب الحج میں مذکور ہے کہ ابوجمرہ نے ابن عباس رض کو ایک خوشی کی خبر سنائی تھی ۱۲ منہ

[5] بھیجے ہوئے وفد کا ترجمہ ہے وفد کہتے ہیں اس جماعت کو جو کسی قوم کی طرف سے دوسرے ملک میں جاتی ہے یہ شبہ راوی کو شک ہوئی کہ قوم کا لفظ فرمایا یا وفد کا کہتے ہیں یہ وفد چودہ سواروں کا تھا ان کا رئیس ایک شخص تھا اشج نامی بعضوں نے کہا تیرہ سوار تھے بعضوں نے کہا چالیس ۱۲ منہ

[6] کیونکہ یہ لوگ اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے اگر جنگ ہوتی تو ذلیل ہوتے غلام لونڈی بنائے جاتے اس وقت شرمندہ ہوتے کاش پہلے ہی مسلمان ہو گئے ہوتے ۱۲ منہ

[7] یعنی ذیقعدہ یا ذی الحجہ یا محرم یا رجب کے مہینے میں کیونکہ عرب کے لوگ ان مہینوں کا ادب کیا کرتے ان میں راہیں کھلی رہتیں کوئی کسی کو نہ مارتا نہ لوٹتا ۱۲ منہ

المتكئُ فقال لهُ الرجلُ يا ابنَ عبدِ المطلب فقال
لهُ النبيُّ صلى اللهُ عليهِ وسلَّمَ قد اجبتُكَ فقال
الرجلُ اني سائلكَ فمشددٌ عليكَ في المسئلةِ
فلا تجِدْ عليَّ في نفسِكَ فقال سَلْ عما بدا لكَ
فقال اسئلكَ بربكَ وربِّ من قبلكَ آللهُ
ارسلكَ الى الناسِ كلِّهم فقال اللهمَّ نعم فقال انشدكَ باللهِ
آللهُ امركَ ان تصليَ الصلواتِ الخمسَ في اليومِ
والليلةِ قال اللهمَّ نعم قال انشدكَ باللهِ
آللهُ امركَ ان تصومَ هذا الشهرَ من السنةِ قال اللهمَّ
نعم انشدكَ باللهِ آللهُ امركَ ان تأخذ هذهِ
الصدقةَ من اغنيائنا فتقسمها على فقرائنا
فقال النبيُّ صلى اللهُ عليهِ وسلَّمَ اللهمَّ نعم فقال
الرجلُ امنتُ بما جئتَ بهِ وانا رسولُ من
ورائي من قومي وانا ضمامُ بنُ ثعلبةَ اخو بني
سعدِ بنِ بكرٍ (پارہ ۱۔ کتاب العلم - باب القراءة والعرض
على المحدث)

عن انسٍ قال نهينا في القرآنِ ان نسألَ النبيَّ صلى

وہ آپ سے کہنے لگا عبدالمطلب کے بیٹے[1] آپ نے اس سے
فرمایا (کہہ) میں سُن رہا ہوں[2] وہ کہنے لگا میں آپ
سے پوچھنا چاہتا ہوں اور سختی سے پوچھوں گا تو
آپ اپنے دل میں بُرا نہ مانیے گا آپ نے فرمایا
(نہیں) جو تیرا جی چاہے پوچھ تب اُس نے کہا میں
آپ کو آپ کے مالک اور اگلے لوگوں کے مالک
کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو (دنیا
کے) سب لوگوں کی طرف بھیجا ہے آپ نے فرمایا
ہاں یا میرے اللہ[3] تب اُس نے کہا میں آپ کو
اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو رات
دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے آپ نے
فرمایا ہاں یا میرے اللہ پھر کہنے لگا میں آپ کو
قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ سال
بھر میں اس مہینہ میں (یعنی رمضان میں) روزے
رکھو آپ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ پھر کہنے لگا میں آپ
کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ
ہم میں جو مالدار لوگ ہیں اُن سے زکوٰۃ لے کر
ہمارے محتاجوں کو بانٹ دو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یا میرے
اللہ تب وہ شخص کہنے لگا جو
حکم آپ (اللہ کے پاس سے)
لائے ہیں میں ان پر ایمان لایا[4]
اور میں اپنی قوم کے لوگوں
کا جو یہاں نہیں آئے
بھیجا ہوا ہوں میرا نام
ضمام بن ثعلبہ ہے
بنی سعد بن بکر کے
خاندان میں سے
(پارہ ۱۔ کتاب علم کے بیان میں باب
شاگرد استاد کے سامنے پڑھے
اور اس کو سنائے اُس کا بیان)

۳۲
انس رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے ہم کو تو قرآن
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تھا اور عبدالمطلب آپ کے دادا تھے چونکہ عبدالمطلب عرب میں بڑے نامی شخص تھے لہٰذا اُنہی کی طرف نسبت دی اور آپ نے خود جنگ حنین میں فرمایا انا ابن عبدالمطلب انا النبی لا کذب ۱۲ [2] آپ نے ہاں نہیں فرمایا کیونکہ اس کا پوچھنا بے تکے پن کا پوچھنا تھا آپ نے ویسا ہی جواب دیا ۱۲ منہ [3] آپ نے ہر جواب میں اللہ کو گواہ کیا تاکہ اس کو پورا یقین آجائے ۱۲ منہ [4] اس سے بعضوں نے یہ نکالا ہے کہ ضمام اسی وقت مسلمان ہوئے بعضوں نے کہا ضمام پہلے ہی ایمان لا چکے تھے یہ اخبار ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲ منہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . . . . قَالَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ
اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَّزَكٰوةً فِيْ اَمْوَالِنَا قَالَ
صَدَقَ قَالَ بِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اَللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ
نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ
فِيْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ اَللّٰهُ
اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا
حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقَ
(پارہ ۱ ـ كِتَابُ الْعِلْمِ ـ بَابُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ رَجُلًا وَّاَمَرَهٗ
اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ
اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ
الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ (پارہ ۱ ـ كِتَابُ الْعِلْمِ
بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ اِلَى الْبُلْدَانِ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سوالات کرنا منع ہوا تھا . . . . . . پھر اس
نے کہا آپ کے ایلچی نے کہا کہ ہم پر پانچ نمازیں ہیں اور
اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا ہے آپ نے فرمایا اس نے
سچ کہا تب وہ کہنے لگا تو قسم اس کی جس نے آپ کو
بھیجا کیا اللہ نے آپ کو ان باتوں کا حکم دیا ہے آپ
نے فرمایا ہاں پھر اس نے کہا اور آپ کا ایلچی کہتا
ہے کہ ہم پر سال بھر میں ایک مہینے کے روزے
ہیں آپ نے فرمایا سچ کہتا ہے تب وہ کہنے
کہنے لگا قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا کیا
اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے آپ نے فرمایا
ہاں پھر کہنے لگا اور آپ کے ایلچی نے یہ بھی
کہا کہ ہم پر حج ہے یعنی اس پر جو کوئی وہاں
تک پہنچنے کا راستہ پا سکے آپ نے
فرمایا سچ کہا
(پارہ ۱ ـ کتاب علم کے بیان میں ـ باب شاگرد استاد کے سامنے
پڑھے اور اس کو سنائے اس کا بیان)

[23] عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک خط لکھ کر ایک شخص (عبداللہ بن
حذافہ رضی اللہ عنہ) کو دیا اور اس سے یہ فرمایا کہ وہ اس
خط کو بحرین[1] کے حاکم کو دے ـ بحرین کے
حاکم (منذر بن ساوی) نے وہ خط کسریٰ[2]
(پرویز) کو بھیج دیا اس نے پڑھ کر پھاڑ ڈالا
ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن مسیب
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے ایران والوں پر بددعا
کی خدا کرے وہ بھی بالکل پھاڑ
ڈالے جائیں ـ
(پارہ ۱ ـ کتاب علم کے بیان میں ـ باب مناولہ کا بیان اور
عالموں کا علم کی باتوں کو لکھ کر دوسرے شہر
میں بھیجنے کا بیان)

[24] انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم باہر برآمد ہوئے تو

[1] بحرین ایک شہر ہے بصرے اور عمان کے بیچ میں ۱۲ منہ
[2] کسریٰ ایران کے بادشاہ کا لقب ہے اس زمانہ میں کسریٰ پرویز ہرمز بن نوشیرواں تھا اس کو خسرو پرویز بھی کہتے ہیں اس مردود کو اس کے بیٹے شیرویہ نے مار ڈالا
اور خود تخت پر بیٹھ گیا اس کے بعد اور دو تین شخص تخت ایران پر بیٹھے مگر بدنظمی بڑھتی گئی آخر حضرت عمر کی خلافت میں سعد بن ابی وقاص نے ایران فتح کیا اور سارا مال
دولت چھین لیا شاہزادیوں تک کو قید کر کے مدینہ منورہ بھیج دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایران والوں کے حق میں بددعا فرمائی تھی جو پوری ہوئی ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلٰثًا فَسَكَتَ

(پارہ ا کِتَابُ الْعِلْمِ۔ بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْاِمَامِ اَوِالْمُحَدِّثِ)

عبداللہ بن حذافہ رض کھڑے ہوئے اور پوچھنے لگے میرا باپ کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے[1] پھر بار بار فرمانے لگے پوچھو پوچھو آخر حضرت عمرؓ (یہ حال دیکھ کر) دو زانو ہو بیٹھے اور کہنے لگے ہم اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے خوش ہیں تین بار یہ کہا اُس وقت آپ چپ ہو رہے[2]

(پارہ ا۔ کتاب علم کے بیان میں ۔ باب امام یا محدث کے سامنے دوزانو ادب سے بیٹھنا)

عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَّطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ اَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَیْءٍ قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيْمَا دُوْنَهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

(پارہ ا کِتَابُ الْعِلْمِ۔ بَابُ تَعْلِيْمِ الرَّجُلِ اَمَتَهٗ وَاَهْلَهٗ)

۲۵

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا۔ ایک تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے وہ شخص جو اپنے پیغمبرؑ پر ایمان لایا اور پھر محمدؐ پر ایمان لایا دوسرے وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی اور تیسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اُس سے صحبت کرتا ہو پھر اُس کو اچھی طرح ادب سکھائے اور اچھی طرح تعلیم کرے اور آزاد کر کے اُس سے نکاح کرے تو اُس کو دوہرا ثواب ملے گا[3] عامر شعبی نے (صالح سے) کہا ہم نے تجھ کو یہ حدیث مفت سُنا دی ایک وہ زمانہ تھا جب اُس سے کم حدیث کے لئے لوگ مدینہ تک سوار ہو کر جاتے تھے[4]

(پارہ ا۔ کتاب علم کے بیان میں۔ باب اپنی لونڈی اور گھر والوں کو (دین کا علم) سکھانا)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... قَالَ ...... اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ (پارہ ۲ کِتَابُ الْغُسْلِ بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ وَاَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ)

۲۶

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ...... نے فرمایا .. مومن بھی کہیں نجس ہوتا ہے۔

(پارہ ۲۔ کتاب غسل کے بیان میں۔ باب جنب جس کو نہانے کی حاجت ہو اس کے پسینے کا اور مسلمان کا نا پاک نہ ہونے کا بیان)

(یہ حدیث مفصل باب ۳۳ طہارت کے بیان میں آئے گی)

[1] لوگ عبداللہ کو کسی اور کا بیٹا کہتے اُن کو بھی شک پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے اُنہوں نے آنحضرتؐ سے پوچھ کر اپنی تشفی کر لی ۱۲ منہ

[2] یعنی آپ کا غصہ جاتا رہا جیسے دوسری روایت میں ہے فسکن غضبہ ۱۲ منہ

[3] ایک تو آزاد کرنے کا دوسرا اُس سے نکاح کر لینے کا اور ادب اور تعلیم کا ثواب جداگانہ ہے وہ تو ہر طرح ملتا ہے خواہ اپنی لونڈی کو تعلیم دے یا کسی اور کو ۱۲ منہ

[4] یعنی کوفہ سے مدینہ تک کا سفر کرتے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ثَلٰثًا فَسَكَتَ

(پارہ ا کِتَابُ الْعِلْمِ۔ بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْاِمَامِ اَوِالْمُحَدِّثِ)

عبداللہ بن حذافہ رض کھڑے ہوئے اور پوچھنے لگے میرا باپ کون ہے۔ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے[1] پھر بار بار فرمانے لگے پوچھو پوچھو آخر حضرت عمر رض (یہ حال دیکھ کر) دوزانو ہو بیٹھے اور کہنے لگے ہم اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے خوش ہیں تین بار یہ کہا اُس وقت آپ چپ ہو رہے[2]

(پارہ ا۔ کتاب علم کے بیان میں۔ باب امام یا محدث کے سامنے دوزانو ادب سے بیٹھنا)

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَّطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ اَعْطَيْنَا لَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيْمَا دُوْنَهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ

(پارہ ا کِتَابُ الْعِلْمِ۔ بَابُ تَعْلِيْمِ الرَّجُلِ اَمَتَهٗ وَاَهْلَهٗ)

۲۵ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا۔ ایک تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے وہ شخص جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور پھر محمد پر ایمان لایا دوسرے وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی اور تیسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اُس سے صحبت کرتا ہو پھر اُس کو اچھی طرح ادب سکھائے اور اچھی طرح تعلیم کرے اور آزاد کرکے اُس سے نکاح کرے تو اُس کو دوہرا ثواب ملے گا[3] عامر شعبی نے (صالح سے) کہا ہم نے تجھ کو یہ حدیث مفت سُنادی ایک وہ زمانہ تھا جب اُس سے کم حدیث کے لئے لوگ مدینہ تک سوار ہو کر جاتے تھے[4]

(پارہ ا۔ کتاب علم کے بیان میں۔ باب اپنی لونڈی اور گھر والوں کو (دین کا علم) سکھانا)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... قَالَ ...... اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ (پارہ ۲ کِتَابُ الْغُسْلِ بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ وَاَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ)

۲۶ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ..... نے فرمایا ... مومن کبھی کہیں نجس ہوتا ہے۔

(پارہ ۲۔ کتاب غسل کے بیان میں۔ باب جنب جس کو نہانے کی حاجت ہو اس کے پسینے کا اور مسلمان کے ناپاک نہ ہونے کا بیان)

(یہ حدیث مفصل باب ۳۳ طہارت کے بیان میں آئے گی)

---

[1] لوگ عبداللہ کو کسی اور کا بیٹا کہتے اُن کو بھی شک پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے اُنہوں نے آنحضرت سے پوچھ کر اپنی تشفی کر لی ۱۲ منہ

[2] یعنی آپ کا غصہ جاتا رہا دوسری روایت میں ہے فسکن غضبہ ۱۲ منہ

[3] ایک تو آزاد کرنے کا دوسرا اُس سے نکاح کر لینے کا اور ادب اور تعلیم کا ثواب جداگانہ ہے وہ تو ہر طرح ملتا ہے خواہ اپنی لونڈی کو تعلیم دے یا کسی اور کو ۱۲ منہ

[4] یعنی کوفہ سے مدینہ تک کا سفر کرنے ۱۲ منہ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا (پارہ ۳ - كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ - بَابُ وَقْتِ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ)

انس[30] بن مالک رض سے روایت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آخر حضرت عمر رض (ادب سے) دو زانو ہو بیٹھے اور عرض کرنے لگے ہم اللہ جل جلالہ کے مالک ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ؐ کے پیغمبر ہونے سے راضی ہیں۔
(پارہ ۳ - کتاب نماز کے وقتوں کی - باب - ظہر کا وقت سورج ڈھلنے پر ہے)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَّهُوْدِيٌّ يَّخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ - (پارہ ۵ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ)

انس[31] بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک یہودی چھوکرا (عبد القدوس) آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کو تشریف لائے اس کے سرہانے بیٹھے آپ نے اس سے فرمایا مسلمان ہو جا وہ اپنے باپ کی طرف جو پاس بیٹھا تھا دیکھنے لگا اس کے باپ نے کہا (کیا مضائقہ) ابو القاسم ؐ کا کہنا مان لے وہ مسلمان ہو گیا تب آپ یہ فرماتے ہوئے باہر نکلے اللہ کا شکر جس نے اسے دوزخ سے بچا لیا[1]
(پارہ ۵ - کتاب جنازوں کے احکام میں - باب - اگر بچہ اسلام لائے اور جوان ہونے سے پہلے مر جائے تو اس پر نماز پڑھیں یا نہیں اور بچے کو مسلمان ہو جانے کے لئے کہہ سکتے ہیں یا نہیں)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّيْ مِنَ النِّسَاءِ (پارہ ۵ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ - بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ)

ابن[32] عباس سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں اور میری ماں (لبابہ ام الفضل) دونوں کمزور مسلمانوں میں سے تھے میں بچوں میں اور میری ماں عورتوں میں[2]
(پارہ ۵ - کتاب جنازوں کے احکام میں - باب اگر بچہ اسلام لائے اور جوان ہونے سے پہلے مر جائے تو اس پر نماز پڑھیں یا نہیں اور بچہ کو مسلمان ہو جانے کے لئے کہہ سکتے ہیں یا نہیں)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ يُّصَلّٰى عَلٰى كُلِّ مَوْلُوْدٍ مُّتَوَفًّى وَّإِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ

ابن[33] شہاب سے روایت ہے ہر بچہ پر جو مر جائے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ وہ حرام کا ہو اس لئے کہ وہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوا

---

[1] اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا گویا باپ کی اجازت چاہی جب اس نے اجازت دی تو شوق سے مسلمان ہو گیا اس حدیث سے باب کا مطلب ثابت ہوا کہ آپ نے بچے سے مسلمان ہونے کے لئے فرمایا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جب بچہ کفر پر مرے تو وہ بھی اپنے کافر ماں باپ کے ساتھ دوزخی بنے گا اور یہ بھی نکلا کہ بچہ جب سمجھدار ہو تو اس کا اسلام صحیح ہے ۱۲ منہ

[2] جن کا ذکر سورۂ نسا کی دو آیتوں میں ہے والمستضعفين من الرجال والنساء والولدان اور الا المستضعفين من الرجال والنساء والولدان ۱۲ منہ

يُدْعَى أَبَوَاهُ الْإِسْلَامَ أَوْ أَبُوهُ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَتْ
أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ إِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ
وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهِلُّ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سِقْطٌ فَإِنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ
أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ
هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ
فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الْآيَةَ

(پارہ ۵ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ - بَابٌ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ
يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ
أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً
جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو
هُرَيْرَةَ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ
اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ (پارہ ۵ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ - بَابٌ
إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى

اُس کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا صرف باپ مسلمان
ہو اگرچہ اُس کی ماں مسلمان نہ ہو جب وہ پیدا
ہونے وقت آواز نکالے تو اُس پر نماز پڑھی جائے
اور اگر آواز نہ نکالے تو نماز نہ پڑھیں وہ کچا بچہ ہے[1]
کیونکہ ابو ہریرہ رضؓ بیان کرتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ اسلام
یعنی توحید پر پیدا ہوتا ہے پھر اُس کے ماں
باپ اُس کو یہودی یا نصرانی یا پارسی بنا دیتے
ہیں جیسے چوپائے جانوروں کو دیکھو سب
پورے بدن کے پیدا ہوتے ہیں کوئی کنکٹا بھی
پیدا ہوتے دیکھا ہے ابو ہریرہ رضؓ یہ
حدیث بیان کر کے سورہ روم
کی یہ آیت پڑھتے تھے
اللہ کی فطرت کو لازم کر لو
جس پر اُس نے لوگوں
کو پیدا کیا ہے

(پارہ ۵ - کتاب جنازوں کے احکام میں - باب اگر بچہ اسلام لائے اور جوان
ہونے سے پہلے مر جائے تو اُس پر نماز پڑھیں یا نہیں اور بچے کو
مسلمان ہو جانے کے لئے کہہ سکتے ہیں یا نہیں)

۳۴[2] ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے بچے پیدا ہوتے ہیں
وہ سب اپنی اصلی فطرت یعنی اسلام پر پھر اُن کے ماں باپ
اُن کو یہودی نصرانی پارسی بنا دیتے ہیں جیسے چوپایہ
جانور پورے بدن کے پیدا ہوتے ہیں کہیں
تم نے کنکٹا بھی پیدا ہوتے دیکھا ہے یہ
حدیث بیان کر کے ابو ہریرہ رضؓ سورہ روم
کی یہ آیت پڑھتے تھے فطرۃ اللہ التی
فطر الناس علیہا لا تبدیل
لخلق اللہ ذٰلک
الدین القیم

(پارہ ۵ - کتاب جنازوں کے احکام میں - باب - اگر بچہ اسلام لائے اور جوان ہونے
سے پہلے مر جائے تو اس پر نماز پڑھیں یا نہیں اور بچے کو مسلمان ہو جانے
کے لئے کہہ سکتے ہیں یا نہیں)

[1] قسطلانی نے کہا اگر وہ ایک سو بیس دن یعنی چار مہینے کا بچہ ہو تو اُس کو غسل اور کفن دینا واجب ہے اسی طرح دفن کرنا لیکن نماز واجب نہیں کیونکہ اُس نے آواز نہیں کی اور اگر چار مہینے سے کم کا ہو تو ایک کپڑے میں لپیٹ کر فقط دفن کر دیں ابن عبد البر نے کہا قتادہ کے سوا سب کا قول یہ ہے کہ ولد الزنا پر نماز پڑھیں ۱۲ منہ

[2] باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلتا ہے کہ جب ہر ایک آدمی کی فطرت اسلام پر ہوئی ہے تو بچہ پر بھی اسلام پیش کرنا اور اس کا اسلام لانا صحیح ہوگا۔ ابن شہاب نے اسی حدیث سے وہ مسئلہ نکالا ہے کہ ہر بچہ پر نماز پڑھی جائے کیونکہ وہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوا ہے ۱۲ منہ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ فَلَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ طَالِبٍ اَىْ عَمِّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْطَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ بِهٖ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ الْاٰيَةَ (پارہ ۵۔ کتاب الجنائز باب اِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ

۳۵ مسیب بن حزن صحابی رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے دیکھا تو ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ (ام سلمہ کے بھائی جو سخت کافر تھے) بیٹھے ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا چچا میاں تم ایک کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لو میں پروردگار کے پاس تمہارے لئے گواہی دوں گا یہ سنکر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے ہائیں ابوطالب کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر یہ کلمہ ان پر پیش کرتے رہے اور وہ دونوں وہی کہتے رہے (کہ اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو) آخر ابوطالب نے اخیر بات جو کہی وہ یہی تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا۔ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بہت رنجیدہ ہوکر) یہ فرمایا خیر (جو ہونا تھا وہ ہوا) اب میں تمہارے لئے اللہ سے اس وقت تک دعا کرتا رہونگا جب تک منع نہ کیا جاؤں پھر اللہ نے یہ آیۃ سورۂ توبہ کی اتاری ما کان للنبی اخیر تکلہ (پارہ ۵۔ کتاب جنازوں کے احکام میں باب اگر مشرک مرتے وقت (سکرات سے پہلے) لا الٰہ الا اللہ کہہ لے)

۳۶ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اپنے پیدایشی دین (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اُس کو یہودی یا نصرانی

لہ ابوطالب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑے احسان تھے اُنہوں نے اپنے بچوں سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پالا اور پرورش کیا اور کافروں کی ایذادہی سے آپ کو بچاتے رہے اس لئے آپ نے محبت کی وجہ سے یہ فرمایا کہ خیر میں تمہارے لئے دعا کرتا رہوں گا اور آپ نے اُن کے لئے دعا شروع کی جب سورۂ توبہ کی یہ آیت اُتری کہ پیغمبر اور ایمان والوں کو نہیں چاہیے کہ مشرکوں کے لئے دعا کریں اس وقت آپ باز آئے حدیث سے یہ نکلا کہ مرتے وقت بھی اگر مشرک شرک سے توبہ کرے تو اس کا ایمان صحیح ہوگا ۱۲ منہ

كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ (پارہ ۶ كتاب الجنائز باب مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ)

یا پارسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا بچہ (تیج اور سالم) پیدا ہوتا ہے کبھی دیکھا کوئی بوچا پیدا ہوا ہے۔[1]
(پارہ ۶۔ کتاب جنازوں کے احکام میں۔ باب مشرکوں کی نابالغ اولاد کا بیان)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ (پارہ ۶ كتاب الزكوٰة باب وُجُوبِ الزَّكوٰةِ وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَقِيمُوا الصَّلوٰةَ وَآتُوا الزَّكوٰةَ)

عبداللہ[2] بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ رضہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا یمن والوں سے (پہلے) کہہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں پھر اگر وہ اس کو مان لیں تو ان سے کہہ کہ اللہ نے ہر دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں پھر اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو ان کو یہ بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مال کا صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالداروں سے لیا جاوے گا اور ان ہی کے محتاجوں کو دیا جاوے گا۔[3]
(پارہ ۶۔ کتاب زکوٰۃ کے بیان میں۔ باب۔ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور درستی سے ادا کرو نماز کو اور زکوٰۃ دو)

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِيهِمْ

حضرت[4] سعد ابن وقاص سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ دیا اور میں بھی وہاں بیٹھا تھا آپ نے ایک شخص (جعیل بن سراقہ) کو ان میں سے چھوڑ دیا کچھ نہیں

[1] اس حدیث سے امام بخاریؒ نے اپنا مذہب ثابت کیا کہ جب ہر بچہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے تو اگر وہ بچپنے ہی میں مرجاوے تو اسلام پر مریگا اور جب اسلام پر مرا تو بہشتی ہوگا اسلام کے دین میں سب سے بڑا جزو توحید ہے تو ہر بچہ کے دل میں خدا کی معرفت اور اس کی توحید کی قابلیت ہوتی ہے اگر بُری صحبت میں نہ رہے تو ضرور وہ موحد ہو لیکن مشرک ماں باپ اور عزیز و اقربا اس فطرت سے اس کا دل پھرا کر شرک میں پھنسا دیتے ہیں ۱۲ منہ [2] سنہ ۱۰ھ یا سنہ ۹ھ میں جب آپ غزوہ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے بھی زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہوئی قسطلانی نے کہا حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کافر کو زکوٰۃ دینا درست نہیں اسی طرح اگر اپنے شہر میں محتاج لوگ موجود ہوں تو دوسرے شہروں میں زکوٰۃ کا مال بھیجنا منع ہے اگر ایسا کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی ۱۲ منہ [4] یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ابن اسحاق نے مغازی میں نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ نے عیینہ ابن حصن اور اقرع ابن حابس کو سو سو روپئے دئے اور جعیل کو کچھ نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جعیل ابن سراقہ عیینہ اور اقرع ایسے ساری زمین بھر لوگوں سے بہتر ہے لیکن میں عیینہ اور اقرع کو روپیہ دے کر دل ملاتا ہوں اور جعیل کے ایمان پر تو مجھ کو بھروسہ ہے ۱۲ منہ

لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ
فُلَانٍ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ
فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا
قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ
فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللهِ
إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ
أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ ...... فَضَرَبَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ
عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي
الرَّجُلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ فَكُبْكِبُوا قُلِبُوا مُكِبًّا أَكَبَّ
الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ فَإِذَا
وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ كَبَّهُ اللهُ لِوَجْهِهِ وَكَبَبْتُهُ أَنَا قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ
وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ (پارہ ۶۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب
قول الله تعالیٰ لا یسئلون الناس الحافا)

دیا اور اُن لوگوں میں مجھے وہی زیادہ پسند تھا آخر
میں اُٹھ کر آپ کے پاس گیا اور آپ سے کان
میں کچھ عرض کیا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ
کو فلاں شخص کی طرف سے کیا خیال ہے
اس کو کیوں چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو اُس
کو ایماندار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان
پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا بعد اس کے میں جو
اس کا حال جانتا تھا اُس نے زور کیا میں نے پھر
عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص سے آپ
کیوں خفا ہیں اس کو چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو
اس کو ایماندار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان
سعدؓ نے کہا پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا بعد اس
کے جو حال اس کا میں جانتا تھا اُس نے زور کیا میں نے
کہا یا رسول اللہ آپ فلاں شخص سے کیوں خفا ہیں میں تو
خدا کی قسم اس کو ایماندار سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلمان
تین بار یہی گفتگو ہوئی آپ نے فرمایا میں ایک شخص کو
دیتا ہوں اور دوسرا شخص اُس سے زیادہ مجھ کو پسند ہوتا
ہے میں ڈرتا ہوں کہیں وہ اوندھے منہ دوزخ میں نہ
گرا جائے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ
جوڑ کر میری گردن اور مونڈھے کے بیچ میں مارا اور فرمایا
سعد ادھر آ[۱] میں ایک شخص کو دیتا ہوں
(اخیر حدیث تک) امام بخاری نے کہا سورہ شعرا میں
جو فکبکبوا کا لفظ ہے اُس کا معنی یہ ہے اوندھے
گرادئے گئے اور سورہ ملک میں جو مکبا کا لفظ
ہے وہ اکب سے نکلا ہے اکب لازم ہے
یعنی اوندھا گرا اور اس کا متعدی کب ہے
کہتے ہیں کہ کبہ اللہ لوجہہ یعنی اللہ نے اُس کو اوندھے
منہ گرا دیا اور کببتہ یعنی میں نے اُس کو اوندھا
گرایا امام بخاریؒ نے کہا صالح بن
کیسان عمر میں زہری سے
بڑے تھے[۲] وہ
عبد اللہ ابن عمر سے
ملے ہیں
(پارہ ۶۔ کتاب زکوٰۃ کے بیان میں۔
باب۔ اس آیت کا بیان وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے)

---

[۱] شاید یہ سعد بیٹھ موڑ کر چلدئے ہوں تو آپ نے فرمایا سعد ادھر آ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے سعد اس بات کو قبول کر اور مان لے ۱۲ منہ

[۲] باوجود اس کے انہوں نے یہ حدیث ابن شہاب زہری سے روایت کی جو اُن سے عمر میں کم تھے ۱۲ منہ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ .... اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُّهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي الْاَرْضِ فَاَعْبُدَ رَبِّيْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ اِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَاِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَاَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَطَافَ فِيْ اَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي

۲۹ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جو بی بی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنہوں نے کہا کہ میں نے جب سے اپنے ماں باپ کو پہچانا (اتنی عقل آئی) ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا . . . . اور حضرت عائشہؓ نے کہا جب سے اپنے ماں باپ کو سمجھا ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا[۱] اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گذرتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح شام دن کے دونوں کناروں میں ہمارے پاس نہ آتے ہوں جب مسلمانوں کو کافروں کی طرف سے سخت تکلیف ہونے لگی تو ابوبکر صدیق ہجرت کر کے حبش کی طرف چلے برک الغماد میں پہنچے تو اُن کو مالک بن دغنہ ملا جو قارہ[۲] قبیلہ کا سردار تھا۔ اس نے پوچھا ابوبکر کہاں کا قصد ہے اُنہوں نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا اب میں چاہتا ہوں اللہ کی زمین کی سیر کروں اور اس کا پوجا کرتا ہوں ابن دغنہ نے کہا تم ایسا آدمی نہ نکلتا ہے نہ نکالا جا سکتا ہے تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ ان کو کما دیتے ہو (یعنی غریب پرور ہو) اور ناتا جوڑتے ہو اور بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیتے ہو اور مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حادثوں میں حق بات کی مدد کرتے ہو اور میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں چلو تم اپنے شہر لوٹ چلو وہیں اپنے مالک کا پوجا کرو آخر ابن الدغنہ نے بھی سفر کیا اور ابوبکر کے ساتھ مکہ آیا قریش کے سرداروں پاس گیا اور ان سے کہنے لگا دیکھو ابوبکر کا سا آدمی اور وہ یہاں سے نکل جائے یا نکالا جائے (سخت افسوس ہے) تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو غریب کی پرورش کرتا ہے ناتا جوڑتا ہے۔

---

[۱] غرض یہ ہے کہ میرے ابتدائے شعور کے زمانہ سے وہ مسلمان ہی تھا ۱۲ منہ

[۲] قارہ ایک شاخ تھی بنی اہون قبیلہ کی جو تیر اندازی میں مشہور تھے ان کا سردار مالک بن دغنہ تھا بعضوں نے کہا اس کا نام حارث بن یزید تھا ۱۲ منہ

الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْفَذَتْ قُرَيْشٌ
جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَاٰمَنُوْا اَبَا بَكْرٍ وَّقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ
مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ مَاشَآءَ
وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ
يَّفْتِنَ اَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِيْ
بَكْرٍ فَطَفِقَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّعْبُدُ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ
بِالصَّلٰوةِ وَلَا الْقِرَآءَةِ فِيْ غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِيْ بَكْرٍ
فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِهٖ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ
الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَبْنَاؤُهُمْ
يَعْجَبُوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَّجُلًا بَكَّآءً لَا
يَمْلِكُ دَمْعَهٗ حِيْنَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ
قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ
فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَهٗ اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ عَلٰى اَنْ
يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ وَاِنَّهٗ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا
بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَاَعْلَنَ الصَّلٰوةَ وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِيْنَا
اَنْ يَّفْتِنَ اَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَاْتِهٖ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّقْتَصِرَ
عَلٰى اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ
يُّعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا كَرِهْنَا

بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اُٹھا لیتا ہے مہمان کی ضیافت
کرتا ہے حادثوں میں حق بات کی پیچ کرتا ہے قریش کے
کافروں نے ابن دغنہ کی پناہ منظور کی اور ابوبکرؓ
کو امن دیا مگر ابن دغنہ سے کہنے لگے تم ابوبکرؓ سے
کہدو وہ اپنے گھر میں اپنے مالک کا پوجا کریں وہیں
نماز پڑھا کریں جو چاہیں وہ پڑھیں اور ہم کو نماز اور قرآن
پڑھ کر تکلیف نہ دیں نہ علانیہ پڑھیں کیونکہ ہم ڈرتے
ہیں ہمارے بیٹے اور عورتیں خراب نہ ہو جائیں ابن
دغنہ نے ابوبکر سے یہ کہہ دیا اور ابوبکرؓ (اس دن
سے) اپنے گھر میں عبادت کرنے لگے اور علانیہ
یا اور کسی جگہ نماز اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیا پھر ابوبکرؓ
کے دل میں آیا تو اُنہوں نے اپنے گھر کے سامنے
جو صحن تھا اس میں ایک مسجد بنائی اور باہر نکل کر وہاں
نماز شروع کی جب وہ قرآن پڑھتے تو مشرکوں کی عورتیں
بچے ان پر ہجوم کرتے اور تعجب سے اُن کو دیکھتے اور ابوبکرؓ
بڑے رونے والے آدمی تھے جب وہ
قرآن پڑھتے تو بے اختیار ان کے آنسو
بہ نکلتے قریش کے کافر میں یہ کیفیت دیکھ کر
گھبرائے اور ابن دغنہ کو کہلا بھیجا
وہ مکہ میں آیا کافروں نے اس سے کہا
ہم نے تو ابوبکرؓ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ
وہ اپنے گھر میں عبادت کریں لیکن اُنہوں
نے شرط کے خلاف مکان کے صحن میں
مسجد بنائی اور علانیہ نماز اور قرآن پڑھتے
ہیں ہم کو ڈر ہوتا ہے کہیں ہماری عورتیں بچے
سنکر پھسل نہ
جائیں تم ابوبکرؓ
سے کہو اگر وہ اپنے
گھر کے اندر عبادت
کرتے ہیں تو کریں
اگر نہ مانیں اور علانیہ
کرنا چاہیں تو تم اپنی
امان ان سے پھیر لو
کیونکہ ہم کو تمہاری
امان توڑنا اچھا
معلوم نہیں ہوتا اور

اَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِیْ بَکْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَتَی ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ
قَدْ عَلِمْتَ الَّذِیْ عَقَدْتُ لَکَ عَلَیْهِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ
عَلٰی ذٰلِکَ وَاِمَّا اَنْ تَرُدَّ اِلَیَّ ذِمَّتِیْ فَاِنِّیْ لَا اُحِبُّ اَنْ
تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّیْ اُخْفِرْتُ فِیْ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهٗ قَالَ
اَبُوْبَکْرٍ اِنِّیْ اَرُدُّ اِلَیْکَ جِوَارَکَ وَاَرْضٰی بِجِوَارِ اللّٰهِ
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ بِمَکَّةَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُرِیْتُ
دَارَ هِجْرَتِکُمْ رَاَیْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ
وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَةِ حِیْنَ
ذَکَرَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ
اِلَی الْمَدِیْنَةِ بَعْضُ مَنْ کَانَ هَاجَرَ اِلٰی اَرْضِ الْحَبَشَةِ
وَتَجَهَّزَ اَبُوْبَکْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِکَ فَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ یُؤْذَنَ لِیْ
قَالَ اَبُوْبَکْرٍ هَلْ تَرْجُوْا ذٰلِکَ بِاَبِیْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ
اَبُوْبَکْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِیَصْحَبَهٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَیْنِ کَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ (پارہ ۹ - کِتَابُ الْکَفَالَةِ - بَابُ

ہم تو ابوبکر کو علانیہ کبھی عبادت نہیں کرنے دیں گے
حضرت عائشہ رض نے کہا ابن دغنہ یہ سن کر
ابوبکر رض کے پاس آیا اور کہنے لگا تم جانتے
ہو میں نے جس شرط پر ذمہ لیا تھا تو یا تو
تم اپنی شرط پر قائم رہو یا میرا ذمہ واپس کر دو کیونکہ
میں اس کو پسند نہیں کرتا عربوں میں یہ چرچا
ہو کہ میرا ذمہ توڑ دیا گیا ابوبکر رض نے کہا لو
تم اپنا ذمہ واپس لے لو اور میں اللہ کی امان
پر راضی ہوں ان دنوں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بھی مکہ میں تھے آپ نے یہ
ذکر کیا کہ مجھ کو خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام
بتلایا گیا میں نے ایک کھاری زمین دیکھی
جو دو کالی پتھریلی زمینوں کے بیچ میں ہے
(یعنی مدینے کے دونوں پتھریلے کنارے)
یہ سن کر جس نے ہجرت کی اس نے مدینہ
کی طرف ہجرت کی اور کچھ لوگوں
نے جو پہلے حبش کے ملک
میں ہجرت کر گئے تھے یہ کیا کہ مدینہ میں
آ گئے اور ابوبکر رض صدیق نے
بھی ہجرت کی تیاری کی تب
آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
ان سے فرمایا ذرا ٹھیرو میں سمجھتا
ہوں مجھ کو بھی (خدا کی طرف سے)
ہجرت کی اجازت ملے گی ابوبکر رض نے
عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان
آپ کو امید ہے کہ ایسی اجازت
ملے گی آپ نے
فرمایا ہاں
اس لئے ابوبکر رض
رکے رہے کہ
آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ
ہجرت کریں گے اور اپنی
اونٹنیوں کو چار مہینے تک
ببول کے پتے کھلائے تاکہ
وہ تیز بھاگنے لگیں[1])

[1] عرب لوگ یہ چارہ اونٹوں کو اس وقت کھلاتے ہیں جب ان کا کہیں تیز لے جانا منظور ہوتا ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ ابن دغنہ نے گویا ابوبکر رض کی ضمانت کی تھی کہ ان کو مالی اور بدنی ایذا نہ پہنچے ۱۲ منہ

جواز أبي بكر في عهد النبي صلى الله عليه وسلم وعقده)

عن مروان بن الحكم والمسور بن مخرمة أخبراه أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين جاءه وفد
هوازن مسلمين فسألوه أن يرد إليهم أموالهم
وسبيهم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
أحب الحديث إلي أصدقه فاختاروا إحدى
الطائفتين إما السبي وإما المال وقد كنت استأنيت
بهم وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم انتظرهم
بضع عشرة ليلة حين قفل من الطائف فلما تبين
لهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير راد
إليهم إلا إحدى الطائفتين قالوا فإنا نختار سبينا
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسلمين
فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإن
إخوانكم هؤلاء قد جاءونا تائبين وإني قد رأيت
أن أرد إليهم سبيهم فمن أحب منكم أن يطيب
بذلك فليفعل ومن أحب منكم أن يكون على
حظه حتى نعطيه إياه من أول ما يفيء الله علينا
فليفعل فقال الناس قد طيبنا ذلك لرسول الله

(پارہ ۹- کتاب ضمانت کا بیان - باب ابوبکر صدیق رضؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں ایک کافر کا امن دینا اور اُن سے عہد سینا)

مروانؓ بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے دونوں نے بیان
کیا جب ہوازن کے وکیل اسلام قبول کرکے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ
کھڑے ہوئے اُنہوں نے یہ درخواست کی ہمارے
مال اور قیدی پھیر دیئے جائیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچی بات مجھ کو بہت
پسند ہے تو دو میں سے ایک بات اختیار کرو یا
قیدی واپس لو یا مال (دونوں واپس نہیں ہو سکتے
اور میں نے تو انتظار کیا تھا (ہوا
یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
طائف سے لوٹے تو) تو (اس پکی آتوں
تک (جعرانے میں ٹھیرے) ہوازن کے
وکیلوں کا انتظار کرتے رہے خیر جب اُن
کو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں چیزیں پھیرنے والے نہیں ایک
ہی دیں گے تو کہنے لگے اچھا ہمارے
قیدی واپس دیدیجئے اس وقت مسلمانوں
میں آپ (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے
پہلے جیسے چاہیے ویسی اللہ کی تعریف کی
پھر فرمایا امابعد تمہارے یہ بھائی (ہوازن کے
لوگ) توبہ کرکے آئے ہیں اور میں مناسب
سمجھتا ہوں اُن کے قیدی اُن کو
پھیر دیئے جائیں اب جو کوئی خوشی
سے پھیر دینا
چاہے وہ تو پھیر دے
اور جو کوئی اپنا
حصہ قائم
رکھنا چاہے
اس طرح کہ اب جو پہلی
فتح ہم کو اللہ دے گا
اس میں سے اس کا
بدلہ دیں گے تو
ویسا کرے لوگوں
نے عرض کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعُوْا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا (پارہ ۹۔ کِتَابُ الْوَكَالَةِ۔ بَابُ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيْلٍ أَوْ شَفِيْعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ سَأَلُوْهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِيْ لَكُمْ)

یارسول اللہ ہم آپ کی خوشی کے لئے ان کے قیدی یوں ہی دیدیں گے آپ نے فرمایا دیکھو ہم کو معلوم نہیں تم میں کون اس امر پر راضی ہے کون نہیں تو بہتر یہ ہے کہ تم لوٹ جاؤ اور تمہارے نقیب سردار تمہاری طرف سے بیان کریں آخر ان نقیبوں نے اپنے اپنے لوگوں سے گفتگو کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا وہ راضی ہیں انہوں نے قیدی پھیرنے کی اجازت دی

(پارہ ۹۔ کتاب وکالت کے بیان میں۔ باب اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارشی کو کچھ ہبہ کیا جائے تو درست ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کی طرف سے جو لوگ آئے تھے جب انہوں نے لوٹ کا مال واپس مانگا تو آپ نے فرمایا میرے حصے میں جو آیا ہے وہ تم لے جاؤ)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى بَقَرَةٍ اِلْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِيْ فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ (پارہ ۹۔ کِتَابُ الْوَكَالَةِ بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ)

ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک شخص ایک بیل پر سوار جا رہا تھا اتنے میں بیل نے اس کی طرف دیکھا (اللہ نے اس کو زبان دی) وہ کہنے لگا میں اس لئے پیدا نہیں ہوا (سواری کے لئے) میں تو کھیتی کے لئے پیدا ہوا پھر آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر رض اور عمر رض بھی ایمان لائے اور ایسا ہوا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا۔ گڈریا اس کے پیچھے گیا بھیڑیا کہنے لگا (آج تو بچا تا ہے) جس دن (مدینہ اجاڑ ہوگا) اور درندے ہی درندے رہ جائیں گے اس دن میرے سوا کون بکریوں کا چرانے والا ہوگا آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر اور عمر ایمان لائے ابوسلمہ نے کہا حالانکہ وہ دونوں اس دن مجلس میں موجود نہ تھے[1]

(پارہ ۹۔ کتاب وکالت کے بیان میں۔ باب کھیت کے لئے گائے بیل سے کام لینا)

[1] اس حدیث سے ابوبکر رض اور عمر رض کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر پورا بھروسہ تھا۔ اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں جو عقل کے خلاف ہو کیونکہ زبان اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو بھی دی ہے۔ ان کا بات کرنا کچھ مشکل نہیں ہے گو عادت کے خلاف ہے جو لوگ عادت کے خلاف باتوں کو عقل کے خلاف جانتے ہیں یہ ان کا جہل اور حمق ہے ۱۲ منہ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ . . . .

يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ

(پارہ ۹ - كِتَابُ الْمَظَالِمِ - بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ)

[۳۲] صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے انہوں نے کہا . . . آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک بلا لے گا اور اپنا پردہ عزت اس پر ڈال دیگا۔

(پارہ ۹ - کتاب لوگوں کے حقوق چھین لینے کے بیان میں - باب - اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) یہ فرمانا سن لو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (پارہ ۹ - كِتَابُ الْمَظَالِمِ - بَابٌ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهٗ)

[۳۳] عبد اللہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں اس کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا کام نکالے تو اللہ اس کا کام نکال دے گا اور جو شخص مسلمان پر سے چھوٹی مصیبت ٹالے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی بڑی مصیبت اس پر سے ٹال دیگا اور جو شخص مسلمان کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائیگا۔

(پارہ ۹ - کتاب - لوگوں کے حقوق چھین لینے کے بیان میں - باب - مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

(پارہ ۹ - كِتَابُ الْمَظَالِمِ - بَابٌ اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا)

[۳۴] انس بن مالک رض سے روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) بھائی کی ہر حال میں مدد کر ظالم ہو یا مظلوم[1]

(پارہ ۹ - کتاب لوگوں کے حقوق چھین لینے کے بیان میں - باب - ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا ظالم ہو یا مظلوم ضروری ہے)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ (پارہ ۹ - كِتَابُ الْمَظَالِمِ - بَابٌ اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا)

[۳۵] انس بن مالک رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر وہ ظالم ہو یا مظلوم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کریں آپ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکو

(پارہ ۹ - کتاب لوگوں کے حقوق چھین لینے کے بیان میں - باب ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا ظالم یا مظلوم ضروری ہے)

[1] اس کی تفسیر خود آگے کی حدیث میں آتی ہے اگر مسلمان بھائی کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اس کی مدد یوں کرے کہ اس کو سمجھا کر ظلم سے باز رکھے کیونکہ ظلم کا انجام برا ہے ایسا نہ ہو اپنا مسلمان بھائی آفت میں پڑ جائے ۱۲ منہ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ ....

يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ

(پارہ ۹۔ كِتَابُ الْمَظَالِمِ۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ)

[۴۲] صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ... آپ فرماتے تھے اللہ مومن کو اپنے نزدیک بلا لے گا اور اپنا پردۂ عزت اس پر ڈال دیگا۔

(پارہ ۹۔ کتاب لوگوں کے حقوق چھین لینے کے بیان میں۔ باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود میں) یہ فرمانا سن لو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (پارہ ۹۔ كِتَابُ الْمَظَالِمِ۔ بَابُ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهٗ)

[۴۳] عبداللہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اُس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں اُس کو چھوڑکر بیٹھ جائے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا کام نکالے تو اللہ اس کا کام نکالدے گا اور جو شخص مسلمان پر سے چھوٹی مصیبت ٹالے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی بڑی مصیبت اس پر سے ٹالدیگا اور جو شخص مسلمان کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپایگا۔

(پارہ ۹۔ کتاب۔ لوگوں کے حقوق چھین لینے کے بیان میں۔ باب۔ مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

(پارہ ۹۔ كِتَابُ الْمَظَالِمِ۔ بَابُ اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا)

[۴۴] انس بن مالک رض سے روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) بھائی کی ہر حال میں امداد کر ظالم ہو یا مظلوم[1]

(پارہ ۹۔ کتاب لوگوں کے حقوق چھین لینے کے بیان میں۔ باب۔ ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا ظالم ہو یا مظلوم ضروری ہے)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَاْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ (پارہ ۹۔ كِتَابُ الْمَظَالِمِ۔ بَابُ اَعِنْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا)

[۴۵] انس بن مالک رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر وہ ظالم ہو یا مظلوم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کریں آپ نے فرمایا اُس کو ظلم سے روکو

(پارہ ۹۔ کتاب لوگوں کے حقوق چھین لینے کے بیان میں۔ باب ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا ظالم ہو یا مظلوم ضروری ہے)

---

[1] اس کی تفسیر خود آگے کی حدیث میں آتی ہے اگر مسلمان بھائی کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اس کی مدد یوں کرے کہ اس کو سمجھا کر ظلم سے باز رکھے کیونکہ ظلم کا انجام بُرا ہے ایسا نہ ہو اپنا مسلمان بھائی آفت میں پڑ جائے ۱۲ منہ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ (پارہ ۱۰۔ كِتَابُ الشَّهَادَاتِ ۔ بَابُ لَا يَشْهَدُ عَلٰى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ)

۴۸ عمران بن حصین سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے[1] (صحابہؓ کا) پھر اُن کا جو ان سے نزدیک ہیں (تابعین کا) پھر اُن کا جو اُن سے نزدیک ہیں (تبع تابعین کا) عمران نے کہا میں نہیں جانتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زمانوں کا (اپنے بعد) ذکر کیا یا تین کا پھر آپ نے فرمایا تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو رجن میں ایمان کا نام نہ ہوگا اور کوئی اُن کو گواہ نہ بنائے یا نہ بلائے جب بھی گواہی دینے کو موجود ہوں گے منت مانیں گے پوری نہ کریں گے مٹاپا اُن پر پھٹ پڑے گا[2]

(پارہ ۱۰۔ کتاب گواہی کے بیان میں۔ باب اگر ظلم کی بات پر گواہ بنانا چاہیں تو نہ بنے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهٖ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ (پارہ ۱۱۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ ۔ بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُقَالُ هٰذِهٖ سَبِيلِي وَهٰذَا سَبِيلِي)

۴۹ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اُس کے پیغمبر پر ایمان لائے اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ اس کو بہشت میں لے جائے خواہ وہ جہاد کرے خواہ اُسی ملک میں بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا (جہاد کا موقع نہ پائے[3]) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دیں۔

(پارہ ۱۱۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں باب اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجے سبیل کا لفظ عربی میں مذکر اور مونث دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهٗ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُ

۵۰ حذیفہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں جس جس نے اسلام کا کلمہ پڑھا ہو اُس کا نام لکھو حذیفہ کہتے ہیں ہم نے ان کے نام لکھے[4] تو ایک ہزار پانسو مرد ہوئے اس وقت

[1] حدیث میں قرن کا لفظ ہے جو اسی یا چالیس برس کا ہوتا ہے یا سو برس کا ۱۲ منہ [2] حرام کا مال کھا کھا کر خوب موٹے بنیں گے ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو جہاد نصیب نہ ہو لیکن دوسرے فرائض ادا کرتا رہے اور اُسی حال میں مر جائے تو آخرت میں اُس کو بہشت ملے گی تو اس کا درجہ مجاہدین سے کم ہوگا ۱۲ منہ [4] کہتے ہیں یہ اسم نویسی جنگ احد کے وقت کی گئی یا جنگ خندق کے وقت یا صلح حدیبیہ میں ۱۲ منہ

مِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ
وَهُوَ خَائِفٌ (پاره ۱۲۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ كِتَابَةِ الْإِمَامِ
النَّاسَ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا
حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا وَ
اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ
أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ
شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ
(پاره ۱۲۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي
تَمِيمٍ أَبْشِرُوا قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَجَاءَ
أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ

ہم کہنے لگے اب ہم کو کیا ڈر ہے ہم ایک ہزار پانسو ہیں حذیفہ نے کہا ایک زمانہ یہ ہے ہم اپنے تئیں دیکھتے ہیں بلا میں گرفتار ہیں ہم میں کوئی ڈرتے ڈرتے اکیلے نماز پڑھ لیتا ہے [1]
(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب لوگوں کی اسم نویسی کرنا)

[۵۱] ابوھریرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم (مسجد نبوی) میں بیٹھے تھے استنے میں آپ نے فرمایا یہودیوں کے پاس چلو ہم لوگ نکلے ان کے مدرسہ پر پہنچے آپ نے ان سے فرمایا دیکھو مسلمان ہو جاؤ (تمہارے جان اور مال) بچے رہیں گے اور یہ سمجھ لو کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا قصد یہ ہے کہ تم کو اس ملک سے نکال دوں [2] پھر تم میں سے اگر کسی کی جائداد کی قیمت آئے تو اس کو بیچ ڈالے اگر نہ بیچو (تمہارا اختیار) زمین تو سب اللہ اور اس کے رسول کی ہے
(پارہ ۱۲۔ کتاب۔ جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب۔ یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکال دینا)

[۵۲] عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی تمیم کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا بنی تمیم خوش ہو جاؤ انہوں نے کہا جب آپ یہ فرماتے ہیں تو ہمکو کچھ دلوائیے آپ کے مبارک چہرے کا رنگ بدل گیا [3]

[1] حذیفہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تو ہم ڈیڑھ ہزار کا شمار پورے ہونے پر بے ڈر ہو گئے تھے اور اب ہزاروں لاکھوں مسلمان موجود ہیں پر حق بات کہتے ہوئے ڈرتے ہیں کوئی کوئی تو ڈر کے مارے اپنی نماز اکیلے پڑھ لیتا ہے اور منہ سے کچھ نہیں نکال سکتا یہ حذیفہ نے اس زمانہ میں کہا جب ولید بن عقبہ حضرت عثمان رضہ کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا اور نمازیں اتنی دیر کرتا کہ معاذ اللہ آخر بعضے متقی لوگ اول وقت اکیلے نماز پڑھ لیتے پھر جماعت میں بھی اس کے ڈر سے شریک ہو جاتے یہ نہ کر سکتے کہ ولید کو تنبیہ کریں اس کو اول وقت نماز پڑھنے کے لئے مجبور کریں خیر ولید کا زمانہ تو پھر غنیمت تھا وہ اخیری وقت سہی نماز کے لئے آتا تو تھا ہمارے زمانہ میں تو انشاء اللہ مسلمانوں کے بعضے بادشاہ اور وزیر ساری عمر میں نماز کا نام تک نہیں لیتے البتہ ان کے مرنے پر جنازے کی نماز تو ان پر ادا کی جاتی ہے اور پھر لطف یہ کہ اسی قسم کے نابہنجار اور بددین بادشاہوں کو مسلمان مزے مزے سے ظل اللہ اور ظل سبحانی اور خلیفہ رحمانی پکارتے ہیں خاک پڑے ایسی خوشامد اور دروغ گوئی پر ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے یہودیوں کے اخراج کی نیت کر لی تھی لیکن اس کے واقع ہونے سے پیشتر آپ کی وفات ہو گئی حضرت عمر رضہ نے اپنی خلافت میں ان کو وہاں سے نکال دیا ۱۲ منہ [3] آپ نے ان کو اسلام لانے کی وجہ سے آخرت کی بھلائی کی خوشخبری دی تھی جو بڑی نعمت ہے انہوں نے اپنی کم ظرفی سے یہ سمجھا کہ آپ دنیا کا مال و دولت دینے والے ہیں اور وہ مانگ اٹھے آپ کو ان کی یہ کم ظرفی اور دنائت دیکھ کر رنج ہوا آپ کا چہرہ بدل گیا کہتے ہیں یہ مانگنے والا اقرع ابن حابس تھا جو ذرا جنگلی آدمی تھا ۱۲ منہ

يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِيْ لَمْ اَقُمْ

(پارہ ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابٌ)

پھر یمن کے لوگ آپ پاس آئے آپ نے فرمایا یمن والو تم اس خوش خبری کو قبول کرو جس کو بنی تمیم نے قبول نہیں کیا وہ کہنے لگے ہم نے قبول کی پھر آپ (عالم کی) ابتدائے آفرینش اور عرش کا ذکر فرمانے لگے اس وقت ایک شخص آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا اجی عمران تیری اونٹنی نکل بھاگی عمران کہتے ہیں کاش میں (آنحضرتؐ کی صحبت سے) نہ اُٹھتا تو اور باتیں سنتا

(پارہ ۱۳ - کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی)

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا

(پارہ ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ)

۵۳ ابو مسعود رضہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان یمن میں ہے اس طرف[1]

(پارہ ۱۳ - کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی - باب مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہیں جن کے چرانے کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرتا رہے)

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِيْ اَسَدٍ وَّمِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطْفَانَ وَمِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِيْ اَسَدٍ وَّمِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطْفَانَ وَمِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

(پارہ ۱۴ - كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابُ ذِكْرِ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَّمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ)

۵۴ ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہیں[2] بنی تمیم اور بنی اسد اور بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر ابن صعصعہ سے ایک شخص (اقرع بن حابس) نے کہا وہ تباہ اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا نہیں جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ چاروں بنی تمیم اور بنی اسد او بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں[3]

(پارہ ۱۴ - کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں - باب اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع قبیلوں کا بیان)

عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُخْبِرُكُمْ

۵۵ ابو جمرہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عبداللہ بن عباس رضہ نے ہم سے کہا میں تم سے

[1] یمن والے بغیر جنگ اور بغیر تکلیف کے اپنی رغبت اور خوشی سے مسلمان ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی تعریف کی اور اس میں اشارہ ہے اس بات کا کہ یمن والے قوی الایمان رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا ... یمنی حدیث کے بڑے عالم گذرے ہیں اُسی طرح اُن سے پہلے علامہ محمد بن اسمٰعیل الامیر وغیرہ ۱۲ منہ
[2] یعنی جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ سب برے لوگ ہیں شاید اس وقت تک اقرع مسلمان نہ ہوئے ہوں گے ۱۲ منہ
[3] کیونکہ وہ پہلے اسلام لائے یا اُن کے اخلاق اور عادات اچھے ہیں ۱۲ منہ

بِاِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا
مِنْ بَنِیْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ
اَنَّهٗ نَبِیٌّ فَقُلْتُ لِاَخِیْ انْطَلِقْ اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَاْتِنِیْ بِخَبَرِهٖ فَانْطَلَقَ
فَلَقِيَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَاْمُرُ
بِالْخَيْرِ وَيَنْهٰی عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهٗ لَمْ تَشْفِنِیْ مِنَ الْخَبَرِ فَاَخَذْتُ
جِرَابًا وَّعَصًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰی مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا اَعْرِفُهٗ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْاَلَ
عَنْهُ وَاَشْرَبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَاَكُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِیْ عَلِیٌّ فَقَالَ
كَاَنَّ الرَّجُلَ غَرِيْبٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَی الْمَنْزِلِ قَالَ
فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ لَا يَسْاَلُنِیْ عَنْ شَیْءٍ وَّلَا اُخْبِرُهٗ فَلَمَّا
اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ لِاَسْاَلَ عَنْهُ وَلَيْسَ
اَحَدٌ يُّخْبِرُنِیْ عَنْهُ بِشَیْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِیْ عَلِیٌّ فَقَالَ اَمَا نَالَ
لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهٗ بَعْدُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ
مَعِیْ قَالَ فَقَالَ مَا اَمْرُكَ وَمَا اَقْدَمَكَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ
قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنْ كَتَمْتَ عَلَیَّ اَخْبَرْتُكَ قَالَ فَاِنِّیْ
اَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ بَلَغَنَا اَنَّهٗ قَدْ خَرَجَ هٰهُنَا رَجُلٌ يَّزْعُمُ
اَنَّهٗ نَبِیٌّ فَاَرْسَلْتُ اَخِیْ لِيُكَلِّمَهٗ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِیْ
مِنَ الْخَبَرِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَلْقَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَمَا اِنَّكَ قَدْ
رَشَدْتَ هٰذَا وَجْهِیْ اِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِیْ اُدْخُلْ حَيْثُ

ابوذر رض کے مسلمان ہونے کا قصہ بیان کروں ہم نے کہا ہاں بیان کیجئے
کہا ابوذر رض نے کہا میں غفار (قبیلے) کا ایک شخص تھا ہم کو یہ
خبر پہنچی تھی کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں
پیغمبر سمجھتے ہیں میں نے اپنے بھائی سے کہا تم جا کر اُن
سے ملو بات کرو اور اُن کا حال مجھ سے بیان کرو وہ گیا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کر آیا تو میں نے
اُس سے پوچھا کیا دیکھا وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں نے ایک شخص
دیکھا جو اچھی بات کا حکم کرتا ہے اور بُری بات سے منع
کرتا ہے (بس اتنا ہی بیان کیا) میں نے کہا اس خبر سے تو
میری تسلی نہیں ہوئی آخر میں نے ایک دسترخوان (جس میں
توشہ تھا) لیا اور لکڑی سنبھالی مکہ پہنچا وہاں میں کسی کو نہیں پہچانتا
تھا اور مجھے آپ کا حال پوچھنا مناسب معلوم
نہ ہوا میں زمزم کا پانی پیتا رہا اور مسجد ہی میں بیٹھا رہا۔
حضرت علی میرے سامنے سے گذرے اور کہنے لگے
تم مسافر معلوم ہوتے ہو میں نے کہا ہاں انہوں
نے کہا تو میرے گھر چلو میں اُن کے ساتھ چلا
نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا نہ میں نے
بیان کیا صبح کو پھر مسجد میں آگیا میرا مطلب یہ تھا کہ
کسی سے آنحضرت کو پوچھوں مگر کوئی ایسا نہ ملا جو آپ کو
بتلائے پھر حضرت علی رض میرے سامنے سے گذرے
اور کہنے لگے کیا ابھی تک اس شخص کو یعنی تجھ کو اپنا
ٹھکانا نہیں ملا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا
تو میرے ساتھ چل اب انہوں نے مجھ سے پوچھا تجھ کو
تیرا مطلب کیا ہے کس کام کے لئے اس شہر میں آیا
ہے میں نے کہا اگر تم یہ بات چھپاؤ کسی سے
نہ کہو تو میں تم سے بیان کروں
انہوں نے کہا میں ایسا ہی کرونگا
تب میں نے کہا ہم کو یہ خبر
پہنچی تھی کہ یہاں ایک شخص پیدا
ہوئے ہیں جو اپنے تئیں پیغمبر سمجھتے
ہیں میں نے پہلے اپنے بھائی
کو ان سے بات کرنے کے لئے بھیجا
تھا مگر وہ لوٹ کر آیا اور قابل تشفی کوئی
خبر نہ لایا آخر میں خود آیا میں
اُن سے ملنا چاہتا ہوں انہوں
نے کہا تو نے اچھا رستہ پایا

له وہاں کے لوگوں سے جو کافر اور آپ کے دشمن تھے ۱۲ منہ له جہاں جاکر ٹھیرے ۱۲ منہ

اَدْخُلْ فَاِنِّیْ اِنْ رَّاَیْتُ اَحَدًا اَخَافُهٗ عَلَیْكَ قُمْتُ اِلَی الْحَائِطِ كَاَنِّیْ اُصْلِحُ نَعْلِیْ وَامْضِ اَنْتَ فَمَضٰی وَمَضَیْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَعْرِضْ عَلَیَّ الْاِسْلَامَ فَعَرَضَهٗ فَاَسْلَمْتُ مَكَانِیْ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا ذَرٍّ اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ وَارْجِعْ اِلٰی بَلَدِكَ فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا فَاَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَیْنَ اَظْهُرِهِمْ فَجَآءَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَقُرَیْشٌ فِیْهِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالُوْا قُوْمُوْٓا اِلٰی هٰذَا الصَّابِئِ فَقَامُوْا فَضُرِبْتُ لِاَمُوْتَ فَاَدْرَكَنِی الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَیَّ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ وَیْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِّنْ غِفَارَ وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰی غِفَارَ فَاَقْلَعُوْا عَنِّیْ فَلَمَّآ اَنْ اَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْٓا اِلٰی هٰذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِیْ مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْاَمْسِ وَاَدْرَكَنِی الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَیَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ بِالْاَمْسِ قَالَ فَكَانَ هٰذَا اَوَّلَ اِسْلَامِ اَبِیْ ذَرٍّ رَّحِمَهُ اللّٰهُ (پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ)

(مجھ سے ملا) میں بھی اُنہی شخص کے پاس جاتا ہوں میرے پیچھے پیچھے چلا آ جس جگہ میں گھسوں تو بھی گھس اگر ا ر ستے میں) ڈر کی کوئی بات دیکھوں گا تو میں یہ (اشارہ کردوں گا) ایک دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے اپنا جوتا صاف کرتا ہوں تو وہاں سے چل بچو خیر حضرت علی رض چلے میں بھی اُن کے ساتھ چلا یہاں تک کہ وہ (ایک مکان میں) گھسے میں بھی گھسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے میں نے عرض کیا مجھ کو اسلام سکھلائیے آپ نے بتلایا میں اُسی جگہ (اُسی وقت) مسلمان ہو گیا آپ نے فرمایا اے ابوذر اپنے ایمان کو چھپائے رکھ اور اپنے ملک میں لوٹ جا جب تجھ کو ہمارے غلبہ کی خبر پہنچے اُس وقت چلا آ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) قسم اُس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو اسلام کا کلمہ ان کافروں کے بیچا بیچ زور سے پکار دوں گا۔ (جو ہونا ہے سو ہو) پھر ابوذر مسجد میں آئے قریش کے کافر وہاں بیٹھے تھے اُنہوں نے کہا قریش کے لوگو میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے بندے اور اُس کے بھیجے ہوئے ہیں یہ سنتے ہی اُنہوں نے کہا اُٹھو اس بے دین کی خبر لو اُنہوں نے مار ڈالنے کی نیت سے مجھ کو (خوب) مارا عباس رض (آنحضرتؐ کے چچا) نے مجھے دیکھ لیا وہ آن کر مجھ پر جھک گئے اور کافروں کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے ارے خرابی (کیا غضب کرتے ہو) تم غفار کی قوم والے کو مار ڈالتے ہو اور تمہاری سوداگری اور آنے جانے کا رستہ اُسی قوم پر سے ہے[1] یہ سنکر اُنہوں نے میرا پیچھا چھوڑ دیا جب دوسرا دن ہوا صبح کو پھر میں (مسجد میں) آیا اور جیسا کل پکارا تھا اُسی طرح پکارا قریش کے کافروں نے کہا اٹھو اس کی خبر لو جیسے کل مجھ پر مار پڑی تھی ویسے ہی پھر پڑنے لگی حضرت عباس رض پھر آن پہنچے مجھ پر جھک گئے اور وہی کہا جو اُنہوں نے کل کہا تھا ابن عباس رض نے کہا ابوذر رض کا اسلام اس طرح شروع ہوا

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں۔ باب زمزم کے قصہ کا بیان)

[1] یہ قریش کے لوگ ہر سال تجارت اور سوداگری کے لئے شام کے ملک کو جایا کرتے راستہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان غفار کی قوم پڑتی ہے حضرت عباس رض نے اُن کو ڈرایا اس کو مار ڈالو گے تو ساری غفار کی قوم برہم ہو جائے گی تمہاری سوداگری اور آمد و رفت سب میں خلل ہو جائیگا ۱۲ منہ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا ثُلُثُ الْاِسْلَامِ (پارہ ۱۴-كِتَابُ الْمَنَاقِبِ-بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ)

۵۶ عامر بن سعدؓ سے روایت ہے اُنہوں نے اپنے والد سے [1] اُنہوں نے کہا میں نے ایک زمانہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ اپنے تئیں دیکھا [2]

(پارہ ۱۴-کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں-باب سعد بن ابی وقاص زہری کی فضیلت کا بیان)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ ؎ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ ۔ وَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ (پارہ ۱۵-كِتَابُ الْمَنَاقِبِ-بَابُ اَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ)

۵۷ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعروں کی باتوں میں سب سے زیادہ سچا لبید (بن ربیعہ بن عامر) کا یہ مصرعہ ہے ؎ جو خدا کے ماسوا ہے وہ فنا ہو جائیگا [3] اور امیہ بن ابی الصلت (جاہلیت کا ایک شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا [4]

(پارہ ۱۵-کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں-باب جاہلیت کے زمانہ کا بیان)

عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي الْمَسْجِدِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ وَاللهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِيْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ (پارہ ۱۵-كِتَابُ الْمَنَاقِبِ-بَابُ اِسْلَامِ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)

۵۸ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید کو یہ کہتے سنا قسم خدا کی میں نے اپنے تئیں اُس حال میں دیکھا کہ عمر رضؓ نے اسلام لانے سے پہلے مجھ کو مسلمان ہو جانے کی سزا میں (رسی) سے باندھا تھا اور تم نے جو عثمان رضؓ کے ساتھ کیا [5] اگر اس پر احد کا پہاڑ اپنی جائے سے سرک جائے تو بے شک اس کا سرک جانا بجا ہوگا [6]

(پارہ ۱۵-کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں-باب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے مسلمان ہونے کا قصہ)

---

[1] سعد بن ابی وقاص رضؓ سے ۱۲ منہ

[2] صرف تین ہی مرد مسلمان تھے سعد رضؓ اور ابوبکر رضؓ اور بلال رضؓ ۱۲ منہ

[3] باطل سے یہاں یہی مراد ہے فانی یا بالفعل معدوم جیسے صوفیہ کہتے ہیں کہ خارج میں سوا خدا کے کچھ موجود نہیں ہے اور یہ جو وجود نظر آتا ہے یہ وجود موہوم ہے جیسے آئینہ میں صورت کا وجود یا دریا میں حباب کا یا آگ کا شعلہ گھماؤ تو دائرے کا باطل سے یہ مراد نہیں ہے کہ بیکار اور لغو کیونکہ دوسری آیت میں ہے ما خلقنا السماء والارض وما بینھما باطلا اس مصرعہ کا مصرع ثانی یہ ہے۔ ایک دن جو عیش ہے مٹ جائیگا ۱۲ منہ

[4] صحیح مسلم میں شرید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امیہ بن ابی الصلت کی شعریں سناؤ میں نے آپ کو سو بیتوں کے قریب سنائیں آپ نے فرمایا یہ تو اپنے شعروں میں مسلمان ہونے کے قریب تھا امیہ جاہلیت کے زمانہ میں عبادت کیا کرتا آخرت کا قائل تھا بعضوں نے کہا نصرانی ہو گیا تھا اس کے شعروں میں اکثر توحید کے مضامین ہیں ۱۲ منہ

[5] اُن کو ناحق مار ڈالا ۱۲ منہ

[6] یہ ایسا بڑا واقعہ ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ (پارہ ۱۵۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

[۵۹] عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم لوگ تو جس دن سے عمر رضؓ مسلمان ہوئے برابر عزت سے رہے
(پارہ ۱۵۔ کتاب مناقب یعنے فضیلتوں کے بیان میں
باب حضرت عمر رضؓ کے مسلمان ہونے کا قصہ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوْا صَبَأَ عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيْبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَأَ عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوْا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ (پارہ ۱۵۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)

[۶۰] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب عمر رضؓ اسلام لائے تو کافروں نے اُن کے گھر پر دنگہ کیا وہ کہہ رہے تھے عمر رضؓ نے اپنا دین بدل ڈالا میں اس وقت لڑکا تھا چھت پر بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص ریشمی جبہ پہنے ہوئے آیا اور (لوگوں سے) کہنے لگا اچھا عمر رضؓ نے اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تم کو کیا (تم کیوں دنگہ کرتے ہو) دیکھو یہ (سمجھ رکھو) عمر رضؓ میری پناہ میں ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں اُس کی یہ بات سنتے ہی لوگ پھوٹ گئے[۱] میں نے والد سے (یا لوگوں سے) پوچھا یہ کون شخص ہے[۲] اُنہوں نے کہا عاص بن وائل
(پارہ ۱۵۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں۔
باب۔ حضرت عمر رضؓ کے مسلمان ہونے کا قصہ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ (پارہ ۱۵۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ بَابُ وُفُوْدِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ)

[۶۱] جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے مجھکو لیلۃ العقبہ میں میرے دونوں ماموں ساتھ لے گئے تھے امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ کہتے تھے ان دونوں ماموں میں سے ایک براء بن معرور رضؓ تھے[۳]
(پارہ ۱۵۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں'
باب۔ انصار کے قاصدوں کا مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنا اور لیلۃ العقبہ کی بیعت)

عَنْ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[۶۲] عمرو کندی سے روایت ہے جو بنی زہرہ کے حلیف اور بدر کی لڑائی میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلائیے اگر میں (جنگ میں) ایک کافر سے

---

[۱] جتھا ٹوٹ گیا اور چلتے نظر آئے ۱۲ منہ [۲] جس کا کہنا ایسا چلتا ہے ۱۲ منہ [۳] جو سب انصار سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی قسطلانی نے کہا جابر کی ماں کا نام نسیبہ تھا اُن کے بھائی ثعلبہ اور عمرو تھے براء جابر کے ماموں نہ تھے لیکن ان کی ماں کے عزیزوں میں سے تھے اور عرب لوگ ماں کے سب عزیزوں کو ماموں کہتے ہیں یعنی خال ۱۲ منہ

أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ (پارہ ۱۶۔ کتاب المغازی۔ باب)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مقابلہ کروں دونوں لڑیں پھر وہ کافر تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اُس کے بعد ایک درخت کی پناہ لے کر مجھ سے کہے میں تو خدا کا تابعدار ہو گیا (یعنی مسلمان ہو گیا) اب میں اُس کو قتل کروں جب وہ ایسا کہتا ہے (اسلام کا کلمہ پڑھتا ہے) آپ نے فرمایا نہیں اُس کو قتل نہ کر مقداد نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا اور ہاتھ کاٹ کر ایسا کہنے لگا آپ نے فرمایا (کچھ بھی ہو) اُس کو قتل نہ کر ورنہ اُس کو وہ درجہ حاصل ہوگا جو تجھ کو اس کے قتل سے پہلے حاصل تھا[1] اور تیرا وہ حال ہو جائیگا جو اسلام کا کلمہ پڑھنے سے پہلے اُس کا حال تھا[2] (پارہ ۱۶۔ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بیان میں باب)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد ابن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا اُنہوں نے اُن کو اسلام کی دعوت دی وہ اچھی طرح یوں نہ کہہ سکے ہم اسلام لائے (گھبراہٹ میں) کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل ڈالا دین بدل ڈالا خالد نے اُن کو قتل کرنا شروع کیا اور ہر ایک مسلمان کا قیدی (حفاظت کے لئے) اُسی کے سپرد کر دیا ایک دن خالد نے یہ حکم دیا کہ ہر ایک مسلمان اپنے قیدی کو مار ڈالے میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اپنے قیدی کو نہیں مارنے کا

[1] اس کو قتل کرنے سے پہلے جیسے مسلمان معصوم الدم تھا ایسے ہی اسلام کا کلمہ پڑھنے سے وہ مسلمان معصوم الدم ہو گیا ۱۲ منہ
[2] کہ اُس کا مار ڈالنا درست تھا ایسے ہی اب تیرا مار ڈالنا اُس کے قصاص میں درست ہو جائے گا ۱۲ منہ

فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ

(پارہ ۱۷۔ كِتَابُ الْمَغَازِي۔ بَابُ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ)

عَنْ عَلِيٍّ رضؓ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ (پارہ ۱۷۔ كِتَابُ الْمَغَازِي۔ بَابُ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ)

نہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی مارے گا لہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچے تو آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا (یا دونوں ہاتھ اُٹھائے) اور دعا کی یا اللہ میں خالد کے کام سے الگ ہوں دوبار یہ فرمایا

(پارہ ۱۷۔ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بیان میں۔ باب۔ آنحضرت کا خالد بن ولید کو بنی جذیمہ قبیلہ کی طرف بھیجنا)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کی ٹکڑی بھیجی اُس کا سردار ایک انصاری مرد (عبداللہ بن حذافہ سہمی) کو کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اُس کی اطاعت کرو ایک بار ایسا ہوا کہ اُس انصاری مرد کو غصّہ آیا وہ لوگوں سے کہنے لگا کیا آنحضرت ص نے تم کو میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا ہے لوگوں نے کہا کیوں نہیں بے شک دیا ہے تب اُس نے کہا اچھا جلانے کی لکڑیاں جمع کرو لوگوں نے جمع کیں اُس نے کہا آگ روشن کرو آگ روشن کی اُس نے کہا اب اس میں گھس جاؤ لوگوں نے قصد کیا کہ اُس میں گھس جائیں مگر ایک دوسرے کو روکنے لگا اور کہنے لگا لہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اِسی لئے بھاگ کر آئے کہ (قیامت کے دن) آگ سے بچیں خیر وہ یہی کہتے رہے یہاں تک کہ آگ بجھ گئی اور اس انصاری سردار کا غصّہ فرو ہو گیا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا سے اگر گھس جاتے تو قیامت تک اُس میں سے نہ نکلتے (وہیں مرکر رہ جاتے یا خودکشی کی سزا میں جلتے رہتے) اطاعت اُسی کام میں ضرور ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو سے

(پارہ ۱۷۔ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بیان میں۔ باب عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز مدلجی کے ساتھ جو لشکر بھیجا تھا)

لہ حالانکہ خالد بن ولید قوم کے سردار تھے مگر عبداللہ بن عمر رضؓ نے اس حکم میں ان کی اطاعت نہ کی کیونکہ اُن کا حکم خلاف شرع تھا جب بنی جذیمہ کے لوگوں نے صبأنا سے یہی مراد لی تھی کہ ہم مسلمان ہوگئے تو خالد کو ان کے قتل سے باز رہنا تھا اور یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کے فعل سے اپنی برارت ظاہر کی گو خالد کو سزا نہ دی اس لئے کہ اُن کی خطا اجتہادی خطا تھی وہ صبأنا کے معنی اسلمنا نہ سمجھے اور اُنہوں نے ظاہر حکم پر عمل کیا کہ جب تک اسلام نہ لائیں اُن سے لڑو ۱۲ منہ لہ اپنا دین چھوڑ کر ۱۲ منہ سے ان لوگوں نے اچھا کیا جو آگ میں نہ گھسے ۱۲ منہ لہ لیکن شریعت کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیئے بادشاہ ہو یا امام مولوی ہو یا سردار پیر ہو یا مرشد کیونکہ بڑا بادشاہ پروردگار ہے اور بڑے پیر پیغمبر صاحب ہیں ہم اپنے بادشاہ اور بڑے پیر کے خلاف کسی کا قول نہیں مانیں گے تمام جہان کے پیر اور ولی اور مرشد ان کے غلام اور کفش بردار ہیں ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ وَبَعَثَ
کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰی مِخْلَافٍ قَالَ وَالْیَمَنُ مِخْلَافَانِ ثُمَّ قَالَ یَسِّرَا وَلَا
تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا فَانْطَلَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰی
عَمَلِهٖ وَکَانَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِذَا سَارَ فِیْ اَرْضِهٖ کَانَ
قَرِیْبًا مِّنْ صَاحِبِهٖ اَحْدَثَ بِهٖ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَسَارَ
مُعَاذٌ فِیْ اَرْضِهٖ قَرِیْبًا مِّنْ صَاحِبِهٖ اَبِیْ مُوْسٰی فَجَآءَ یَسِیْرُ
عَلٰی بَغْلَتِهٖ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیْهِ وَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَّقَدِ
اجْتَمَعَ اِلَیْهِ النَّاسُ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ قَدْ جُمِعَتْ
یَدَاهُ اِلٰی عُنُقِهٖ فَقَالَ لَهٗ مُعَاذٌ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ
اَیُّمَ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ قَالَ
لَا اَنْزِلُ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ اِنَّمَا جِیْٓءَ بِهٖ لِذٰلِکَ فَانْزِلْ
قَالَ مَا اَنْزِلُ حَتّٰی یُقْتَلَ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ نَزَلَ

(پارہ ۱۷۔ کِتَابُ الْمَغَازِیْ۔ بَابُ بَعْثِ اَبِیْ مُوْسٰی وَمُعَاذٍ اِلَی الْیَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ بِاِیْلِیَآءَ بِقَدَحَیْنِ مِنْ خَمْرٍ
وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَیْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِیْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

۶۵ ابوبردہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ رضؓ اور معاذ بن جبل رضؓ کو یمن
کی طرف بھیجا ہر ایک کو ایک حصّے پر یمن کے دو حصے ہیںؔ
پھر آپ نے اُن دونوں سے فرمایا دیکھو لوگوں پر آسانی
کرنا ان کو مشکل میں نہ پھنسانا اُن کو خوش رکھنا (دین سے) نفرت
نہ دلانا خیر اُن میں سے ہر ایک شخص اپنے اپنے کام پر روانہ
ہوا اور ان میں سے جو کوئی اپنے علاقہ کا دورہ کرتے کرتے
اپنے ساتھی کے قریب آجاتا تو اُس سے تازی ملاقات
کرلیتا اُس کو سلام کرتا ؎ ایک بار ایسا ہوا معاذ اپنے علاقہ
کا دورہ کرتے کرتے ابوموسیٰ کے قریب پہنچ گئے ایک خچر
پر سوار ابوموسیٰ کے پاس آئے وہ بیٹھے ہوئے تھے لوگ
اُن کے پاس جمع تھے وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے دونوں
ہاتھ گردن سے بندھے ہیں (مشکیں کسی ہیں) معاذ رضؓ نے
کہا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) یہ کون شخص ہے
(اسکی مشکیں کیوں کسی ہیں) ابوموسیٰ نے کہا یہ شخص مسلمان
ہونے کے بعد پھر کافر ہوگیا (اسلام سے پھر گیا ہے)
معاذ نے کہا میں ؎ خچر پر سے نہیں اُتروںگا جب تک
وہ قتل نہیں کیا جائے گا ابوموسیٰ نے کہا اُترو
تو اُس کو تو قتل کرنے ہی کے لئے لائے
ہیں اُنہوں نے کہا میں نہیں اُترنے
کا جب تک وہ قتل نہ کیا جائے آخر ابوموسیٰ رضؓ
نے حکم دیا
وہ قتل کیا
گیا اُس وقت
معاذ رضؓ خچر پر
سے اُترے ؎

(پارہ ۱۷۔ کتاب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بیان میں۔ باب ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضؓ کو حج وداع سے پہلے یمن کی طرف بھیجنے کا بیان)

۶۶ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا جس رات میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف لے گئے
(یعنی شب معراج میں) آپ کے سامنے
دو پیالے لائے گئے ایک شراب
کا ایک دودھ کا آپ نے
دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا

؎ ایک بلند حصہ معاذ کو وہاں کا حاکم کیا ایک نشیبی حصہ ابوموسیٰ کو وہاں کا حاکم کیا ۱۲ منہ ؎ یعنی دونوں حاکم اپنے اپنے ملک کا دورہ کرتے سرحد پر قریب آجاتے تو مل لیتے اگر کوئی بات پوچھنے کے قابل ہوتی تو صلاح اور مشورہ کر لیتے ۱۲ منہ ؎ تو اُس کو قتل کرو ۱۲ منہ ؎ اللہ اللہ معاذ بن جبل کا تقویٰ شریعت کی پیروی صحابہ پر ختم ہوگئی حدیث میں آیا ہے جو کوئی اسلام سے پھر جائے اُس کو قتل کرو معاذ رضؓ نے جب تک شریعت کا حکم جاری نہ ہوا اُس وقت تک ابوموسیٰ کے پاس اُترنا اور ٹھیرنا بھی منظور نہ کیا ۱۲ منہ

الَّذِیْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ

(پارہ ۱۹۔ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ بَابُ قَوْلِهٖ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ)

پیالہ لے لیا اس وقت حضرت جبرئیلؑ نے کہا شکر خدا کا اُس نے آپ کو فطری پیدائشی رستہ (یعنی اسلام بتلایا) اگر آپ شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی[1]

(پارہ ۱۹۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب اللہ تعالیٰ کے قول ومنکم من یرد الی ارذل العمر کی تفسیر)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِّصْفِ النَّهَارِ اِلَى الْعَصْرِ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى الْمَغْرِبِ بِقِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذَاكَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ شِئْتُ

(پارہ ۲۱۔ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ بَابُ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ)

۴۷۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم مسلمانوں کا دنیا میں رہنا اگلی امتوں کے رہنے کی نسبت ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج ڈوبنے تک[2] اور تمہاری مثال اور یہود اور نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے چند آدمیوں کو مزدوری پر لگایا اور یہ کہا (صبح سے) دوپہر دن تک کون کام کرتا ہے اس کو ایک ایک قیراط ملے گا یہود نے دوپہر دن تک کام کیا اس کے بعد کہنے لگا اب دوپہر دن سے عصر کے وقت تک کون کام کرتا ہے (اس کو ایک ایک قیراط ملے گا) نصاریٰ نے عصر تک کام کیا اوس کے بعد کہنے لگا اب عصر سے مغرب تک کون کام کرتا ہے اس کو دو دو قیراط ملیں گے تو تم مسلمانوں نے عصر سے مغرب تک کام کیا اور دو دو قیراط کمائے یہود اور نصاریٰ (قیامت کے دن) کہیں گے کام تو ہم نے (یہود اور نصاریٰ دونوں نے مل کر) زیادہ کیا (صبح سے لے کر عصر تک)[3] اور مزدوری کم ملی[4] اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے) میں نے جو تمہاری مزدوری ٹھیرائی تھی اُس میں سے تو کچھ دبا نہیں رکھی (پوری دے دی) وہ کہیں گے بے شک جو مزدوری ٹھیری تھی وہ تو مل گئی اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر یہ تو میرا فضل ہے میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

(پارہ ۲۱۔ کتاب قرآن کی فضیلت کے بیان میں۔ باب قرآن کی فضیلت اور کلاموں پر)

عَنْ اَنَسٍ رضؓ اَنَّ غُلَامًا لِّلْيَهُوْدِ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۸ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے ایک یہودی کا لڑکا (عبدوس نامی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پوچھنے

---

[1] دودھ فطری غذا ہے اُسی طرح اسلام کا دین بھی آدمی کا پیدائشی دین ہے شراب آدمیوں کی بنائی ہوئی ہوتی ہے وہ فطری غذا نہیں ہے تمام خرابیوں کی جڑ ہے ۱۲ منہ

[2] مطلب یہ ہے کہ ان امتوں کی عمریں بہت تھیں اور تمہاری عمریں چھوٹی ہیں اگلی امتوں کی عمر گویا طلوع آفتاب سے عصر تک ٹھیری اور تمہاری عصر سے لے کر مغرب تک جو اگلے وقت کی ایک چوتھائی ہے ۱۲ منہ

[3] کام زیادہ کرنے سے یہود اور نصاریٰ کا مجموعی وقت مراد ہے یعنی صبح سے لے کر عصر تک یہ اس وقت سے کہیں زاید ہے جو عصر سے لے کر مغرب تک ہوتا ہے اب حنفیہ کا استدلال اس حدیث سے کہ عصر کی نماز کا وقت دو مثل تک رہتا ہے پورا ہو گا ۱۲ منہ

[4] دونوں کی مزدوری ملا کر دو قیراط ہوئی ہر ایک کو ایک ایک قیراط اور یہاں ہر مسلمان کو دو دو قیراط ملے ۱۲ منہ

يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اَسْلِمْ فَاَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا حُضِرَ اَبُوْ طَالِبٍ جَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (پارہ ۲۲۔ کِتَابُ الْمَرْضٰی۔ بَابُ عِيَادَةِ الْمُشْرِكِ)

کو تشریف لائے اور فرمایا اسلام لا۔ وہ مسلمان ہو گیا وہ مسلمان ہو گیا
اور سعید بن مسیب نے اپنے باپ (مسیب بن حزن) سے نقل
کیا جب ابو طالب مرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو
دیکھنے کو تشریف لائے[2]
(پارہ ۲۲۔ کتاب بیماروں کی۔ باب مشرک کی بیمار پرسی کرنا)

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ (پارہ ۲۴۔ کِتَابُ الْاَدَبِ۔ بَابُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ)

ابو شریح عدوی سے روایت ہے انہوں نے کہا جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تو میرے
کانوں نے سنا آنکھوں نے دیکھا آپ فرماتے تھے
جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اپنے پڑوسی
کی خاطر کرے اور جس کو اللہ اور قیامت پر
ایمان ہو وہ دستور کے مطابق مہمان کی خاطر کرے
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دستور کیا ہے
آپ نے فرمایا ایک دن رات تک (وہ وقت
کا کھانا کھلائے) اور تین دن تک بھی (افضل طور پر)
مہمانی ہو سکتی ہے پھر اس کے بعد مہمان نہیں
خیرات دینا ہے اور جس کو اللہ اور قیامت
پر ایمان ہو وہ اچھی بات منہ
سے نکالے
یا خاموش رہے
(پارہ ۲۴۔ کتاب اخلاق کے بیان میں۔ باب۔ جو شخص اللہ
اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمسایہ کو نہ ستائے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ

عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے ایک شخص نے[3]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا اسلام میں کونسا کام
بہتر ہے آپ نے فرمایا (محتاج کو)

[1] دوسری روایت میں یوں ہے اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں وہ مان لے آخر وہ مسلمان ہو گیا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے امام بخاریؒ نے اس باب میں ان حدیثوں کو لا کر یہ ثابت کیا کہ اپنے نوکروں اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار ہوں عیادت کرنا سنت ہے چہ جائیکہ غریب مسلمان کی افسوس ہمارے زمانے میں معلوم نہیں مسلمانوں میں کیا فرعونیت پیدا ہو گئی ہے کہ غریب لوگوں کی عیادت کو نہیں جاتے نہ ان کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں عیادت بھی کرتے ہیں تو اپنے برابر والے دنیا داروں کی جن سے یہ ڈرتے ہیں کہ اگر ان کی عیادت نہ کریں گے تو وہ ہم کو ضرر پہنچائیں گے حاصل کلام یہ کہ اللہ کے لئے کوئی کام نہیں کرتے محض دنیا کی مصلحت پر چلتے ہیں ایسے مسلمانوں کا فرمائیے اسلام میں کیا حصہ ہے یہ صرف نام کے مسلمان ہیں اور حقیقی اسلام کی ان میں بو تک نہیں ہے اس پر یہ شکایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سے نظر عنایت اٹھائی ہے اور ساری حکومت غیروں کو دے رکھی ہے کہئے آپ مسلمان کہاں سے ہوئے کیا باپ دادا کے مسلمان ہونے سے کوئی مسلمان ہو جاتا ہے اسلام کے معنی تو گردن رکھ دینے کے ہیں جیسے فرمایا بلیٰ من اسلم وجهه لله یعنی شریعت کے تمام احکام بدل و جان ان لینا اور ان پر چلنا باپ دادا خاندان کی ہر ایک رسم جو شریعت کے خلاف ہو اس پر خاک ڈالنا جب اسلام پورا ہوتا ہے ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث تفسیر سورۂ قصص میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[3] اس کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ابو ذر غفاری رضؓ ۱۲ منہ

السَّلَامُ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰی مَنْ لَمْ تَعْرِفْ

(پارہ ۲۵۔ کِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ۔ بَابُ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَیْرِ الْمَعْرِفَةِ)

کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا اس سے پہچانت ہو یا نہ ہو۔

(پارہ ۲۵۔ کتاب اجازت لینے کے بیان میں۔ باب پہچانت ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام کرنا)

اَلْوَحْیُ وَاِثْبَاتُ النُّبُوَّةِ ۱۶

باب ۱۶ وحی اور پیغمبری کا ثبوت

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ (پارہ ۱ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۴)

ہم نے تجھ کو (مسلمانوں کو) خوشخبری دینے والا اور کافروں کو ڈرانے والا کر کے بھیجا اور دوزخیوں کی پوچھ تجھ سے نہیں ہوگی [1]

(پارہ ۱ سورۂ بقرہ رکوع ۱۴)

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَكِّیْكُمْ وَیُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (پارہ ۲ سورۃ البقرۃ رکوع ۱۸)

جیسے ہم نے ایک رسول بھیجا تمہاری طرف تمہاری قوم میں سے جو ہماری آیتیں پڑھ کر تم کو سناتا ہے اور تم کو [2] پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث سکھاتا ہے اور وہ باتیں بتلاتا ہے جو تم (اپنی عقل سے) معلوم نہ کر سکتے تھے [3]

(پارہ ۲ سورۂ بقرہ رکوع ۱۸)

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِیْهِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

(پارہ ۲ سورۃ البقرۃ رکوع ۲۶)

(پہلے) لوگ ایک ہی طریق (دین) پر تھے (پھر لگے اختلاف کرنے) تو اللہ نے پیغمبروں کو بھیجا (مومنوں کو) خوشی سناتے ہوئے اور (کافروں بدکاروں کو) ڈراتے ہوئے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری اس لئے کہ جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ کر دے [4] اور صاف صاف حکم پہنچنے کے بعد آپس کی ضد سے انہی لوگوں نے اختلاف کیا جن کو یہ کتاب [5] دی گئی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم سے ایمان والوں کو ان باتوں میں جن میں وہ اختلاف کر رہے تھے سچی بات بتلا دی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس کو چاہتا ہے سچی راہ بتلاتا ہے

(پارہ ۲ سورۂ بقرہ رکوع ۲۶)

[1] یعنی تجھ پر کوئی الزام نہ ہوگا کہ مسلمان کیوں نہیں کیا تیرا کام راہ بتا دینا اور اللہ کا پیام پہنچا دینا ہے اب سچی راہ پر لانا یہ اللہ کا کام ہے اور اللہ کو جنت اور دوزخ دونوں بھرنا منظور ہیں بعضوں نے یوں پڑھا ہے ولا تسال عن اصحاب الجحیم یعنی دوزخیوں کا حال مت دریافت کر عبدالرزاق نے کعب قرظی سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ میرے ماں باپ کا کیا حال ہوا اس وقت یہ آیت اتری سیوطیؒ نے کہا یہ مرسل ہے اور اسناد اس کا ضعیف ہے ۱۲ [2] جیسے قبر کے عذاب اور ثواب اور حشر اور نشر کی باتیں عقل ان میں کچھ کام نہیں دیتی [3] لیکن لوگوں نے اب بھی اختلاف نہ چھوڑا اور لگے اس کتاب میں اختلاف کرنے ۱۲ [4] اختلاف مٹانے اور دور کرنے کے لئے ۱۲ [5] پہلے لوگ ایک طریق پر تھے یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد اور بعضوں نے کہا نوح علیہ السلام کی اولاد بعضوں نے کہا عرب لوگ سب موحد تھے آخر عمرو بن لحی ایک شخص پیدا ہوا جس نے بت پرستی سکھلائی اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا کہتے ہیں کہ دنیا میں سب ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ان میں تین سو تیرہ صاحب کتاب اور شریعت تھے اور قرآن میں اٹھائیس پیغمبروں کے نام مذکور ہیں ۱۲ [6] شرک اور کفر کی نجاست سے یا برے اخلاق اور عادات سے ۱۲

تِلْكَ آيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَأَيَّدْنٰهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝ (پارہ۲و۳ سورۃ البقرۃ رکوع ۳۳)

یہ اللہ تعالیٰ کی سچی آیتیں ہیں (یعنی سب صحیح [illegible]) جو ہم تجھ کو سناتے ہیں اور تو بے شک پیغمبروں میں سے ہے (کہ ان پڑھ ہو کر اگلے پچھلے واقعے بیان کرتا ہے) یہ پیغمبر (یا سب پیغمبر) اُن میں ہم نے ایک دوسرے پر بڑائی دی ۱؎ اُن میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ۲؎ اور بعضوں کے درجے بلند کئے ۳؎ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی کھلی نشانیاں دیں ۴؎ اور روح القدس (جبرئیل) سے اُس کی مدد کی ۵؎ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو بعد والے لوگ کھلی نشانیاں آجانے پر اختلاف نہ کرتے لیکن (اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا) اُنہوں نے اختلاف کیا کوئی مومن ہوا کوئی کافر اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو پھوٹ نہ پڑتی لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ۶؎

(پارہ ۲ و ۳ سورۂ بقرہ رکوع ۳۳)

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِينَ ۝ (پارہ ۴ سورۃ آل عمران رکوع ۱۵)

اور محمد تو صرف رسول ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا بندہ) اُس سے پہلے اور کتنی رسول ہو گذرے ہیں کیا اگر وہ مرجائے یا مارا جائے تو تم اُلٹے پاؤں (اسلام سے کفر کی طرف) پھر جاؤ گے اور جو کوئی اُلٹے پیروں (کفر کی طرف) پھر جائے تو خدا کا کچھ نہیں بگاڑیگا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد بدلہ دے گا ۷؎

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۵)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيٰتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا فضل کیا اُن میں ایک پیغمبر بھیجا انہی میں کا (یعنی آدمی نہ فرشتہ یا جن) جو اُس کی آیتیں پڑھ کر اُن کو سناتا ہے اور (شرک کی گندگی سے) ان کو پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث

۱؎ اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بعض پیغمبر دوسروں سے افضل ہیں اور حدیث میں ہے کہ مجھ کو پیغمبروں پر فضیلت مت دو ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو مطلب یہ ہے کہ اس طرح پر فضیلت دینا منع ہے کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر ہو ۱۲ ۲؎ حضرت موسیٰؑ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شب معراج میں اور حضرت آدمؑ سے بھی جیسے ایک حدیث میں ہے ۱۲ ۳؎ مراد ہمارے پیغمبر ہیں اور بعضوں نے کہا ادریس علیہ السلام بعضوں نے کہا ابراہیمؑ بعضوں نے کہا اولوالعزم پیغمبروں کا درجہ اور پیغمبروں سے زیادہ ہے ۴؎ مردے کو جلا دینا کوڑھی کو اچھا کر دینا اندھے مادرزاد کی آنکھیں روشن کر دینا ۱۲ ۵؎ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے تھے ۱۲ ۶؎ اس کی کچھ حکمت اسی میں ہے کہ دنیا میں ہمیشہ اختلاف قائم رہے اور ایمان اور کفر کی لڑائی باقی رہے بہشت اور دوزخ دونوں آباد ہوں ۱۲ ۷؎ جو اسلام کی نعمت کا احسان مانتے ہیں اور خدا کی راہ میں ثابت قدمی کے ساتھ کافروں سے لڑتے ہیں حضرت علی رضہ نے کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شکر کرنے والوں کے سردار تھے اور سب سے زیادہ محبوب تھے اللہ تعالیٰ کے آنحضرت صلعم کی زندگی میں کہا کرتے تھے قسم خدا کی ہم کبھی اُلٹے پاؤں نہ پھریں گے بعد اُس کے کہ اللہ نے ہم کو ہدایت کی قسم خدا کی اگر محمدؐ مرجائیں یا مارے جائیں تو میں لڑوں گا اُن کی باتوں پر جن کے لئے آپ لڑتے تھے یہاں تک کہ میں بھی مرجاؤں یہ آیت اُس وقت اُتری جب شیطان نے جنگ احد میں پکار دیا کہ محمدؐ مارے گئے بعضے مسلمانوں نے ہمت ہار دی کوئی کہنے لگا اب لڑائی سے کیا فائدہ یہ یعنی کافر تمہارے بھائی ہیں اب جا ملو کوئی کہنے لگا اگر محمدؐ سچے رسول ہوتے تو مارے کیوں جاتے اللہ تعالیٰ نے انکار کیا اور فرمایا کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں موت اُن کو بھی آئیگی ان کے مرنے یا مارے جانے سے اسلام کا دین مٹ نہیں سکتا وہ قیامت تک قائم رہیگا ۱۲

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ

كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ

مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ

اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ

الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ

كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ

مَا يُرِيْدُ ۟ (پارہ ۲و۳ سورۃ البقرۃ رکوع ۳۳)

یہ اللہ تعالیٰ کی سچی آیتیں ہیں (یعنی سب صحیح ...) ... تجھ کو سنا ...
ہیں اور تو بے شک پیغمبروں میں سے ہے (کہ ان
پڑھ ہو کر ایسے سچے واقعے بیان کرتا ہے) یہ پیغمبر (یا
سب پیغمبر) اُن میں ہم نے ایک دوسرے پر بڑائی
دی [1] اُن میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ نے کلام
کیا [2] اور بعضوں کے درجے بلند کئے [3] اور ہم
نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی کھلی نشانیاں دیں [4]
اور روح القدس (جبریل) سے اُس کی مدد کی [5]
اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو بعد والے لوگ کھلی نشانیاں
آجانے پر اختلاف نہ کرتے لیکن (اللہ تعالیٰ
نے نہ چاہا) اُنہوں نے اختلاف کیا کوئی مومن
ہوا کوئی کافر اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو
یہ پھوٹ نہ پڑتی لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا
ہے وہ کرتا ہے [6]

(پارہ ۲و۳ سورۃ البقرہ رکوع ۳۳)

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ

اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ

يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى

اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ (پارہ ۴ سورۃ آل عمران رکوع ۱۵)

اور محمدؐ تو صرف رسول ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا بندہ) اُس سے پہلے
اور کئی رسول ہو گذرے ہیں کیا اگر وہ مرجائے یا مارا جائے
تو تم اُلٹے پاؤں (اسلام سے کفر کی طرف) پھر جاؤ گے اور جو
کوئی اُلٹے پیروں (کفر کی طرف) پھر جائے تو خدا کا کچھ نہیں بگاڑیگا
اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد بدلہ دے گا [1]

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱۵)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ

[6] اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بڑا فضل کیا اُن میں ایک پیغمبر بھیجا انہی میں
کا (یعنی آدمی نہ فرشتہ یا جن) جو اُس کی آیتیں پڑھ کر اُن
کو سناتا ہے اور (شرک کی گندگی سے) ان کو
پاک کرتا ہے اور قرآن اور حدیث

[1] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بعض پیغمبر دوسروں سے افضل ہیں اور حدیث میں ہے کہ مجھ کو پیغمبروں پر فضیلت مت دو ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو مطلب یہ ہے کہ اس طرح پر فضیلت دینا منع ہے کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر ہو ۱۲ [2] حضرت موسیٰؑ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی شب معراج میں اور حضرت آدمؑ سے بھی جیسے ایک حدیث میں ہے ۱۲ [3] مراد ہمارے پیغمبر ہیں اور بعضوں نے کہا ادریس علیہ السلام بعضوں نے کہا ابراہیمؑ بعضوں نے کہا اولوالعزم پیغمبروں کا درجہ اور پیغمبروں سے زیادہ ہے [4] کہ مردے کو جلا دینا کوڑھی کو اچھا کر دینا اندھے مادرزاد کی آنکھیں روشن کر دینا ۱۲ [5] وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتے تھے ۱۲ [6] اس کی کچھ حکمت اسی میں ہے کہ دنیا میں ہمیشہ اختلاف قائم رہے اور ایمان اور کفر کی لڑائی باقی رہے بہشت اور دوزخ دونوں آباد ہوں ۱۲ [1] جو اسلام کی نعمت کا احسان مانتے ہیں اور خدا کی راہ میں ثابت قدمی کے ساتھ کافروں سے لڑتے ہیں حضرت علی رضہ نے کہا ابوبکر صدیق رضہ شکر کرنے والوں کے سردار تھے اور سب سے زیادہ محبوب تھے اللہ تعہ کے آنحضرت صلعم کی زندگی میں کہا کرتے تھے قسم خدا کی ہم کبھی اُلٹے پاؤں نہ پھریں گے بعد اُس کے کہ اللہ نے ہم کو ہدایت کی قسم خدا کی اگر محمدؐ مرجائیں یا مارے جائیں تو میں تو لڑوں گا اُن کی باتوں پر جن کے لئے آپ لڑتے تھے یہاں تک کہ میں بھی مرجاؤں یہ آیت اُس وقت اُتری جب شیطان نے جنگ احد میں پکار دیا کہ محمدؐ مارے گئے بعضے مسلمانوں نے ہمت ہار دی کوئی کہنے لگا اب لڑائی سے کیا فائدہ ہے یعنی کافر تمہارے بھائی ہیں اب مل جاؤ کوئی کہنے لگا اگر محمدؐ سچے رسول ہوتے تو مارے کیوں جاتے اللہ تعہ نے انکار کیا اور فرمایا کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں موت اُن کو بھی آئیگی ان کے مرنے یا مارے جانے سے اسلام کا دین مٹ نہیں سکتا وہ قیامت تک قائم رہیگا ۱۲

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

(پارہ ۶ سورۃ النساء رکوع ۲۳)

لیکن اللہ تعالیٰ[۱] جو اُس نے تجھ پر اُتارا اس کی گواہی دیتا ہے اس میں اُس کا علم ہے[۲] اور فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ گواہی دیتے ہیں اور اللہ کی گواہی بس کرتی ہے۔

(پارہ ۶ سورہ نساء رکوع ۲۳)

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

(پارہ ۶ سورۃ النساء رکوع ۲۳)

[۱۱] لوگو پیغمبر (یعنی محمدؐ) تمہارے پاس مالک کی طرف سے سچی بات لے کر[۳] آیا ہے اُس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا[۴] اور اگر تم نہ مانو تو اللہ تعالیٰ کو کیا پرواہ ہے، اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے حکمت والا

(پارہ ۶ سورہ نساء رکوع ۲۳)

یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(پارہ ۶ سورۃ المائدۃ رکوع ۱۰)

[۱۲] اے پیغمبر تیرے پروردگار کی طرف سے جو تجھ پر اُترا وہ لوگوں کو بے کھٹکے پہنچا دے،[۵] سنا دے اور اگر تو ایسا نہ کرے تو، گویا، تو نے اللہ تعالیٰ کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا[۶] اور اللہ تعالیٰ تجھ کو لوگوں سے[۷] بچائیگا[۸] کیونکہ اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ پر نہیں لگاتا[۹]

(پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۱۰)

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ (پارہ ۷ سورۃ المائدۃ رکوع ۱۳)

[۱۳] پیغمبر کے ذمے کچھ نہیں مگر (خدا کا حکم) پہنچا دینا[۱۰] اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کھولتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو[۱۱]

(پارہ ۷ سورہ مائدہ رکوع ۱۳)

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ ۭ

(پارہ ۷ سورۃ الانعام رکوع ۲)

[۱۴] اور یہ قرآن (اللہ کی طرف سے) مجھ پر اُتارا گیا ہے اس لئے کہ میں تم کو اور جن لوگوں کو یہ قرآن پہنچے (قیامت تک) ڈراؤں[۱۲]

(پارہ ۷ سورہ انعام رکوع ۲)

[۱] یعنی خدا کا علم قرآن میں بھرا ہوا ہے اس کی ذات وصفات اس کی قدرت کی نشانیاں قیامت اور حشر و نشر کے حالات غیب کی باتیں پیشین گوئیاں امر و نہی کے احکام اگلے تاریخی حالات وغیرہ ۱۲ [۲] یعنی قرآن یا دین اسلام ۱۲ [۳] یا وہ کام کرو جو تمہارے لئے بہتر ہے ۱۲ [۴] کچھ پہنچائے کچھ نہ پہنچائے اور ڈرے ۱۲ [۵] کیونکہ پیغام میں سے جب کچھ چھپایا تو گویا پیام ہی نہیں پہنچایا جیسے کسی نے نماز کا ایک رکن چھوڑ دیا تو گویا نماز ہی نہیں پڑھی اس آیت سے ان بے ایمانوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آنحضرت نے بہت سی آیتیں قرآن مجید کی عام لوگوں کو نہیں سنائیں اور اُن سے پوشیدہ رکھا صحیح حدیث میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جو شخص یہ سمجھے کہ حضرت محمدؐ نے وحی میں سے کچھ چھپایا وہ جھوٹا ہے ۱۲ [۶] جو تیری جان لینا چاہیں ۱۲ [۷] اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو خاص اپنی نگہبانی میں لے لیا جب یہ آیت اتری تو آنحضرت نے رات کا چوکی پہرہ موقوف کر دیا آپ بے کھٹکے کافروں کے دین کی برائی کرنے لگے اور اُن کے جھوٹے معبودوں کی ۱۲ [۸] اور تجھ پر قابو نہیں پاسکتے فراغت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حکم سب کو سنا دے باقی راہ پر لانا یا نہ لانا اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے ۱۲ [۹] لوگوں کو سنا دینا جب پیغمبر نے سنا دیا تو وہ بری ہوگئے اور تم کو کوئی عذر باقی نہ رہا ۱۲ [۱۰] تو اس کے سامنے نفاق نہیں چلنے کا ۱۲ [۱۱] اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اُس کی نافرمانی سے جب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ نے آنحضرتؐ کی پیغمبری سے انکار کیا تو قریش کے کافر کہنے لگے اب تمہارا گواہ کون ہے اس وقت یہ آیت اُتری حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت اُتری تو آپ نے روم اور ایران اور حبش کے بادشاہوں کو خط بھیجے اور ان کو اسلام کی دعوت دی دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو یہ قرآن پہنچا گویا اُس نے محمدؐ کو دیکھا ۱۲ [۱۲] یعنی قرآن کی کہ وہ حق ہے اور اللہ کا کلام ہے ۱۲

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(پارہ ۷، سورۃ الانعام رکوع ۵)

اور[۱۳] (اے پیغمبر) ہم تجھ سے پہلے کتنی امتوں پاس پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر (جب انہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تو) ہم نے اُن کو سختی اور تکلیف میں اس لئے گرفتار کیا[۱] کہ وہ عاجزی کریں پھر جب ہمارا عذاب آیا تو عاجزی کیوں نہ کی[۲] مگر اُن کے دل سخت ہو گئے تھے[۳] اور شیطان نے اُن کے (بُرے) کاموں کو اُن کے نزدیک اچھا کر دکھایا تھا[۴] پھر جب وہ اس مصیبت کو بھول بیٹھے جو خبردار کرنے کے لئے ان پر آئی تھی[۵] ہم نے بھی اُن پر[۶] ہر چیز کے دروازے کھول دئے[۷] یہاں تک وہ اُن چیزوں (نعمتوں میں) جو اُن کو ملی تھیں مست ہو گئے[۸] اُس وقت ایکدم سے ہم نے اُن کو پکڑ لیا اور وہ نا امید ہو کر رہ گئے[۹] آخر اُن ظالموں کی جڑ کٹ گئی[۱۰] اور شکر ہے خدا کا جو سارے جہان کا مالک ہے۔

(پارہ ۷، سورۂ انعام رکوع ۵)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۝

(پارہ ۷، سورۃ الانعام رکوع ۵)

اور[۱۶] ہم پیغمبروں کو اسی لئے بھیجتے ہیں اور کچھ نہیں کہ (نیکوں کو) خوشخبری سنائیں اور (منکروں کو) ڈرائیں

(پارہ ۷، سورۂ انعام رکوع ۵)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (پارہ ۸، سورۃ الاعراف رکوع ۴)

آدمیو[۱۷] جب تمہارے پاس تم میں ہی سے (یعنی آدمی) پیغمبر آئیں اور میری آیتیں تم کو سنائیں تو جو لوگ (گناہ سے) بچیں گے اور نیک کام کریں گے اُن کو نہ ڈر ہو گا نہ غم

(پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۴)

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا

اور[۱۸] ہم نے جب کسی بستی میں کوئی پیغمبر بھیجا[۱۱] تو وہاں کے رہنے والوں پر ہم نے

---

[۱] اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں گڑگڑاویں روویں دعا کریں اپنی نافرمانی سے توبہ کریں سختی اور تکلیف سے قحط اور بادشاہ کا ظلم مراد ہے یا بھوک اور بیماری یا مفلسی اور بیماری ۱۲ [۲] اگر عاجزی کرتے اور روتے تو ہم عذاب دفع کر دیتے ۱۲ [۳] خدا تعالیٰ کی طرف تو اُن کو مطلق توجہ نہ تھی ۱۲ [۴] وہ اپنے بُرے کاموں پر قائم رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بالکل تباہ اور برباد کر دیا ہمارے زمانہ میں بھی نیچریت اور بے دینی ایسی پھیل گئی ہے کہ لوگوں نے خدا کے حضور میں گڑگڑانا اور عاجزی کرنا اپنے گناہوں سے توبہ کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے ایک مدت سے ہمارے ملک میں اللہ تعالیٰ کے دو عذاب آئے ہوئے ہیں طاعون اور قحط مگر جو واقعی علاج ہے وہ تو نہیں کرتے اپنی عقل پر نازاں ہیں اور اپنی تدبیروں پر مغرور ہیں جس سے کچھ نہیں ہوتا رات دن یہ آفتیں بڑھتی جاتی ہیں یہ بھی قیامت کی ایک نشانی ہے کہ لوگ خدا سے غافل ہو جائیں گے اور خال خال جو بندے اللہ کو یاد کرنے والے ہیں رہ جائیں گے اُن پر ہنسیں گے اور ان سے دشمنی کریں گے یا اللہ تو اپنے خالص بندوں پر رحم فرما اور ہر ایک آفت سے محفوظ رکھ ۱۲ [۵] یعنی اللہ تعالیٰ نے جو آفت اور بلا اُن پر اس لئے بھیجی تھی کہ اُن کو نصیحت ہو اور وہ اپنے گناہوں سے توبہ کریں اُنہوں نے اس کا خیال ہی نہیں کیا اور بدستور اپنی ہٹ پر قائم رہے ۱۲ [۶] اُن کو مغالطہ دینے اور عذاب کا سزاوار کرنے کے لئے ۱۲ [۷] یعنی ہر طرح کی نعمتیں اُن کو دیں ۱۲ [۸] بالکل مغرور بن گئے خدائے تعالیٰ کو بھول گئے عیش میں پھول گئے ۱۲ [۹] یعنی دفعۃً ایسا سخت عذاب آیا کہ بچنے کی امید نہ رہی اور اُسی یاس اور نا اُمیدی کی حالت میں تباہ اور برباد ہو گئے ۱۲ [۱۰] یا اُن کا آخری شخص بھی تباہ ہو گیا یعنی کوئی نہ بچا ۱۲ [۱۱] پھر اُس بستی والوں نے اُس کا کہنا نہ مانا ۱۲

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ

محتاجی (مثلاً قحط وغیرہ) اور بیماری (طاعون وغیرہ) بھیجی اس لئے کہ وہ گڑگڑائیں [1] پھر ہم نے مصیبت کی جگہ (اُن کو) آرام [2] دیا یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے [3] اور کہنے لگے ہمارے باپ دادا پر بھی رنج اور خوشی (دونوں) آ چکی ہیں [4] آخر ایسے ہی ایکا ایکی ہم نے اُن کو دھر پکڑا اور اُن کو خبر نہ تھی اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے [5] اور شرک سے بچے رہتے تو ہم اُن پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے [6] تو جھٹلایا تو ہم نے (بھی) ان کے کاموں کی سزا میں اُن کو دھر پکڑا کیا بستیوں والے اُس سے نہیں ڈرتے کہ ہمارا عذاب راتوں رات ان پر آ پڑے اور وہ سو رہے ہوں یا بستیوں والے اُس سے نہیں ڈرتے کہ دن دہاڑے ان پر عذاب ہمارا آن پڑے اور وہ کھیل رہے ہوں [7] کیا اللہ تعالیٰ کے داؤں سے نہیں ڈرتے [8] اللہ تعالیٰ کے داؤں سے وہی لوگ نہیں ڈرتے جو تباہ ہونے والے ہیں [9] کیا جو لوگ ایک ملک والوں کے تباہ ہونے پیچھے ان کی جگہ لیتے ہیں اُن کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ اگر ہم چاہیں تو اُن کو بھی ان کے گناہوں کے بدل مصیبت میں ڈالدیں [10] اور ہم اُن کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں [11] وہ نہیں سنتے [12] (اے پیغمبر) یہ وہ بستیاں ہیں [13] جن کے کچھ حال ہم تجھ کو سناتے ہیں [14] اور بیشک اُن کے پیغمبر اُن کے پاس نشانیاں لے کر آ چکے وہ ان [15] باتوں پر ایمان لانے کے لائق نہ ہوئے جن کو [16] پہلے جھٹلا چکے تھے [17] اللہ تعالیٰ ایسے ہی کافروں کے دل پر مہر لگا دیتا ہے [18] اور ہم نے اُن لوگوں میں [19] اکثر (لوگوں کو) اپنے اقرار پر قائم نہ پایا اور ہم نے ان

---

[1] عاجزی کریں اور روویں اور کفر سے توبہ کریں ۱۲ [2] یعنی قحط کے بدل خوب ارزانی کی اور بیماری کے بدل تندرستی پھیلائی [3] ان کا شمار بھی زیادہ ہو گیا اور مال و دولت بھی خوب کمائی ۱۲ [4] ہم پر جو سختی اور مصیبت آئی تو یہ ہمارے کاموں کی وجہ سے نہیں آئی تھی ۱۲ [5] سختی ہوئی ہے تو آرام بھی ہوا ہے ۱۲ [6] یعنی زمانہ کا مقتضیٰ ہے کبھی موسم عمدہ آتا ہے اور ہوا اچھی ہوتی ہے تو ارزانی رہتی ہے اور صحت پھیلتی ہے اور کبھی موسم خراب آتا ہے ہوا بگڑ جاتی ہے تو قحط ہوتا ہے بیماری پھیلتی ہے ہمارے اچھے یا برے اعمال کو اس میں کوئی دخل نہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ہمارے باپ دادوں اور اگلے لوگوں پر بھی اسی طرح زمانہ گذرا ہے سختی اور راحت دونوں ہوتے ہیں مطلب یہ کہ شیطان نے ان کو ایسا غافل کر دیا کہ کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں ہوتے ۱۲ [7] اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتے ۱۲ [8] برے کاموں کفر اور شرک سے ۱۲ [9] ہمارے پیغمبروں کو ۱۲ [10] یعنی دنیا کے دھندوں میں لگے ہوں ۱۲ [11] اللہ کی تدبیر اور اس کے انتظام سے ۱۲ [12] سورہ بقرہ کے دوسرے رکوع میں گذر چکا ہے کہ عربی زبان میں ایک کام کا جو دوسرے کام کی سزا میں کیا جاتا ہے اُسی کا نام رکھ دیتے ہیں مثلاً برائی کا بدلہ برائی یہ کافر اللہ تعالیٰ سے داؤں اور مکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جو اُنکا بدلہ دیگا اس کو بھی داؤں کہا یا قرآن شریف میں یہ محاورہ کئی مقاموں میں ہے جیسے سورہ نساء کے اکیسویں رکوع میں اور اس آیت میں اور مکروا ومکر اللہ وغیرہ ۱۲ [13] اور تباہ کر دیں جیسے اگلوں کو تباہ کیا جن کی جگہ انہوں نے لی ۱۲ [14] نصیحت کی بات ۱۲ [15] آخر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ پہنچا اور وہ بھی تباہ ہوتے ہیں اب تیسرے لوگ انکی جگہ لیتے ہیں ۱۲ [16] یعنی نوح اور عاد اور ثمود اور لوط کی بستیاں ۱۲ [17] تاکہ قریش کے کافروں کو نصیحت ہو اور وہ عبرت لیں ۱۲ [18] نشانیاں دیکھنے پر بھی ۱۲ [19] نشانیاں دیکھنے سے ۱۲ [20] مطلب یہ ہے کہ حشر اور نشر اور دین کی سب باتوں کو جیسے یہ کافر پیغمبر کے آنے سے پہلے یا نشانیاں دیکھنے سے پہلے جھٹلاتے تھے اسی طرح پیغمبروں کے آنے یا نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی ان باتوں کو جھٹلاتے رہے اور ان میں اس بات کی صلاحیت ہی پیدا نہیں ہوئی کہ وہ ایمان لاتے کیونکہ کفر اور شرک ان کی سرشت اور خمیر میں پڑ گیا تھا اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی تھی ۱۲ [21] جیسے ان لوگوں کے دلوں پر مہر تھی ۱۲ [22] ان میں ایمان کا مادہ ہی نہیں رہا کہ نشانیاں دیکھیں ۱۲ [23] یعنی اگلی امتوں میں یا ہر زمانہ کے کافروں میں یا ہر زمانہ کے لوگوں میں ۱۲

مِّنْ عَهْدٍ وَإِنْ وَّجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝

(پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۱۲-۱۳)

ہیں اکثر لوگوں کو نافرمان تو
البتہ پایا

(پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۱۲-۱۳)

قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۰)

۱۹ (اے پیغمبرؐ) کہدے میں تو تم سب لوگوں کی طرف (عرب ہوں یا عجم) اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں جس کی آسمان اور زمین (سب جگہ) بادشاہت ہے اُس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے تو (لوگو) اللہ پر اور اُس کے اَن پڑھ پیغمبر پر جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے کلاموں پر یقین رکھتا ہے ایمان لاؤ [۱] اور اُس کی پیروی کرو تاکہ تم راہ پاؤ [۲]

(پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۰)

هُوَ الَّذِيْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ رکوع ۵)

۲۰ وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبرؐ کو ہدایت کی باتیں [۳] اور سچا دین (اسلام) دے کر بھیجا اس لئے کہ اس کو [۴] ہر دین پر غالب کرے گو مشرک بُرا مانیں [۵]

(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ رکوع ۵)

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۝

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ رکوع ۸)

۲۱ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے پیغمبرؐ کو ستاتے ہیں ان کو [۶] تکلیف کا عذاب ہوگا

(پارہ ۱۰ سورۂ توبہ رکوع ۸)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ التوبۃ رکوع ۱۶)

۲۲ (لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں کا [۷] ایک پیغمبر آچکا تمہاری تکلیف اُس کو ناگوار ہے [۸] تمہاری بھلائی کی اُس کو لو لگی ہے [۹] مسلمانوں پر بہت شفقت کرتا ہے مہربان [۱۰]

(پارہ ۱۱ سورۂ توبہ رکوع ۱۶)

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَآ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ

۲۳ کیا لوگوں کو (کافروں کو) اُس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے اُنہیں میں سے [۱۱] ایک مرد کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈرا [۱۲] اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا کہ اُن کو اُن کے مالک کے

---

[۱] یعنی اس کی کتابوں پر یا آیتوں پر یا یعنی ۲ پر یا قرآن مجید پر ۱۲ [۲] اس آیت سے صاف نکلا کہ حدیث شریف پر چلنا واجب ہے اور جو کوئی حدیث پر چلے وہ بموجب نص قرآنی ہدایت پر ہے ۱۲ [۳] معجزے اور شریعت کے احکام ۱۲ [۴] یعنی پیغمبر کو یا اسلام کے دین کو ۱۲ [۵] یہ خوشخبری پوری ہوئی مسلمانوں نے بت پرستوں کو عرب اور ہند میں مغلوب کیا اور یہود کو عرب میں اور نصاریٰ کو شام اور یورپ میں اور مجوس کو ایران میں ۱۲ [۶] آخرت میں یا دنیا اور آخرت دونوں میں ۱۲ [۷] یعنی عربی قریشی ۱۲ [۸] یعنی تم اللہ تعالیٰ کے عذاب میں پڑو یہ اس کو شاق گذرتا ہے ۱۲ [۹] رات دن اس کی یہی کوشش ہے یہی حرص ہے کہ جس طرح سے ہو سکے تم دوزخ سے بچ جاؤ اور دنیا اور آخرت کی بھلائی پاؤ سبحان اللہ ماں باپ سے زیادہ ہمارے پیغمبر ہم پر مہربان ہیں اور ان کا احسان ہم پر تمام جہان سے زیادہ ہے ۱۲ [۱۰] اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک ناموں میں سے دو نام یعنی رؤف اور رحیم آنحضرتؐ کو دے دیئے یہ شرف اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا ۱۲ [۱۱] یعنی آدمیوں میں سے ۱۲ [۱۲] قریش کے کافر کہنے لگے بھلا اللہ کو دیکھو اور محمدؐ کو دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول ایسے شخص کو بنا کر بھیجا جس کے پاس نہ مال ہے نہ دولت نہ حکومت نہ ریاست اُس وقت یہ آیت اُتری ۱۲

عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۱)

پاس سچائی کا مرتبہ ملے گا[1] کافروں نے کہا یہ (پیغمبر) کھلا جادوگر ہے[2]

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۱)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۵)

اور[22] ہر قوم کی طرف ایک پیغمبر بھیجا گیا پھر جب اُن کا پیغمبر آیا تو[3] انصاف کے ساتھ اُن کا فیصلہ ہو گیا[4] اور ان پر ظلم نہیں ہوتا[5]

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۵)

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا .... كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پارہ ۱۱ سورۃ یونس رکوع ۱۰)

پھر[25] ہم اپنے پیغمبروں اور ایمان والوں کو بچا دیتے ہیں ایسے ہی ہمارا ذمہ ہے ہم ایمان والوں کو بچا دیں گے[6]

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۱۰)

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ (پارہ ۶ سورۃ النساء رکوع ۲۳)

بیشک[26] ہم نے تیری طرف اُسی طرح وحی بھیجی[7] جیسے ہم نے نوح اور اُس کے بعد دوسرے پیغمبروں کی طرف بھیجی

(پارہ ۶ سورۂ نساء رکوع ۲۳)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ یوسف رکوع ۱۱)

یہ[27] غیب کی چند خبریں تھیں جو ہم نے تجھ کو بھیجیں[8] اور تو تو اس وقت اُن کے پاس نہ تھا[9] جب اُنہوں نے مل کر ایک بات ٹھیرائی تھی[10] اور وہ فریب کر رہے تھے[11] اور اکثر لوگ ایسے ہیں تو کتنی ہی حرص کرے[12] وہ ایمان نہ لائیں گے اور تو اُن سے قرآن سنانے پر[13] کچھ نیگ نہیں مانگتا[14] قرآن تو اور کچھ نہیں سارے جہان کے لئے نصیحت ہے

(پارہ ۱۳ سورۂ یوسف رکوع ۱۱)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ

اور[28] ہم نے تجھ سے پہلے جو پیغمبر بھیجے وہ مرد ہی تھے[15] بستیوں کے رہنے والے کیا یہ لوگ (کافر) ملک میں نہیں پھرے (اگر پھرتے) تو (آنکھ سے) دیکھ لیتے کہ اگلے لوگوں کا[16] انجام کیسا ہوا اور اس میں شک نہیں کہ پرہیزگاروں کیلئے[17] آخرت کا گھر بہتر ہے

[1] یا سچائی کا مکان یعنی جنت بعضوں نے کہا سچائی کے مرتبہ سے آنحضرت مراد ہیں جو اُن کی شفاعت کریں گے بعضوں نے کہا نیک عمل جو اُنہوں نے آگے بھیجا ۱۲ [2] یا یہ قرآن کھلا جادو ہے ۱۲ [3] اور اُنہوں نے اُس کو جھٹلایا ۱۲ [4] پیغمبر اور اُس کے ساتھی بچ گئے جھٹلانے والے تباہ ہوئے ۱۲ [5] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر قوم کا ایک پیغمبر ہے جب قیامت میں اُن کا پیغمبر (اپنی قوم سمیت) اللہ کے پاس حاضر ہوگا تو انصاف کے ساتھ اُن کا فیصلہ کیا جاوے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا ۱۲ [6] اور مشرکوں کو تباہ کریں گے ۱۲ [7] یعنی وحی کے ذریعہ سے اگر تو سچا پیغمبر نہ ہوتا تو یہ باتیں تجھ کو کیسے معلوم ہو سکتیں ۱۲ [8] یوسف کے بھائیوں کے پاس الخ ۱۲ [9] کہ یوسف کو کنوئیں میں ڈالدیں ۱۲ [10] کرتے پر بکری کا خون لگا کر لائے تھے ۱۲ [11] کہ وہ ایمان لے آئیں ہوا یہ کہ قریش کے کافروں نے آنحضرت صلعم کے امتحان کے لئے یوسفؑ کا قصہ پوچھا جب یہ قصہ آپ نے پورا پورا قرآن کے ذریعہ سے بیان فرمایا تو آپ کو امید ہوئی کہ اب قریش مسلمان ہو جاویں گے مگر اُس کے بعد بھی وہ مسلمان نہیں ہوئے اُس وقت یہ آیت آپ کی تسلی کے لئے اُتری ۱۲ [12] اللہ کا حکم پہنچانے پر ۱۲ [13] بلکہ خالص خدا کے لئے سناتا ہے ۱۲ [14] فرشتے یا جن نہ تھے نہ عورتیں ۱۲ [15] جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا ۱۲ [16] جو شرک سے بچتے ہیں ۱۲

لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ حَتّٰۤی اِذَا اسْتَایْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ یوسف رکوع ۱۲)

کیا تم کو عقل نہیں ہے [۱] یہاں تک کہ جب پیغمبر نا اُمید ہو گئے اور اُن کی قوم کے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ پیغمبر جھوٹے ہیں [۲] (ایک ہی) ایکا ہماری مدد اُن کے پاس آن پہنچی [۳] پھر جس کو ہم نے چاہا بچا دیا اور گناہگار لوگوں سے ہمارا عذاب ٹل نہیں سکتا

(پارہ ۱۳ سورۂ یوسف رکوع ۱۲)

اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۱)

۲۹ تو تو ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کو ایک ایک راہ بتانے والا ہے [۶]

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۱)

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَیْهِمُ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَهُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابِ ۝ (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۴)

۳۰ جیسے ہم نے اور پیغمبروں کو بھیجا (اُسی طرح تجھ کو بھی) ایک گروہ کی طرف بھیجا جس سے پہلے کئی گروہ گذر چکے ہیں اس لئے کہ تو اُن کو وہ (قرآن) پڑھ کر سناوے جو ہم نے تجھ کو بھیجا حالانکہ وہ رحمٰن (خدا) کو نہیں مانتے [۸] (اے پیغمبر) کہہ دے [۹] وہ میرا مالک ہے اُس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اُسی پر میرا بھروسہ ہے اور اُسی کی طرف مجھ کو لوٹ کر جانا ہے [۱۰]

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۴)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۶)

۳۱ اور بے شک ہم نے تجھ سے پہلے کئی پیغمبر بھیجے اور ہم نے ان کو بی بیاں اور اولاد دیں [۱۱] اور کسی پیغمبر سے یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی نشانی دکھلائے مگر خدا کے حکم سے ہر چیز کی میعاد لکھی ہے [۱۲]

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۶)

وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ

۳۲ اور جس عذاب کا وعدہ ہم ان کافروں سے کر رہے ہیں اس میں سے کچھ تجھ کو [۱۳] دکھلاویں یا تجھ کو اعذاب

---

[۱] اس آیت سے قریش کے کافروں کا رد منظور ہے وہ کہتے تھے اگر اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی طرف سے بھیجتا تو فرشتے یا جن کو بھیجتا ۱۲ [۲] اپنی قوم کو ایمان لانے سے یا عذاب اُترنے سے یا اللہ تعالیٰ کی مدد آنے سے ۱۲ [۳] جو اُن کو خدا کے عذاب سے ڈراتے ہیں کہاں کا عذاب ۱۲ [۴] یعنی پیغمبروں کے پاس یا قوم کے لوگوں کے پاس ہمارا عذاب آن پہنچا ۱۲ [۵] اے پیغمبر صرف خدا کے عذاب سے ۱۲ [۶] تم ہی کوئی انوکھے پیغمبر نہیں ہو کہ خواہ مخواہ نشانیاں بتلاؤ تو وہ تمہاری خواہش نہیں نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں ۱۲ [۷] پر اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کیا کہ پیغمبر کو اُن کی ہدایت کے لئے بھیجا کہتے ہیں یہ آیت اُس وقت اتری جب قریش کے کافروں کو حکم ہوا رحمٰن کو سجدہ کرو وہ کہنے لگے رحمٰن کون ہے ہم نہیں جانتے ۱۲ [۸] رحمٰن اُسی خدا کی ایک صفت ہے ۱۲ [۹] یا اُسی کی درگاہ میں میں توبہ کرتا ہوں ۱۲ [۱۰] بعض مشرک یا یہودیوں نے کہا کہ اگر محمدؐ سچے پیغمبر ہوتے تو اتنی بہت بی بیاں کاہے کو کرتے اُس وقت یہ آیت اُتری اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم سے پہلے ہم نے کئی پیغمبر ایسے بھیجے ہیں جن کی بہت بی بیاں تھیں چنانچہ حضرت سلیمانؑ کی تین سو بی بیاں اور سات سو لونڈیاں تھیں اور حضرت داؤدؑ کی سو بیبیاں تھیں اور حضرت محمدؐ نے تو صرف نو ہی بیاں کی تھیں اور یہ بھی شہوت رانی کی نیت سے نہیں بلکہ اس میں سینکڑوں دین و دنیا کے فائدے منظور تھے اگر شہوت رانی کی نیت ہوتی تو عین جوانی میں آنحضرتؐ سالہا سال تک ایک بوڑھی عورت حضرت خدیجہ رضؓ پر کیوں قناعت فرماتے اس زمانے میں بھی بعضے پادری آنحضرتؐ پر یہی اعتراض کرتے ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کی پیغمبری کو تم بھی مانتے ہو پھر انہوں نے اتنی بہت سی بیبیاں کیوں کی تھیں ۱۲ [۱۱] ہر کام کی مدت مقرر ہے ۱۲ [۱۲] تیری زندگی ہی میں ۱۲

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۶)

آنے سے پہلے) اٹھالیں بات یہ ہے کہ تیرا کام صرف پہنچادینا ہے اور اُن سے حساب لینا ہمارا [1] کام ہے۔

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۶)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۚ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۱)

اور ہم نے جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اُس کی قوم کی بولی والا [2] تاکہ اُن کو سمجھا سکے [3] اس پر بھی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ پر لگاتا ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۱)

قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ

(پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۲)

وہ لگے کہنے تم تو اور کچھ نہیں ہماری طرح ایک آدمی ہو [4] تم یہ چاہتے ہو کہ ہمارے باپ دادا جن کو پوجتے رہے اُن سے ہم کو روک دو (اگر تم سچے ہو) تو ایک کھلی نشانی (جیسے ہم چاہتے ہیں) ہم کو لا دکھلاؤ [5] ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا (یہ تو تم سچ کہتے ہو) بیشک ہم اور کچھ نہیں تمہاری طرح آدمی ہیں [6] مگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان [7] کرتا ہے

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۲)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ الحجر رکوع ۱)

اور ہم تجھ سے پہلے اگلے کئی فرقوں میں پیغمبر بھیج چکے ہیں۔

(پارہ ۱۴ سورۂ حجر رکوع ۱)

يُنَزِّلُ الْمَلٰۗىِٕكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱)

وہی اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اُتارتا ہے (وحی یہ ہے کہ) لوگوں کو جتلا دو میرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تو مجھ سے ڈرتے رہو۔

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۱)

[1] ان کے اعمال کا بدلہ دینا ۱۲ [2] اپنی قوم کی زبان کا ۱۲ [3] کیونکہ غیر زبان والے کا مطلب سمجھنے میں اکثر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور اچھی طرح سمجھتے بھی نہیں حضرت محمدؐ سے پہلے جتنے پیغمبر آئے وہ ایک ایک قوم کی طرف بھیجے گئے اور ہر قوم کی طرف وہی بھیجا گیا جو ان ہی میں کا ایک شخص تھا اور انہی کی زبان بولتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے مگر پہلے آپ نے عرب میں تعلیم شروع کی اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عرب میں سے پیدا کیا اور مقصود یہ تھا کہ عرب تعلیم پاکر پھر اور قوموں کو تعلیم شروع کریں کیونکہ پیغمبری آپ پر ختم ہوگئی اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے عالم اور مولوی بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہوں گے یعنی اپنی اپنی قوم کو دین کی باتیں سمجھائیں گے ۱۲ [4] تو تم پیغمبر ہوا اور ہم سب تمہارے تابعدار نہیں یہ نہیں ہوسکتا ۱۲ [5] حالانکہ ان پیغمبروں نے نشانیاں دکھلائی تھیں مگر ہٹ دھرمی سے اُن کو نہ مانا اور یہ کہنے لگے کہ جیسی نشانی کی ہم فرمائش کریں وہ دکھلاؤ ۱۲ [6] فرشتے یا جن نہیں ہیں ۱۲ [7] یعنی نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے اور اس کو اختیار ہے جس کو چاہتا ہے یہ مرتبہ عطا فرماتا ہے اس میں کسی کا اجارہ نہیں ہے بے شک پیغمبر بھی آدمی ہیں مگر آدمی آدمی میں بڑا فرق ہے۔ ایک چمار کو بادشاہ سے کیا نسبت ہے سید علامہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ نبوت اور پیغمبری اللہ تعالیٰ کی دین ہے آدمی کی ریاضت اور محنت سے نہیں حاصل ہوسکتی۔ جیسے بعضے جاہل حکیموں کا خیال ہے ۱۲ [8] پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے ۱۲

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَی اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَیْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۵)

[۳۷] اور ہم تو ہر قوم میں ایک پیغمبر (یہ حکم دے کر) بھیج چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پوجو اور طاغوت سے بچے رہو[۱] تو (پیغمبروں کے سمجھانے سے) کسی کو اللہ تعالیٰ نے راہ پر لگا دیا اور کسی پر گمراہی جم گئی تھی[۲] تو (اے قریش کے کافرو) ذرا ملک میں سیر کرو دیکھو تو (پیغمبروں) کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا[۳]

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۵)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۶)

[۳۸] ہم نے تجھ سے پہلے (بھی) مردوں ہی کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اُن کو وحی بھیجتے رہے[۴] (لوگو) اگر تم نہیں جانتے تو کتاب والوں[۵] (یہود اور نصاریٰ کے عالموں سے) پوچھ لو (اور اُن پیغمبروں کو) معجزے اور کتابیں دے کر بھیجا اور (اسی طرح) ہم نے تجھ پر (بھی) قرآن اتارا اس لئے کہ تو لوگوں کو سمجھائے جو اُن کی طرف اُترا اور اس لئے کہ وہ (خود بھی) غور کریں[۶]

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۶)

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۸)

[۳۹] قسم اللہ کی ہم تجھ سے پہلے کئی قوموں کی طرف پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر شیطان نے جو کام وہ کر رہے تھے[۸] وہی اُن کو اچھے کر دکھائے[۹] اب آج (دنیا میں) شیطان ہی ان کا رفیق ہے اور اُن کو آخرت میں تکلیف کا عذاب ہونے والا ہے[۱۰]

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۸)

وَیَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱۲)

[۴۰] اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے[۱۱]

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۱۲)

وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

[۴۱] اور (وہ دن یاد کر) جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر[۱۲] گواہ بنا کر

---

[۱] طاغوت جو اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا جائے ۱۲ [۲] اس کی قسمت میں روز ازل سے گمراہی لکھی تھی پیغمبروں کے سمجھانے کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوا ۱۲ [۳] اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ تم ہی کوئی نئے پیغمبر نہیں ہو تم سے پہلے ہر قوم میں پیغمبر آ چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم سنا چکے ہیں جن کی قسمت میں ایمان تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے راہ پر لگا دیا اور جو بدبخت تھے وہ اپنی گمراہی پر قائم رہے مشرکوں کا یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے بالکل غلط ہے اللہ تعالیٰ نے تو پیغمبروں کے ذریعہ سے اپنی رضامندی کا رستہ سب کو بتلا دیا جس نے ان کا کہنا مانا اسی سے خدا راضی ہے ۱۲ [۴] یعنی ہمیشہ آدمی ہی پیغمبر بن کر آیا کئے فرشتے کبھی نہیں آئے اے مشرکو اگر تم کو اس بات میں شک ہے تو کتاب والوں الخ ۱۲ [۵] کہ کے مشرک اہل کتاب کو علم والا سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم کو اس میں شک ہے کہ آدمی اللہ کا پیغمبر ہو سکتا ہے یا نہیں تو جن کو تم علم والا سمجھتے ہو ان سے دریافت کر لو ۱۲ [۶] اور قرآن کا مطلب سمجھیں جو مشکل یا مجمل معلوم ہو وہ تجھ سے پوچھ لیں تو تفصیل سے ان کو سمجھا دے قرآن شریف کے اکثر احکام مجمل ہیں مثلاً نماز درستی سے ادا کرو زکوٰۃ دو حج کرو اب اگر حدیث شریف نہ ہو تو کوئی آدمی قرآن پر عمل نہیں کر سکتا نماز کیوں کر پڑھے گا اور کتنی رکعتیں۔ زکوٰۃ کتنی دے گا حج کیوں کر کرے گا یہ سب باتیں حدیث شریف سے معلوم ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سن رکھو مجھ کو قرآن ملا اور اس کے ساتھ ایک اور قرآن کی طرح یعنی حدیث اور جو کوئی حدیث کو قابل اعتبار نہ سمجھے وہ درحقیقت قرآن کا بھی منکر ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے اس کا حکم وہی ہے جو کافروں کا ہے ۱۲ [۷] یعنی ہم کو اپنی قسم ۱۲ [۸] کفر اور شرک کی باتیں پیغمبروں کو جھٹلانا ۱۲ [۹] وہ سمجھے کہ ہم بہت اچھے کام کر رہے ہیں ۱۲ [۱۰] یعنی قریش کے کافروں کا آج شیطان ہی مددگار ہے یا مراد وہی کافر ہیں جو گذر گئے ۱۲ [۱۱] ان کا پیغمبر خدا کے سامنے کھڑا ہوگا اور گواہی دے گا ۱۲ [۱۲] یعنی آخری زمانہ کی امت پر ۱۲

وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل رکوع ۱۲)

لائیں گے لہ

(پارہ ۱۴ سورہ نحل رکوع ۱۲)

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۲)

۴۲ اور ہم اس وقت تک (کسی کو) عذاب کرنے والے نہیں جب تک کوئی پیغمبر نہ بھیجیں لہ

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ ۖ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۶)

۴۳ اور ہم تو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر بزرگی دے چکے ہیں لہ اور ہم نے داؤدؑ کو زبور عنایت کی لہ

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ۝ قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا ۝ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۱)

۴۴ اور جب لوگوں پاس ہدایت آچکی (یعنی قرآن) تو اُن کو ایمان لانے سے اسی بات نے روکا کہ وہ کہنے لگے کیا اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا لہ کہدے اگر زمین میں فرشتے چلتے بستے ہوتے تو بےشک (ہم ان کی ہدایت کے لئے) آسمان سے ایک فرشتہ کو پیغمبر بنا کر ان پر اتارتے لہ (اے پیغمبر کہدے اللہ تعالیٰ کی گواہی مجھ میں اور تم میں بس ہے بےشک وہ اپنے بندوں (کے حال) سے خبردار ہے اور (اُن کے کاموں کو) دیکھ رہا ہے لہ

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۱۱)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ۝ (پارہ ۱۵ سورۃ الکہف رکوع ۸)

۴۵ اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ (مومنوں کو نجات کی) خوشخبری دیں اور کافروں کو (عذاب سے) ڈرائیں اور کافر لوگ جھوٹی باتیں بنا کر سچ کو میٹ دینے کے لئے (یا اپنی جگہ سے اکھڑا یا ڈگمگا دینے کے لئے) جھگڑا کرتے ہیں لہ اور ان لوگوں نے ہماری آیتوں اور ہمارے ڈرانے کو (یا اُن چیزوں کو جن سے وہ ڈرائے گئے) ہنسی کھیل بنا لیا۔

(پارہ ۱۵ سورہ کہف رکوع ۸)

لہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ جب اس آیت پر پہنچے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے آپ نے خیال فرمایا کہ مجھ کو اپنی امت پر گواہی دینا ہوگا ان کے اچھے برے کام سب بیان کرنے ہوں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کا خیال اپنی اولاد بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ تھا سبحان اللہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم گناہگاروں سے اتنی محبت اور شفقت ہو تو سخت بےحیائی ہے کہ ہم آنحضرت صلعم کا فرمانا نہ سنیں ۱۲ لہ جو اُن کو ہدایت کا رستہ بتلائے اور خدا کے حکم سنائے پھر اگر نہ مانیں تو البتہ ان کو عذاب ہو سکتا ہے مراد دنیا اور آخرت دونوں جگہ کا عذاب ہے اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ مراد دنیا کا عذاب ہے اور آخرت کا عذاب کافر کو ہوگا گو اس کو کسی پیغمبر کا دین نہ پہنچے ۱۲ لہ اور یہ بزرگی مال اور دولت کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ ہر ایک علم اور لیاقت اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور مہربانی کی وجہ سے تھی ۱۲ لہ حالانکہ داؤد اپنے سب بھائیوں میں پست قد اور حقیر تھے اور لوگوں کی نظر میں یہاں تک کہ ان کے باپ کی نظر میں بھی ان کی کچھ وقعت نہ تھی مگر حق تعالیٰ کی مصلحتیں اور ہی ہیں اور ہر ایک کے دل اور طبیعت اور ذاتی شرافت کو وہ خوب جانتا ہے اس نے داؤد کو اُن کے بھائیوں بلکہ سارے زمانے والوں پر فضیلت دی اور زبور کتاب اپنی پر اتاری ایسے اللہ تعالیٰ نے قرآن حضرت محمدؐ پر اتارا تو تم ان کی فضیلت میں کیوں شک کرتے ہو ۱۲ لہ ان کو یہ شبہ ہوا کہ آدمی آدمی سب برابر ہیں ایک دوسرے سے کیوں دبنے لگا اگر اللہ تعالیٰ اپنا پیام کسی کو دے کر بھیجتا تو آدمی کے بدل کسی فرشتے یا جن کو بھیجتا اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کا شبہ دور کرنے کے لئے کہدے لہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کے سمجھانے کو آدمی ہی آتے ہیں اگر زمین پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے رہتے تو ان کی ہدایت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ فرشتہ ہی بھیجتا اور جب آدمیوں کو بسایا ہے تو آدمیوں ہی میں سے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نوع بلکہ قوم بلکہ ہر ملک والا اپنے ہم جنس کی بات سمجھتا ہے اور اس سے مانوس ہوتا ہے غیر نوع اور غیر قوم والے سے نہیں ہو سکتا تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ آدمیوں کی ہدایت کے لئے اس نے آدمی کو بھیجا اس میں شبہ کا کوئی موقع نہیں ۱۲ لہ اگر میں پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ سب دیکھ اور سن رہا ہے وہ کبھی میرے دعویٰ کو فروغ نہ ہونے دیگا عقلمند ذرا سا غور کرے تو بخوبی سمجھ لے گا کہ جھوٹ یہی ہے اور سچ یہ ہے ۱۲ لہ مثلاً کہتے ہیں بھلا آدمی اللہ کا رسول کیونکر ہو سکتا ہے کبھی کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ آدمی ہی رسول ہو تو کسی بڑے آدمی کو اپنا رسول کرنا تھا اسی قسم کے شبہے اپنے دل سے تراش کر جھگڑے نکالتے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ اُن جھگڑوں سے جو حق بات ہے وہ ڈگمگا جائے ۱۲

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰھُمْ جَسَدًا لَّا یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا کَانُوْا خٰلِدِیْنَ ۝ ثُمَّ صَدَقْنٰھُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَیْنٰھُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَھْلَکْنَا الْمُسْرِفِیْنَ ۝

(پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۱)

اور ہم نے تو تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ مرد (آدمی) ہی تھے ہم ان پر وحی اُتارا کرتے تھے (اسے کافرو) اگر تم کو (اس بات کا) علم نہیں تو علم والوں سے[1] پوچھ لو[2] اور ہم نے اُن پیغمبروں کے بدن ایسے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں[3] اور نہ وہ (دنیا میں) سدا رہنے والے تھے[4] پھر جو وعدہ ہم نے کیا تھا اُن کو سچ کر دکھایا[5] انہیں اور جن کو ہم نے چاہا بچا دیا اور حد سے بڑھ جانے والوں (کافروں) کو تباہ کر دیا۔

(پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء رکوع ۱)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۲)

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس پر یہی وحی بھیجتے رہے دیکھو میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو مجھ ہی کو پوجتے رہنا

(پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء رکوع ۲)

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُکُمْ بِالْوَحْیِ ﷺ وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ۝ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۳)

(اے پیغمبر) کہہ دے میں تم کو وحی سے (خدا کے حکم کے موافق) ڈراتا ہوں اور جو بہرے ہیں وہ تو ڈراتے وقت پکار تک نہیں سنتے (وہ کیا خاک ڈریں گے)[6]

(پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء رکوع ۳)

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

(پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء رکوع ۷)

اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے[7]

(پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء رکوع ۷)

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝

(پارہ ۱۷، سورۃ الحج رکوع ۷)

کہہ دے لوگو میں تم کو (خدا کے عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اور کوئی بات نہیں[8]

(پارہ ۱۷، سورۂ حج رکوع ۷)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول یا نبی ایسا نہیں بھیجا (مگر اس کو یہی بات پیش آئی) جب اُس نے کوئی

---

[1] یہود اور نصاریٰ کے عالموں سے ۱۲ [2] وہ تمکو اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے بتلا دیں گے کہ اگلے پیغمبر سب آدمی ہی گذرے ہیں کوئی فرشتہ آدمیوں کے پاس پیغمبر بن کر نہیں آیا ۱۲ [3] فرشتوں کی طرح بن کھائے پیئے زندہ رہیں ۱۲ [4] مطلب یہ ہے کہ اگلے پیغمبروں میں تین باتیں موجود تھیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرشتے نہ تھے بلکہ آدمی تھے ایک یہ کہ اُن کا بدن آدمیوں کی طرح گوشت اور پوست اور خون سے بنا تھا دوسرے وہ کھاتے پیتے تھے تیسرے فرشتوں کی طرح سدا دنیا میں نہیں رہے بلکہ آدمیوں کی طرح عمر گذار کر گذر گئے ۱۲ [5] کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اترے گا اور تم بچ جاؤ گے ۱۲ [6] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے (قرارت ولا تسمع کا) تو بہروں کو پکار کر نہیں سنا سکتا ڈراتے وقت ۱۲ [7] نیکوں کے لئے تو آپ کا رحمت مجسم ہونا ظاہر ہے کہ آپ کی طفیل سے دنیا کی زندگی اچھی طرح سے گذرتی ہے اور آخرت میں ہمیشہ کا چین ملے گا اور بدوں کے لئے بھی آپ کی ذات بابرکات رحمت ہے جب سے آپ دنیا میں تشریف لائے خسف اور مسخ اور عام عذاب آنا موقوف ہو گئے ۱۲

[8] اور کسی چیز کا میں دعویٰ نہیں کرتا ۱۲

تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۙ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ۙ وَّ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (پارہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۷)

خیال باندھا تو شیطان نے (اپنی طرف سے) اس کے خیال میں کچھ ملا دیا [۱] پھر جو شیطان ملا دیتا ہے اس کو اللہ منسوخ کر دیتا ہے اور اپنی (سچی) باتوں کو ثابت کر دیتا ہے (قائم رکھتا ہے) اور اللہ تعالیٰ (سب کچھ) جاننے والا حکمت والا ہے اس لئے یہ غرض ہے کہ شیطان جو (اپنی طرف سے) ملا دیتا ہے اس کی وجہ سے ان لوگوں کو آزمائے جن کے دل میں (شک اور نفاق کی) بیماری ہے اور ان کے دل سخت ہیں اور بے شک یہ ظالم (کافر) بڑے سرے کی ضد (ہٹ دھرمی) میں پڑے ہوئے ہیں [۲] اور یہ غرض ہے کہ جو لوگ علم والے ہیں وہ جان لیں کہ وہی برحق ہے (یعنی قرآن شریف) تیرے مالک کی طرف سے پھر اس پر ایمان لائیں اور ان کے دلوں کو اس پر اطمینان ہو [۳] اور بے شک اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ضرور سیدھا رستہ دکھلائیگا

(پارہ ۱۷ سورۂ حج رکوع ۷)

اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۚ (پارہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۱۰)

[۵۲] اللہ تعالیٰ فرشتوں اور آدمیوں میں سے پیغام پہنچانے والے چھانٹ لیتا ہے [۱] کیونکہ اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے۔

(پارہ ۱۷ سورۂ حج رکوع ۱۰)

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۚ فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۠ وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ اَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ یَشْرَبُ

[۵۳] پھر نوح کی قوم کے بعد ہم نے ایک اور قوم پیدا کی [۱] اور انہی میں سے ایک شخص کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیجا (اور یہ کہلا بھیجا) کہ اللہ کو پوجو اس کے سوا کوئی تمہارا سچا خدا نہیں کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے اور اس کی قوم کے سرداروں نے جنہوں نے (پیغمبر کو) نہ مانا اور قیامت آنے کو جھٹلایا اور دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کو مست کر دیا تھا (خوب چین سے بسر کرتے تھے) یوں کہنے لگے یہ ہے کیا ایک آدمی ہے تم جیسا جو تم کھاتے ہو وہ بھی کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو وہ بھی پیتا ہے [۲]

---

[۱] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اور نبی میں فرق ہے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہ اگر ایسی آیتیں نہ اتریں جن میں مشرکوں کے معبودوں کی برائی ہو تو بہتر ہے کیونکہ آپ کو اس کی بڑی حرص تھی کہ کسی طرح ان کا دل اسلام کی طرف مائل ہو جائے ایک روز ایسا ہوا کہ آپ مشرکوں کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت سورۂ والنجم اتری آپ یہ سورت لوگوں کو سنانے لگے جب اس مقام پر پہنچے افرایتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری تو شیطان نے آپ کی زبان سے بے اختیار یہ نکلوا دیا تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی یہ بڑے بڑے بت ہیں اور ان کی شفاعت قبول ہونے کی امید ہے یہ سنتے ہی قریش کے لوگ خوش ہو گئے اور جب آپ سجدے کی آیت پر پہنچے تو مسلمان اور مشرک سب نے ایک ساتھ سجدہ کیا اور قریش کے لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ اب تو محمد ہمارے معبودوں کی تعریف کرنے لگے ہیں آخر حضرت جبرئیل اترے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یہ تم نے کیا پڑھ دیا ہے میں تو اللہ تعالیٰ کے پاس سے یہ نہیں لایا آنحضرت صلعم کمال رنجیدہ ہوئے اور بہت ڈرے اس وقت یہ آیت اتری بعض اہل حدیث نے اس قصے کو ضعیف کہا ہے [۲] کہ شیطانی باتوں اور وسوسوں کو اللہ تعالیٰ کا فرمودہ خیال کرتے ہیں اور جب وہ غلط نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ یا پیغمبر کی نسبت شبہے کرتے ہیں ۱۲ [۳] یا اس کو سن کر ان کے دل گڑگڑائیں عاجزی کریں ۱۲ [۴] کہ وہ سمجھ جائیں گے کہ قرآن شریف میں بتوں کی تعریف ہو یہ ممکن نہیں ضرور یہ شیطان کا دھوکہ ہے ۱۲ [۵] جس فرشتے کو چاہتا ہے اور جس آدمی کو چاہتا ہے اپنا پیغمبر بناتا ہے اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے یہ آیت اس وقت اتری جب ولید بن مغیرہ قریش کے ایک کافر نے کہا اللہ تعالیٰ نے محمد کو کیسے پسند کیا وہ تو نہ ہماری قوم میں بزرگ ہیں نہ سب سے زیادہ شریف ہیں اچھا مرد وہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام قریش میں سب سے زیادہ شریف تھے اور بزرگی عقل اور علم سے ہوتی نہ عمر سے کیونکہ اللہ تعالیٰ سنتا جانتا ہے وہ جس کو چاہتا ہے چھانٹتا ہے کچھ سمجھ کر چھانٹتا ہے ۱۲ [۶] ثمود کی یا عاد اور ثمود دونوں کی یا شعیب کی قوم ۱۲ [۷] اس کا کھانا پانی کچھ غیب سے نہیں آتا ۱۲

مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ اِفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ ۱۸ سورۃ المومنون رکوع ۲ و ۳)

اور اگر تم ایک آدمی کے کہے پر چلے جو تمہاری طرح ہے[1] تو بے شک اس صورت میں تم خراب ہوئے[2] کیا وہ (پیغمبر) تم کو یہ بھروسا دیتا ہے (وعدہ دیتا ہے) جب تم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں رہ گئے پھر (دوبارہ) تم (زمین سے) نکالے جاؤ گے یہ بھروسا جو تم کو دیا جاتا ہے کہیں ہو سکتا ہے بھلا کہیں ہو سکتا ہے (کچھ عقل کی بات ہے) بس یہی ہماری زندگی ہے دنیا کی مرتے ہیں اور جیتے ہیں[3] اور ہم کو پھر (کبھی) جی اٹھنا نہیں ہے اُس مردنے اور کچھ نہیں خدا پر جھوٹ باندھا ہے[4] اور ہم تو اُس کا کہا ماننے والے نہیں[5] پیغمبر (ہودع یا صالح ع یا شعیب ع) نے کہا (پروردگار اُنہوں نے مجھ کو جھٹلایا اس وجہ سے میری مدد کر خدائے تعالیٰ نے فرمایا (ذرا صبر کر) تھوڑی ہی مدت میں شرمندہ ہوں گے آخر (ایسا ہی ہوا) انصاف کے ساتھ ایک چنگھاڑ نے اُن کو آ پکڑا پھر[6] ہم نے اُن کو کوڑا کچرا کر دیا (کوڑے کی طرح پامال ہو گئے) او ظالم لوگ خدا کی رحمت سے دور پڑ گئے پھر اُن کے بعد ہم نے دوسری قومیں پیدا کیں (جیسے ابراہیم ع اور لوط ع کی قومیں) کوئی قوم اپنی مدت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے[7] پھر ہم اپنے پیغمبر لگاتار بھیجتے رہے اور (ایسا ہوا کہ) جب کسی قوم کے پاس اس کا پیغمبر آیا وہ اُس کو جھٹلاتے رہے اور ہم بھی ایک قوم کو دوسری قوم کے بعد ہلاک کرتے گئے اور (اُن کو نیست ونابود کر کے) کہانیاں بنا دیا (اُن کے قصے رہ گئے) اور بے ایمان لوگ (خدا کے رحمت سے) دور پڑ گئے

(پارہ ۱۸ سورہ مومنون رکوع ۲ و ۳)

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ (پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان رکوع ۱)

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ط وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس نے اپنے بندے (حضرت محمدؐ) پر قرآن اُتارا اس لئے کہ سارے جہان کو ڈرانیوالا ہو[8] (پارہ ۱۸ سورہ فرقان رکوع ۱)
اور (اے پیغمبرؐ) ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ (سب) کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے[9]
اور ہم نے تم (سب) کو ایک دوسرے کی جانچ اور پڑتال کے لئے بنایا ہے[10]

---

[1] اور اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑ دیا ۱۲ [2] تمہاری عقل میں معلوم ہوتا ہے فتور ہے ۱۲ [3] اگلے مرجاتے ہیں پچھلے پیدا ہوتے ہیں پھولوں کی طرح کھلتے ہیں اور کمہلاتے ہیں درختوں کی طرح لہلہاتے ہیں اور سوکھ جاتے ہیں یہی کارخانہ جاری ہے ۱۲ [4] جو کہتا ہے میں اس کا بھیجا ہوا ہوں یا تم مر کر پھر جی اٹھو گے ۱۲ [5] اُس کی بات کا یقین کرنے والے نہیں ۱۲ [6] جو سزا ان کو دی گئی وہ واجبی تھی اور عین عدل وانصاف تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آخر سچے وعدے کے مطابق ایک چیخ نے اُن کو آدبوچا ۱۲ [7] جتنی مدت اس کی اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دی ہے اتنی ہی مدت دنیا میں رہے گی پھر تباہ ہو گی ۱۲ [8] خدا کے عذاب سے دنیا کے تمام آدمیوں اور جنوں کو ڈرائے اس آیت سے صاف نکلتا ہے کہ آنحضرتؐ تمام دنیا کی طرف بھیجے گئے تھے اور کوئی پیغمبر ایسا دنیا میں نہیں آیا ۱۲ [9] بلکہ حضرت عیسیٰؑ تو ہر ایک بازار اور مجمع میں جا کر لوگوں کو سمجھاتے اور نصیحت کرتے یہ اُن کے پاس گدھے ہیں کا جواب ہے جو کہتے تھے یہ شخص تو بازاروں میں پڑا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ کا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲ [10] مالداروں کو اس لئے کہ وہ غریبوں کو بہ نظر حقارت نہ دیکھیں اللہ تعالیٰ کا شکر کریں غریب کو اس لئے کہ وہ صبر کرے اور مالدار پر حسد نہ کرے مومن اس لئے کہ وہ کافر سے عبرت لے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرے۔ کافر اس لئے کہ وہ مومن کو بھڑکائے دیکھیں مومن اس کے بھڑکانے میں آتا ہے یا نہیں پیغمبر اس لئے کہ وہ امت کو سمجھائیں اور ان کی ایذا ہی پر صبر کریں امت اس لئے کہ وہ اپنے پیغمبر کو مانتے ہیں یا نہیں حدیث میں ہے کہ اپنے سے کم کو دیکھو اپنے سے بڑے کو مت دیکھو تاکہ تم میں اللہ کا شکر پیدا ہو اور ناشکری نہ کرو غرض خداوند کریم کا ہر فعل حکمت سے بھرا ہوا ہے ۱۲

بِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝

(پارہ ١٨ سورۃ الفرقان رکوع ٢)

(دیکھیں تم صبر کرتے ہو یا نہیں اور (اے پیغمبر) تیرا مالک (سب کا حال) دیکھ رہا ہے۔

(پارہ ١٨ سورۂ فرقان رکوع ٢)

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝

(پارہ ١٩ سورۃ الفرقان رکوع ٣)

اور پیغمبر (اس وقت) یہ عرض کرے گا مالک میرے (میں کیا کروں) میری قوم اس قرآن کو چھوڑ بیٹھی[1] اور (جیسے یہ کافر اے پیغمبر تیرے دشمن ہیں) ایسے ہی ہم نے گنہ گاروں کو ہر ایک پیغمبر کا دشمن بنایا اور (لوگوں کو) راہ بتلانے اور (پیغمبروں کی) مدد کرنے کو تیرا مالک بس کرتا ہے۔

(پارہ ١٩ سورۂ فرقان رکوع ٣)

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۝

(پارہ ١٩ سورۃ الفرقان رکوع ٥)

اور اگر ہم (تیرے زمانے میں) چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانیوالا (پیغمبر) بھیجتے[2]

(پارہ ١٩ سورۂ فرقان رکوع ٥)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ قُلْ مَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝

(پارہ ١٩ سورۃ الفرقان رکوع ٥)

اور (اے پیغمبر) ہم نے تجھ کو بس اسی لئے بھیجا کہ (نیکوں کو بہشت کی) خوشخبری دے اور (کافروں کو خدا کے عذاب سے) ڈرائے (اے پیغمبر) کہدے تم میں سے اس خوشخبری سنانے اور ڈرانے پر کوئی مزدوری نہیں مانگتا مگر جس کا جی چاہے[3] وہ اپنے مالک تک پہنچنے کا رستہ کرلے

(پارہ ١٩ سورۂ فرقان رکوع ٥)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

(پارہ ٢١ سورۃ الاحزاب رکوع ٦)

(اے پیغمبر) ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور (مسلمان کو جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (کافروں کو خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلانیوالا اور روشن کرنے والا چراغ۔

(پارہ ٢١ سورۂ احزاب رکوع ٦)

[1] اور لگے دوسری باتوں پر عمل کرنے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میری قوم نے اس قرآن کو بیہودہ بکواس سمجھا اور لگے دوسری کتابیں پڑھنے ہمارے زمانہ میں تو بالکل یہی حال ہے عجب اندھیر چھایا ہے اسلامی مدرسوں میں صدرہ اور شمس بازغہ تک پڑھ جاتے ہیں مگر قرآن کو ایک بار بھی اول سے اخیر تک سمجھ کر پڑھنا نصیب نہیں ہوتا پہلے بچپنے میں قرآن کے کچھ لفظ طوطے کی طرح پڑھائے جاتے تھے اب وہ بھی بہت سے مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے اور بچے کو ہوش آتے ہی اردو فارسی حکایات انگریزی شروع کرا دیتے ہیں ایسے مسلمانوں پر خدا کا غضب نہ اترے تو اور کیا ہوگا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ بچے کو ہوش آتے ہی قرآن ترجمہ سمیت پڑھائیں اور اس کا مطلب بچہ کے ذہن نشین کرائیں وہ کون سی عمدہ تعلیم ہے جو قرآن میں نہیں اخلاق اس میں موجود ہیں قصص و تاریخی واقعات اس میں موجود ہیں غرض قرآن کے ساتھ اور کسی اخلاقی کتاب کے پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے ہر ایک اسلامی مدرسہ میں قرآن اور صحیح بخاری کی تعلیم لازم کر دینا چاہیے جب بچے ان دونوں کتابوں سے فارغ ہو جائیں تو اب ان کو روٹی پیدا کرنے کے لئے عمدہ ہنر جو زمانہ حال میں کار آمد ہے سکھانا چاہیے جیسے تجارت زراعت حرفت وغیرہ اگر ایسا کریں گے تو ان کے دین اور دنیا درست ہوں گے اور اب جو تعلیم مسلمانوں میں رائج ہے کہ شروع ہی سے منطق پڑھا پڑھا کر بچہ کو کج بحث کر دیتے ہیں اس سے نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا ١٢ [2] مگر ہم کو اس وقت یہ منظور تھا کہ سارے جہاں کی طرف تو ہی بھیجا جائے ١٢ [3] اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ مال دے تو میں منع نہیں کرتا میری مزدوری یہی ہے کہ لوگ اپنے مالک کا تقرب حاصل کریں جیسے کہتے ہیں میں تمہاری تعلیم کی کوئی مزدوری نہیں چاہتا مگر یہی کہ تم عزت پیدا کرو ١٢

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ السبا رکوع ۳)

اور اے پیغمبر[61] ہم نے تو تجھ کو ساری (دنیا کے) لوگوں کو خوشخبری سنانے اور (عذاب سے) ڈرانے کے لئے بھیجا ہے پر اکثر لوگ نادان ہیں[1]

(پارہ ۲۲ سورۂ سبا رکوع ۳)

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ السبا رکوع ۴)

اور جب[62] ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے آسودہ لوگ (پیغمبر سے) یہی کہتے رہے تم جو دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں ماننے کے[2]

(پارہ ۲۲ سورۂ سبا رکوع ۴)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ الفاطر رکوع ۳)

ہم نے[63] تجھ کو سچا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور کوئی قوم ایسی نہیں ہوئی جس میں (کوئی نہ کوئی) ڈرانے والا (پیغمبر) نہ گذرا ہو[3]

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۳)

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ یٰس رکوع ۱)

بے شک[64] تو پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) ہے سیدھے رستے پر[4]

(پارہ ۲۲ سورۂ یٰس رکوع ۱)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝

(پارہ ۲۳ والصّٰفّٰت رکوع ۲)

اور ان[65] کے پاس بھی ہم ڈرانے والے (پیغمبر) بھیج چکے ہیں

(پارہ ۲۳ سورۂ والصفت رکوع ۲)

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

(پارہ ۲۵ سورۃ الشورٰی رکوع ۱)

ایسے[66] ہی (جیسا مضمون اس سورت میں ہے) اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا تجھ پر اور تجھ سے پہلے پیغمبروں پر وحی بھیجتا ہے[5]

(پارہ ۲۵ سورۂ شورٰی رکوع ۱)

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ

اور آدمی[67] کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے[6] مگر وحی کے ذریعے سے یا پردے

---

[1] ان کو معلوم نہیں کہ پیغمبری کیا چیز ہے اور پیغمبر کیوں بھیجے جاتے ہیں قتادہؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو عرب اور عجم سب قوموں کی طرف بھیجا صحیح حدیث میں ہے کہ پہلے زمانے میں پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ۱۲ [2] یعنی جن باتوں کو تم بیان کرتے ہو کہ ہم خدا کی طرف سے لائے ہیں ہم ان کو نہیں مانتے کہتے ہیں آنحضرتؐ کے عہد میں ایک شخص تھا اس نے ایک دوسرے شخص کو آپ کا حال دریافت کرنے کیلئے مکہ میں بھیجا اس نے اس کو خط لکھا کہ میں آپ سے ملا اور دیکھا کہ آپ کے پیرو وہی لوگ ہیں جو غریب مسکین ہیں جب یہ خط اس کو پہنچا تو وہ اپنی سوداگری چھوڑ کر مکہ چلا اور آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگا بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں آپ نے فرمایا تجھے کہاں سے معلوم ہوا اس نے کہا جب کوئی پیغمبر دنیا میں آیا پہلے پہل غریب مسکین لوگ ہی ان کے ساتھ ہوئے ہیں بعد اس کے یہ آیت اتری آپ نے اس کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق اتاری ۱۲ [3] اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے پیغمبر گذر چکے ہیں اور بہت سے پیغمبروں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نہیں فرمایا ۱۲ [4] جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط دین اور دنیا دونوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے رستے پر تھے ۱۲ [5] اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں ۱۲ [6] مطلب یہ ہے کہ اس سورت میں جو مضامین مذکور ہیں وہ تجھ پر اور تجھ سے پہلے پیغمبروں پر بھی بھیجے جا چکے ہیں ابن عباسؓ نے کہا کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس پر حٰم عسق کے مضمون نہ بھیجے گئے ہوں ۱۲ [7] یعنی روبرو ہو کر بے حجاب اور بے پردہ کہتے ہیں یہودیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب تم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہو تو اللہ تعالیٰ سے باتیں کیوں نہیں کرتے اور اس کو دیکھتے کیوں نہیں جیسے موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے باتیں کیں اور اس کو دیکھا ۱۲

حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۵)

کی آڑ سے[1] یا وہ ایک پیغام پہنچانے والا فرشتہ بھیجتا ہے وہ اللہ کے حکم سے جو اس کو منظور ہے پہنچا دیتا ہے[2] بےشک وہ (سب کے) اوپر ہے (اپنے عرش پر) حکمت والا

(پارہ ۲۵ سورۃ شوریٰ رکوع ۵)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح رکوع ۱)

اے پیغمبر ہم نے تجھ کو (تیری امت پر) گواہ اور (ایمان والوں کو) خوشخبری دینے والا اور کافروں کو ڈرانے والا بھیجا[3] کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو[4] اور صبح اور شام اللہ کی پاکی بیان کرو[5]

(پارہ ۲۶ سورۃ فتح رکوع ۱)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح رکوع ۴)

محمد[6] اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہے

(پارہ ۲۶ سورۃ فتح رکوع ۴)

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ؕ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ○ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ○ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ○ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۙ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ○ لَقَدْ رَاٰى مِنْ

تمہارا ساتھی (یعنے پیغمبر) نہ تو بہکا ہے نہ بھٹکا[7] اور نہ (اپنے) دل کی خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتا ہے[8] اس کی جو بات ہے وہ وحی ہے جو (اس پر) بھیجی جاتی ہے[9] اس کو بڑے زوروالے فرشتے (جبریل) نے سکھائی ہے[10] وہ بڑے خوب صورت نے پھر اوپر چڑھ گیا[11] آسمان کے اونچے کنارے میں[12] پھر وہ اترا اور (پیغمبر کے) پاس آ گیا اتنا کہ دو کمان کا یا اس سے بھی کم (پیغمبر اور جبریل میں) فاصلہ رہ گیا پھر اس نے اللہ کے بندے (حضرت محمدؐ) کو جو بتلانا تھا وہ بتلایا[13] پیغمبر نے جو دیکھا تھا اس میں دل سے جھوٹ نہیں ملایا کیا پیغمبر نے جو دیکھا تم اس باب میں اس سے جھگڑتے ہو[14] حالانکہ پیغمبر تو اس کو (جبریل کو) ایک بار[15] اور دیکھ چکا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اسی کے پاس بہشت ہے جو (نیک بندوں کا) ٹھکانا ہے جب اس سدرہ پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا پیغمبر[16]

[1] وحی کے کئی طریقے ہیں ایک تو بیداری میں دل پر القا ہونا دوسرے خواب میں کچھ معلوم ہونا ۱۲
[2] یہ بھی وحی کی ایک قسم ہے جو پیغمبروں سے خاص ہے ۱۲ [3] اے مسلمانوں ہم نے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے بھیجا ہے کہ تم اللہ تم الخ ۱۲ [4] یا اس کی مدد کرو اور اس کو دشمنوں سے بچاؤ ۱۲ [5] صبح اور شام تسبیح اور تقدیس کیا کرو مراد فجر اور مغرب کی نماز ہے یا فجر اور ظہر کی ۱۲ [6] جیسا تم سمجھتے ہو ۱۲ بلکہ جیسا خدا تعالیٰ کا حکم اس کو ہوتا ہے وہ تم کو بتا دیتا ہے ۱۲ [8] اہل سنت والجماعت کے نزدیک حدیث شریف بھی وحی ہے مگر اس میں اور قرآن میں یہ فرق ہے کہ قرآن کی تلاوت نماز میں کیجاتی ہے اور حدیث شریف کی تلاوت نہیں کی جاتی باقی واجب الاتباع ہونے میں دونوں برابر ہیں البتہ جن باتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرما دی ہے کہ میں نے اپنی رائے سے کہیں اور وہ دنیا کے متعلق ہوں جیسے کھجور کا پیوند کرنا وغیرہ تو ان کی پیروی کرنا لازم نہیں ہے ۱۲ [9] بعضوں نے کہا بڑے زور والے سے پروردگار مراد ہے ۱۲ [10] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی سنا کر حضرت جبرئیل آسمان کی طرف چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت جبرئیلؑ آتے تو آدمی کی صورت میں آتے آپ نے ان سے یہ خواہش کی کہ اپنی اصلی صورت دکھلائیں تو انہوں نے دوبارہ دکھلائی ایک بار زمین میں اور ایک بار آسمان میں اور سوا ہمارے پیغمبر کے اور کسی پیغمبر نے ان کو ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا ۱۲ [11] ابن مسعودؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ حضرت جبرئیل کو انکی اصلی صورت میں دیکھا ایک حدیث میں ہے پہلے جبرئیل کو سدرۃ المنتہیٰ پاس دیکھا انکے چھ سو پر تھے ۱۲ [12] مراد وہی جبرئیلؑ ہیں ۱۲ [13] یعنی آپ کو وحی سنائی ۱۲ [14] یعنی کہتے ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو نہیں دیکھا بعضے کہتے ہیں جب آپ نے معراج کا حال بیان کیا تو مشرک اس کا انکار کرنے لگے اور کہنے لگے اچھا بیت المقدس کیسی ہے بیان کرو آپ نے بیان کر دیا جب وہ حیران ہو گئے ۱۲ [15] سدرۃ المنتہیٰ بیری کا ایک درخت ہے چھٹے یا ساتویں آسمان پر حضرت جبرئیل اور دوسرے مقرب فرشتے وہیں تک جا سکتے ہیں اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے اس لئے اس کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں ۱۲

اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۱)

هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ (پارہ ۲۷ سورۃ النجم رکوع ۳)

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (پارہ ۲۹ سورۃ الطلاق رکوع ۲)

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۝ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ

(پارہ ۲۹ سورۃ المزمل رکوع ۱)

هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید رکوع ۱)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

(پارہ ۲۸ سورۃ الصف رکوع ۱)

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

(پارہ ۲۸ سورۃ الجمعہ رکوع ۱)

احادیث

عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيْهَا اَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيْلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ

کی اُنگاہ چوکی نہیں نہ حد سے بڑھی بیشک پیغمبر نے اپنے مالک کی بڑی نشانیاں دیکھیں

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم رکوع ۱)

[۴۰] اگلے ڈرانے والوں میں سے یہ (پیغمبر) بھی ایک ڈرانے والا ہے [۱]

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم رکوع ۳)

[۴۱] اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس قرآن بھیجا (یا تمہارے سمجھانے کو پیغمبر بھیجا) جو اللہ کی کھلی کھلی آیتیں تم کو پڑھ کر سناتا ہے اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو (جہالت اور کفر کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان اور نیک اعمال کی) روشنی میں لائے۔

(پارہ ۲۹ سورۂ طلاق رکوع ۲)

[۴۲] (لوگو) ہم نے تمہارے پاس ایک پیغمبر (یعنے حضرت محمدؐ کو) بھیجا ہے جو (قیامت کے دن) تم پر گواہی دے گا۔

(پارہ ۲۹ سورۂ مزمل رکوع ۱)

[۴۳] وہی تو اللہ ہے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صاف صاف آیتیں (قرآن کی) اتارتا ہے۔

(پارہ ۲۷ سورۂ حدید رکوع ۱)

[۴۴] وہی خدا ہے جس نے اپنے پیغمبر (محمدؐ) کو ہدایت (قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا

(پارہ ۲۸ سورۂ صف رکوع ۱)

[۴۵] وہی خدا ہے جس نے عرب کے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں کا ایک پیغمبر بھیجا [۲] (پارہ ۲۸ سورۂ جمعہ رکوع ۱)

ترجمہ احادیث

[۱] سفیان بن حرب سے روایت ہے کہ ہرقل [۳] (روم کے بادشاہ) نے ان کو قریش کے اور کئی سواروں کے ساتھ بلا بھیجا اور یہ قریش کے لوگ اُس وقت شام کے ملک میں سوداگری کے لئے گئے تھے یہ وہ زمانہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش کے کافروں کو (صلح کر کے) ایک مدت دی تھی [۴] غرض یہ لوگ اُس کے

---

[۱] یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ [۲] یعنی حضرت محمدؐ جو عربی تھے اور ان پڑھ بھی تھے کہتے ہیں کہ عرب کے جتنے قبیلے تھے آں حضرتؐ کو اُن میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ نہ کچھ رشتہ داری تھی مگر بنی تغلب جو نصاریٰ تھے ۱۲ [۳] ہرقل اس زمانہ میں روم کے بادشاہ کو کہتے تھے یہ ہرقل نصرانی تھا اور اسی کی حکومت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس حدیث کو اس باب میں لانے سے یہ غرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا ثبوت ہو جب آپ کا سچا پیغمبر ہونا ثابت ہوا تو اور پیغمبروں کی طرح وحی بھی آپ پر ضرور آتی ہوگی اس طرح سے وحی کا بھی ثبوت ہوا ۱۲ منہ [۴] یعنی دس برس کی مدت مراد صلح حدیبیہ ہے جس کا قصہ مشہور ہے اور اس کتاب میں بھی آگے آئے گا ۱۲ منہ

فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا
بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ
الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا
أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ
فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ
إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ
فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ
عَنْهُ ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ
فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا
الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ
مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ
اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ
أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ
مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ
فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ
لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي

پاس پہنچے جب ہرقل اور اُس کے ساتھی ایلیا
میں تھے [1] ہرقل نے اُن کو اپنے دربار میں بلایا
اور اس کے گرداگرد روم کے رئیس بیٹھے تھے
پھر اُن کو (پاس) بلایا اور اپنے مترجم کو بھی بلایا
وہ کہنے لگا اے عرب کے لوگو) تم میں سے کون اس شخص کے
نزدیک کا رشتہ دار ہے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے
ابوسفیان نے کہا میں اُس شخص کا قریب کا رشتہ دار
ہوں [2] تب ہرقل نے کہا اچھا اُس کو میرے
پاس لاؤ اور اُس کے ساتھیوں کو بھی (اس کے)
نزدیک پھر اپنے مترجم سے کہنے لگا ان لوگوں سے کہیں
اس سے (ابوسفیان سے) اُس شخص کا (پیغمبر صاحب کا)
کچھ حال پوچھتا ہوں اگر یہ مجھ سے جھوٹ
بولے تو تم کہہ دینا جھوٹا ہے ابوسفیان نے
کہا قسم خدا کی اگر مجھ کو یہ شرم نہ ہوتی کہ یہ لوگ
مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو میں آپ کے باب
میں جھوٹ کہہ دیتا [3] خیر پہلی بات جو اس
نے مجھ سے پوچھی وہ یہ تھی کہ اُس شخص کا
تم میں خاندان کیسا ہے میں نے کہا کہ
اُس کا خاندان تو ہم میں بڑا ہے [4] کہنے
لگا اچھا پھر یہ بات (کہ میں پیغمبر ہوں) اس
سے پہلے تم لوگوں میں کسی نے کہی تھی میں نے
کہا نہیں کہنے لگا اچھا اُس کے بزرگوں میں
کوئی بادشاہ گذرا ہے میں نے کہا نہیں کہنے
لگا اچھا بڑے آدمی (امیر لوگ) اُس کی
پیروی کر رہے یا غریب لوگ میں نے کہا نہیں
غریب لوگ [5] کہنے لگا اُس کے تابعدار
لوگ (روز بروز) بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے
جاتے ہیں میں نے کہا نہیں بڑھتے جاتے ہیں کہنے لگا
اچھا پھر کوئی ان میں سے ایمان لا کر اس دین کو بُرا سمجھ کر پھر جاتا
ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگا یہ بات جو اس نے
کہی (میں پیغمبر ہوں) اس سے
پہلے کبھی تم نے اس کو

[1] ایلیا بیت المقدس کو کہتے ہیں ۱۲ منہ

[2] ابوسفیان ان سب لوگوں میں آنحضرتؐ کا قریبی رشتہ دار تھا کیونکہ چوتھی پشت میں عبدمناف میں وہ آنحضرتؐ کے ساتھ مل جاتا ہے ۱۲ منہ

[3] یعنی آپ کی نسبت جھوٹی باتیں لگا دیتا جن سے ہرقل یہ سمجھے کہ آپ سچے پیغمبر نہیں کیونکہ ابوسفیان اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا اور آنحضرتؐ اور دوسرے مسلمانوں کا سخت دشمن تھا ۱۲ منہ

[4] یعنی نسب کی رو سے وہ بڑے شریف خاندان سے ہیں سارے عربوں میں قریش زیادہ شریف کہلاتے ہیں پھر قریش میں بنی ہاشم پھر بنی عبدالمطلب تو آپ اشرف الاشراف تھے ۱۲ منہ

[5] یعنی اکثر پیرو ان کے غریب لوگ ہیں ورنہ اُس وقت کئی بڑے آدمی بھی اسلام لا چکے تھے جیسے حضرت عمرؓ اور امیر حمزہؓ ۱۲ منہ

مَاهُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا
غَيْرَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ
سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ
يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاتْرُكُوْا
مَا يَقُوْلُ اٰبَاۤؤُكُمْ وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ
وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهٗ سَاَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهٖ
فَذَكَرْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ نَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ
فِيْ نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ هٰذَا
الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا قُلْتُ لَوْ كَانَ اَحَدٌ قَالَ هٰذَا
الْقَوْلَ قَبْلَهٗ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَّاْتَسِيْ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ وَسَاَلْتُكَ
هَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ
فَلَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مُلْكَ
اَبِيْهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ
يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا فَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ
لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ

جھوٹ بولتے دیکھا میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا وہ عہد شکنی
کرتا ہے میں نے کہا نہیں۔ اب ہم سے اُس سے (صُلح
کی) ایک مدت ٹھیری ہے معلوم نہیں اُس میں وہ کیا کرتا
ہے ابوسفیان نے کہا مجھ کو اور کوئی بات اس
میں شریک کرنے کا موقع نہیں ملا بجز اس بات کے[1] کہنے لگا
اچھا تم اُس سے (کبھی) لڑے ہیں نے کہا ہاں کہنے لگا پھر
تمہارے اُس کی لڑائی کیسی ہوتی ہے[2] میں نے کہا ہم میں
اُس میں لڑائی ڈولوں کی طرح ہے وہ ہمارا نقصان کرتا
ہے ہم اُس کا نقصان کرتے ہیں[3] کہنے لگا اچھا وہ تم کو کیا
حکم کرتا ہے میں نے کہا وہ یہ کہتا ہے بس اکیلے اللہ ہی کو پوجو
اور اُس کے شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا
کی (شرک کی باتیں) چھوڑدو اور ہم کو نماز پڑھنے
سچ بولنے (حرام کاری) سے بچنے اور ناتا جوڑنے
کا حکم دیتا ہے تب ہرقل نے مترجم سے کہا اس
شخص سے کہہ میں نے تجھ سے اُس کا خاندان پوچھا
تو نے کہا وہ ہم میں عالی خاندان ہے اور پیغمبر
(ہمیشہ) اپنی قوم میں عالی خاندان ہی بھیجے جاتے ہیں[4]
اور میں نے تجھ سے پوچھا یہ بات تم لوگوں
میں اس سے پہلے کسی نے کہی تھی تو نے کہا نہیں
اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر اس سے پہلے
دوسرے کسی نے بھی یہ بات کہی ہوتی (پیغمبری کا
دعویٰ کیا ہوتا) تب میں کہتا یہ شخص اگلی بات کی پیروی کرتا
ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا اُس کے بزرگوں
میں کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہیں اس سے
میرا مطلب یہ تھا کہ اگر اُس کے بزرگوں میں کوئی
بادشاہ گذرا ہے تو میں یہ سمجھوں کہ وہ شخص (پیغمبری
کا بہانہ کرکے) اپنے باپ کی بادشاہت لینا چاہتا
ہے اور میں نے تجھ سے یہ پوچھا کہ اس بات
کے کہنے سے پہلے تم نے کبھی اُس کو جھوٹ
بولتے دیکھا تو نے کہا نہیں تو اب میں نے سمجھ لیا کہ ایسا کبھی
نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے
پرہیز کرے اور اللہ پر جھوٹ باندھنے اور میں نے

[1] یعنی اس بات میں ایک فقرہ مجھے اپنی طرف سے لگادینے کا موقع ملا وہ فقرہ یہ تھا جو ابوسفیان نے کہا معلوم نہیں وہ اس مدت میں کیا کرتا ہے یعنی اپنے عہد پر قائم رہتا ہے یا عہد شکنی کرتا ہے ۱۲ منہ
[2] یعنی کون غالب رہتا ہے یا وہ ہمیشہ غالب رہتا ہے یا ہمیشہ تم یا کبھی وہ کبھی تم ۱۲ منہ
[3] یعنی کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے جیسے بدر کی جنگ میں مسلمان غالب ہوئے تھے کبھی ہم اس پر غالب ہوتے ہیں جیسے احد کی جنگ میں ابوسفیان اور اس کے ساتھی غالب ہوئے
تھے ۱۲ منہ
[4] تمام پیغمبر اپنی اپنی امت میں شریف اور عالی خاندان گذرے ہیں کسی کمینے پاجی بداصل کو اللہ نے پیغمبری نہیں دی اس لئے کہ ایسے شخص کو لوگ ذلیل سمجھیں گے
اس کے سمجھانے کا لوگوں پر اثر نہ ہوگا ۱۲ منہ

أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ (پاره ۱- بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ)

تجھ سے پوچھا گیا بڑے (امیر) آدمیوں نے اس کی پیروی کی یا غریبوں نے تو نے کہا کہ غریب لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے اور پیغمبروں کے تابعدار (اکثر) غریب ہی ہوتے ہیں[1] اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کا یہی حال رہتا ہے جب تک وہ پورا ہو[2] اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی اس کے دین میں آکر پھر اس کو بُرا سمجھ کر اس سے پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب اس کی خوشی دل میں سما جاتی ہے (تو پھر نہیں نکلتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ عہد شکنی کرتا ہے تو نے کہا نہیں اور پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں وہ عہد نہیں توڑتے[3] اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ تم کو کیا حکم دیتا ہے تو نے کہا وہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ اللہ کو پوجو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور بت پرستی سے تم کو منع کرتا ہے اور نماز و سچائی کا اور (حرام کاری) سے بچے رہنے کا حکم دیتا ہے پھر جو تو کہتا ہے اگر سچ ہے تو وہ عنقریب اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں (یعنی شام کے ملک کا) اور میں جانتا تھا کہ یہ پیغمبر آنے والا ہے لیکن میں نہیں سمجھا تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا[4] پھر اگر میں جانوں کہ میں اس تک پہنچ جاؤں گا[5] تو اس سے ملنے کی ضرور کوشش کروں اور اگر میں اس کے پاس (مدینہ میں) ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا (خدمت کرتا)

(پارہ ۱- باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی)

[1] کیونکہ غریب لوگ مغرور نہیں ہوتے ہیں بات سن لیتے ہیں اور دولتمند اپنے گھمنڈ میں کسی شخص کی اطاعت کرنے کو عار جانتے ہیں ۱۲ منہ

[2] یعنی سچا دین جب تک پورا نہیں ہو جاتا اس میں تنزل نہیں آتا پورا ہونے کے بعد پھر تنزل ہو سکتا ہے جیسے ایک حدیث میں ہے جب سورۂ اذا جاء نصر اللہ اتری تو آپ نے فرمایا اب تو فوج فوج لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ فوج فوج اس میں سے نکلنے لگیں ۱۲ منہ

[3] عہد کا توڑنا بڑا سخت گناہ ہے اور ایمان کا شیوہ نہیں پیغمبروں سے ایسی بات کبھی صادر نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

[4] یعنی عرب لوگوں میں یہود اور نصاریٰ سمجھتے تھے کہ آخری زمانہ کے پیغمبر بنی اسرائیل ہی میں سے پیدا ہوں گے انہوں نے حضرت موسیٰ کے اس قول پر کہ تمہارے بھائیوں میں سے ایک پیغمبر میری طرح کا پیدا کرے گا اور حضرت شعیا کی اس بشارت پر کہ فاران یعنی مکہ کے پہاڑوں سے اللہ ظاہر ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس قول پر کہ جس پتھر کو معماروں نے کونے میں ڈال دیا تھا وہی محل کا صدر نشین ہوا کچھ غور نہیں کیا ۱۲ منہ

[5] ہرقل کو یہ ڈر تھا کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا چاہے تو اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے لوگ رستے ہی میں اس کو مار ڈالیں گے ۱۲ منہ

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ
أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا
جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ
يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ
ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَّنْزِعَ إِلٰى أَهْلِهِ

(پارہ ۱ - باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى لَا
تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَّكَانَ مِمَّا
يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَنَا
أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيْدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ
اللهُ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ

حضرت عائشہ ام المومنین رضؓ سے اللہ اُن سے راضی ہوا اُنہوں نے
کہا پہلے جو وحی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
شروع ہوئی وہ اچھا خواب تھا سوتے میں
آپ جو خواب دیکھتے وہ (بیداری میں)
صبح کی روشنی کی طرح نمود ہوتا[1] پھر آپ کو
تنہائی بھلی لگنے لگی اور آپ حرا کی
غار میں اکیلے رہا کرتے[2]
اور وہاں گنتی کی کئی راتیں عبادت[3]
کرتے جب تک
گھر میں آنے کا
شوق نہ پیدا ہوتا
(پارہ ۱ - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے
شروع ہوئی)

ابن عباس رضؓ روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں (اے پیغمبرؐ) جلدی سے
وحی کو یاد کر لینے کے لئے اپنی زبان کو نہ ہلایا کر۔
ابن عباس رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن اترنے سے (بہت) سختی ہوتی تھی
اور آپ اکثر اپنے ہونٹ ہلاتے تھے (یاد کرنے کیلئے[4])
ابن عباس رضؓ نے (سعید سے) کہا میں تجھ کو بتاتا ہوں ہونٹ
ہلا کر جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو ہلاتے تھے
اور سعید نے (موسیٰ سے) کہا میں تجھ کو بتاتا ہوں
ہونٹ ہلا کر جیسے میں نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما کو ہلاتے دیکھا پھر سعید نے اپنے دونوں
ہونٹ ہلائے[5] ابن عباس نے کہا تب اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اُتاری (وحی کو یاد
کرنے کے لئے) اپنی زبان نہ ہلایا کر
قرآن کا تجھ کو یاد کرا دینا
اور پڑھا دینا
ہمارا کام ہے

[1] یعنی اس کی تعبیر ظاہر ہوتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ پیغمبروں کے خواب وحی ہیں یعنی ہمیشہ سچے ہوتے ہیں ۱۲ منہ
[2] خلوت اور مجاہدہ صفائی قلب کے لئے ضرور ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شروع شروع ایسا ہی کیا گو اللہ کی عنایت آپ کے اوپر بے حد تھی اور پیغمبری
اللہ کی دین ہے ریاضت سے کسی کو نہیں مل سکتی ۱۲ منہ
[3] بعضوں نے کہا ایک مہینے تک بعضوں نے کہا ایک چلے تک آپ اُس غار میں عبادت کرتے رہے ۱۲ منہ
[4] آپ کو یہ خیال رہتا کہ کہیں بھول نہ جائیں اس لئے حضرت جبریلؑ آپ کو جب قرآن سناتے تو آپ بھی ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے ۱۲ منہ
[5] ابن عباس رضؓ نے سعید بن جبیر کو اور سعید بن جبیر نے موسیٰ بن ابی عائشہ کو ہونٹ ہلا کر یہ بتلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے اپنے لب ہلاتے تھے
ابن عباس رضؓ نے یہ نہیں کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح سے ہونٹ ہلاتے ہوئے دیکھا کیونکہ ابن عباس رضؓ کم سن تھے اور یہ واقعہ شروع زمانہ
نبوت کا ہے اُس وقت تو ابن عباس رضؓ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے ۱۲ منہ

لَكَ صَدْرَكَ وَتَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ (پارہ ۱ - بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

(پارہ ۱ - بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ إِلٰى أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً (پارہ ۱ - كِتَابُ الْوُضُوْءِ - بَابُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ)

(ابن عباس رضؓ نے کہا یعنی تیرے دل میں جما دینا اور اس کو پڑھا دینا) پھر جو اللہ نے فرمایا) جب ہم پڑھ چکیں اس وقت تو ہمارے پڑھنے کی پیروی کر۔ ابن عباسؓ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ خاموشی کے ساتھ سنتا رہ (پھر یہ جو فرمایا) ہمارا کام ہے اس کا بیان کر دینا یعنی تجھ کو پڑھا دینا پھر ان آیتوں کے اترنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے جب جبریلؑ آپ کے پاس آکر قرآن سناتے تو آپ جھکے سنتے رہتے جب وہ چلے جاتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح قرآن پڑھ دیتے جیسے حضرت جبریلؑ نے پڑھا تھا (پارہ ۱ - باب آنحضرتؐ پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو جب جبریلؑ آپ سے ملا کرتے بہت ہی سخی ہوتے تھے[1] اور جبریلؑ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملا کرتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے

(پارہ ۱ - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی)

انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا (عصر کی) نماز کا وقت آن پہنچا پھر جس کا گھر قریب تھا وہ تو اپنے گھر (وضو کرنے کو) گیا اور کچھ لوگ (جن کے گھر دور تھے ان کو وضو نہ تھا) رہ گئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پتھر کی ایک لگن لائے جس میں پانی تھا وہ اتنی چھوٹی تھی کہ آپ اپنی ہتھیلی اس میں پھیلا نہ سکے لیکن (باوجود اس کے) سب لوگوں نے (اس میں سے) وضو کر لیا۔ حمید نے کہا میں نے انسؓ سے پوچھا اس وقت تم کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا اسیؓ سے کچھ زیادہ[2]

(پارہ ۱ - کتاب وضو کے بیان میں۔ باب لگن اور پیالے اور لکڑی اور پتھر کے برتن میں غسل اور وضو کرنا)

[1] کیونکہ رمضان بڑی خیر اور برکت کا مہینہ ہے اس میں آپ اور زیادہ سخاوت کرتے۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ رمضان میں حضرت جبریلؑ آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تو معلوم ہوا کہ قرآن یعنی وحی کا اترنا رمضان میں شروع ہوا اور دوسری روایت میں اس کی صراحت ہے امام بخاریؒ کی عادت ہے کہ ایک حدیث بیان کر کے اسی حدیث کے دوسرے الفاظ سے جن کو امام بخاری نے نہیں نکالا استشہاد کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

[2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس میں آپ کا بڑا معجزہ ہے۔ انسؓ نے کہا میں دیکھ رہا تھا آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے پانی پھوٹ رہا تھا ۱۲ منہ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ اِنَّ رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَاَ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ (پارہ ۴ کتاب الصلوٰۃ باب وُضُوْءِ الصِّبْيَانِ)

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى اَخْبَرَهٗ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ لِعُمَرَ اَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰى يَعْلٰى فَجَاءَ يَعْلٰى وَعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ سَاَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَاُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيْبَ الَّذِيْ بِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ اَرَادَ الْاِنْقَاءَ حِيْنَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّغْسِلَ ثَلٰثَ مَرَّةٍ

عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے تھے پیغمبروں کا خواب وحی ہوتا ہے پھر عبید نے یہ آیت پڑھی انی اری فی المنام اذبحک[1]

(پارہ ۴ کتاب نماز کے بیان میں - باب لڑکوں کے وضو کرنے کا بیان)

صفوان ابن یعلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے باپ یعلیٰ ابن امیہ نے حضرت عمرؓ سے کہا مجھ کو دکھلاؤ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اُترتی ہے تو ایسا ہوا ایک بار آپ جعرانہ میں تھے آپ کے ساتھ کئی اصحاب بھی تھے اتنے میں ایک شخص آیا[2] اور کہنے لگا یارسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں ایک شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور اُس کے کپڑے میں) خوشبو لتھڑی ہوئی یہ سُن کر ایک گھڑی تک آپ خاموش رہے آپ پر وحی آنے لگی حضرت عمرؓ نے یعلیٰ کو اشارہ کیا وہ آئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑا سب طرف سے گھیر دیا گیا ہے۔ یعلیٰ نے اپنا سر اُس کے اندر ڈالا کیا دیکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور آپ خرانٹے لے رہے ہیں پھر یہ حالت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا وہ شخص کہاں گیا جو عمرے کا مسئلہ پوچھتا تھا لوگ اس کو بلا لائے آپ نے فرمایا جو خوشبو تیرے لگی ہو اُس کو تین بار دھو ڈال اور کرتا یا جبہ اتار ڈال اور حج میں جن باتوں سے پرہیز کرتا ہے عمرے میں بھی کر ابن جریج نے کہا میں نے عطا سے پوچھا آنحضرتؐ نے جو اُس کو تین بار دھونے کا حکم دیا اس سے یہ غرض ہے کہ خوب صفائی ہو جائے

[1] یہ آیت سورۂ والصافات میں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمعیلؑ سے کہا تھا بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں جیسے تجھ کو ذبح کر رہا ہوں ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا اُس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن ابن فتحون نے ذیل میں طرطوسی کی تفسیر سے نقل کیا کہ اس کا نام عطا ابن منیہ تھا ابن فتحون نے کہا اگر یہ صحیح ہو تو وہ یعلیٰ بن امیہ کا بھائی ہے جو راوی ہے اس حدیث کا ۱۲ منہ

فَقَالَ نَعَمْ (پارہ ۶، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ - بَابُ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنَ الثِّيَابِ)

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَقَالَ عُمَرُ تَعَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ الْوَحْيَ قُلْتُ نَعَمْ فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ عَنْكَ وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ (پارہ ۷، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ بَابُ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ

اُنہوں نے کہا ہاں لہ

(پارہ ۶۔ کتاب حج اور عمرے کے بیان میں باب اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے ان کو تین بار دھو ڈالنا)

صفوان ابن یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ جعرانہ میں تھے ایک جبّہ پہنے ہوئے اُس پر خوشبو یا زردی کا نشان تھا اُس نے پوچھا عمرے میں آپ مجھ کو کیا فرماتے ہیں میں کیا کروں اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی اتاری لوگوں نے ایک کپڑا آپ کو اڑھا دیا اور مجھے آرزو تھی کہ میں وحی اُترتے ہوئے آپ کو دیکھوں حضرت عمرؓ نے مجھ کو بلایا کہنے لگے تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اُترتے ہوئے دیکھو میں نے کہا ہاں اُنہوں نے کپڑے کا ایک کنارہ اُٹھایا میں نے آپ کو دیکھا آپ خراٹے لے رہے تھے میں سمجھتا ہوں جیسے کولا اونٹ خراٹے لیتا ہے خیر جب وحی اُترنا موقوف ہوا تو آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جو عمرے کا حال پوچھتا تھا ایسا کر اپنا جبّہ اتار ڈال اور خوشبو کا نشان دھو ڈال اور (زعفران کی) زردی صاف کر ڈال جیسے حج میں کرتا ہے ویسا ہی عمرے میں کر

(پارہ ۷، کتاب حج اور عمرے کے بیان میں باب عمرے میں بھی ان ہی کاموں کا پرہیز ہے جن کا حج میں پرہیز ہے)

عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم منا میں جب مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لہ اتنے میں سورہ والمرسلات

لہ اس حدیث سے ابن حزم نے دلیل لی ہے جو احرام کے وقت خوشبو لگانا جائز نہیں سمجھتے کیونکہ آنحضرت صلعم نے اس خوشبو کے اثر کو تین بار دھو ڈالنے کا حکم فرمایا امام مالک اور امام محمد کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے گو اس کا اثر احرام کے بعد باقی رہے وہ کہتے ہیں یعلی کی حدیث سنہ ۸ ہجری کی ہے اور سنہ ۱۰ ہجری یعنی حجۃ الوداع میں حضرت عائشہ نے احرام باندھتے وقت آپ کے خوشبو لگائی اور یہ آخری فعل پہلے حکم کا ناسخ ہے ۱۲ منہ

لہ یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حدیث سے باب کا مطلب نہیں نکلتا کیونکہ حدیث میں یہ کہاں ہے کہ صحابہ احرام باندھے ہوئے تھے اور اس کا جواب یہ ہے کہ اسمٰعیلی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ واقعہ عرفہ کی رات کا ہے اور ظاہر ہے کہ اس وقت لوگ احرام باندھے ہوں گے پس باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ

عُرُفًا وَاِنَّهٗ لَیَتْلُوْھَا وَاِنِّیْ لَاَتَلَقَّاھَا مِنْ فِیْهِ وَاِنَّ فَاہُ لَرَطْبٌ بِھَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَیْنَا حَیَّةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْھَا فَابْتَدَرْنَاھَا فَذَھَبَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وُقِیَتْ شَرَّکُمْ کَمَا وُقِیْتُمْ شَرَّھَا (پارہ ۷۔ کِتَابُ الْمَنَاسِكِ بَابُ مَا یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ)

عُرفاً آپ پر اُتری آپ اُس کو پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے منہ سے سنکر سیکھ رہا تھا آپ کا منہ اُس کے پڑھنے سے تروتازہ تھا یکایک ایک سانپ ہم پر کودا آپ نے فرمایا اُس کو مار ڈالو ہم اُس پر لپکے وہ چل دیا تب آپ نے فرمایا وہ تمہاری زد سے بچ گیا اور تم اُس کی زد سے

(پارہ ۷۔ کتاب حج اور عمرے کے بیان میں۔ باب احرام والا کون سے جانور مار سکتا ہے)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی یَقُوْلُ اِنَّ اُنَاسًا کَانُوْا یُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْیِ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاْخُذُکُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَھَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ اَظْھَرَ لَنَا خَیْرًا اَمِنَّاہُ وَقَرَّبْنَاہُ وَلَیْسَ اِلَیْنَا مِنْ سَرِیْرَتِهٖ شَیْءٌ اَللّٰہُ یُحَاسِبُهٗ فِیْ سَرِیْرَتِهٖ وَمَنْ اَظْھَرَ لَنَا سُوْءًا لَّمْ نَاْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِیْرَتَهٗ حَسَنَةٌ (پارہ ۱۰۔ کِتَابُ الشَّھَادَاتِ بَابُ الشُّھَدَاءِ الْعُدُوْلِ)

حضرت[۱] عمر رض سے روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وحی اتر کر بعضے لوگوں سے مواخذہ ہوتا اللہ تعالیٰ ان کے دل کی بات آپ کو بتلا دیتا اور اب تو وحی آنا بند ہو گیا۔ اب ہم تم کو تمہارے ظاہری اعمال پر پکڑیں گے جو کوئی ظاہر میں اچھے کام کرے گا اس پر ہم بھروسہ کریں گے اسی کو اپنا مصاحب بنائیں گے اس کے دل کی بات سے ہم کو غرض نہیں اس کا حساب اللہ لے گا اور جو کوئی ظاہر میں بُرا کام کرے گا ہم نہ اس پر بھروسہ کریں گے نہ اس کو سچا سمجھیں گے اگرچہ وہ دعویٰ کرے کہ میرا باطن اچھا ہے[۲]

(پارہ ۱۰۔ کتاب گواہی کے بیان میں۔ باب گواہ عادل معتبر ہونے چاہئیں)

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ

سہیل[۱۱] بن سعد ساعدی سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے مروان بن حکم تابعی کو مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھا میں اس کے بازو (پہلو میں) بیٹھ گیا اُس نے کہا کہ

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ فاسق بدکار کی بات نہ مانی جائے گی یعنی اس کی شہادت مقبول نہ ہو گی معلوم ہوا کہ شاہد کے لئے عدالت ضرور ہے ۱۲ منہ

[۲] حضرت عمر رض کے اس قول سے ان بیوقوفوں کا رد ہوا جو ایک بدکار فاسق کو درویش اور ولی سمجھیں اور یہ دعویٰ کریں کہ ظاہری اعمال سے کیا ہوتا ہے دل اچھا ہونا چاہیے کہو جب حضرت عمرؓ ایسے شخص کو دل کا حال معلوم نہیں ہو سکتا تھا تو تم بیچارے کس باغ کی مولی ہو دل کا حال بجز خدا وند کریم کے کوئی نہیں جانتا پیغمبر صاحب کو بھی اس کا علم وحی یعنی اللہ کے بتلانے سے ہوتا حضرت عمر رض نے قاعدہ بیان کیا کہ ظاہر کی رو سے جس کے اعمال شرع کے موافق ہوں اس کو اچھا سمجھو اور جس کے اعمال شرع کے خلاف ہوں اس کو بُرا سمجھو اب اگر اس کا دل بالفرض اچھا بھی ہو گا جب بھی ہم اس کے بُرے سمجھنے میں کوئی مواخذہ دار نہ ہوں گے کیونکہ ہم نے شریعت کے قاعدے پر عمل کیا البتہ ہم اگر اس کو اچھا سمجھیں گے تو گنہ گار ہوں گے ۱۲ منہ

إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ (پارہ، كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ. بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ)

زید بن ثابت نے اُس کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو (سورہ نسائی) یہ آیت لکھوائی لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاہدون فی سبیل اللہ اتنے میں عبداللہ ابن مکتوم آپ کے پاس آئے آپ یہی آیت لکھوا رہے تھے اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ (میں معذور ہوں) اگر جہاد کی طاقت ہوتی تو بیشک میں جہاد کرتا وہ آنکھوں سے اندھے تھے تب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتارنی شروع کی اس وقت آپ کی ران میری ران پر رکھی ہوئی تھی آپ کی ران (وحی کے اثر سے) ایسی بوجھل ہوگئی میں سمجھا کہاں میری ران ٹوٹ جاتی ہے پھر وحی موقوف ہوئی۔ اللہ نے یہ لفظ اتارا غیر اولی الضرر

(پارہ ۱۱۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب اللہ تعالیٰ کا ... نساء میں) یعنی مسلمانوں میں جو لوگ معذ... ہیں ہیں اور جہاد ... بیٹھ رہیں وہ اور اللہ کی ... اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے)

عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ

اسلم رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے (حدیبیہ کو) حضرت عمر رضہ بھی آپ کے ساتھ تھے رات کا وقت تھا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا (اُس وقت آپ وحی میں مشغول تھے حضرت عمر رضہ کو خبر نہ تھی) آخر حضرت عمر رضہ (اپنے دل میں) کہنے لگے خدا کرے (تو مر جائے) تیری ماں تجھ پر روئے تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار اس قدر عاجزی سے عرض کیا اور آپ نے جواب نہیں دیا (حضرت عمر رضہ کہتے ہیں) میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور مسلمانوں سے آگے بڑھ گیا اور میں ڈرا

وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا (پارہ ۱۷ کتاب المغازی - باب غزوۃ الحدیبیۃ)

کہیں میرے باب میں قرآن نہ اُترے (اللہ تعالیٰ کا مجھ پر عذاب ہو) تھوڑی ہی دیر میں ٹھہرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھ کو پکار رہا تھا مجھ کو اور ڈر ہوا شاید میرے باب میں کچھ قرآن اُترا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا مجھ پر رات کو ایک سورت اُتری جو ان تمام چیزوں سے مجھ کو زیادہ پسند ہے جن پر سورج نکلا پھر آپ نے یہ سورت پڑھی انا فتحنا لك فتحاً مُبينا

(پارہ ۱۷ - کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بیان میں - باب - جنگ حدیبیہ کا قصہ)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ مَا رَابَكُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (پارہ ۱۹ کتاب التفسیر باب قوله ويسئلونك عن الروح)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا آپ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے اتنے میں کچھ یہودی سامنے سے گذرے وہ آپس میں کہنے لگے ان سے (یعنی پیغمبر صاحب سے) پوچھو روح کیا چیز ہے اُنہوں نے کہا کیوں ایسی کیا ضرورت ہے[1] بعضوں نے کہا ایسا نہو وہ کوئی ایسی بات کہیں جو تم کو ناگوار گذرے خیر پھر (یہ بحث ہو کر) کہنے لگے اچھا پوچھو تو اور اُنہوں نے پوچھا روح کیا چیز ہے آپ خاموش ہو رہے تھوڑی دیر تک ان کو کچھ جواب نہ دیا میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آنے لگی اور اپنی جگہ کھڑا رہ گیا - جب وحی اتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی و یسئلونك عن الروح قل الروح من امر ربي وما اوتيتم من العلم الا قليلا[2]

(پارہ ۱۹ - کتاب قرآن کی تفسیر کی - باب اللہ تعالیٰ کے قول و یسئلونك عن الروح کی تفسیر)

[1] یا تم کو ان کے باب میں شک کیوں گذری یعنی تم تو یقیناً ان کو پیغمبر نہیں جانتے تھے اب کیا تم کو بھی اُن کے باب میں شک پیدا ہو گئی ان کو پیغمبر سمجھنے لگے ۱۲ منہ

[2] روح کو امر رب یعنی پروردگار کا حکم فرمایا اور اس کی حقیقت بیان نہیں کی کیونکہ اگلے پیغمبروں نے بھی اس کی حقیقت بیان نہیں کی اور یہودیوں نے باہم یہی کہا کہ اگر روح کی حقیقت بیان کریں تو بے شک پیغمبر ہیں اگر بیان کریں تو ہم سمجھ لیں گے کہ حکیم ہیں پیغمبر نہیں ہیں - ابن کثیر نے کہا روح ایک لطیف مادہ ہے ہوا کی طرح اور بدن کے ہر جزو میں اس طرح حلول کئے ہوئے ہے جس طرح پانی ہری شاخوں میں یہ روح حیوانی کی حقیقت ہے اور روح انسانی یعنی نفس ناطقہ وہ بدن سے متعلق ہے یہ حکم الٰہی جب موت آتی ہے تو یہ تعلق ٹوٹ جاتا ہے میں کہتا ہوں روح اور نفس اور عقل کے مباحث بہت طویل ہیں اور ہمیشہ سے حکیم اور فلاسفہ اُن میں غور کرتے چلے آتے ہیں اور ہر ایک کی سمجھ میں جو آیا ہے اس نے بیان کیا ہے اور اگر اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنا ہو تو امام ابن قیم کی کتاب الروح دیکھو ۱۲ منہ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا (پارہ ۲۰ كِتَابُ التَّفْسِيرِ - بَابُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا)

[۱۴] زید بن اسلم رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر (حدیبیہ) میں تشریف لے جا رہے تھے حضرت عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے رات کا وقت تھا

(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب اللہ تعالیٰ کے قول انا فتحنالک فتحا مبینا کی تفسیر)

(یہ حدیث مفصل اس باب میں گذر چکی ہے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ وَهِيَ الْأَوْثَانُ (پارہ ۲۰ - كِتَابُ التَّفْسِيرِ - بَابُ قَوْلِهِ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ)

[۱۵] جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ وحی بند ہو جانے کا قصہ بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا (ایک مدت تک وحی موقوف رہی پھر) ایسا ہوا ایک بار میں (رستے میں) جا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھا کر کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو حرا پہاڑ میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے میں اس کو دیکھ کر مارے ڈر کے سہم گیا لوٹ کر (خدیجہ پاس) آیا تو میں نے کہا مجھ کو کمبل اڑھا دو کمبل اڑھا دو اُنہوں نے اڑھا دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اُتاریں یاایها المدثر والرجز فاهجر تک رجز سے بت مراد ہیں یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے

(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب اللہ تعالیٰ کے قول وثیابك فطهر کی تفسیر)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ

(پارہ ۲۰ - كِتَابُ التَّفْسِيرِ - بَابُ قَوْلِهِ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ)

[۱۶] جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ وحی بند رہنے کا تذکرہ کرتے تھے

(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب اللہ تعالیٰ کے قول والرجز فاهجر کی تفسیر)

(یہ حدیث اس کے قبل اس باب میں مفصل گذر چکی)

عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقِيلَ

[۱۷] موسیٰ بن ابی عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو پوچھا لا تحرك به لسانك انہوں نے کہا ابن عباس رضؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ اپنے لب ہلاتے رہتے

لَهٗ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ يَخْشٰى اَنْ يَّنْفَلِتَ مِنْهُ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ اَنْ نَّجْمَعَهٗ فِىْ صَدْرِكَ وَقُرْاٰنَهٗ اَنْ تَقْرَاَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ يَقُوْلُ اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ اَنْ نُّبَيِّنَهٗ عَلٰى لِسَانِكَ۔

(پارہ ۲۰۔ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ۔ بَابُ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ (پارہ ۲۰۔ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ۔ بَابُ قَوْلِهٖ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِى النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَلْحَقُ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ قَالَ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِىَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِىْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِىْ فَغَطَّنِىْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجُهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِىْ فَقَالَ اقْرَاْ

اس لئے آپ کو حکم ہوا کہ (وحی اُترتے وقت) اُس ڈر سے کہ کہیں بھول نہ جاؤ زبان نہ ہلایا کرو اس کا تمہارے دل میں جما دینا اور اُس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے جب ہم اُس کو پڑھ چکیں (یعنی جبریل تجھ کو سنا چکیں) تو جیسا جبریل نے پڑھ کر سنایا تو بھی اسی طرح پڑھ یہ بھی ہمارا ہی کام ہے کہ ہم تیری زبان سے اس کو پڑھوا دیں گے[1]

(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب اللہ تعالیٰ کے قول ان علینا جمعہ و قرآنہ کی تفسیر)

[18] ابن عباس رضہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ

(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب اللہ تعالیٰ کے قول فاذا قرانہ فاتبع قرانہ کی تفسیر)

(یہ حدیث اس کے قبل اس باب میں مفصل گذر چکی)

[19] حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت یوں شروع ہوئی پہلے آپ کے خواب اچھے ہونے لگے آپ جو خواب میں دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (بیداری) نمودار ہوتا پھر آپ کو تنہائی بھلی لگنے لگی آپ حرا کی غار میں (تن تنہا) جا کر تحنث کیا کرتے عروہ نے کہا تحنث سے عبادت مراد ہے وہاں کئی کئی راتیں آپ رہ جاتے گھر میں نہ آتے توشہ اپنے ساتھ لیجاتے پھر لوٹ کر خدیجہ رضہ پاس آتے اتنا ہی توشہ اور لے جاتے آپ اسی حال میں تھے کہ دفعتاً غار حرا میں آپ پر وحی اُتری حضرت جبریل ع آئے کہنے لگے پڑھو آپ نے فرمایا میں ان پڑھ ہوں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جبریل ع نے یہ سنکر مجھ کو خوب زور سے دبایا۔۔ اتنا کہ میں بے طاقت ہو گیا پھر مجھ کو چھوڑ دیا کہنے لگے پڑھو میں نے کہا

[1] یا اس کے معانی اور مطالب تجھ پر کھول دیں گے ۱۲ منہ

قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَةَ حَتّٰی بَلَغَ
مِنِّی الْجُهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ
الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ الْاٰیَاتِ اِلٰی قَوْلِهٖ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ یَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ
زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ قَالَ لِخَدِیْجَةَ
اَیْ خَدِیْجَةُ مَا لِیْ لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَاَخْبَرَهَا
الْخَبَرَ قَالَتْ خَدِیْجَةُ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا یُخْزِیْكَ اللّٰهُ
اَبَدًا فَوَاللّٰهِ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِیْثَ
وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ
وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِیْجَةُ
حَتّٰی اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِیْجَةَ
اَخِیْ اَبِیْهَا كَانَ امْرَءًا تَنَصَّرَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَیَكْتُبُ
الْكِتَابَ الْعَرَبِیَّ وَیَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِیْلِ بِالْعَرَبِیَّةِ مَا شَآءَ
اللّٰهُ اَنْ یَّكْتُبَ وَكَانَ شَیْخًا كَبِیْرًا قَدْ عَمِیَ فَقَالَتْ
خَدِیْجَةُ یَا عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِیْكَ قَالَ وَرَقَةُ
یَا ابْنَ اَخِیْ مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

میں اَن پڑھ ہوں (کیوں کر پڑھوں) انہوں نے مجھ کو دوسری بار زور سے دبوچا پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں انہوں نے تیسری بار خوب بھینچا پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے اقرء باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرا و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم آخر آیتیں سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر کو لوٹے آپ کے مونڈھے اور گردن کے گوشت (مارے ڈر کے) پھڑک رہے تھے حضرت خدیجہ رضہ پاس آئے فرمایا مجھ کو کپڑا اُڑھا دو جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو آپ حضرت بی بی خدیجہ سے کہنے لگے خدیجہ رضہ (میں نہیں جانتا مجھ کو کیا ہو گیا ہے) مجھے تو اپنی جان کا ڈر ہے اور آپ نے سارا قصہ جو گذرا تھا ان سے بیان کیا بی بی خدیجہ رضہ نے کہا آپ ڈریئے نہیں ہرگز آپ کو نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ خوش ہو جایئے میں اللہ کی قسم کھاتی ہوں اللہ آپ کو کبھی خراب نہیں کرنے کا خدا کی قسم (آپ کیوں کر خراب ہو سکتے ہیں) آپ تو ناتے والوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں ہمیشہ سچ بولا کرتے ہیں دوسرے کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے ذمے کر لیتے ہیں جو چیز کسی کے پاس نہ ہو وہ اس کو دلوا دیتے ہیں (بھوکے کو کھانا ننگے کو کپڑا) اور مہمان کی ضیافت کرتے ہیں معاملات اور مقدمات میں حق کی پاسداری کرتے ہیں پھر ایسا ہوا کہ خدیجہ رضہ آنحضرت صلعم کو اپنے ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل پاس پہنچیں جو خدیجہ رضہ کے چچا زاد بھائی تھے یعنی ان کے باپ اور ورقہ کے باپ بھائی بھائی تھے[1] وہ جاہلیت کے زمانہ میں نصرانی ہو گئے تھے (اس وقت یہی دین حق تھا) اور عربی لکھنا خوب جانتے تھے انجیل بھی جتنی اللہ چاہتا وہ عربی زبان میں لکھا کرتے بوڑھے پھونس ہو کر اندھے ہو گئے تھے خدیجہ رضہ نے ان سے کہا چچا (یا چچا کے بیٹے) ذرا تم اپنے بھتیجے کا تو حال سنو ورقہ نے کہا کیوں بھتیجے تم کو کیا دکھلائی دیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حال

[1] خدیجہ رضہ کے والد اور ورقہ کے باپ نوفل دونوں اسد کے بیٹے اور بھائی بھائی تھے ١٢ منہ

وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ
اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا
ذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ
مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ
بِهٖ اِلَّا اُوْذِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ حَيًّا اَنْصُرْكَ
نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ
الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ . . . .

اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ
قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ
السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَنِيْ
بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَفَرِقْتُ
مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْهُ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ
فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ
وَهِيَ الْاَوْثَانُ الَّتِيْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُوْنَ
قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ ۔ (پارہ ۲۰ ۔ كِتَابُ التَّفْسِيْرِ ۔
بَابٌ)

گذرا تھا وہ ان سے بیان کیا ورقہ نے سن کر کہا واہ واہ
یہ تو وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ پیغمبر پر اُترا تھا کاش میں اس
وقت جوان ہوتا کاش میں اُس وقت زندہ رہتا
اُس کے بعد ورقہ نے ایک بات کہی (وہ بات یہ تھی جب
تمہاری قوم تم کو مکہ سے نکال دیگی) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پوچھا کیا مجھ کو میری قوم والے نکال دیں گے
ورقہ نے کہا بے شک کسی پیغمبر نے پیغمبری کا دعویٰ
نہیں کیا مگر لوگوں نے اُس کو ستایا خیر اگر میں اُس وقت
تک زندہ رہ گیا تو تمہاری اچھی طرح مدد کروں گا اُس کے
تھوڑے ہی دنوں کے بعد ورقہ گذر گئے اور وحی آنا
بھی موقوف رہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس سے رنج ہوا (کہ
. . . . . وحی کیوں موقوف
ہوگئی)

. . . .

جابر بن عبداللہ انصاری رض نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم وحی موقوف رہنے کا قصہ بیان فرماتے
تھے آپ نے فرمایا پھر ایسا ہوا ایک بار میں (رستے
میں) جا رہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی
نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو حرا میں
میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے درمیان ایک
کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے میں یہ حال دیکھ کر ڈر گیا
اور لوٹ (کر خدیجہ رض پاس) آیا میں نے کہا مجھ
کو کپڑا اُڑھاؤ کپڑا اُڑھاؤ لوگوں نے کپڑا
اُڑھا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں
یاایھا المدثر قم فانذر وربك
فکبر وثیابك فطھر والرجز
فاھجر ابو سلمہ نے کہا
رجز سے بت مراد
ہیں جن کو جاہلیت والے
پوجا کرتے تھے اُس کے
بعد برابر وحی
آنے لگی
(پارہ ۲۰ ۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی ۔ باب ۔ یہ باب پہلے باب سے
متعلق ہے)

عَنْ عَائِشَةَ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ (پارہ ۲۰۔ کِتَابُ التَّفْسِيْرِ بَابُ قَوْلِهٖ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ)

[۲۰] حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا پہلے جو پیغمبری کی نشانی آپ کو شروع ہوئی وہ سچے خواب تھے۔
(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی۔ باب اللہ تعالیٰ کے قول اقراء وربک الاکرم کی تفسیر)
(یہ حدیث مفصل اس باب میں گذر چکی)

عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ (پارہ ۲۰۔ کِتَابُ التَّفْسِيْرِ۔ بَابُ قَوْلِهٖ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ)

[۲۱] حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضؓ کے پاس لوٹ آئے
(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی تفسیر کی باب اللہ تعالیٰ کے قول الذی علم بالقلم کی تفسیر)
یہ حدیث اس باب میں مفصل گذر چکی)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضؓ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَابَعَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ (پارہ ۲۰۔ كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ۔ بَابُ كَيْفَ نُزُوْلُ الْوَحْيِ)

[۲۲] انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے پے درپے وحی بھیجنا شروع کی وفات کے قریب تو بہت وحی اُتری اُس کے بعد آپ کی وفات ہوئی[۱]
(پارہ ۲۰۔ کتاب قرآن کی فضیلتوں کے بیان میں۔ باب وحی کیوں کر نازل ہوئی)

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لَيْتَنِيْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ عَلَيْهِ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا

[۲۳] صفوان بن امیہ بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ (میرے والد) یعلیٰ ہمیشہ کہا کرتے تھے کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی آرہی ہو ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے[۲] سایہ کے لئے ایک کپڑا آپ پر تان دیا تھا آپ کے ساتھ کئی اصحاب بھی تھے اتنے میں ایک شخص (عطا ابن منیہ یا عمرو بن سواد یا خود یعلیٰ) آیا خوشبو میں لتھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص خوشبو لگا کر جبہ پہن کر

[۱] مطلب یہ ہے کہ ابتدائی زمانہ نبوت میں تو سورۂ اقرا اتر کر پھر ایک مدت تک وحی موقوف ہوگئی تھی اُس کے بعد برابر پے درپے اترتی رہی پھر جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کی عمر کے آخری حصہ میں بہت قرآن اُترا اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کو فتوحات ہوئیں اُن کا شمار بڑھ گیا معاملات اور مقدمات بکثرت رجوع ہونے لگے تو قرآن بھی زیادہ اُترا پھر عین وحی کی کثرت کے زمانہ میں آپ کی وفات ہوئی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ منہ
[۲] جعرانہ ایک مقام ہے مشہور مکہ کے قریب طائف کے رستے میں ۱۲ منہ

تضمخ بطیب فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ
فجاءہ الوحی فاشار عمر الی یعلی ان تعال فجاء یعلی
فادخل راسہ فاذا ھو محمر الوجہ یغط کذلک
ساعۃ ثم سری عنہ فقال این الذی یسالنی عن
العمرۃ انفا فالتمس الرجل فجیء بہ الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال اما الطیب الذی بک فاغسلہ
ثلث مرات واما الجبۃ فانزعھا ثم اصنع فی عمرتک
کما تصنع فی حجتک (پارہ ۲۰ - کتاب فضائل القرآن - باب
نزل القرآن بلسان قریش والعرب قرانا عربیا بلسان
عربی مبین)

(عمرے کا) احرام باندھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
یہ سنکر ایک گھڑی (خاموش) دیکھتے رہے اتنے
میں آپ پر وحی آنی شروع ہوئی حضرت عمرؓ نے اشارہ
سے یعلیٰ کو بلایا وہ آئے اور کپڑے کے اندر (جو
آپ پر تنا ہوا تھا) سر ڈال کر دیکھنے لگے کیا دیکھتے
ہیں آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا ہے اور خراٹے کی سی آواز
نکل رہی ہے ایک گھڑی تک یہی حال رہا آپ نے
پوچھا وہ شخص کہاں گیا جو (عمرے کے) احرام
کا مسئلہ مجھ سے ابھی پوچھتا تھا اس شخص کو ڈھونڈکر
لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے
آپ نے فرمایا تو ایسا کر خوشبو جو تیرے بدن
میں لگ گئی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور
جبہ کو اتار ڈال پھر عمرہ اسی طرح
بجالا جیسے حج کرتا ہے[1]
(پارہ ۲۰ - کتاب قرآن کی فضیلتوں کے بیان میں - باب
قرآن قریش کے محاورے عربی زبان میں اترا اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے قرانا عربیا بلسان عربی مبین)

عن ابن عباس رض فی قولہ لا تحرک بہ لسانک لتعجل
بہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل
جبریل بالوحی وکان مما یحرک بہ لسانہ وشفتیہ
(پارہ ۲۱ - کتاب فضائل القرآن - باب الترتیل فی القراءۃ)

۲۴ ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے اس آیت لا تحرک بہ لسانک
لتعجل بہ کی تفسیر میں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی
اترتے وقت بہت سختی ہوتی آپ
جب جبریل وحی لاتے
تو زبان اور ہونٹ
ہلاتے رہتے
(پارہ ۲۱ کتاب قرآن کی فضیلتوں کے بیان میں - باب قرآن کو صاف صاف
ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا) (یہ حدیث اس باب میں پہلے مفصل گذر چکی)

عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ثم فتر عنی الوحی فبینا انا امشی
سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری الی السماء

جابر بن عبداللہ رض سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (سورۂ
اقرا کی آیتیں اتر کر) پھر وحی (مدت تک) بند رہی
اس کے بعد میں ایک بار (رستے میں) جا رہا
تھا میں نے آسمان سے آواز
سنی کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ

[1] اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث اس باب سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اگلے باب کے متعلق ہے اور شاید کاتب نے غلطی سے اس باب میں شریک کر دی بعضوں نے کہا اس باب میں یہ حدیث اس لئے لائے کہ حدیث بھی قرآن کی طرح وحی ہے اور وہ بھی قریش کے محاورے پر اتری ہے ۱۲ منہ

فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَآءٍ قَاعِدٌ عَلٰی كُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (پارہ ۲۵ - كِتَابُ الْاَدَبِ - بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَآءِ)

جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں (معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔
(پارہ ۲۵ - کتاب اخلاق کے بیان میں - باب آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا)

عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْیِ الرُّؤْیَا الصَّادِقَةُ فِی النَّوْمِ فَكَانَ لَا یَرٰی رُؤْیَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَكَانَ یَاْتِیْ حِرَآءَ فَیَتَحَنَّثُ فِیْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّیَالِیَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَیَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی خَدِیْجَةَ فَتُزَوِّدُهٗ بِمِثْلِهَا حَتّٰی فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِیْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فِیْهِ فَقَالَ اقْرَاْ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَغَطَّنِی الثَّالِثَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ حَتّٰی بَلَغَ مَا لَمْ یَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ یَا خَدِیْجَةُ مَا لِیْ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ قَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَقَالَتْ لَهٗ كَلَّا اَبْشِرْ

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا پہلے پہل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی وہ یہی تھی کہ سوتے میں آپ اچھا خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صاف صاف نمود ہوتا آپ کیا کرتے حرا کی غار میں چلے جاتے وہاں عبادت میں مصروف رہتے کئی کئی راتیں آپ اسی غار میں بسر کرتے اور توشہ اپنے ساتھ لے جاتے پھر حضرت خدیجہ رض پاس آتے وہ اتنا ہی توشہ اور تیار کر کے دیدیتیں (ایک مدت تک یہی حال رہا اور اسی طرح گذری) یہاں تک کہ ایک ہی ایکا آپ پاس وحی آن پہنچی آپ غار ہی میں تھے کہ حضرت جبرئیل ع آئے اور کہنے لگے پڑھو آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں آپ فرماتے ہیں جبرئیل نے یہ سنکر مجھ کو دابا اور ایسا دابا کہ میں بے طاقت ہو گیا (یا اُنہوں نے اپنا زور ختم کر دیا) پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں اُنہوں نے دوبارہ مجھ کو دابا اور خوب دابا کہ میں بے طاقت ہو گیا پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے پڑھو میں نے کہا میں پڑھا لکھا نہیں ہوں تیسری بار پھر خوب زور سے دابا کہ میں بے طاقت ہو گیا کہنے لگے اپنے مالک کے نام سے پڑھو جس نے ہر ایک چیز پیدا کی (یعنی سورۂ اقرء پڑھائی) مالم یعلم تک آنحضرتؐ یہ آیتیں سنکر اس غار سے لوٹے آپ کے مونڈھوں کے گوشت (ڈر کے مارے) پھڑک رہے تھے حضرت خدیجہ پاس آئے ان سے کہنے لگے مجھ کو کپڑا اُڑھا دو کپڑا اُڑھا دو لوگوں نے آپ کو کپڑا اُڑھا دیا جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو (حضرت خدیجہ رض سے) فرمانے لگے خدیجہ مجھ کو کیا ہو گیا ہے۔ اپنا سارا

فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ
الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ
عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيجَةُ حَتّٰی اَتَتْ
بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ ابْنِ اَسَدِ ابْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ
قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ اَخِي اَبِيهَا وَكَانَ امْرَاً
تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ
فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ
يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيجَةُ
اَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ
اَخِي مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
رَاٰی فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي اُنْزِلَ عَلٰی
مُوسٰی يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا اَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ
فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهٖ
اِلَّا عُودِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِي يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا
ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً
حَتّٰی حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا

حال بیان کیا فرمانے لگے مجھ کو اپنی جان جانے کا ڈر
ہے یہ سنکر حضرت خدیجہ رضؓ نے کہا خدا کی قسم
ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا آپ خوش رہیے اللہ آپ
کو کبھی خراب نہیں کرنے کا آپ تو ناتے والوں
سے سلوک کرتے ہیں (ہمیشہ) سچی بات کہا کرتے
ہیں لوگوں کے بوجھے (قرضے وغیرہ) اپنے سر
لیتے ہیں مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں ہر ایک
معاملہ میں حق بجانب رہتے ہیں پھر ایسا ہوا کہ خدیجہ
آنحضرت کو اپنے ساتھ لے کر اپنے چچازاد بھائی
ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی پاس
پہنچیں ان کے والد حضرت خدیجہؓ کے والد (خویلد)
کے بھائی تھے یہ ورقہ جاہلیت کے زمانہ میں بت
پرستی چھوڑ کر نصرانی بن گئے تھے اور عربی عبارت
لکھا کرتے تھے انجیل مقدس میں سے جو اللہ
کو منظور ہوتا عربی میں ترجمہ کیا کرتے [1] اور بڑے
بوڑھے ہو کر اندھے ہو گئے تھے خیر خدیجہ نے
ان سے کہا بھائی ذرا اپنے بھتیجے کی کیفیت
تو سنو انہوں نے پوچھا کہو بھتیجے تم کیا دیکھتے
ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بیان
کیا اس وقت ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ
ہے جو حضرت موسیٰ پر اترا تھا ہائے ہائے کاش
میں تمہاری پیغمبری کے زمانہ میں جوان ہوتا کاش
میں اس وقت تک جیتا رہتا جب تمہاری قوم
کے لوگ تم کو نکال باہر کریں گے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائیں (میں نے کیا قصور
کیا) کیا میری قوم والے مجھ کو نکال دیں گے ورقہ
نے کہا بے شک (ایک تم پر کیا موقوف ہے) جو
کوئی تمہاری طرح پیغمبر ہو کر آیا وحی اور اللہ کا کلام
لایا لوگ اس کے دشمن ہو گئے خیر اگر میں اس
وقت تک زندہ رہا میں نے یہ دن پایا تو تمہاری بہت
زور کے ساتھ مدد کروں گا اس کے چند ہی روز
بعد ورقہ گذر گئے اور وحی کا آنا بھی بند رہا ہم کو
یہ خبر پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس وحی کے

[1] اس حدیث سے کتاب الٰہی کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنے کا جواز نکلتا ہے اور اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ امام ابو حنیفہؒ نے تو قرآن کا ترجمہ نماز میں بھی پڑھنا جائز رکھا ہے اور بڑے بڑے اکابر علماء نے قرآن شریف کے ترجمے دوسری زبان میں کئے ہیں جیسے شیخ سعدی اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد القادر صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب نے اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو قرآن کا ترجمہ کرنا ناجائز سمجھتا ہے ۱۲ منہ

غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهٗ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ فَيَرْجِعُ فَاِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ فَاِذَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ

(پارہ ۲۸۔ كِتَابُ التَّعْبِيْرِ۔ بَابُ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ)

بند ہو جانے کا سخت رنج رہا کئی بار تو آپ نے رنج کے مارے یہ چاہا کہ پہاڑ کی چوٹی سے اپنے تئیں گرا دیں آپ جب کسی پہاڑ کی چوٹی پر اس ارادے سے چڑھتے تو جبرئیل نمود ہوتے اور کہتے (ایسا کوئی کام نہ کریں) تم تو اللہ کے سچے پیغمبر ہو یہ حال دیکھ کر آپ کو ایک گونہ قرار آجاتا کچھ تسلی ہو جاتی آپ (اس ارادے سے باز آ کر) لوٹ آتے جب ایک مدت گذر جاتی اور وحی بند ہی رہتی تو آپ اُسی ارادے سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے (کہ گرا کر اپنے تئیں ہلاک کر ڈالیں گے) اتنے میں جبرئیل نمود ہوتے اور یہی کہنے لگتے (کہ آپ) تم اللہ کے سچے پیغمبر ہو آپ اس عزم سے باز آجاتے) ابن عباس نے کہا (سورہ انعام میں) جو ہے فالق الاصباح اس سے مراد دن کو سورج کی اور رات کو چاند کی روشنی ہے[1]

(پارہ ۲۸ کتاب خواب کی تعبیر کے بیان میں۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وحی پہلے پہل شروع ہوئی تو یہی اچھا خواب تھا)

صِفَاتُ النَّبِيِّ وَعَجْزُهٗ عَنِ الْاِتْيَانِ بِالْاٰيَاتِ وَالْهِدَايَةِ

باب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور نشانیاں دکھلانے اور ہدایت سے ان کا عجز

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۚ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ (پارہ ۴۔ سورۃ آل عمران رکوع ۱۷)

اور پیغمبر کا کام نہیں کہ لوٹ کے مال میں چوری کرے اور جو کوئی چوری کرے وہ قیامت کے دن چرائی چیز لئے ہوئے آئیگا پھر ہر شخص کو اُس کے کئے کا پورا بدلا ملیگا اور ان کا حق مارا نہ جائے گا

(پارہ ۴ سورہ آل عمران رکوع ۱۷)

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

(اے پیغمبر) کہہ دے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں[2] اور (یہ بھی) کہہ دے میں غیب نہیں[3] جانتا

[1] یہ حدیث اوپر باب بدء الوحی میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ اس میں یہ ذکر ہے کہ آپ کا خواب سچا ہوا کرتا ۱۲ منہ

[2] یعنی اس کی قدرت کے خزانے کہ جو نشانی تم چاہو یا جو چیز تم مانگو میں دے دوں ۱۲

[3] کہ جو بات آیندہ کی تم پوچھو میں بتلا دونگا ۱۲

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ ۚ

(پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۵)

اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں[۱] میں تو اُسی پر چلتا ہوں جو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ کو حکم ہوتا ہے[۲]

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۵)

قُلْ اِنِّىْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِىْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِىْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِىَ الْاَمْرُ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۷)

(اے[۳] پیغمبرؐ) کہہ دے میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل پر (قرآن پر) قائم ہوں اور تم اس کو جھٹلاتے ہو[۴] جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اختیار نہیں وہ سچی بات بیان کرتا ہے اور وہی سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر (بھی) ہے (اے پیغمبرؐ) کہہ دے اگر تم جس عذاب کی جلدی کرتے ہو وہ میرے پاس (میرے اختیار میں) ہوتا تو میرا تمہارا جھگڑا (کب کا) فیصلہ ہو چکتا[۵] اور اللہ تعالیٰ بے انصافوں کو خوب جانتا ہے

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۷)

وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

(پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۱۳)

اور[۴] اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے (بلکہ سب ایمان لاتے) اور ہم نے تجھ کو ان پر داروغہ نہیں کیا اور نہ تو ان کا پاسبان ہے (ان پر تعینات ہے کہ وہ بھٹکنے نہ پائیں)

(پارہ، سورۂ انعام رکوع ۱۳)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَاۗءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (پارہ، سورۃ الانعام رکوع ۱۳)

اور یہ[۵] (مکہ کے) کافر سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تو ان کے پاس ایک نشانی لے کر آئے[۵] تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے (اے پیغمبرؐ) کہہ دے نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں[۶] اور (اے مسلمانو) تم کیا جانو شاید جب یہ نشانیاں آئیں تو یہ ایمان (لائیں یا) نہ لائیں[۷]

(پارہ ۷، سورۂ انعام رکوع ۱۳)

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (پارہ ۹ سورۃ الاعراف رکوع ۲۳)

کیا[۶] اُن لوگوں نے سوچا نہیں ان کے ساتھی (محمدؐ) کو کون سا جنون ہے[۸] وہ تو کوئی نہیں مگر (اللہ کے عذاب سے) کھلا ڈرانے والا ہے۔

(پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۳)

---

[۱] بلکہ تمہاری طرح ایک آدمی ہوں تو فرشتوں کی طرح آسمان پر چڑھنے کی فرمائش مجھ سے کیوں کرتے ہو ۱۲ [۲] اور کہتے ہو اگر یہ سچ ہے تو ہم پر عذاب اُترے آسمان سے پتھر برسیں یا اور کوئی تکلیف کا عذاب آوے ۱۲ [۳] یعنی میرے اختیار میں ۱۲ [۴] یعنی عذاب کا لانا یا اور کوئی نشانی یا معجزہ دکھلانا جس کے تم طلب گار ہو میرے اختیار کی بات نہیں اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے وہی جب تک چاہے زبانی نصیحت کرتا ہے اور حق باتیں لوگوں کو سمجھاتا ہے اور جب اُس کو فیصلہ کرنا منظور ہوگا تو فیصلہ بھی یعنی تم کو تباہ کر کے سارا قضیہ تمام کر سکتا ہے ۱۲ [۵] جو وہ چاہتے ہیں اُنہوں نے کہا تھا کہ صفا پہاڑ سونے کا ہو جائے تو ہم ایمان لاویں گے ۱۲ [۶] اسی کے اختیار میں ہیں ۱۲ [۷] یا یہ ایمان نہ لاویں گے اللہ کو معلوم ہے اس لئے نشانیاں نہیں اُتارتا تم کو کیا معلوم بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم کو کیا معلوم کہ نشانیاں آنے پر یہ لوگ ایمان لاویں گے ۱۲ [۸] یہ کوئی جنون نہیں ہے ۱۲

[۹] اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبرؐ کے کل احکام جو دین اور دنیا میں آپ نے دئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھے اور حدیث پر چلنا اسی طرح ضروری ہے جیسے قرآن پر چلنا ایک حدیث میں ہے خبردار ہو مجھ کو قرآن ملا اور اس کے ساتھ ایک اور چیز ملی اُس کے مانند یعنی حدیث ۱۲

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ التوبۃ رکوع ۱۶)

(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آچکا تمہاری تکلیف اُس کو ناگوار ہے[1] تمہاری بھلائی کی اُس کو لولگی ہے[2] مسلمانوں پر بہت شفقت کرتا ہے مہربان ہے[3]

(پارہ ۱۱۔ سورۂ توبہ رکوع ۱۶)

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد رکوع ۶)

اور کسی پیغمبر سے یہ نہیں ہوسکا کہ کوئی نشانی دکھلائے[4] مگر خدا کے حکم سے

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد رکوع ۶)

وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

(پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۲)

اور اب رہی نشانی (نشانی بغیر خدا کے حکم کے ہم تمہارے پاس نہیں لاسکتے (تم کو دکھلا نہیں سکتے) اور ایمانداروں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں[5] اور ہم کو کیا ہوا جو ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ وہ ہم کو ہماری (ہدایت کے) رستے بتا چکا اور تم نے جو ہم کو تکلیف دی ہے[6] بے شک ہم اُس پر صبر کیے رہیں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم رکوع ۲)

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

(پارہ ۲۰ سورۃ النمل رکوع ۶)

(دوسرے یہ کہ) تو مُردوں کو (اپنی بات) نہیں سنا سکتا[7] نہ بہروں کو جب وہ پیٹھ موڑ کر چلدیں (اپنی آواز) سنا سکتا ہے اور نہ تو اندھوں کو جب وہ بہک جائیں رستے پر لگا سکتا ہے تو تو انہی لوگوں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں پھر ایسے ہی لوگ (تیرا کہنا) مانیں گے

(پارہ ۲۰ سورۂ نمل رکوع ۶)

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (پارہ ۲۰ سورۃ القصص رکوع ۶)

(اے پیغمبر) تو جس کو چاہے اُس کو راہ پر نہیں لگا سکتا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے وہ جس کو چاہتا ہے راہ پر لاتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کون راہ پر آنے کے لائق ہے[9]

(پارہ ۲۰ سورۂ قصص رکوع ۶)

---

[1] یعنی عربی قریشی
[2] یعنی تم اللہ تعالیٰ کے عذاب میں پڑو یہ اُس کو شاق گذرتا ہے ۱۲ [3] رات دن اس کی یہی کوشش ہے یہی حرص ہے کہ جس طرح سے ہو سکے تم دوزخ سے بچ جاؤ اور دنیا اور آخرت کی بھلائی پاؤ سبحان اللہ ماں باپ سے زیادہ ہمارا پیغمبر ہم پر مہربان ہے اور ان کا احسان ہم پر تمام جہاں سے زیادہ ہے ۱۲ [3] اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک ناموں میں سے دو نام یعنی رؤف اور رحیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیدیئے یہ شرف اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا [4] اگر تم ہمارے ساتھ دشمنی کرنے پر آمادہ ہو تو ہمارا بھروسہ اللہ تعالیٰ ہی پر ہے وہ بچانے والا ہے ۱۲ [6] ہم کو جھوٹا بنایا طرح طرح سے ستایا ۱۲ [7] اور کافر بھی مردہ دل ہیں ان پر حق بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا مردے کا بھی یہی حال ہے گو وہ سنتا ہے لیکن جواب نہیں دیتا نہ کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے ۱۲ [8] بہرا اگر مخاطب ہو اور دل لگا کر سنے تو شاید کچھ نہ کچھ آواز سن بھی لے لیکن جب پیٹھ موڑ کر بھاگے تو پھر کیا خاک سنے گا ایک تو بہرا اور پھر سے پیٹھ موڑ کر بھاگ رہا ہے ۱۲ [9] صحیحین میں ہے یہ آیت اُس وقت اُتری جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت چاہا کہ کسی طرح ابو طالب مسلمان ہو جائیں ایک ہی بار کلمہ شہادت پڑھ لیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انکی قسمت میں ایمان نہیں رکھا تھا وہ مرتے وقت بھی کہہ کر مرے کہ میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں ایک صحیح حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ ہلکا عذاب قیامت کے دن ابو طالب کو ہوگا ان کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے ان کا بھیجا پکنے لگیگا معاذ اللہ ۱۲

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ أَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

(پارہ ۲۱ سورۃ الروم رکوع ۵)

تو[12] اے پیغمبر تو مردوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا لہ اور نہ بہروں کو سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھ موڑ کر چلدیں ۲ اور نہ تو اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نجات دے کر) راہ سوجھا سکتا ہے تو تو انہی لوگوں کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں اور (تیری بات) مان لیتے ہیں ۳

(پارہ ۲۱ سورۂ روم رکوع ۵)

اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهٗٓ أُمَّهٰتُهُمْ

(پارہ ۲۱ سورۃ الاحزاب رکوع ۱)

پیغمبر[13] تو مسلمانوں پر خود ان سے زیادہ مہربان ہے اور پیغمبر کی بی بیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں

(پارہ ۲۱ سورۂ احزاب رکوع ۱)

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب رکوع ۵)

پیغمبر[14] کو اس کام کے کرنے میں جو اللہ نے اس کے لئے ٹھیرا دیا کچھ مضائقہ نہیں ان (پیغمبروں) میں جو پہلے گذر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی یہی عادت رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو کام ہے وہ (روز ازل میں) ٹھہر چکا ہے مقرر ہو چکا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام (لوگوں کو) پہنچاتے رہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے رہے اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بس ہے حساب لینے والا ۴

(پارہ ۲۲ سورۂ احزاب رکوع ۵)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب رکوع ۵)

(لوگو)[15] محمد تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے ۵ البتہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہے اور پیغمبروں کا ختم کرنے والا اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ۶

(پارہ ۲۲ سورۂ احزاب رکوع ۵)

يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ

(اے[16] پیغمبر) ہم نے تیرے لئے وہ بی بیاں حلال کر دیں جن کا مہر تو نے دیا

لہ یعنی ایسا سنانا جس کا وہ جواب دیں جب حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان مردوں سے زیادہ نہیں سن سکتے مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے ۱۲ ۲ مراد کافر ہیں ان کو مردوں سے مشابہت دی اور بہروں سے جو پیٹھ موڑ کر بھاگیں وہ کیا خاک سنیں گے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس آیت سے یہ دلیل لی کہ مردے نہیں سنتے اور اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ۱۲ ۳ وہ حق کے طالب ہیں اور حق پر چلنا چاہتے ہیں ۱۲ ۴ برے بھلے کا بدلہ دیگا اسی سے سابقہ پڑتا ہے پھر جو کام اس نے درست اور حلال رکھا ہے اس میں لوگوں سے ڈرنے کی کیا وجہ ۱۲ ۵ آپ کے چاروں صاحبزادے ابراہیم اور قاسم طیب اور طاہر علیہم السلام بچپنے میں گذر گئے اور گو نانا باپ ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اپنا بیٹا فرمایا مگر جس وقت یہ آیت اتری یہ دونوں صاحبزادے بھی نابالغ اور کم سن تھے ان کو مرد نہیں کہہ سکتے تھے اس سے مقصود یہ ہے کہ تم حضرت کو زید کا باپ نہ سمجھو نہ زید کی بیوی کو آپ کی بہو اس سورت کے پہلے رکوع میں جو گذرا کہ پیغمبر صلعم مسلمانوں کے باپ ہیں اور آپ کی بی بیاں انکی مائیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے کہ باپ سے دینی باپ اور ماں سے دینی ماں مراد ہے ۱۲ ۶ جیسے مہر سے خط ختم ہوتا ہے اسی طرح نبوت کے آپ خاتم ہیں یعنی آپ کے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں اور عیسیٰ جو قیامت کے قریب اتریں گے وہ نئے پیغمبر نہیں ہیں پہلے دنیا میں آچکے ہیں دوسرے وہ جب اتریں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر چلیں گے گویا آپ کی امت میں داخل ہوں گے ابن عباسؓ سے جو منقول ہے کہ دوسری زمینوں میں بھی تمہارے پیغمبر کی طرح ایک ایک پیغمبر ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ہمارے پیغمبر کے بعد ان زمینوں میں بھیجے گئے ہیں بلکہ ممکن ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب کے پہلے آگئے ہوں اور ہمارے پیغمبر کے آخر میں آنے ہوں بہرحال پیغمبری آپ کی ذات شریف پر ختم ہو گئی اور جو کوئی آپ کے بعد قیامت تک پیغمبری کا دعوی کرے سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ جھوٹا کذاب ہے ۱۲

أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ
عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ
اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا
لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ
دُونِ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ
وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ تُرْجِي
مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ
عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ
وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ۝ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ
مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ
حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
رَقِيبًا ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب رکوع ۶)

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

کر دیا[1] اور جن لونڈیوں کا تو مالک ہوا جو خدا تعالیٰ نے تجھ کو (لڑائی میں) دلوائیں اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھی کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیرے خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ (مدینہ میں) ہجرت کی[2] اور کوئی سی مسلمان عورت اگر وہ اپنے تئیں تجھ کو (مفت بے مہر کے) ڈالے بشرطیکہ پیغمبر اس سے نکاح کرنا چاہے یہ حکم خاص تیرے لئے ہے مسلمانوں کے لئے نہیں[3] ہم کو معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بی بیوں اور لونڈیوں کے باب میں ٹھیرا دیا ہے[4] غرض یہ ہے کہ[5] تجھ کو کوئی تکلیف نہ ہو[6] اور[7] اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے (تجھے یہ بھی اختیار ہے) تو ان عورتوں میں سے جس کو چاہے پیچھے رکھ دے (اس کی باری ٹال دے) اور جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے (کہ اس کی باری نہ ہو)[8] اور جن عورتوں کو تو نے پیچھے ڈال دے اگر ان میں سے (پھر) کسی کو بلا لے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں یہ جو اختیار تجھ کو دیا گیا اس سے زیادہ امید ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی[9] اور ان کو رنج نہ ہوگا اور جو تو ان کو دیگا اس سے وہ سب راضی رہیں گی[10] اور اللہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ علم والا ہے تحمل والا (اے پیغمبر) اب سے تجھ کو اور عورتیں درست نہیں[11] اور یہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بدل دوسری بی بیاں کرے گو ان کی صورت تجھ کو بھلی لگے البتہ لونڈیاں جن کا تو مالک ہو رکھ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے[12]

(پارہ ۲۲ سورۂ احزاب رکوع ۶)

اللہ[13] تعالیٰ پیغمبر پر (اپنی رحمت اتارتا ہے) اور فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں مسلمانو تم بھی پیغمبر پر درود

[1] حالانکہ مہر نکاح کے ساتھ ہی ادا کرنا ضرور نہیں ہے مگر افضل یہی ہے کہ ادا کر دے ۱۲ [2] اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ آپ کو درست نہ تھیں بعضوں نے کہا یہ قید اتفاقی ہے ۱۲ [3] کہ اگر کوئی عورت اپنا نفس تجھ کو ہبہ کر دے تو مہر ٹھہرے گواہ ہوں نہ دلی ہو تو وہ تجھ پر حلال ہے گر دوسرے مسلمانوں کے لئے یہ حکم نہیں ہے ۱۲ [4] کہ عام مسلمانوں کا نکاح بغیر ولی اور گواہوں اور مہر کے نہیں ہو سکتا یا چار سے زیادہ وہ نکاحی عورتیں نہیں رکھ سکتے ۱۲ [5] اس وجہ سے تیرے لئے ایک خاص حکم رکھا ۱۲ [6] سبحان اللہ جل جلالہ کو اپنے پیغمبر کی کس قدر خاطر داری منظور ہے ۱۲ [7] کہتے ہیں پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی اور مسلمانوں کی طرح باری باری ہر عورت کے پاس رہنا واجب تھا پھر اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا اور آپ کو اس آیت سے یہ اختیار مل گیا کہ جس عورت کے پاس چاہیں جائیں گو اس کی باری ہو اور باری ٹال دیں اور جس کی باری نہ ہو اس کے پاس رہیں گو یہ دوسری رعایت ہوئی آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعضوں نے کہا یہ آیت ان عورتوں کے حق میں ہے جو اپنے تئیں آنحضرت کو بخشدیں ۱۲ [8] وہ جان لیں گی کہ آپ اپنی طرف سے ایسا نہیں کرتے بلکہ خدا نے آپ کو اختیار دیا ہے ۱۲ [9] جس پر تو کچھ عنایت کریگا وہ شکر گذار ہوگی کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ تجھ پر یہ واجب نہیں ہے ۱۲ [10] یعنی دل آدمی کے اختیار میں نہیں ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت سے زیادہ محبت ہوتی ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ جہاں تک میرا اختیار ہے میں عورتوں میں برابر تقسیم کرتا ہوں اب جس میں میرا اختیار نہیں ہے اس کو تو بخشدے ۱۲ [11] یعنی اب جو نو عورتیں تیرے نکاح میں ہیں عائشہ رض اور حفصہ رض اور ام حبیبہ رض اور سودہ رض اور ام سلمہ رض اور صفیہ رض اور میمونہ رض اور زینب رض اور جویریہ رضی اللہ عنہم انہی پر قناعت کر اب نئی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں یہ حکم اللہ نے اس وقت دیا جب ان عورتوں نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا ۱۲ [12] سید علامہ نے کہا اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جس عورت کو نکاح کا پیغام دے اس کی طرف دیکھنا درست ہے یہ مضمون حدیث میں وارد ہے ۱۲

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ (پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب رکوع ۷)

بھیجو اور سلام بھیجو ¹ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ستاتے ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں پھٹکار کی اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے ²

(پارہ ۲۲ سورۂ احزاب رکوع ۷)

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ الفاطر رکوع ۳)

اور تو ان لوگوں کو نہیں سنا سکتا ہے جو قبروں میں ہیں ³ تو تو اور کچھ نہیں مگر ایک ڈرانے والا ہے ⁴

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر رکوع ۳)

مَا كَانَ لِىَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَىَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ ص رکوع ۵)

¹ بھلا اوپر والے ⁵ لوگ (فرشتے) جب جھگڑنے لگے تو مجھے تو کچھ معلوم نہ تھا ⁶ مجھ کو تو یہی وحی کی جاتی ہے اور کچھ نہیں میں کھلا ڈرانے والا پیغمبر ہوں

(پارہ ۲۳ سورہ ص رکوع ۵)

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ۝ (پارہ ۲۳ سورۃ الزمر رکوع ۲)

² بھلا جس شخص پر عذاب کا فرمودہ پورا ہوا ⁸ تو کیا ایسے شخص کو دوزخ سے نکال باہر کر سکتا ہے۔

(پارہ ۲۳ سورۂ زمر رکوع ۲)

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِىَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

(پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن رکوع ۸)

³ اور کسی پیغمبر کا یہ مقدور نہیں کہ بے حکم خدا کے کوئی نشانی (معجزہ ⁹) دکھلا پھر جب خدا کا حکم آن پہنچے گا تو پیغمبروں اور ان کی امتوں کا) انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور اُس وقت جھوٹے بدکار گھاٹے میں پڑ جائیں گے ¹⁰

(پارہ ۲۴ سورۂ مومن رکوع ۸)

¹ یوں کہو اللھم صل علی محمد وآلہ وسلم اب اختلاف ہے اس میں کہ آپ پر درود بھیجنا واجب ہے یا مستحب لیکن اس میں اتفاق ہے کہ عمر بھر میں ایک بار آپ پر درود بھیجنا فرض ہے بعضوں نے کہا جب آپ کا ذکر آوے اُس وقت درود بھیجنا واجب ہے ۱۲ ² اللہ تعالیٰ کو ستانا یہ ہے کہ اُس کا بیٹا کسی کو قرار دینا یا اس کے ساتھ شرک کرنا یا اُس کے اسماء اور صفات کا انکار کرنا اور رسول ؐ کا ستانا یہ ہے کہ شریعت کے خلاف کوئی بات کہنا یا کرنا اور آپ کی پیروی چھوڑ کر دوسرے لوگوں کی پیروی اختیار کرنا کسی کی رائے یا قیاس کو آپ کی حدیث پر مقدم کرنا ابن عباس نے کہا یہ آیت اس وقت اتری جب لوگوں نے صفیہ رضؓ سے نکاح کرنے میں آپ پر طعن کیا بعضوں نے کہا ان لوگوں کے باب میں جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کو تہمت لگائی ۱۲ ³ مردے سے مراد وہ کافر ہیں جو اپنے کفر اور شرارت پر جمے ہوئے ہیں ان کو مردوں سے تشبیہ دی جیسے مردوں پر زندوں کی بات کا کوئی اثر معلوم نہیں ہوتا اسی طرح ان کافروں کو پیغمبر کا سمجھانا اثر نہیں کرتا اس آیت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں مردے نہیں سنتے اہل حدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ اس میں اسماع کی نفی ہے نہ سماع کی یعنے مردوں سے جواب لینا اور ان کو کوئی بات قبول کرا دینا یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے اور اوپر اس مسئلہ کی بحث گذر چکی ہے ۱۲ ⁴ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو ڈرسنانیوالا ہے باقی ہدایت کرنا یہ تیرا کام نہیں ۱۲ ⁵ اوپر والے لوگوں سے فرشتے مراد ہیں انکا جھگڑا یہ تھا جو آدم کی پیدایش کے وقت انہوں نے رائے دی کہ تو آدم کو کیوں بناتا ہے اس کی اولاد زمین میں فساد مچائے گی خون خرابہ کریگی حسن یا صحیح حدیث میں ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا رات کو میرا مالک اچھی صورت میں میرے پاس آیا راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں خواب میں اور فرمایا اے محمدؐ تو جانتا ہے اوپر والے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں پھر مالک نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنی دونوں چھاتیوں یا سینے میں پائی اس وقت جو کچھ زمین اور آسمانوں میں تھا مجھ کو معلوم ہو گیا پھر مالک نے فرمایا اے محمدؐ تو جانتا ہے اوپر والے کن باتوں میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں (یہ مالک کے ہات رکھنے کی برکت تھی کہ آنحضرت ؐ پر آسمان زمین میں جو تھا وہ کھل گیا) وہ کفاروں میں جھگڑ رہے ہیں کفارے کیا ہیں نماز کے بعد (دوسری نماز کے انتظار میں) مسجدوں میں ٹھہرا رہنا جماعت کے لئے پاؤں سے چل کر جانا سختی کے وقت وضو پورا کرنا ۱۲ ⁶ جو کچھ مجھے معلوم ہوا وہ وحی سے معلوم ہوا ۱۲ ⁷ یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ کلام کہ میں دوزخ کو شیطان کے تابعداروں سے بھردوں گا ۱۲ ⁸ کیونکہ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کسی ولی کا یہ مقدور نہیں کہ بے حکم خدا کے کوئی کرامت دکھلائے ۱۲ ⁹ دنیا کا یا قیامت کا عذاب ۱۲ ¹⁰ جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے ۱۲

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ (پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدۃ رکوع ۱)

[۲۳] کہہ دے میں اور کچھ نہیں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں مجھ پر (خدا کی طرف سے) حکم آتا ہے تمہارا (سب کا) خدا ایک ہی خدا ہے سیدھے اسی کی طرف منہ کئے رہو (اسی کی پوجا کرو) اور اس سے (اپنے گناہوں کی) معافی چاہو۔ (پارہ ۲۴ سورہ حم السجدہ رکوع ۱)

اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ (پارہ ۱۳ سورۃ ابراھیم رکوع ۲)

[۲۴] بے شک ہم اور کچھ نہیں تمہاری طرح آدمی ہیں مگر خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے [۱]

(پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم رکوع ۲)

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الشوریٰ رکوع ۵)

[۲۵] تو ہی سیدھی راہ (لوگوں کو) دکھلاتا رہتا ہے اس خدا کی راہ جس کا سب کچھ ہے) جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں (سب کا مالک وہی ہے) سن لے اللہ ہی تک سب کام پہنچیں گے [۲]

(پارہ ۲۵ سورۂ شوریٰ رکوع ۵)

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف رکوع ۴)

[۲۵] تو (اے پیغمبر) کیا تو بہرے کو سنا سکتا ہے یا اندھے کو اور جو کھلی گمراہی میں ہے اس کو رستہ پر لا سکتا ہے۔

(پارہ ۲۵ سورۂ زخرف رکوع ۴)

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ احقاف رکوع ۱)

[۲۶] (اے پیغمبر) کہہ دے میں کوئی نیا پیغمبر تھوڑا ہی [۳] ہوں اور مجھے معلوم نہیں (آئندہ دنیا میں) مجھ سے کیا (سلوک) کیا جائیگا [۴] اور تم سے کیا (سلوک) کیا جائیگا میں تو اسی پر چلتا ہوں جو مجھ کو (خدا کی طرف سے) حکم ہوتا ہے اور میں کچھ نہیں ایک کھلا ڈرانے والا (بندہ) ہوں [۵]

(پارہ ۲۶ سورہ احقاف رکوع ۱)

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝

(پارہ ۲۹ سورۃ القلم رکوع ۱)

[۲۷] تو اپنے مالک کے فضل سے (خدانخواستہ) دیوانہ نہیں ہے (جیسے کافر تجھ کو سمجھتے ہیں) اور تجھ کو [۶] بے انتہا نیک (اجر) ملیگا اور تو بے شک بڑے خلق والا ہے [۷]

(پارہ ۲۹ سورۂ قلم رکوع ۱)

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ

[۲۸] (اے پیغمبر) کہدے میں نہیں جانتا جس (عذاب) کا تم سے وعدہ ہے وہ نزدیک ہے یا ابھی میرا مالک

---

[۱] پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے ۱۲ [۲] وہی اچھے بُرے کا فیصلہ کرے گا اور ثواب اور عذاب دیگا ۱۲ [۳] مجھ سے پہلے ہزاروں پیغمبر آ چکے ہیں ۱۲ [۴] لوگ مجھ کو مار ڈالیں گے یا ملک سے نکال دیں گے ۱۲ [۵] تم پر ابھی عذاب اتریگا یا کچھ مدت کے بعد یہ سب غیب کی باتیں ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ قیامت میں میرا کیا حال ہوتا ہے اور تمہارا کیا حال ہوتا ہے صحیح بخاری میں ہے جب عثمان بن مظعون مر گئے تو ام العلا نے کہا اللہ تعالیٰ کے پاس تم عزت دار ہو میں اس کی گواہی دیتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام العلا تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا اور میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ میرا کیا حال اور تمہارا کیا حال ہونا ہے ام العلا نے کہا اب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا میں کسی کو نہیں کہہ سکتی کہ وہ اچھا ہے ۱۲ [۶] خدا کا پیغام پہنچانے اور ان تکلیفوں کے اٹھانے پر بے انتہا نیک الخ ۱۲ [۷] کہ کافروں کی ایسی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور صبر کرتا ہے ان کے لئے بد دعا نہیں کرتا ۱۲ [۸] فرشتے یا جن نہیں ہیں۔

لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝ (پارہ ۲۹ سورۃ الجن رکوع ۲)

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۙ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۙ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ وَهُوَ يَخْشٰى ۙ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝

(پارہ ۳۰ سورۃ عبس رکوع ۱)

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (پارہ ۳۰ سورۃ التکویر رکوع ۱)

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۙ (پارہ ۳۰ سورۃ الغاشیۃ رکوع ۱)

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۙ (پارہ ۳۰ سورۃ الضحیٰ رکوع ۱)

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ (پارہ ۳۰ سورۃ الضحیٰ رکوع ۱)

ایک مدت میں اس کو بھیجے گا [۱]

(پارہ ۲۹ سورۂ جن رکوع ۲)

[۲۹] پیغمبر نے) تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا اس بات پر کہ اندھا اس کے پاس (دین کی باتیں پوچھنے کو) آیا [۲] اور تجھ کو کیا معلوم شاید وہ (دین کی باتیں تجھ سے سیکھ کر) سنور جاتا یا نصیحت مان لیتا اور نصیحت اس کو فائدہ دیتی۔ لیکن تو تو جو بڑا امیر ہے اس کی طرف مخاطب ہوتا ہے (اس پر خوب توجہ کرتا ہے) حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تجھ پر کوئی الزام نہیں [۳] اور جو کوئی (بیچارہ خدا سے) ڈر کر تیرے پاس دوڑ کر آتا ہے اس کی طرف تو خیال ہی نہیں کرتا [۴]

(پارہ ۳۰ سورۂ عبس رکوع ۱)

[۳۰] اور (اے مکہ والو) تمہارا ساتھی (محمدؐ) باولا نہیں ہے (جیسے تم سمجھتے ہو) اور محمدؐ نے اس فرشتے کو آسمان کے صاف کھلے ہوئے کنارے میں دیکھا ہے [۶] اور وہ جو باتیں غیب کی (اس کو معلوم ہوتی) ہیں اللہ تلاتا ہی انکے بیان کر دینے میں بخیل نہیں ہے [۷] (پارہ ۳۰ سورۂ تکویر رکوع ۱)

[۳۱] تو ان پر کوئی کروڑی (دار وغہ) نہیں ہے۔

(پارہ ۳۰ سورۂ غاشیہ رکوع ۱)

[۳۲] (اے پیغمبرؐ) تیرے مالک نے تجھ کو نہ چھوڑا نہ تجھ سے ناراض ہوا۔

(پارہ ۳۰ سورۂ ضحیٰ رکوع)

[۳۳] (اے پیغمبرؐ) کیا اس نے تجھ کو یتیم نہیں پایا پھر تجھ کو ٹھکانا دیا اور اس نے تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لایا [۸] اور اس نے تجھ کو نادار پایا پھر مالدار کر دیا [۹]

(پارہ ۳۰ سورۂ ضحیٰ رکوع ۱)

[۱] دوسری آیت میں ہے کہ قیامت قریب ہے اور حدیث میں ہے کہ میں اور قیامت ان دونوں انگلیوں کی طرح ہیں اور کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا پھر یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ میں نہیں جانتا قیامت نزدیک ہے یا ابھی اس میں ایک مدت باقی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں باتوں میں کوئی اختلاف نہیں قیامت کے قریب ہونے سے یہ مراد ہے کہ جس قدر زمانہ دنیا کا گذر چکا اس سے اب کم باقی ہے اسی طرح حدیث کا یہ مطلب ہے کہ مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اب اور کوئی نیا پیغمبر نہیں آنے کا اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ نزدیکی کا تعین مجھ کو معلوم نہیں یعنی کتنے سال قیامت میں باقی ہیں ۱۲ منہ [۲] آنحضرت صلعم کے پاس قریش کے سردار جمع ہوئے تھے آپ ان کو سمجھا رہے تھے آپ کو خیال تھا کہ اگر یہ لوگ مان لیں گے تو اسلام کو بہت قوت ہو جائیگی اتنے میں عبداللہ ابن ام مکتوم جو اندھے تھے آن پہنچے اور آنحضرت صلعم کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا ان کو معلوم نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے بڑے کام میں مشغول ہیں آپ کو ان کا بیچ میں آ جانا اور قطع کلام کرنا ناگوار ہوا اور آپ نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا اس وقت یہ آیتیں اتریں کہتے ہیں اس کے بعد جب کبھی وہ آنحضرتؐ کے پاس آتے آپ فرماتے مرحبا اور اپنی چادر ان کے لئے بچھا دیتے اور فرماتے تم وہ ہو کہ تمہارے لئے میرے مالک نے مجھ پر عتاب فرمایا آنحضرتؐ نے تیرہ مرتبہ ان کو مدینہ کا حاکم بنایا جب آپ جہاد کرنے کو باہر تشریف لے گئے وہ مہاجرین اولین میں سے تھے قادسیہ میں شہید ہوئے زرہ پہنے ہوئے لڑائی کا جھنڈا لئے ہوئے رضی اللہ عنہ ۱۲ [۳] گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے [۴] تیرا کام خدا کے حکم پہنچا دینا ہے اگر سارے مالدار امیر لوگ تیرے خلاف رہیں تو تجھے کچھ پروا نہیں کرنا چاہیے انکی ہدایت کے لئے اتنی کد کی کیا ضرورت ہے [۵] سبحان اللہ وہ سارے کمبخت کافر رئیس عبداللہ بن ام مکتوم کی جوتی برابر بھی نہیں سمجھے گئے اور عبداللہ کو وہ شرف حاصل ہوا جو دنیا میں کسی کو نہیں ملا یعنی پروردگار نے ان کا ذکر قرآن میں اتارا اور ان کے لئے اپنے حبیب پر خفگی فرمائی ۱۲ [۶] جیسے اوپر گذر چکا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے جبرئیل کو ان کی اصلی صورت میں آسمان کے کنارے میں دیکھا ان کے چھ سو پر تھے ۱۲ [۷] بلکہ جو وحی آتی ہے سب کو سنا دیتے ہیں ۱۲ [۸] آنحضرتؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہ نے اس وقت انتقال کیا جب آپ پیٹ میں تھے دادا نے پالا جب وہ مر گئے تو چچا ابو طالب نے پالا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کا نکاح حضرت خدیجہ سے کرایا جو بہت مالدار اور خوبصورت تھیں ۱۲ [۸] جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوان ہوئے تو اپنی قوم کے طریق اور مذہب سے بیزار ہوئے حق رستے کی فکر میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنایا اور دین حق کی تعلیم کی۔ ابن عباس رضہ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گمراہ لوگوں میں پایا پھر انکی گمراہی سے آپ کو بچایا ۱۲ [۹] حضرت خدیجہ سے نکاح کرا کر ۱۲

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ

(پارہ ۳۰ سورۃ الانشراح رکوع ۱)

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ (پارہ ۳۰ سورۃ الکوثر رکوع ۱)

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ؏ (پارہ ۳۰ سورۃ الکوثر رکوع ۱)

(۳۴) (اے پیغمبر) کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا اور ہم نے تیرا بوجھ تجھ پر سے اتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور ہم نے تیرا نام بلند کر دیا (تو گھبراتا کیوں ہے)

(پارہ ۳۰ سورۂ انشراح رکوع ۱)

(۳۵) (اے پیغمبر) ہم نے تجھ کو کوثر دیا[1]

(پارہ ۳۰ سورۂ کوثر رکوع ۱)

(۳۶) بے شک تیرا دشمن (عاص بن وائل یا کعب بن اشرف یا ابوجہل) وہی نکوڑا ناٹھا ہے (دم کٹا)[2] (پارہ ۳۰ سورۂ کوثر رکوع ۱)

احادیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ (پارہ ۱۔ بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِیْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ

(پارہ ۱۔ كِتَابُ الْعِلْمِ۔ بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَكِتَابِ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ اِلَى الْبُلْدَانِ)

ترجمۂ احادیث

(۱) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔

(پارہ ۱۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی)

(۲) انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عجم یا روم کے بادشاہ کو) ایک خط لکھا یا لکھنے کا قصد کیا لوگوں نے آپ سے عرض کیا وہ لوگ (عجم یا روم کے) وہی خط پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کھدا تھا محمد رسول اللہ انسؓ نے کہا گویا میں اس انگوٹھی کی سفیدی آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا اس پر محمد رسول اللہ کھدا تھا یہ کس نے کہا انہوں نے کہا انس رضؓ نے[3]

(پارہ ۱۔ کتاب علم کے بیان میں۔ باب مناولہ کا بیان اور عالموں کا علم کی باتوں کو لکھ کر دوسرے شہروں میں بھیجنے کا بیان)

---

[1] صحیح یہ ہے کہ کوثر سے نہر یا حوض کوثر مراد ہے حدیث میں ہے کہ وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بہشت میں مجھ کو دی ہے میری امت کے لوگ قیامت کے دن وہاں پانی پینے آئیں گے کچھ لوگ وہاں آئیں گے جو ہٹا دئے جائیں گے میں کہوں گا ہائیں یہ میرے لوگ ہیں جواب ملیگا تم نہیں جانتے انہوں نے جو کچھ تمہارے بعد کئے اس وقت میں کہوں گا دور ہو دور ہو ۱۲ [2] جس کا کوئی نام لیوا نہ رہے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحبزادے گزر گئے تو ابوجہل بولا اب محمد صلعم کا کوئی نام لیوا نہ رہا اس وقت یہ آیت اتری بعضے کہتے ہیں کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار مکہ میں آیا اور قریش سے کہنے لگا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہو تب یہ آیت اتری ۱۲

[3] امام بخاریؒ نے شعبہ کا یہ قول اس لئے بیان کیا کہ قتادہ کا سماع انس رضؓ سے ثابت ہو جائے چونکہ قتادہ تدلیس کرتے تھے اس لئے جہاں امام بخاریؒ نے کسی مدلس سے روایت کی ہے تو وہاں سماع کھول دیا گیا ہے تاکہ روایت میں انقطاع کا شبہ نہ رہے ایسی احتیاط سوائے امام بخاریؒ کے اور کسی نے نہیں کی ہے ۱۲ منہ

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

(پارہ ۱- كِتَابُ الْعِلْمِ - بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوْا)

ابن[۳] مسعود رضؓ سے روایت ہے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں میں ہم کو نصیحت کرنے کے لئے وقت اور موقعہ کی رعایت فرماتے آپ اس کو برا سمجھتے کہ ہم اکتا جائیں[۱]

(پارہ ۱- کتاب علم کے بیان میں - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو موقع اور وقت دیکھ کر ان کو سمجھاتے اور علم کی باتیں بتلاتے اس لئے کہ ان کو نفرت نہ ہو جائے)

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَّا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا (پارہ ۱- كِتَابُ الْعِلْمِ - بَابُ مَنْ جَعَلَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَيَّامًا مَّعْلُوْمَةً)

ابو[۴] وائل رضؓ سے روایت ہے کہا عبد اللہ بن مسعود رضؓ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ سناتے ایک شخص نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن میری آرزو یہ ہے کہ آپ ہر روز ہم کو وعظ سنایا کریں انہوں نے کہا (یہ کچھ مشکل نہیں) مگر میں اس لئے ایسا نہیں کرتا کہ تم کو اکتا دینا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا اور میں تمہاری خوشی کا موقع اور وقت دیکھ کر نصیحت کرتا ہوں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا وقت اور موقع دیکھ کر ہم کو نصیحت فرماتے تھے آپ کو یہی ڈر تھا کہیں ہم اکتا نہ جائیں

(پارہ ۱- کتاب علم کے بیان میں - باب جو شخص علم سیکھنے والوں کے لئے کچھ دن مقرر کر دے)

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . . .

. . . . اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ

(پارہ ۱- كِتَابُ الْعِلْمِ - بَابُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)

حمید[۵] بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے معاویہ رضؓ سے خطبے میں سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے . . .

. . . .

میں تو بانٹنے والا ہوں[۲] دینے والا اللہ ہے۔

(پارہ ۱- کتاب علم کے بیان میں - باب اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انس[۶] بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر برآمد

---

[۱] اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نفل عبادت اتنی نہ کرنا چاہیئے کہ جس سے دل کو ملال پیدا ہو اور بہتر یہ ہے کہ ایک دن یا دو دن آڑ کیا کرے یا ہر جمعہ میں ایک بار نشاط اور خوشی کا وقت دیکھ کر ۱۲ منہ

[۲] یعنی میں تو اللہ کے حکم خاص و عام سب کو سنا دیتا ہوں لیکن ہدایت ہونا یہ اللہ کی دین ہے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ

(پارہ ۱- كِتَابُ الْعِلْمِ - بَابُ مَنْ بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْاِمَامِ اَوِ الْمُحَدِّثِ)

ہوئے تو عبداللہ بن حذافہ رضؓ کھڑے ہوئے اور پوچھنے لگے میرا باپ کون ہے آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے [1] پھر بار بار فرمانے لگے پوچھو پوچھو

(پارہ ۱۔ کتاب علم کے بیان میں - باب امام یا محدث کے سامنے دوزانو ادب سے بیٹھنا)

(یہ حدیث مفصل باب ۱۔ ایمان اسلام میں گذر چکی)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِیْ وَمَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ

(پارہ ۱- كِتَابُ الْعِلْمِ - بَابُ اِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

ابوھریرہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو (محمد اور احمد نام رکھو) اور میری کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھو اور (یہ سمجھ لو) جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا بے شک اس نے مجھ کو ہی دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا [2]

(پارہ ۱ کتاب علم کے بیان میں - باب جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے وہ کیسا گنہگار ہے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّاُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّاُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ (پارہ ۱- كِتَابُ الْوُضُوْءِ - بَابُ الْتِمَاسِ الْوَضُوْءِ اِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ)

انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور نماز کا وقت آن پہنچا تھا لوگ پانی کی تلاش کر رہے تھے لیکن پانی نہ ملا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا گیا [3] آپ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں سے فرمایا اس میں سے وضو شروع کرو انس رضؓ نے کہا میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ رہا تھا یہاں تک کہ (سب نے) وضو کر لیا اخیر والے شخص نے بھی [3]

(پارہ (۱) - کتاب وضو کے بیان میں - باب جب نماز کا وقت آجائے تو پانی کی تلاش کرنا)

---

[1] لوگ عبداللہ کو کسی اور کا بیٹا کہتے ان کو بھی شک پیدا ہو گیا تھا اس لئے اُنہوں نے آنحضرتؐ سے پوچھ کر تشفی کر لی ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی بحث آگے آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ مراد یہ ہے کہ آپ کا جو حلیہ کتابوں میں لکھا ہے اُسی صورت اور حلیہ میں دیکھے اور بعضوں نے کہا ہر طرح جب کوئی مومن آپ کو خواب میں دیکھے تو آپ ہی کو دیکھا لیکن خواب میں جو بات آپ فرمائیں وہ اگر شرع کے خلاف ہو تو حجت نہیں ہو سکتی کیونکہ خواب میں طرح طرح کے احتمال پیدا ہوتے ہیں ۱۲ منہ

[3] کہتے ہیں یہ پانی اتنا تھا کہ ایک آدمی کے وضو کو کافی ہوتا اس حدیث میں آپ کا ایک بڑا معجزہ مذکور ہے ۱۲ منہ

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

(پارہ ۱۔ كِتَابُ الْوُضُوْءِ ۔ بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوْءِ النَّاسِ)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِيْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهٗ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهٗ (پارہ ۲۔ كِتَابُ الْحَيْضِ ۔ بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَّجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا

سائب[1] بن یزیدؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میری خالہ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور عرض کیا یارسول اللہ یہ میرا بھانجہ بیمار ہے (پاؤں کے درد سے) آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دُعا کی پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے جا کھڑا ہوا میں نے مہر نبوت کو دیکھا آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ایسی تھی جیسے چھپرکھٹ کی گھنڈی[2]

(پارہ ۱۔ کتاب وضو کے بیان میں ۔ باب لوگوں کے وضو سے جو پانی بچ رہے اس کو کام میں لانا)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ہم میں جب کسی عورت کو حیض آتا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے مباشرت (بدن لگانا) چاہتے تو اس کو ازار باندھنے کا حکم دیتے[3] اس وقت حیض زور پر ہوتا[4] پھر اُس سے مباشرت کرتے حضرت عائشہ رضہ نے کہا تم میں کون ایسا ہے جو اپنی شہوت پر ایسا اختیار رکھتا ہو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے[5]

(پارہ ۲۔ کتاب حیض کے بیان میں ۔ باب حیض والی عورت سے مباشرت کرنا)

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! مجھے پانچ باتیں ایسی ملیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں ایک یہ کہ ایک مہینے کی راہ سے (دشمنوں پر) میرا

---

[1] ان کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

[2] ایک روایت میں یہ ہے جیسے کبوتر کا انڈا ایک روایت میں جیسے سیب اور اختلاف ہے کہ ولادت کے وقت سے یہ مُہر آپ کے جسم پر موجود تھی یا بعد ولادت کے پیدا ہوئی ابونعیم نے دلائل میں ایک روایت کی جس سے دوسرا امر ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ

[3] جب ازار باندھ لی تو اب مباشرت اسی بدن سے ہوگی جو ناف سے اوپر ہے اور بہت سے علما نے حائضہ سے ناف کے نیچے مباشرت ناجائز رکھی ہے اور بعضوں نے کہا کہ حائضہ سے صرف جماع حرام ہے باقی تمام بدن سے مباشرت جائز ہے امام احمدؒ اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے ۱۲ منہ

[4] یعنی حیض کا شروع زمانہ ہوتا اور حیض زور پر ہوتا مطلب یہ ہے کہ آپ ایسے وقت میں بھی حائضہ سے مباشرت کرتے یہ نہیں کہ جب حیض ختم ہونے کے قریب ہو اُسی وقت مباشرت کرتے شروع میں نہ کرتے ۱۲ منہ

[5] مطلب یہ ہے کہ جس کی شہوت اُس کے قابو میں نہ ہو تو اُس کو مباشرت سے بچنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ جماع کر بیٹھے اور حرام میں مبتلا ہو جائے ۱۲ منہ

وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ
فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ
وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِیُّ يُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ
خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ عَامَّةً (پارہ ۲ - كِتَابُ
التَّيَمُّمِ - بَابُ التَّيَمُّمِ)

عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ...... ثُمَّ سَارَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰی اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا
فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيْهِ اَبُوْ رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ وَّدَعَا عَلِيًّا
فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَآءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً
بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّآءٍ عَلٰی بَعِيْرٍ لَّهَا
فَقَالَا لَهَا اَيْنَ الْمَآءُ قَالَتْ عَهْدِیْ بِالْمَآءِ اَمْسِ هٰذِهِ
السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا قَالَا لَهَا انْطَلِقِیْ اِذًا قَالَتْ
اِلٰی اَيْنَ قَالَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ
الَّذِیْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِیُٔ قَالَا هُوَ الَّذِیْ تَعْنِيْنَ فَانْطَلِقِیْ
فَجَآءَا بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاهُ

رعب پڑتا ہے دوسرے یہ کہ ساری زمین میرے لئے نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی[1] تو میری امت کا ہر آدمی اُس کو (جہاں) نماز کا وقت آجائے نماز پڑھ لے تیسرے یہ کہ لوٹ کے مال میرے لئے درست ہوئے اور مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے درست نہیں ہوئے چوتھے یہ کہ مجھ کو شفاعت ملی[2] پانچویں یہ کہ (اگلے زمانہ میں) ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا اور میں عام سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں

(پارہ ۲ - کتاب تیمم کا بیان - باب تیمم کا بیان)

عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے .... پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے لوگوں نے آپؐ سے پیاس کا شکوہ کیا آپ اُترے اور ایک شخص کو بلایا (عمران بن حصین رضؓ کو) ابو رجا اُس کا نام بیان کرتے تھے لیکن عوف بھول گئے اور حضرت علیؓ کو دونوں سے فرمایا جاؤ پانی کی تلاش کرو وہ دونوں گئے (راہ میں) ایک عورت ملی جو اونٹ پر پانی کی دو پکھالوں یا دو مشکوں کے بیچ میں سوار جا رہی تھی اُنہوں نے اُس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے اُس نے کہا پانی کل مجھ کو اسی وقت ملا تھا[3] اور ہماری قوم کے مرد لوگ پیچھے ہیں اُنہوں نے اُس سے کہا خیر اب تو چل اُس نے کہا کہاں چلوں اُنہوں نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاس اُس نے کہا وہ تو نہیں جن کو لوگ صابی[4] کہتے ہیں اُنہوں نے کہا ہاں وہی

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس سے امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور اوزاعی رحمہم وغیرہم نے دلیل لی کہ تیمم ہر چیز سے درست ہے جو زمین کی قسم سے ہو مٹی یا پتھر یا اینٹ وغیرہ اور ہمارے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری اور شافعی وغیرہ یہ کہتے ہیں کہ تیمم کے لئے مٹی ہونا ضرور ہے چونکہ قرآن میں صعید کا لفظ ہے اور صعید مٹی کو کہتے ہیں اور اسی حدیث میں مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ اُس کی مٹی پاک کرنے والی بنائی گئی ۱۲ منہ [2] یعنی شفاعت عظمیٰ سخت ہول کے وقت جب دوسرے پیغمبر بھی گھبرا جائیں گے یا ہر موحد کا دوزخ سے نکلنا جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہوگا ۱۲ منہ [3] یعنی پانی یہاں سے اتنی دور ہے کہ کل میں اسی وقت وہاں سے پانی لے کر چلی تھی آج یہاں پہنچی ہوں ۱۲ منہ [4] اصل میں صابی اُس کو کہتے ہیں جو اپنا دین بدل کر نیا دین اختیار کرے عرب کے مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صابی کہا کرتے چونکہ آپ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر توحید پر چل رہے تھے ۱۲ منہ

الحديث قال فاستنزلوها عن بعيرها ودعا النبي صلى الله عليه وسلم بإناء ففرغ فيه من أفواه المزادتين أو السطيحتين وأوكأ أفواههما وأطلق العزالي ونودي في الناس اسقوا واستقوا فسقى من سقى واستقى من شاء وكان آخر ذاك أن أعطى الذي أصابته الجنابة إناء من ماء قال اذهب فأفرغه عليك وهي قائمة تنظر إلى ما يفعل بمائها وايم الله لقد أقلع عنها وإنه ليخيل إلينا أنها أشد ملأة منها حين ابتدأ فيها فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجمعوا لها فجمعوا لها من بين عجوة ودقيقة وسويقة حتى جمعوا لها طعاما فجعلوه في ثوب وحملوها على بعيرها ووضعوا الثوب بين يديها فقال لها تعلمين ما رزئنا من مائك شيئا ولكن الله هو الذي أسقانا فأتت أهلها وقد احتبست عنهم قالوا ما حبسك يا فلانة قالت العجب لقيني رجلان

کے پاس جن کو تو سمجھے[1] چل تو سہی آخر دونوں اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور آپؐ سے سارا قصہ بیان کیا عمران نے کہا پھر لوگوں نے اُس عورت کو اُس کے اونٹ پر سے اُتار لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور دونوں پکھالوں یا مشکوں کا منہ کھول کر اُن سے پانی ڈالنا شروع کیا پھر اوپر کے منہ کو بند کر دیا اور نیچے کا منہ کھول دیا[2] اور لوگوں میں منادی کیگئی پانی پلاؤ اور پیو جس نے چاہا (جانوروں کو) پلایا اور جس نے چاہا پیا (سب سیر ہو گئے) اخیر میں آپؐ نے یہ کیا کہ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی اس کو بھی پانی بھرا ایک برتن دیا اور فرمایا جا اپنے اوپر ڈال لے (نہا لے) وہ عورت کھڑی ہوئی جو کام اس کے پانی سے ہو رہے تھے دیکھتی رہی اور قسم خدا کی پانی لینا بند کیا گیا اور ہم کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ مشکیں اُس سے زیادہ بھری ہوئی ہیں جیسے شروع میں بھری تھیں پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اس کے لئے کچھ جمع کرو لوگوں نے کھجور آٹا ستو اکٹھا کرنا شروع کیا یہاں تک کہ (بہت سارا) کھانا اس کے لئے اکٹھا کیا وہ سب کھانا ایک کپڑے میں رکھا اور اُس کو اونٹ پر سوار کر دیا وہ کپڑا (کھانا بھرا) اُس کے سامنے رکھ دیا تب آپؐ نے اس سے فرمایا تو جانتی ہے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا[3] اللہ ہی نے ہمکو پانی پلایا پھر وہ عورت اپنے گھر والوں پاس گئی چونکہ (راہ میں) رک لی گئی تھی اُنہوں نے پوچھا اے فلانی تو نے دیر کیوں لگائی وہ کہنے لگی عجیب بات ہوئی دو آدمی (راہ میں) مجھکو ملے وہ مجھکو اس شخص کے پاس لے گئے جس کو لوگ

---

[1] ہاں کہا نہ نا کیونکہ ہاں کہنے میں یہ اقرار ہوتا کہ معاذ اللہ آپ صابی ہیں نا کہنے میں جھوٹ ہوتا کیونکہ آپ ہی کے پاس چلنا منظور تھا ۱۲ منہ

[2] یعنی پہلے کچھ تھوڑا سا پانی مشکوں کے اوپر کے منہ سے لیا پھر اوپر کے منہ بند کر دئے اور نیچے کے دہانے کھول دئے اور طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے جو پانی پہلے لیا تھا اس میں کلی کر کے پھر وہ پانی مشکوں میں اوپر سے ڈال دیا اور یہ ساری برکت جو پانی میں ہوئی وہ اُسی کلی کی طفیل سے ہوئی یہ عورت کافرہ حربیہ تھی اُس کا مال لے لینا درست تھا دوسرے پیاس کی شدت میں مسلمان کو بھی پانی لے اس کی مرضی کے پی لینا اور جان بچانا درست ہے تیسرے آپ کو معلوم تھا کہ اس عورت کا کچھ نقصان نہ ہوگا بلکہ اور فائدہ ہوگا چوتھے یہ کہ یہ سب کارروائی بحکم الٰہی تھی ایسا کرنے میں اور بہتوں کی ہدایت منظور تھی جیسا آگے آئیگا کہ اس عورت کی وجہ سے اور اُس کے یہ معجزہ دیکھنے سے اخیر میں اس کی قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے ۱۲ منہ

[3] یعنی تیرا پانی جتنا پہلے تھا اتنا ہی اب بھی ہے بلکہ اُس سے زیادہ تو ہم نے تیرا کچھ نقصان نہیں کیا تو جو پانی مسلمانوں نے لیا وہ اس کا پانی نہ تھا بلکہ اللہ کا دیا ہوا تھا اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پرایا پانی بے اجازت کیسے لے لیا ۱۲ منہ

فَذَهَبَا بِيْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ

فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ

هٰذِهٖ وَقَالَتْ بِاِصْبَعَيْهَا الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا

اِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ اَوْ اِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ

حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهَا

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُصِيْبُوْنَ الصِّرْمَ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ

فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا اَرٰى اَنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ قَدْ

يَدْعُوْنَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْاِسْلَامِ فَاَطَاعُوْهَا

فَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَبَا خَرَجَ

مِنْ دِيْنٍ اِلٰى غَيْرِهٖ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِيْنَ

فِرْقَةٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَقْرَءُوْنَ الزَّبُوْرَ اَصْبُ

اَصْلُ (پارہ ۲ ۔ كِتَابُ التَّيَمُّمِ بَابُ الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ

الْمُسْلِمِ يَكْفِيْهِ مِنَ الْمَاءِ)

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ

جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ

صابی کہتے ہیں اُس نے ایسا ایسا کیا[1] تو قسم خدا کی جتنے لوگ اُس کے اور اُس کے بیچ میں ہیں اور اُس نے اپنی بیچ کی اُنگلی اور کلمے کی انگلی اٹھا کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا ان سب میں وہ بڑا جادوگر ہے یا سچ ہی اللہ کا رسول ہے[2] پھر مسلمانوں نے یہ کرنا شروع کیا کہ اُس عورت کے گرداگرد جو مشرک رہتے تھے اُن کو تو لوٹتے اور جن لوگوں میں وہ عورت رہتی تھی اُن کو چھوڑ دیتے[3] ایک دن اُس نے اپنے لوگوں سے کہا میں سمجھتی ہوں کہ مسلمان جو تم کو چھوڑ دیتے ہیں تو جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں کیا تم چاہتے ہو کہ مسلمان ہو جاؤ اُنہوں نے اُس کی بات سُن لی اور مسلمان ہو گئے امام بخاری نے کہا صابی صبا سے نکالا گیا ہے صبا کے معنی اپنا دین چھوڑ کر دوسرے دین میں چلا گیا اور ابو العالیہ نے کہا[4] صابئین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھا کرتے ہیں اور سورۂ یوسف میں جو اصب کا لفظ ہے اس کا معنی جھک جاؤں گا

پارہ ۲۔ کتاب تیمم کا بیان ۔ باب پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے پانی کے بدل وہ اس کو کافی ہے)۔

۱۳ ابو ذر غفاری رضہ سے روایت ہے حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور میں مکہ میں تھا پھر حضرت جبریل علیہ السلام اُترے اُنہوں نے میرا سینہ چیرا[5] پھر اُس کو زمزم کے پانی

[1] یعنی اس طرح پانی لیا اور سب آدمیوں کو پلایا اگر پانی کچھ کم نہ ہوا غرض اس نے سارا قصہ جو گذرا تھا سب کہہ سنایا ۱۲ منہ

[2] یہ معجزہ دیکھ کر پہلے اس کو شک پیدا ہوئی پھر آخر میں ایمان لائی جیسے آگے آتا ہے ۱۲ منہ

[3] اس امید سے کہ وہ عورت اور اس کی بستی والے شاید مسلمان ہو جائیں گے یا اس کا احسان یاد کر کے اُس کو چھوڑ دیتے اور اُس کے طفیل میں اس کی بستی والے بھی بچے رہتے ۱۲ منہ

[4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا اور امام بخاری یہ قول اس لئے لائے کہ قرآن شریف میں جو صابئین کا لفظ آیا ہے اُس سے یہی فرقہ مراد ہے اور اس حدیث میں وہ معنی مراد نہیں ہے ۱۲ منہ

[5] یہ دوبارہ شق صدر تھا ایک بار رضاعت کی حالت میں ہو چکا تھا ۱۲ منہ

زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً
وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ
بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَآءِ
الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ
افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَلْ
مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَّعِيْ مُحَمَّدٌ فَقَالَ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاِذَا
رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ
اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ
بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ
لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ
يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ
اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ
فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى
حَتّٰى عَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ
فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ اَنَسٌ
فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى

سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت لائے
جو ایمان اور حکمت [1] سے بھرا ہوا تھا وہ میرے
سینے میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا (اُس پر مہر کردی)
پھر اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ساتھ
آسمان کی طرف چڑھے جب میں پہلے آسمان
پر پہنچا (وہ بند تھا) جبرئیل علیہ السلام نے
آسمان کے داروغہ سے کہا کھول اُس نے پوچھا
کون ہے جواب ملا جبرئیل اُس نے پوچھا تمہارے
ساتھ اور کوئی ہے جبرئیل نے کہا ہاں محمدؐ میرے
ساتھ ہیں اُس نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں
جبرئیل نے کہا ہاں خیر اُس نے جب کھولا تو ہم
پہلے آسمان پر چڑھے وہاں ایک شخص بیٹھا
دیکھا جس کے داہنے طرف لوگوں کے جھنڈ
تھے اور بائیں طرف بھی جھنڈ تھے جب وہ داہنی
طرف دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں طرف
دیکھتا روتا اُس نے (مجھ کو دیکھ کر) کہا آؤ اچھے
آئے نیک پیغمبر اور نیک بیٹے میں نے جبرئیلؑ سے
کہا یہ کون ہیں اُنہوں نے کہا یہ آدمؑ ہیں اور یہ
جو اُن کے داہنے اور
بائیں طرف تم لوگوں
کے جھنڈ دیکھتے ہو یہ ان
کے بیٹوں کے ارواح
ہیں تو اُنکی داہنی طرف والے
بہشتی ہیں [2] اور بائیں
طرف کے جھنڈ دوزخی
ہیں وہ جب اپنے
داہنے طرف دیکھتے ہیں
(خوشی سے) ہنس دیتے
ہیں اور جب بائیں طرف
دیکھتے ہیں (رنج سے) رو دیتے
ہیں پھر جبرئیلؑ مجھ کو
لے کر دوسرے آسمان
کی طرف چڑھے وہاں کے
داروغہ سے کہا کھول

[1] حکمت سے مراد اللہ کی معرفت ہے اور شریعت کا علم اور درستی اخلاق کا علم ۱۲ منہ

[2] اس کا ظاہری مضمون یہ ہے کہ اچھی اور بُری سب کی روحیں آسمان پر ہیں حالانکہ دوسری حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ کافروں کی روحیں سجین میں رہتی ہیں جو ساتویں زمین کے تلے ہے اور ممکن ہے کہ کسی وقت یہ سب روحیں آدم علیہ السلام کے پاس لائی جاتی ہوں اور اتفاق سے اُسی وقت ہمارے پیغمبر صاحب وہاں پہنچے ہوں یا مراد وہ روحیں ہوں جو ابھی دنیا میں نہیں آئیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

وَعِيسٰى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ
غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ
فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ
قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ
هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسٰى فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا
مُوسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيسٰى ثُمَّ
مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْابْنِ
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا
حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ
صَرِيفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

اُس نے بھی وہی پوچھا جو پہلے داروغہ نے پوچھا
تھا آخر دروازہ کھولا انس رضؓ نے کہا ابو ذر رضؓ نے
بیان کیا کہ آں حضرت صلعم نے آسمانوں
میں آدمؑ اور ادریسؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ
پیغمبروں کو دیکھا مگر ہر ایک کا ٹھکانا نہیں بیان
کیا[1] اتنا کہا کہ آپ نے پہلے آسمان پر آدمؑ
کو پایا اور چھٹے آسمان پر ابراہیمؑ کو انسؓ
نے کہا جب جبرئیل علیہ السلام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو لئے ہوئے ادریس پیغمبر
پر گذرے تو انہوں نے کہا آؤ اچھے
آئے نیک پیغمبر اور نیک بھائی میں نے (جبرئیلؑ سے
پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ ادریس ہیں پھر
میں موسیٰؑ پر سے گذرا[2] انہوں نے کہا آؤ
اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بھائی میں نے
پوچھا یہ کون ہیں جبرئیلؑ نے کہا یہ موسیٰ ہیں پھر
میں عیسیٰؑ پر سے گذرا انہوں نے کہا آؤ
اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بھائی میں
نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے
کہا یہ عیسیٰؑ ہیں پھر میں ابراہیمؑ پر سے گذرا
انہوں نے کہا آؤ اچھے آئے نیک پیغمبر اور
نیک بیٹے[3] میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون
ہیں انہوں نے کہا یہ ابراہیمؑ ہیں ابن شہاب
نے کہا مجھ کو ابوبکر بن حزم نے خبر دی کہ عبداللہ
بن عباسؓ اور ابو حبہ عامر بن عبد عمرو دونوں
یوں کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر
چڑھے یہاں تک کہ میں ایک بلند ہموار
مقام پر پہنچا وہاں میں قلم چلنے کی
آواز سنتا تھا[4] ابن حزم اور
انس بن مالک نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر
اللہ تعالیٰ نے میری امت

[1] دوسری روایتوں میں یہ ٹھکانے یوں مذکور ہیں کہ پہلے آسمان پر آدمؑ سے اور دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے اور تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ سے اور چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے اور پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی ۱۲ منہ

[2] دوسری روایتوں میں پہلے حضرت عیسیٰؑ سے ملنا مذکور ہے پھر حضرت موسیٰؑ سے اور احتمال ہے کہ تقدم تاخر کے لئے ہو یا معراج کئی بار ہوا ہو ۱۲ منہ

[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں ہیں اس لئے انہوں نے یوں فرمایا نیک پیغمبر اور نیک بیٹے ۱۲ منہ

[4] فرشتے جو لکھتے تھے اُن کی قلموں کی آواز آپ نے سنی ۱۲ منہ

عَلٰی اُمَّتِیْ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰی مَرَرْتُ
عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰی اُمَّتِكَ قُلْتُ
فَرَضَ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاِنَّ
اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ
اِلٰی مُوْسٰی قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ
اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا
فَرَجَعْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ
لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَیْهِ
فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ
فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ هِیَ خَمْسٌ وَّهِیَ خَمْسُوْنَ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ
لَدَیَّ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ
اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَّبِّیْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ حَتّٰی انْتَهٰی بِیْ
اِلَی السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَغَشِیَهَا اَلْوَانٌ لَّا اَدْرِیْ مَا
هِیَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِیْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ وَ
اِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

پر پچاس نمازیں فرض کیں (ہر رات دن میں) میں یہ حکم
لے کر لوٹا جب موسیٰؑ کے پاس پہنچا تو اس نے پوچھا
اللہ تعالیٰ نے تمہاری اُمت پر کیا فرض کیا میں نے
کہا پچاس نمازیں فرض کیں اُنہوں نے کہا پھر
اپنے مالک کے پاس لوٹ جا کیوں کہ تیری
اُمت اتنی طاقت نہیں رکھتی [1] میں لوٹا اور
عرض کیا) اللہ نے کچھ نمازیں معاف کردیں[2]
پھر میں موسیٰ کے پاس آیا اور یہ کہا کہ کچھ نمازیں
معاف کردیں اُنہوں نے کہا اپنے مالک کے
پاس لوٹ جا تیری اُمت اتنی طاقت نہیں
رکھتی میں لوٹا پھر اللہ نے کچھ معاف کردیں
پھر موسیٰ پاس آیا اُنہوں نے کہا اپنے مالک
پاس لوٹ جا تیری اُمت اتنی طاقت
نہیں رکھتی پھر میں لوٹا (ایسا ہی کئی بار ہوا)
آخر اللہ نے فرمایا وہ پانچ نمازیں ہیں[3]
اور حقیقت میں پچاس ہیں[4] میرے پاس بات
نہیں بدلتی پھر موسیٰ پاس آیا اُنہوں نے کہا
اپنے مالک پاس لوٹ جا میں نے کہا اب مجھے
اپنے مالک سے (عرض کرنے میں) شرم آتی
ہے پھر جبرئیلؑ مجھ کو لے کر چلے یہاں تک
کہ سدرۃ المنتہیٰ تک مجھ کو پہنچایا[5] اور
کئی طرح کے رنگوں نے اُس کو ڈھانک
لیا تھا میں نہیں جانتا وہ کیا تھے[6] پھر مجھ کو
جنت میں لے گئے کیا دیکھتا ہوں
وہاں موتیوں کے ہار ہیں[7]
اور وہاں
کی مٹی
مشک ہے[8]

[1] کہ ہر روز و شب میں پچاس نمازیں پڑھیں۔ پانچ نمازیں تو لوگ پڑھ نہیں سکتے ہزاروں آدمی اُن میں قاصر رہتے ہیں پچاس فرض ہوتیں تو بہت کم لوگ اُن کو ادا کر سکتے ۱۲ منہ
[2] پچاس کی پینتالیس رہ گئی یوں ہی پانچ پانچ معاف ہوتی گئیں آپ نو بار تخفیف کرانے کے لئے بارگاہ الٰہی میں لوٹ کر گئے اخیر میں پانچ رہ گئیں ۱۲ منہ
[3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ نماز معراج کی رات میں فرض ہوئی ۱۲ منہ
[4] ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے تو پانچ نمازیں پچاس کے مساوی ہونگی ۱۲ منہ
[5] سدرۃ المنتہیٰ ایک بیری کا درخت ہے ساتویں آسمان پر اُس کی جڑیں چھٹے آسمان تک ہیں منتہیٰ اُس کو اس لئے کہتے ہیں کہ فرشتے وہیں تک جا سکتے ہیں اُن کا علم وہیں پر ختم ہوتا ہے۔ عبداللہ ابن مسعودؓ نے کہا منتہیٰ اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ اوپر سے جو حکم آتا ہے وہ وہاں آکر ٹھہرتا ہے اور نیچے سے جو جاتا ہے وہ بھی وہاں تھم جاتا ہے ۱۲
[6] یعنی ان رنگوں کی حقیقت میں نہیں جانتا وہ انوار الٰہی ہوں گے واللہ اعلم ۱۲ منہ
[7] اس روایت میں حبائل کا لفظ ہے اور صحیح جنابذ ہے جیسے امام بخاریؒ کی دوسری روایت اور مسلم کی روایت میں ہے یعنی موتیوں کے گنبد اور قبے یا خیمے ۱۲ منہ
[8] یعنی مشک کی طرح معطر اور خوشبودار ہے یا اللہ ہمارے گناہ معاف فرمائے اور اپنے نیک بندوں کے طفیل میں ہم کو بھی جنت نصیب کر آمین یارب العالمین ۱۲ منہ

(پارہ ۲۔ کِتَابُ الصَّلٰوۃِ۔ بَابُ کَیْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ فِی الْاِسْرَاءِ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْقُلُ مَعَھُمُ الْحِجَارَۃَ لِلْکَعْبَۃِ وَعَلَیْہِ اِزَارُہٗ فَقَالَ لَہُ الْعَبَّاسُ عَمُّہٗ یَا ابْنَ اَخِیْ لَوْ حَلَلْتَ اِزَارَکَ فَجَعَلْتَ عَلٰی مَنْکِبَیْکَ دُوْنَ الْحِجَارَۃِ قَالَ فَحَلَّہٗ فَجَعَلَہٗ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ فَسَقَطَ مَغْشِیًّا عَلَیْہِ فَمَا رُءِیَ بَعْدَ ذٰلِکَ عُرْیَانًا (پارہ ۲۔ کِتَابُ الصَّلٰوۃِ بَابُ کَرَاھِیَۃِ التَّعَرِّیْ فِی الصَّلٰوۃِ وَغَیْرِھَا)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ .... اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ

(پارہ ۲۔ کِتَابُ الصَّلٰوۃِ۔ بَابُ التَّوَجُّہِ نَحْوَ الْقِبْلَۃِ حَیْثُ کَانَ)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا فَوَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ

(پارہ ۲۔ کتاب نماز کے بیان میں۔ باب معراج میں نماز کیونکر فرض ہوئی)

[۱۴] جابر بن عبد اللہ انصاری رضؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت سے پہلے جاہلیت کے زمانے میں) کعبہ بنانے کے لئے لوگوں کے ساتھ پتھر ڈھوتے آپ تہ بند باندھے ہوئے تھے عباس رضؓ آپؐ کے چچا نے آپ سے کہا اے میرے بھتیجے اگر تم تہ بند اتار ڈالو اور اُس کو اپنے مونڈھوں پر ڈال لو اور پتھر کے نیچے رکھو (تو تم پر آسانی ہوگی) جابر رضؓ نے کہا آپؐ نے تہ بند (کو اتار کر) اپنے مونڈھے پر ڈال لیا اُسی وقت بیہوش ہو کر گرے[۱] اس کے بعد کبھی آپؐ کو ننگا نہیں دیکھا

(پارہ ۲۔ کتاب نماز کے بیان میں۔ باب (بے ضرورت) ننگا ہونے کی کراہت نماز میں ہو یا اور کسی حال میں)

[۱۵] عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فرمایا .... بات یہ ہے کہ میں بھی تمہاری طرح آدمی ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں پھر جب میں بھولوں تو مجھ کو یاد دلا دیا کرو

(پارہ ۲۔ کتاب نماز کے بیان میں۔ باب ہر مقام اور ہر ملک میں آدمی جہاں رہے قبلہ کی طرف منہ کرے)

(یہ حدیث باب ۳۲ نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ کے بیان میں مفصل آئیگی)

[۱۶] ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ اُدھر ہے (قبلے کی طرف میں تم کو نہیں دیکھتا) خدا کی قسم (بات یہ ہے) مجھ پر نہ تمہارا سجدہ چھپا ہوا ہے اور نہ تمہارا رکوع میں پیٹھ کے پیچھے سے تم کو دیکھ رہا ہوں[۲]

[۱] دوسری روایت میں ہے کہ ایک فرشتہ اُترا اُس نے آپ کی تہ بند پھر باندھ دی اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپنے ہی سے بُری اور بے شرمی کی باتوں سے بچا رکھا تھا کہتے ہیں آپ کے مزاج میں اتنی شرم تھی کہ کنواری عورت کو جیسے شرم ہوتی ہے اس سے بھی زیادہ۔ گو جابر رضؓ نے یہ زمانہ نہیں پایا اور یہ حدیث مرسل ہے لیکن صحابی کی مرسل بالاتفاق حجت ہے ۱۲ منہ

[۲] اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا دیکھنے سے مراد علم ہے آپ کو وحی یا الہام سے لوگوں کے حال معلوم ہو جاتے بعضوں نے کہا یہ آپ کا معجزہ تھا کہ آپ کو پیٹھ کے پیچھے سے اس طرح سے دکھلائی دیتا جیسے کوئی سامنے سے دیکھتا ہے امام بخاریؒ اور ہمارے امام احمد بن حنبلؒ کا یہی قول ہے مواہب لدنیہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان سوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں جن سے آپ پیچھے کی چیزیں دیکھ لیتے واللہ اعلم ۱۲ منہ

(پارہ ۲ - كِتَابُ الصَّلٰوةِ - بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِي الرُّكُوعِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ كَمَا أَرَاكُمْ

(پارہ ۲ - كِتَابُ الصَّلٰوةِ - بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ)

(پارہ ۲ - کتاب نماز کے بیان میں - باب - امام لوگوں کو یہ نصیحت کرے کہ نماز کو (اچھی طرح) پورا کریں اور قبلہ کا بیان)

انس[۱۷] بن مالک رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک نماز پڑھائی پھر آپؐ منبر پر چڑھے پھر نماز کے باب میں اور رکوع کے باب میں فرمایا میں تم کو پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے (سامنے سے) دیکھتا ہوں۔

(پارہ ۲ - کتاب نماز کے بیان میں - باب امام لوگوں کو یہ نصیحت کرے کہ نماز کو (اچھی طرح) پورا کرے اور قبلہ کا بیان)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ

(پارہ ۲ - كِتَابُ الصَّلٰوةِ - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا)

جابر[۱۸] بن عبد اللہ انصاری رض سے روایت ہے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو پانچ باتیں ایسی ملیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں پہلے یہ کہ ایک مہینے کی راہ سے میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی دوسرے یہ کہ ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی میری امت کے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے تیسرے لوٹ کے مال میرے لئے درست کئے گئے چوتھے یہ کہ (اگلے زمانے میں) ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا اور میں عام سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا پانچویں مجھ کو شفاعت عظمیٰ ملی

(پارہ ۲ - کتاب نماز کے بیان میں - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو[۱۹] ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک سانولا (کالا مرد) یا کالی عورت (سانولی) مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی وہ مرد مر گیا یا عورت مر گئی آنحضرت

عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ فَقَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ اَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهَا

(پارہ ۲ كِتَابُ الصَّلٰوةِ - بَابُ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذٰى وَالْعِيْدَانِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھا) لوگوں سے اس کا حال پوچھا اُنہوں نے کہا مر گیا یا مر گئی آپؐ نے فرمایا بھلا تم نے مجھے کیوں نہیں خبر کی چلو اب اُس کی قبر بتلاؤ پھر آپؐ اس کی قبر پر گئے اس پر نماز پڑھی[1]

(پارہ ۲۔ کتاب نماز کے بیان میں۔ باب مسجد میں جھاڑو دینا وہاں کے چیتھڑے کوڑا لکڑیاں (کاڑیاں) چننا)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ...... فَخَرَجَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (پارہ ۲۔ كِتَابُ الصَّلٰوةِ بَابُ الْاِغْتِسَالِ اِذَا اَسْلَمَ وَرَبْطِ الْاَسِيْرِ اَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ...... پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے اور (تیسرے روز) فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو وہ (چھوٹ کر) مسجد کے قریب کھجور کے درختوں کے پاس گیا وہاں غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں[2]

(پارہ ۲۔ کتاب نماز کے بیان میں۔ باب اسلام لانے کے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَّاَحْسِبُ الثَّانِيْ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ وَّمَعَهُمَا مِثْلُ الْمَصَابِيْحِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ

انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص عباد بن بشرؓ اور دوسرے میں سمجھتا ہوں اُسید بن حضیر تھے اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے (اپنے گھر جانے کو) اُن کے ساتھ (نور کے) دو چراغ ہو گئے جو اُن کے آگے آگے روشنی دیتے تھے جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا جو گھر تک ساتھ رہا[3]

---

[1] یعنی جنازے کی بیہقی کی روایت میں ہے کہ یہ عورت تھی اس کا نام ام محجن تھا اگرچہ اس روایت میں چیتھڑے اور کوڑا کچرے چننے کا ذکر نہیں ہے مگر اس حدیث کے دوسرے طریق میں یوں مذکور ہے کہ وہ چیتھڑے اور لکڑیاں مسجد سے چنا کرتی طبرانی کی روایت میں ہے میں نے اُس کو بہشت میں دیکھا وہ مسجد کا کچرا صاف کر رہی ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جنازے کی نماز قبر پر بھی پڑھنا درست ہے ۱۲ منہ

[2] آپؐ نے ثمامہ کو اس لئے چھوڑ دیا کہ آپؐ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ اسلام لانے والا ہے اسلام لاتے وقت غسل اس حدیث سے ثابت ہوا امام احمد کے نزدیک غسل واجب ہے ۱۲ منہ

[3] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور آپ کی صحبت کی برکت تھی جو نور آخرت میں ملنے والا ہے اُس کا ایک شعبہ دنیا ہی میں اُن کو دکھائی دیا اس حدیث کو امام بخاریؒ اس باب میں اس لئے لائے کہ یہ دونوں صحابی بڑی رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے تھے تو ضرور آپؐ سے باتیں کر رہے ہونگے پس مسجد میں بات کرنے کا جواز معلوم ہوا ۱۲ منہ

(پارہ۲۔ کِتَابُ الصَّلٰوۃِ ۔ بَابٌ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ

(پارہ۲۔ کتاب نماز کے بیان میں۔ باب۔ پہلے باب سے متعلق ہے)

[۲۲] عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز ہمکو پڑھائی یعنی وہی نماز جس کو لوگ عتمہ کی نماز کہتے ہیں پھر نماز پڑھکر آپ نے ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کیا تم نے اس رات کو دیکھا (اُسے یاد رکھنا) اس رات سے سو برس گذرنے تک جتنے لوگ آج زمین پر بستے ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہیگا[۱]

(پارہ۳۔ کِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوۃِ ۔ بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(پارہ۳۔ کتاب نماز کے وقتوں کی۔ باب عشاء کی نماز کہو یا عتمہ کی)

[۲۳] جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ (صحابی) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سُن چکے پھر یوں دعا کرے یا میرے اللہ جو اس پوری پکار کا صاحب ہے اور قائم رہنے والی نماز کا محمدؐ کو (قیامت کے دن) وسیلہ عنایت کر[۲] اور بڑا مرتبہ اور مقام محمود[۳] پر ان کو کھڑا کر جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے تو قیامت کے دن میری شفاعت اُس کے لئے ضرور ہوگی

(پارہ۳۔ كِتَابُ الْاَذَانِ ۔ بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ . . . . فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَّجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(پارہ۳۔ کتاب اذان کے بیان میں۔ باب جب اذان ہو چکے تو کیا دعا کرے)

[۲۴] انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا . . . . جب آپؐ کا مبارک منہ ہمکو دکھلائی دیا تو آپؐ کے منہ سے زیادہ کوئی چیز (ساری دنیا میں) ہم نے بھلی نہیں دیکھی (قربان

[۱] سو برس میں جتنے لوگ آج زندہ ہیں سب مر جائیں گے امام بخاریؒ نے اسی حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ خضر کا بھی انتقال ہو گیا آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سب سے اخیر صحابی ابو الطفیل عامر بن واصلہ بھی سنہ۱۱۰ ہجری میں گذر گئے اسی حدیث سے بابا رتن ہندی کا جھوٹا ہونا نکالا گیا جس نے چھٹی صدی ہجری میں صحابی ہونے کا دعوی کیا تھا ۱۲ منہ

[۲] وسیلہ ایک بہت بلند درجہ ہے بہشت میں جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا ۱۲ منہ

[۳] وہ وعدہ اس آیت میں مذکور ہے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا اور دوسری حدیث میں ہے مقام محمود وہ مقام ہے جس پر میں کھڑا ہونگا تو اگلے پچھلے سب مجھ پر رشک کریں گے بیہقی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے انک لا تخلف المیعاد ۱۲ منہ

حِيْنَ وَضَحَ لَنَا (پارہ ۳ - كِتَابُ الْاَذَانِ - بَابٌ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ)

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَقُوْمُ فِي الصَّلٰوةِ اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ (پارہ ۳ - كِتَابُ الْاَذَانِ - بَابُ مَنْ اَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُكَآءِ الصَّبِيِّ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ ..... وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ

(پارہ ۳ - كِتَابُ الْاَذَانِ - بَابُ مَنْ اَخَفَّ الصَّلٰوةَ عِنْدَ بُكَآءِ الصَّبِيِّ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ....

فَقَالَ ...... فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ

(پارہ ۳ - كِتَابُ الْاَذَانِ - بَابُ اِقْبَالِ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى

اس حسن وجمال کے)

(پارہ ۳ - کتاب اذان کے بیان میں - باب سب سے زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو علم اور فضیلت والا ہو)

۲۵ ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری صحابی سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اُس کو لمبا کرنا چاہتا ہوں پھر بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اُس کی ماں کو تکلیف میں ڈالنا بُرا سمجھتا ہوں [1]

(پارہ ۳ - کتاب اذان کے بیان میں - باب بچے کے رونے کی آواز سنکر نماز کو مختصر کر دینا)

۲۶ انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے ...... اور آپؐ کا یہ حال تھا کہ نماز میں بچہ کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے کہیں اس کی ماں کو پریشانی نہو۔

(پارہ ۳ - کتاب اذان کے بیان میں - باب بچے کے رونے کی آواز سنکر نماز کو مختصر کر دینا)

۲۷ انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ... فرمایا رسول اللہ صلعم نے ...... میں تمکو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھ رہا ہوں

(پارہ ۳ - کتاب اذان کے بیان میں - باب امام کا صفیں برابر کرتے وقت لوگوں کی طرف منہ کرنا)

(یہ حدیث مفصل باب (۳۴) نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ کے بیان میں آئیگی)

۲۸ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو میرا منہ اُدھر (قبلہ کی طرف) ہے قسم خدا کی

[1] اس حدیث سے آپ کی کمال شفقت اپنی امت پر معلوم ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ عورتیں جماعت کی نماز میں مسجد میں شریک ہوتی تھیں، ہندوستان میں مسلمانوں نے بالکل عورتوں کو جماعت میں شریک ہونے سے روک دیا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے برخلاف ہے ابن ابی شیبہ نے نکالا کہ آپ نے پہلی رکعت میں ساٹھ آیتوں والی سورت پڑھی پھر بچے کا رونا سنکر دوسری رکعت میں تین آیتیں پڑھیں ۱۲ منہ

عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي

(پارہ ۳ - كِتَابُ الْأَذَانِ - بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلٰوةِ)

تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ پر کچھ چھپا ہوا نہیں اور میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں[1]

(پارہ ۳ - کتاب اذان کے بیان میں - باب نماز میں خشوع کا بیان)

عَنْ عَمْرٍو إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ (پارہ ۴ - كِتَابُ الصَّلٰوةِ بَابُ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ)

۲۹ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا

(پارہ ۴ - کتاب نماز کے بیان میں - باب - لڑکوں کے وضو کا بیان)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ (پارہ ۴ - كِتَابُ الْجُمُعَةِ - بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)

۳۰ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں اُن کو یہ حکم دیتا کہ ہر نماز پر مسواک کیا کریں[2]

(پارہ ۴ - کتاب جمعہ کے بیان میں - باب جمعہ کے دن مسواک کرنا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ ....

قَالَ .... لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ

۳۱ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگ (یعنی مسلمان) دنیا میں تو بعد آئے مگر قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے اتنی بات ہے شک ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہم کو ان کے بعد تو یہ جمعہ کا دن وہ ہے جس میں اُنہوں نے اختلاف کیا اللہ نے ہمکو یہ دن بتلا دیا۔ کل یہود کا دن ہے (ہفتہ) اور پرسوں نصاریٰ کا (اتوار) پھر آپ خاموش ہو رہے اس کے بعد فرمایا ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن (جمعہ) کو اپنا سر اور (سارا) بدن دھونا ضرور ہے . . . .

فرمایا . . . .

اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ سات دن میں ایک

[1] جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں اُس کا بیان اوپر گذر چکا ۱۲ منہ

[2] اس عام حدیث سے امام بخاری رح نے یہ نکالا کہ جمعہ کی نماز کے لئے بھی مسواک کرنا چاہئیے کیونکہ وہ بھی نماز ہے بلکہ اور نمازوں سے درجہ میں زیادہ ہے کہ اُس کے لئے غسل کرنے کا حکم ہے جب سارا بدن صاف پاک کرنے کا حکم ہوا تو منہ کو ضرور پاک کرنا چاہئیے ۱۲ منہ

يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا (پارہ ۴۔ كِتَابُ الْجُمُعَةِ

بَابُ هَلْ عَلَى مَنْ لَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِّنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

وَغَيْرِهِمْ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ عَلَيْهِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا

لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ

(پارہ ۴۔ كِتَابُ الْجُمُعَةِ ۔ بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ)

عَنْ عَائِشَةَ رض . . . . فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ

عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ

يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ

عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا (پارہ ۴۔ كِتَابُ الْجُمُعَةِ

بَابُ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ أَمَّا بَعْدُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ

عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ

فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلَكَ

الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا

دن (یعنی جمعہ کے دن) نہائے [1]

(پارہ ۴۔ کتاب جمعہ کے بیان میں۔ باب جو لوگ جمعہ
کی نماز کیلئے نہ آئیں جیسے عورتیں بچے مسافر اندھے
معذور وغیرہ انپر غسل بھی واجب نہیں ہے)

۳۲
جابر بن عبداللہ انصاری رض سے روایت ہے (مسجد نبوی
میں) ایک کھجور کی کڑی تھی آپ خطبہ سناتے
وقت اُس پر کھڑے ہوتے جب آپ کے
لئے منبر رکھا گیا تو اُس کڑی میں
سے ہم نے (رونے کی) آوازسنی جیسے دس
مہینے کی گابھن اونٹنی آواز کرتی ہے آپ نے
جب یہ حال دیکھا تو منبر پر سے اُترے اور اپنا
ہاتھ اس پر رکھا (جب وہ آواز موقوف ہوئی)
(پارہ ۴۔ کتاب جمعہ کے بیان میں۔ باب خطبہ منبر پر پڑھنا)

۳۳
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے . . . . جب
آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں کی طرف منہ کیا
اور تشہد پڑھا پھر فرمایا امابعد
مجھ کو معلوم تھا کہ تم لوگ مسجد میں اکٹھا ہو
لیکن (میں نہیں نکلا) اس ڈر سے کہیں
یہ نماز تم پر فرض ہو جائے
اور تم اسے نہ ہو سکے
(پارہ ۴۔ کتاب جمعہ کے بیان میں۔ باب خطبہ میں اللہ کی حمد وثنا
کے بعد امابعد کہنا)
(یہ حدیث مفصل اب ۱۲۱ نماز اور زکوٰۃ اور صدقہ کے بیان میں آ گئی)

۳۴
انس بن مالک رض سے روایت ہے اُنہوں نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے زمانے
میں لوگوں پر قحط پڑا ایک بار آپ جمعہ کے دن
خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک گنوار [2] کھڑا
ہوا کہنے لگا یارسول اللہ جانور
مرگئے اور بال بچے بھوکے
ہوگئے اللہ سے دعا فرمایئے آپ نے
دونوں ہاتھ اٹھائے

[1] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن اپنا سر اور بدن دھونا ضروری ہے تو معلوم ہوا کہ مسلمان سے مسلمان مرد مراد ہے کیونکہ مسلم صیغہ مذکر کا ہے اور اس سے یہ نکلا کہ عورت پر یہ غسل واجب نہیں ۱۲ منہ

[2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

نری فی السماء قزعۃ فو الذی نفسی بیدہ ما وضعھا حتی ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ینزل عن منبرہ حتی رایت المطر یتحادر علی لحیتہ فمطرنا یومنا ذلک ومن الغد ومن بعد الغد والذی یلیہ حتی الجمعۃ الاخری فقام ذلک الاعرابی او قال غیرہ فقال یا رسول اللہ تھدم البناء وغرق المال فادع اللہ لنا فرفع یدیہ فقال اللھم حوالینا ولا علینا فما یشیر بیدہ الی ناحیۃ من السحاب الا انفرجت وصارت المدینۃ مثل الجوبۃ وسال الوادی قناۃ شھرا ولم یجئ احد من ناحیۃ الا حدث بالجود

(پارہ ۴۔ کتاب الجمعۃ۔ باب الاستسقاء فی الخطبۃ یوم الجمعۃ)

اور آسمان میں کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دکھائی دیتا تھا تو اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آپ نے ابھی ہاتھوں کو اُتارا نہیں تھا کہ پہاڑوں کی طرح بادل امنڈ آئے اور منبر پر سے آپ نہیں اُترے (پانی برسنا شروع ہوا) یہاں تک کہ میں نے دیکھا آپ کی ریش مبارک پر پانی ٹپک رہا ہے غرض اس دن سارا دن پڑتا رہا اور کل اور پرسوں اور ترسوں دوسرے جمعہ تک پھر (دوسرے جمعہ کو) وہی گنوار یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور جانور ڈوب گئے اللہ سے دعا فرمائیے (اب پانی موقوف ہو) آپ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے گرد برسا ہم پر نہ برسا پھر آپ ابر کے جس کونے کی طرف اشارہ کرتے اُدھر سے ابر کھل جاتا (کھلتے کھلتے سارے مدینہ سے ابر ہٹ گیا) اور مدینہ گویا ایک گول دائرہ بن گیا[1] اور قناۃ[2] کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو کوئی باہر سے آیا اُس نے کہا خوب بارش ہو رہی ہے

(پارہ ۴۔ کتاب جمعہ کے بیان میں۔ باب جمعہ کے دن خطبہ میں پانی کی دعا کرنا)

عن ابی ھریرۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع راسہ من الرکعۃ الاخرۃ یقول اللھم انج عیاش بن ابی ربیعۃ اللھم انج سلمۃ بن ھشام اللھم انج الولید بن الولید اللھم انج

۳۵ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (فرض نماز کی) اخیر رکعت سے سر اٹھاتے تو یوں فرماتے یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھڑوا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑوا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑوا دے یا اللہ بے بس

[1] گرداگرد ابر بیچ میں کھلا ہوا سبحان اللہ اس سے بڑھ کر اور معجزہ کیا ہوگا ۱۲ منہ
[2] قناۃ ایک وادی کا نام ہے ۱۲ منہ

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (پارہ ۴ - كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ
بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ
كَسِنِيْ يُوْسُفَ)

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا
فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ
حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ
وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ
فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ
اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا
فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ
تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ
يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ
فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ

(پارہ ۴ - كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ - بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ)

ناتوان مسلمانوں کو چھوڑ دے

(پارہ ۴ کتاب استسقاء (یعنی پانی مانگنے کے بیان میں) باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافروں پر بددعا کرنا الٰہی ان کے سال ایسے کر دے جیسے حضرت یوسفؑ کے سال قحط کے تھے)

(یہ حدیث مفصل اوپر ۴۳ نمبر [illegible] کے بیان میں آچکی)

۳۶ مسروقؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش کے کافر کسی طرح نہیں مانتے تو ان کے لئے بددعا کی یا اللہ سات برس کا قحط ان پر بھیج جیسے یوسف علیہ السلام کے وقت میں بھیجا تھا پھر اُن پر ایسا قحط پڑا جس نے ہر چیز تباہ کر دی یہاں تک کہ وہ کھال مردار بدبودار سب کھا گئے اُن میں کوئی آسمان کو دیکھتا تو بھوک کے مارے دھواں سا معلوم ہوتا آخر مجبور ہو کر) ابو سفیان آیا اور کہنے لگا اے محمدؐ تم تو اللہ کی فرمانبرداری اور ناتا پروری کا دعویٰ کرتے ہو تمہاری قوم تو مر رہی ہے اُس کے لئے دعا کرو اللہ تعالیٰ نے (سورۂ دخان میں) فرمایا اُس دن کا منتظر رہ جب آسمان کھلا دھواں دکھلائے گا انکم عائدون تک[1] جس دن ہم سخت پکڑیں گے سخت پکڑ بدر کے دن ہوئی (مارے گئے ذلیل ہوئے) تو قرآن شریف میں جس دھوئیں اور پکڑ اور قید کا ذکر ہے وہ سب ہو چکے اسی طرح سورۂ روم کی آیت میں جو ذکر ہے وہ بھی ہو چکا[2]

(پارہ ۴ - کتاب استسقاء (یعنی پانی مانگنے کے بیان میں - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے کافروں پر بددعا کرنا الٰہی ان کے سال ایسے کر دے جیسے حضرت یوسفؑ کے سال قحط ہوئے ہیں)

[1] پوری آیت یوں ہے اُس دن کا منتظر رہ جس دن آسمان کھلا دھواں لے کر آئیگا یعنی دکھلائے گا جو لوگوں کو گھیر لیگا یہی تکلیف کا عذاب ہے اُس وقت کہیں گے مالک ہمارے یہ عذاب ہم پر سے اٹھا دے ہم ایمان لاتے ہیں وہ بھلا کہاں سمجھنے والے ہیں اُن کے پاس پیغمبر آ چکا جو کھول کر اللہ کے احکام سناتا ہے پھر اُس سے منحرف ہو گئے اور کہنے لگے یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا باؤلا ہے خیر ہم چند روز کے لئے عذاب اٹھا لیں گے لیکن تم پھر وہی شرک اور کفر کی باتیں کرو گے اخیر تک ۱۲ منہ

[2] سورۂ دخان میں دخان اور بطشہ کا ذکر ہے اور سورۂ فرقان میں اس آیت میں فسوف یکون لزاماً لزام یعنی کافروں کے قید ہونے کا بیان ہے یہ تینوں باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہو گئیں دخان سے مراد قحط تھا جس میں آسمان دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا اور بطش کافروں کا بدر میں مارا جانا اور لزام ان کا قید ہونا۔ سورۂ روم کی آیت میں یہ بیان تھا کہ رومی کافر ایرانیوں سے مغلوب ہو گئے لیکن چند سال میں پھر رومی غالب ہو گئے لیکن چند سال میں پھر رومی غالب ہو جائیں گے یہ بھی ہو چکا ہے ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِي طَالِبٍ وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ .... وَرُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ ... وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ .... وَهُوَ قَوْلُ اَبِي طَالِبٍ (پارہ ۴ - كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ - بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ اِذَا قَحَطُوْا)

[۳۷] ابن عمر رض سے روایت ہے وہ ابوطالب کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے
گورا ان کا رنگ وہ حامی یتیموں بیواؤں کے
لوگ پانی مانگتے ہیں ان کے منہ کے
صدقہ سے [1] وہ کہتے تھے
کبھی میں شاعر (ابوطالب) کا یہ شعر یاد
کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے منہ کو دیکھتا آپ منبر پر پانی
کی دعا کرتے پھر منبر پر سے اُترتے بھی
نہیں کہ تمام پرنالے زور سے بہنے
لگتے وہ شعر یہ ہے گورا ان کا رنگ
وہ حامی یتیموں بیواؤں کے لوگ
پانی مانگتے ہیں ان کے منہ کے
صدقے سے
یہ ابوطالب کا کلام ہے [2]
(پارہ ۴ - کتاب استسقاء (یعنی پانی مانگنے کے بیان میں - باب قحط کے
وقت لوگ امام سے پانی کی دعا کرنے کے لئے کہہ سکتے ہیں)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ (پارہ ۴ - كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ - بَابُ سُؤَالِ

[۳۸] انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کے زمانہ میں جب قحط پڑا کرتا تو حضرت
عباس رض کے وسیلے سے دعا کرتے اور
کہتے یا اللہ ہم پہلے تیرے پاس اپنے
پیغمبر کا وسیلہ لایا کرتے تو تو پانی
برساتا تھا اب اپنے پیغمبر کے
چچا کا وسیلہ لاتے ہیں ہم پر
پانی برسا راوی نے
کہا پھر
پانی برستا [3]
(پارہ ۴ - کتاب استسقاء (یعنی پانی مانگنے کے بیان میں)

[1] جناب ابوطالب حضرت امیر ع کے والد بزرگوار نے ایک بڑا قصیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں تصنیف کیا تھا یہ اس کا شعر ہے۔ اس کا مطلع یہ ہے ولما رایت القوم لاود فیھم ؛ وقد قطعوا کل العری والوسائل کہتے ہیں کہ اس قصیدے میں ایک سو دس شعر ہیں تھیں ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کے لانے سے امام بخاری رح کی غرض یہ ہے کہ پانی کبھی مسلمان مانگتے ہیں کبھی کافر یہ دونوں فریق امام سے پانی کی درخواست کر سکتے ہیں دعا کے لئے ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صغرسنی میں آپ کو کعبہ میں لے جا کر پانی کی دعا کی حق تعالیٰ نے پانی برسایا یہ قصہ ابن عساکر نے نقل کیا ۱۲ منہ

[3] اس حدیث سے نیک بندوں کا وسیلہ لینا ثابت ہوا بنی اسرائیل بھی قحط میں اپنے پیغمبر کے اہل بیت کا توسل کیا کرتے اللہ تعالیٰ پانی برساتا اس سے یہ نہیں نکلتا کہ حضرت عمر رض کے نزدیک آنحضرت کا توسل آپ کی وفات کے بعد منع تھا کیوں کہ آپ تو اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو دعا سکھائی تھی اس میں یوں ہے ۔ یا محمد انی اتوسل بك الی ربی اور ان صحابی نے آنحضرت کی وفات کے بعد یہ دعا دوسروں کو سکھائی مگر ہمارے اصحاب میں سے امام ابن تیمیہ اور ابن قیم اس طرف گئے ہیں کہ اموات اور قبور کا توسل جائز نہیں نہ حضرت عمر رض نے نہ اور کسی صحابی نے آپکی قبر شریف کا توسل کیا اور خلاف کیا اُن کا بہت سے اکابر محدثین اور علماء نے اور یہ کہا کہ ایک امر کا منقول نہ ہونا اُس کے عدم جواز پر دلالت نہیں کرتا جب اصل وسیلہ کا جواز شروع سے ثابت ہے ۱۲ منہ

النَّاسِ الْإِمَامَ الْاِسْتِسْقَآءَ إِذَا قَحَطُوا)

عَنْ عَائِشَةَ[1] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا

(پارہ ۴- كِتَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ - بَابُ مَا يُقَالُ اِذَا اَمْطَرَتْ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَتِ الرِّيْحُ الشَّدِيْدَةُ[2] اِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (پارہ ۴- كِتَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ - بَابُ اِذَا هَبَّتِ الرِّيْحُ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ

(پارہ ۴- كِتَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ (پارہ ۴- كِتَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ - بَابُ - مَا قِيْلَ

باب قحط کے وقت لوگ امام سے پانی کی دعا کرنے کے لئے کہہ سکتے ہیں ا

حضرت[۳۹] عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مینہ برستا دیکھتے تو فرماتے یا اللہ فائدہ دینے والا مینہ برسا[1]

(پارہ ۴- کتاب استسقاء (یعنی پانی مانگنے کے بیان میں) باب مینہ برستے وقت کیا کہے)

انس[۴۰] بن مالک رضہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے جب زور کی آندھی چلتی تو آپ کے مبارک چہرے پر ڈر کا اثر معلوم ہوتا

(پارہ ۴- کتاب استسقاء (یعنی پانی مانگنے کے بیان میں- باب جب آندھی چلے تو کیا کہے)

ابن[۴۱] عباس رضہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھیاؤ سے تباہ ہوئی۔

(پارہ ۴- کتاب استقاء (یعنی مانگنے کے بیان میں باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی)

ابن[۴۲] عمر رضہ سے روایت ہے انہوں نے یوں دعا کی[2] یا اللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت دے لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں کہا یا اللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت دے لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں انہوں نے کہا واں تو زلزلے اور فساد ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا گروہ نکلے گا[3]

(پارہ ۴- کتاب استقاء (یعنی پانی مانگنے کے بیان میں)

[1] یعنی رحمت کا مینہ جس سے آدمیوں اور جانوروں کو فائدہ ہو کیک یعنی پیداوار اچھی ہو نہ عذاب کا مینہ یعنی نقصان دینے والا ۱۲ منہ

[2] یہ روایت یہاں مرفوعاً بیان ہوئی ہے اور درحقیقت مرفوع ہے ازہر سمان نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ۱۲ منہ

[3] نجد عرب سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ نجد سے تمام ممالک شرقیہ مراد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ مشرق کا ملک فساد کی جڑ ہے اس لئے اس کے لئے دعا نہیں فرمائی ۱۲ منہ

(فِي التَّلَاذِلِ وَالْآيَاتِ)

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ احْتَبَسَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى (پارہ ۵۔ كِتَابُ التَّهَجُّدِ۔ بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيْضِ)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا (پارہ ۵۔ كِتَابُ التَّهَجُّدِ۔ بَابُ تَحْرِيْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ اَوْ لَيُصَلِّيْ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

(باب بھونچال اور قیامت کی نشانیوں کا بیان)

۳۴۳ جندب بن عبداللہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام (چند روز تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے سے رکے رہے تو قریش کی ایک کافر عورت (ام جمیل ابولہب کی جورو) کہنے لگی اب اس کے شیطان نے اس کے پاس آنے میں دیر لگائی اُس وقت یہ آیت اُتری والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعك ربك وما قلیٰ [1]

(پارہ ۵۔ کتاب تہجد کے بیان میں۔ باب بیماری میں تہجد ترک کرسکتا ہے)

۳۴۴ ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چھوڑ دیتے اور آپ کو یہ ڈر رہتا ایسا نہ ہو لوگ اس کام کو کرنے لگیں پھر وہ ان پر فرض ہو جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی چاشت کی نفل نماز نہیں پڑھی اور میں اس کو پڑھا کرتی ہوں [2]

(پارہ ۵۔ کتاب تہجد کے بیان میں۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور نوافل پڑھنے کے لئے ترغیب دینا)

۳۴۵ مغیرہ بن شعبہ رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کھڑے رہتے یا اتنی نماز پڑھتے کہ آپ کے پاؤں یا پنڈلیوں پر ورم ہو جاتا جب آپ سے اس باب میں کہا جاتا [3] تو آپ فرماتے کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں

[1] ترجمہ یہ ہے قسم ہے چاشت کے وقت کی اور قسم ہے رات کی جب ڈھانپ لے تیرے مالک نے تجھ کو چھوڑ دیا اور نہ تجھ پر غصے ہوا اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور اصل یہ ہے کہ یہ حدیث اگلی حدیث کا تتمہ ہے جب آپ بیمار ہوئے تھے تو رات کا قیام چھوڑ دیا تھا اُسی زمانہ میں حضرت جبرئیلؑ نے بھی آنا موقوف کر دیا اور شیطانی ابولہب کی جورو نے یہ فقرہ کہا چنانچہ ابن ابی حاتم نے جندب سے روایت کیا کہ آپ کی انگلی کو پتھر کی مار لگی آپ نے فرمایا تو ہے کیا ایک انگلی ہے اللہ کی راہ میں تجھ کو مار لگی خون آلود ہوئی اسی صدمہ سے آپ دو تین روز تہجد کے لئے بھی نہ اُٹھ سکے تو ایک عورت کہنے لگی میں سمجھتی ہوں اب تیرے شیطان نے تجھ کو چھوڑ دیا اُس وقت یہ سورت اُتری والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعك ربك وما قلیٰ ۱۲ منہ [2] حضرت عائشہ رضؓ کو شاید وہ قصہ معلوم نہ ہوگا جس کو ام ہانی نے نقل کیا کہ آپ نے فتح مکہ کے دن چاشت کی نماز پڑھی باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلتا ہے کہ چاشت کی نفل نماز کا پڑھنا آپ کو پسند تھا جب پسند ہوا تو گویا آپ نے اُس پر ترغیب دلائی اور پھر اُس کو واجب نہ کیا کیوں کہ آپ نے خود اُس کو نہیں پڑھا۔ بعضوں نے کہا آپ نے کبھی چاشت کی نفل نماز نہیں پڑھی اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ہمیشگی کے ساتھ کبھی نہیں پڑھی کیونکہ دوسری روایت میں خود حضرت عائشہ رضؓ سے منقول ہے کہ آپ نے اُس کو پڑھا ۱۲ منہ [3] کہ آپ اتنی محنت مشقت کیوں اُٹھاتے ہیں آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے اور پچھلے سب قصور بخشدئے ہیں ۱۲ منہ

(پارہ ۵۔ كِتَابُ التَّهَجُّدِ۔ بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

(پارہ ۵۔ كِتَابُ التَّهَجُّدِ۔ بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُوْلُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذٰلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ يَتْلُوْ كِتَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ أَرَانَا الْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوْبُنَا بِهِ مُوْقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ يَبِيْتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِيْنَ الْمَضَاجِعُ (پارہ ۵۔ كِتَابُ التَّهَجُّدِ۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى)

(پارہ ۵۔ کتاب تہجد کے بیان میں۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو نماز میں اتنا کھڑے رہنا کہ آپ کے پاؤں سوجھ جاتے)

[۴۶] عبدالرحمٰنؓ سے روایت ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ تو وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا عائشہؓ میری آنکھیں (ظاہر میں) سوتی ہیں دل نہیں سوتا

(پارہ ۵۔ کتاب تہجد کے بیان میں باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کو نماز پڑھنا)

[۴۷] ابوہریرہ سے روایت ہے وہ لوگوں کو وعظ سنا رہے تھے اُس وعظ میں اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا [۱] کہنے لگے تمہارے ایک بھائی عبداللہ بن رواحہ نے کوئی غلط [۲] بیہودہ مضمون نہیں کہا ان کی شعریں یہ ہیں

ایک پیغمبر خدا پڑھتا ہے اس کی کتاب
اور سناتا ہے ہمیں جب صبح کی پو پھٹتی ہے
ہم تو اندھے تھے اُسی نے راستہ بتلا دیا
بات ہے اس کی یقینی دل میں جاکر کھبتی ہے
رات کو رکھتا ہے پہلو اپنے بستر سے الگ
کافروں کے خواب گاہ کو نیند بھاری کرتی ہے

(پارہ ۵۔ کتاب تہجد کے بیان میں۔ باب جس شخص کی رات کو آنکھ کھلے پھر وہ نماز پڑھے اس کی فضیلت)

[۱] خاص آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد و بیان کرنے کے لئے اور آپ کے حالات سنانے کے لئے ایک مجلس مقرر کرنا یہ تو صحابہ اور تابعین کے عہد میں رائج نہ تھا اور اسی لئے بعضے علما نے اس کو بدعت قرار دیا ہے اور بعضوں نے اس کو بدعت حسنہ کہا ہے بشرطیکہ دوسرے منکرات شرعی سے خالی ہو لیکن وعظ کی مجلس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سے منقول ہے اور اُس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کرنا اور آپ کے قصے بالاتفاق درست اور باعث اجر اور ثواب عظیم ہے اس میں کسی نے اختلاف نہیں کیا ۱۲ منہ

[۲] یعنی اور شاعروں کی طرح ان کی شعریں بیہودہ اور لغو عشقیہ اور فحش مضامین کی نہیں ہیں بلکہ اُنہوں نے اللہ کے پیغمبرؐ کی مدح کی ہے ایسی شعریں کہنا بالاتفاق جائز بلکہ ثواب ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ لَمَّا تُوُفِّیَ جَآءَ ابْنُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِیْ قَمِیْصَکَ اُکَفِّنْہُ فِیْہِ وَصَلِّ عَلَیْہِ وَاسْتَغْفِرْ لَہٗ فَاَعْطَاہُ قَمِیْصَہٗ فَقَالَ اٰذِنِّیْ اُصَلِّیْ عَلَیْہِ فَاٰذَنَہٗ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْہِ جَذَبَہٗ عُمَرُ فَقَالَ اَلَیْسَ اللّٰہُ نَہَاکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالَ اَنَا بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ

(پارہ ۵ کِتَابُ الْجَنَائِزِ۔ بَابُ الْکَفَنِ فِی الْقَمِیْصِ الَّذِیْ یُکَفُّ اَوْلَا یُکَفُّ وَمَنْ کُفِّنَ بِغَیْرِ قَمِیْصٍ)

۴۸ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی (منافق مشہور) جب مرگیا اس کا بیٹا (عبد اللہ جو پکا مسلمان تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا اپنا قمیص عنایت فرمائیے اور اس پر نماز پڑھئے اس کے لئے دعا کیجئے آپ نے اپنا قمیص اُس کو دے یا اور فرمایا (جنازہ تیار ہو تو) مجھ کو خبر کر عبد اللہ نے خبر کر دی آپ نے نماز پڑھنے کا قصد کیا حضرت عمر رض نے آپ کو کھینچا اور عرض کیا کیا اللہ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا آپ نے فرمایا مجھ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ان کے لئے دعا کریا نہ کر جب بھی اللہ اُن کو نہیں بخشنے کا

(پارہ ۵۔ کتاب جنازوں کے احکام میں۔ باب قمیص میں کفن دینا اُس کا حاشیہ سیا ہوا ہو یا بے سیا اور بغیر قمیص کے کفن دینا)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَاَخْرَجَہٗ فَنَفَثَ فِیْہِ مِنْ رِّیْقِہٖ وَاَلْبَسَہٗ قَمِیْصَہٗ

(پارہ ۵۔ کِتَابُ الْجَنَائِزِ۔ بَابُ الْکَفَنِ فِی الْقَمِیْصِ الَّذِیْ یُکَفُّ اَوْلَا یُکَفُّ وَمَنْ کُفِّنَ بِغَیْرِ قَمِیْصٍ)

۴۹ جابر رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی منافق کی قبر پر اس وقت آئے جب وہ دفن ہو چکا تھا آپ نے اُس کی لاش نکلوائی اپنا لعاب اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ اس کو پہنایا[1]

(پارہ ۵۔ کتاب۔ جنازوں کے احکام میں۔ باب قمیص میں کفن دینا اُس کا حاشیہ سیا ہوا ہو یا بے سیا اور بغیر قمیص کے کفن دینا)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَعٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِیَّ صَاحِبَ الْحَبْشَۃِ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ (پارہ ۵۔ کِتَابُ الْجَنَائِزِ۔ بَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَائِزِ)

۵۰ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نجاشی (حبش کے بادشاہ) کے مرنے کی اُسی روز خبر دی جس روز وہ حبش میں مرا (یہ آپ کا معجزہ تھا)

(پارہ ۵۔ کتاب جنازہ کے احکام میں۔ باب عیدگاہ یا مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھنا)

[1] یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے اُس میں کرتہ دیدینے سے مراد یہ ہے کہ کرتہ دینے کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا یا ہوا یہ کہ عبد اللہ کے عزیزوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا اور عبد اللہ کا جنازہ تیار کر کے قبر میں رکھ بھی دیا اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ نے اُس کو پھر نکلوا دیا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اپنا قمیص اُس کو پہنایا اُس پر نماز پڑھی وہیں حضرت عمر رض نے نماز پڑھتے وقت آپ کو کھینچا ۱۲ منہ

بِالْمُصَلّٰى وَالْمَسْجِدِ)

(یہ حدیث مفصل باب ... امامت کے بیان میں آ [illegible])

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ

(پارہ ۶۔ كِتَابُ الْمَنَاسِكِ۔ بَابُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ)

ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبیل پر آئے (پانی پلانے کی جگہ پر جو ایک حوض تھا) آپ نے پانی مانگا حضرت عباس رض نے اپنے بیٹے فضل سے کہا اپنی ماں کے پاس جا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کھجور کا شربت اس کے پاس سے لے آ آں حضرت ص نے فرمایا مجھ کو پانی پلاؤ حضرت عباس رض نے کہا یا رسول اللہ اس پانی میں لوگ ہاتھ ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا اسی میں سے پلاؤ خیر آپ نے پانی پیا پھر زمزم پر آئے وہاں لوگ پانی پلا رہے تھے کنوئیں سے کھینچ کھینچ کر آپ نے فرمایا کھینچے جاؤ تم نیک کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم کو تکلیف ہوگی[1] تو میں اونٹ سے اترتا اور کاندھے پر رسی ڈالتا یعنی کنوئیں سے پانی کھینچ کر لوگوں کو پانی پلاتا اور اشارہ کیا طرف کاندھے اپنے کے

(پارہ ۶۔ کتاب حج اور عمرے کے بیان میں۔ باب حاجیوں کو پانی پلانا)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا عَلٰى بَعِيْرٍ (پارہ ۶۔ كِتَابُ الْمَنَاسِكِ۔ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ زَمْزَمَ)

ابن عباس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے کھڑے پیا عاصم نے کہا میں نے عکرمہ سے اس کا ذکر کیا انہوں نے قسم کھا کر کہا اس دن تو آپ اونٹ پر سوار تھے[2]

(پارہ ۶۔ کتاب حج اور عمرے کے بیان میں۔ باب زمزم کا بیان)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر میں اتر کر خود پانی کھینچوں گا تو صدہا آدمی مجھ کو دیکھ کر پانی کھینچنے کے لئے پل پڑیں گے اور تم کو تکلیف ہوگی ۱۲ منہ

[2] گویا عکرمہ نے شعبی کی روایت کو غلط سمجھا مگر ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے اونٹ بٹھایا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو شاید اونٹ سے اتر کر آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا ہوگا اور شعبی ثقہ ہیں حافظ ہیں بلکہ عکرمہ میں تو لوگوں نے کلام کیا ہے شعبی کے ثقہ ہونے میں کسی نے گفتگو نہیں کی کھڑے ہو کر پانی پینا گو بعضوں نے کروہ کہا ہے مگر زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا اسی حدیث کی رو سے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ استقبلتہ اغیلمۃ بنی عبد المطلب فحمل واحدا بین یدیہ و آخر خلفہ (پارہ ۷، کتاب العمرۃ۔ باب استقبال الحاج القادمین والثلاثۃ علی الدابۃ)

مکہ میں تشریف لائے تو عبدالمطلب کی اولاد میں سے کئی لڑکیوں نے آپ کا استقبال کیا آپ نے ان میں سے ایک کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور دوسری کو پیچھے۔
(پارہ ۷۔ کتاب عمرے کے بیان میں۔ باب جو حاجی مکہ میں آئیں ان کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا)

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یطرق اھلہ کان لا یدخل الا غدوۃ او عشیۃ (پارہ ۷، کتاب العمرۃ۔ باب الدخول بالعشی)

[۵۴] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے) اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آتے یا صبح کو آتے یا شام کو (زوال سے لے کر غروب تک)
(پارہ ۷۔ کتاب عمرے کے بیان میں۔ باب شام کو گھر میں آنا)

عن انس رضی اللہ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر فابصر درجات المدینۃ اوضع ناقتہ وان کانت دابۃ حرکھا قال ابو عبد اللہ زاد الحرث بن عمیر عن حمید حرکھا من حبھا (پارہ ۷، کتاب العمرۃ۔ باب من اسرع ناقتہ اذا بلغ المدینۃ)

[۵۵] انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر آتے تو مدینہ کی چڑھائیاں دیکھتے [1] اور اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کوئی اور جانور ہوتا تو اُس کو ایڑ لگاتے امام بخاری نے کہا حارث بن عمیر نے حمید سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا (مدینہ کی محبت سے)
(پارہ ۷۔ کتاب عمرے کے بیان میں۔ باب جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو سواری کو تیز کرنا)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم ما بین لابتی المدینۃ علی لسانی (پارہ ۷، کتاب المناسک۔ باب الحرم المدینۃ)

[۵۶] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو زمین ہے وہ میری زبان پر حرم ٹھہرائی گئی
(پارہ ۷۔ کتاب حج اور عمرے کے بیان میں۔ باب مدینہ کے حرم کا بیان)

عن اسامۃ رضی اللہ عنہ قال اشرف النبی صلی اللہ

[۵۷] اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے

[1] حدیث میں درجات ہے یعنی بلند رستے اور بعض روایتوں میں دوحات ہے یعنی مدینہ کے درخت بعض روایتوں میں جدرات ہے یعنی مدینہ طیبہ کی دیواریں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى إِنِّي لَأَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ (پارہ ۷، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ ۔ بَابُ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ)

ایک محل (اونچے مکان) پر چڑھے پھر صحابہ سے فرمایا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں میں فتنے کے مقام اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش گرنے کے مقام[۱]

(پارہ ۷، کتاب حج اور عمرے کے بیان میں ۔ باب مدینہ کے محلوں کا بیان)

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ (پارہ ۷، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ - بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ)

۵۸ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مدینہ میں دجال کا کچھ خوف نہ ہوگا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے پہرا دیں گے[۲]

(پارہ ۷، کتاب حج اور عمرے کے بیان میں ۔ باب دجال مدینہ میں نہیں جانے کا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلٰئِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ

(پارہ ۷، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ - بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ)

۵۹ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے اس میں طاعون جا سکے گا نہ دجال[۳]

(پارہ ۷، کتاب حج اور عمرے کے بیان میں ۔ باب دجال مدینہ میں نہیں جانے کا)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ (پارہ ۷، كِتَابُ الْمَنَاسِكِ ۔ بَابٌ

۶۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ مکہ میں جو تو نے برکت رکھی ہے مدینہ میں اس سے دونی برکت کر[۴]

(پارہ ۷، کتاب حج اور عمرے کے بیان میں ۔ باب (پہلے باب سے متعلق ہے)

[۱] یہ دیکھنا بطریق الہام کے تھا اس میں تاویل کی ضرورت نہیں قسطلانی نے کہا یا دیکھنے سے علم مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا پورا ہوا مدینہ ہی میں حضرت عثمان قتل کئے گئے اور یزید پلید کی جانب سے واقعہ حرہ میں اہل مدینہ پر کیا کیا آفتیں پیش آئیں ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث ایک کھلا معجزہ ہے آپ کا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مدینہ کی فصیل تھی نہ اس میں دروازے تھے اب فصیل بھی بن گئی ہے اور سات دروازے بھی ہیں ۱۲ منہ [۳] یعنی عام طاعون جس سے ہزار ہا آدمی مرجاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مدینہ کو ان عام آفتوں سے بچا دیا ہے اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلك واجعل موتی ببلد رسولك ۱۲ منہ [۴] یعنی وہاں کے ناپ تول کھانے پینے ۔۔۔۔۔ میں مکہ سے بھی زیادہ برکت دے یہ ایک خاص دعا ہے مدینہ طیبہ کے لئے اس سے مدینہ کی افضلیت مکہ پر ثابت نہیں ہوتی اور ایک جماعت علماء اس کی بھی قائل ہوئی ہے کہ مدینہ مکہ سے افضل ہے کیونکہ وہاں جسد مبارک جناب رسالت مآب کا مدفون ہے ۔ بعضوں نے کہا وہ مقام جہاں آپ کا جسد مبارک مدفون ہے بالاتفاق مکہ سے بلکہ ساری دنیا سے افضل ہے حقیقت یہ ہے کہ جو مدینہ منورہ جاکر رہے اس کو یہ برکت جس کے لئے آپ نے دعا فرمائی بالکل کھل جاتی ہے وہاں ایک روٹی میں ایسا پیٹ بھر جاتا ہے کہ دوسرے شہروں میں دو تین روٹیوں سے نہیں بھرتا یہ سب برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ہے ۱۲ منہ

عَنْ اَنَسٍ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ
فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَآئِهٖ
وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَاِنِّيْ صَآئِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ
مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَ
اَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ خُوَيْصَّةً
قَالَ مَاهِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ اٰخِرَةٍ
وَّلَا دُنْيَا اِلَّا دَعَالِيْ بِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا
وَّبَارِكْ لَهٗ فَاِنِّيْ لَمِنْ اَكْثَرِ الْاَنْصَارِ مَالًا وَّحَدَّثَتْنِيْ
ابْنَتِيْ اُمَيْنَةُ اَنَّهٗ دُفِنَ لِصُلْبِيْ مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ
بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَةٌ (پارہ ۸ - كِتَابُ الصَّوْمِ - بَابُ
صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ)

عَنْ اَنَسٍ ...... لَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى
عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعُ بُرٍّ وَّ
لَا صَاعُ حَبٍّ وَّاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ
(پارہ ۸ - كِتَابُ الْبُيُوْعِ - بَابُ شِرَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِالنَّسِيْئَةِ)

[٦١] حضرت انس رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ام سلیم پاس گئے وہ آپ کے لئے کھجور اور گھی لائیں
آپ نے فرمایا گھی کپی میں ڈالدو اور کھجور تھیلے میں۔ میں
روزے سے ہوں پھر آپ گھر کے ایک کونے
میں جا کھڑے ہوئے اور نفل نماز پڑھی[۱] اور ام سلیم
اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا فرمائی ام سلیم
نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک خاص شخص کے
لئے دعا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا وہ کیا ام سلیم
نے کہا آپ کے غلام انس کے لئے یہ سنکر
آپ نے دنیا اور آخرت کی بھلائی کی کوئی بات نہ
چھوڑی ہر ایک کی دُعا کی آپ نے فرمایا
یا اللہ اس کو مال اور اولاد دے اور اس کو
برکت عطا فرما۔ انس رضؓ کہتے ہیں میں سب
انصاری لوگوں سے زیادہ مالداروں اور مجھسے
میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج
جب بصرہ میں آیا اس وقت تک
خاص میرے نطفہ سے ایک
سو بیس پر کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے[۲] تھے
(پارہ ۸ - کتاب روزے کے بیان میں - باب ایام بیض یعنی چاندنی
کے ہر مہینے میں تیرھویں چودھویں پندرھویں
کو روزہ رکھنا)

[٦٢] حضرت انس رضؓ سے روایت ہے ...... میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پاس
کبھی شام کو ایک صاع گیہوں یا غلہ
کا جمع نہیں رہا حالانکہ ان کے
پاس نو بیبیاں ہیں -
(پارہ ۸ - کتاب بیع کھوج کے بیان میں - باب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھار خریدنا)

[۱] حافظ نے کہا یہ دوسرا قصہ ہے اس قصے کے سوا جس میں بورئے پر نماز پڑھنا اور انس کو اپنے پیچھے اور ام سلیم کو ان کے پیچھے کھڑے کرنے کا ذکر ہے اور جو کتاب الصلوٰۃ
میں اوپر مذکور ہو چکا ہے ۱۲ منہ

[۲] حجاج بصرہ میں ۷۵ھ ہجری میں آیا تھا اوس وقت انس کی عمر کچھ اوپر اسی سال کی تھی اس کے بعد بھی انس زندہ رہے سنہ ۹۳ یا سنہ ۹۲ یا سنہ ۹۱ ہجری میں انتقال
کیے سو برس کے قریب انکی عمر ہوئی یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت تھی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے ۱۲۹ یا ۱۲۳ یا ۱۲۵ بچے خاص اپنے
صلبکے دفن کئے جس کے خاص صلبی بچے اتنے ہوں تو خیال کرنا چاہیئے کہ پوتا پوتی نواسے نواسیاں کتنے ہوں گے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُکْنٰی اَبَا شُعَیْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَّہٗ قَصَّابٍ اِجْعَلْ لِیْ طَعَامًا یَکْفِیْ خَمْسَۃً فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَۃٍ فَاِنِّیْ قَدْ عَرَفْتُ فِیْ وَجْہِہِ الْجُوْعَ فَدَعَاھُمْ فَجَآءَ مَعَھُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَہٗ فَاْذَنْ لَہٗ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ یَّرْجِعَ رَجَعَ فَقَالَ لَا بَلْ قَدْ اَذِنْتُ لَہٗ (پارہ ۸ - کتاب البیوع - باب ما قیل فی اللحام والجزار)

۴۳ ابو مسعود رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ایک انصاری مرد آیا جس کی کنیت ابو شعیب تھی لہ اس نے اپنے ایک غلام سے کہا جو قصائی تھا مجھے اتنا کھانا تیار کر دے جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو کیونکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا معلوم ہوتا ہے آپ بھوکے ہیں پھر اُس نے آنحضرت صلعم کو بلایا ایک اور شخص ساتھ ہو لیا آپ نے (صاحب خانہ سے) فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ بن بلائے چلا آیا ہے اب تیرا اختیار ہے اس کو اجازت دے (یا نہ دے) اور اگر تو کہے تو وہ لوٹ جائے صاحب خانہ نے کہا میں نے اُس کو اجازت دی (وہ بھی کھا سکتا ہے)

(پارہ ۸ - کتاب بیع کھوج کے بیان میں - باب گوشت بیچنے والے اور قصاب کا بیان)

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ اِنَّ خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَہٗ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ فَذَھَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ذٰلِکَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّمَرَقًا فِیْہِ دُبَّآءٌ وَّقَدِیْدٌ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوَالِی الْقَصْعَۃِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ

۴۴ انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ کو بلایا۔ انس رضؓ نے کہا میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا اُس نے آپ کے سامنے روٹی رکھی اور کدو کا شوربا اور بھنا ہوا گوشت میں نے دیکھا آپ پیالے کے کناروں سے کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے اُس دن سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں ۲ہ

لہ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۲ہ یعنی طفیلی بن کر چلا آیا اُس شخص کا بھی نام معلوم نہیں ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاحب خانہ سے اجازت لی حالانکہ آپ کو اپنی امت کے مال میں بے ان کی اجازت کے بھی تصرف درست تھا اس لئے کہ اُس کا دل خوش ہوا اور ابو طلحہ کی دعوت میں آپنے یہ اجازت نہ لی کیونکہ ابو طلحہ نے دعوتیوں کی تعداد معین نہیں کی تھی اور اس شخص نے پانچ کی تعداد معین کر دی تھی اور یہ امر آپ کا ایک معجزہ تھا اس لئے کہ انصاری نے اپنے قصاب غلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہیں فرمایا تھا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر کر دی ۱۲ منہ ۳ہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند تھا کدو نہایت عمدہ ترکاری ہے یعنی لمبا کدو سرد تر اور دافع تپ و خفقان و رافع حرارت و خشکی بدن اور قبض و بواسیری کو رفع کرتا ہے پیٹھے کی بھی یہی خاصیت ہے گو کدو کھانا دین کا کوئی کام نہیں کہ اسکی پیروی لازم ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کی مقتضی ہے کہ ہر مسلمان کدو سے رغبت رکھے جیسے انس رضؓ نے کیا ۱۲ منہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَابْطَأَبِي جَمَلِي وَاَعْيَا فَاَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ اَبْطَاَ عَلَيَّ جَمَلِي وَاَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهٗ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ اَكُفُّهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ اَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ لِي اَخَوَاتٍ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ اَتَبِيْعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِاُوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ اَلْاٰنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ

جابرؓ ابن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی میں (غزوۂ ذات الرقاع یا تبوک میں) آنحضرتؐ کے ساتھ تھا میرا اونٹ دیر میں چلنے لگا تھک گیا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جابر رضؓ میں نے عرض کیا حاضر آپؐ نے حال پوچھا میں نے کہا یہ اونٹ چلتا ہی نہیں تھک گیا ہے اس لئے میں پیچھے رہ گیا آپؐ سواری سے اُتر کر اس اونٹ کو ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے کھینچنے لگے پھر فرمایا سوار ہو جا میں سوار ہو گیا وہ ایسا تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکنے لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ نکلے آپؐ نے پوچھا جابر رضؓ تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے عرض کیا بیوہ سے آپؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی میں نے عرض کیا میری (بہت سی) بہنیں ہیں[1] تو میں نے یہ چاہا ایسی عورت کروں جو ان کو اچھی طرح بٹھائے کنگھی چوٹی کرے ان کا خیال رکھے آپؐ نے فرمایا اب تو اپنی بی بی کے پاس پہونچے گا خوب مزے اڑا (صحبت کر) پھر فرمایا یہ اونٹ بیچتا ہے میں نے کہا بیچتا ہوں پھر ایک اوقیہ چاندی کے بدل آپ نے اُس کو خرید لیا بعد اس کے آپ مجھ سے پہلے مدینہ میں پہنچ گئے میں دوسرے دن صبح کو پہنچا ہم مسجد میں آئے تو آپ مسجد کے دروازے پہ ملے پوچھا اب تو آیا میں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا اونٹ کو چھوڑ دے

[1] مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ عبداللہ میرے باپ شہید ہوئے اور نو بہنیں میری چھوڑ گئے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ایک جورو انہیں کی طرح کروں (یعنی وہ بھی ان کے ساتھ کھیل کود کرتی رہے) بلکہ میں نے یہ مناسب سمجھا ایک سنجیدہ عمر دار شوہر دیدہ عورت کروں جو ان لڑکیوں کو سنبھالے - ۱۲ منہ

فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ
يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ
فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا قُلْتُ
الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ
إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

(پاره ۸ - كِتَابُ الْبُيُوعِ - بَابُ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ
وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُونُ
ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رض قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي
وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ
بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ
فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا
أَوْ تُغَسِّلُهُ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَ
قَالَ اللَّهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

(پاره ۸ - كِتَابُ الْبُيُوعِ - بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْأَسْوَاقِ)

مسجد میں جا دو رکعتیں پڑھ میں مسجد میں گیا نماز پڑھی
پھر آپؐ نے بلال رضؓ کو حکم دیا مجھے ایک اوقیہ
چاندی تول دے بلال رضؓ نے جھکتی ہوئی
تول کردی میں پیٹھ موڑ کر چلا اُس وقت آپؐ
نے فرمایا جابر رضؓ کو بلاؤ میں اپنے دل میں
یہ سمجھا شاید آنحضرتؐ اونٹ پھیر دیں گے
اور اس کا پھیرنا مجھے اس وقت بہت
ناگوار تھا آپؐ نے فرمایا اپنا اونٹ
لے جا اور اس کی
قیمت بھی تیری ہے[1]

(پارہ ۸ - کتاب بیع کھوج کے بیان میں - باب چوپایہ
جانوروں اور گدھوں کی خریداری اگر کوئی سواری
کا جانور یا گدھا خریدے اور بیچنے والا اس پر
سوار ہو تو اس کے اترنے سے پہلے خریدار کا
قبضہ پورا ہوگا یا نہیں)

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دن میں ایک وقت نکلے (یا گرمی کے
دن میں) نہ آپ نے مجھ سے بات کی نہ میں نے آپ سے یہاں
تک کہ آپ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے
اور حضرت فاطمہ رضؓ کے گھر کے جلوخانہ میں بیٹھ گئے
اور پوچھا بچہ ہے بچہ ہے حضرت فاطمہؓ
نے تھوڑی دیر لگائی میں سمجھا وہ امام
حسن کو کچھ ہار وغیرہ پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی
ہیں اتنے میں وہ دوڑتے آئے اور آنحضرتؐ
نے ان کو گلے لگا لیا اور بوسہ دیا اور فرمایا
اللہ اس سے محبت رکھ اور جو
اس سے محبت
رکھے اس سے
بھی محبت رکھ[3]

(پارہ ۸ - کتاب بیع کھوج کے بیان میں - باب بازاروں کا بیان

[1] باب کی دونوں حدیثوں میں کہیں گدھے کا ذکر نہیں ہے جس کا بیان ترجمہ باب میں ہے اور شاید امام بخاریؒ نے گدھے کو اونٹ پر قیاس کیا دونوں چوپائے اور سواری کے جانور ہیں دوسری روایت میں ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ مدینہ پہنچنے تک میں اس پر سوار رہوں گا امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث نے بیع میں یہ شرط اسی حدیث سے درست رکھی ہے اور شافعیہ اور حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا اس حدیث کو امام بخاری رح نے اس کتاب میں بیس جگہوں کے قریب بیان کیا ہے ۱۲ منہ

[2] یعنی امام حسن علیہ السلام کو فوراً باہر نہیں بھیجا ذرا دیر کی اس سے ابوہریرہ سمجھے کہ شاید ان کا بناؤ سنگار کر رہی ہیں ۱۲ منہ

[3] اس سے امام حسن کی بڑی فضیلت نکلی مسلم کی روایت میں یوں ہے یا اللہ میں اُس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ ہم گنہگاروں کے پاس کوئی نیکی نہیں بجز اس کے کہ امام حسن علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں یا اللہ اپنے حبیب کی دعا پوری کر اور ہم کو آخرت کے عذاب سے امام حسن کے طفیل میں بچا دے آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْاٰنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَّحِرْزًا لِّلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَّقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوبًا غُلْفًا (پارہ ۸۔ كِتَابُ الْبُيُوعِ۔ بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ)

عطا[۶۷] بن یسار سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے ملا اور میں نے اُن سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال جو توراۃ شریف میں مذکور ہے وہ مجھ سے بیان کرو اُنہوں نے کہا اچھا خدا کی قسم آنحضرتؐ کی بعضی صفتیں توراۃ میں وہی مذکور ہوئی ہیں جو قرآن شریف میں ہیں اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا اور ان پڑھ لوگوں یعنی عربوں کو بچانے والا تو میرا بندہ ہے اور میرا پیغام پہنچانے والا میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے نہ اکل کھرا ہے نہ سخت دل نہ بازاروں میں غل مچانے والا[۱] اور برائی کا بدلہ برائی نہیں کرتا بلکہ معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اور اللہ اس پیغمبر کو دنیا سے نہیں اٹھانے کا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اُس سے سیدھی نہ کرا لے[۲] یعنی لوگ لا الٰہ الا اللہ کہنے لگیں اور اس کے سبب سے اندھی آنکھیں بہرے کان غلاف چڑھے دل کھول نہ دے[۳]

(پارہ ۸۔ کتاب بیع کھوج کے بیان میں۔ باب بازار میں شور و غل مچانا مکروہ ہے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انس[۶۸] بن مالک رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا بازار میں شور و غل مچانا لڑنا جھگڑنا اپنی چیز کی تعریف میں اور دوسرے کی چیز کی برائی میں مبالغہ کرنا اور قسمیں کھانا یہ سب مکروہ اور مذموم باتیں ہیں ایک حدیث میں ہے کہ سب جگہوں میں بری جگہ بازار ہے اس سے یہ بھی نکلا کہ بازار میں جانا شان پیغمبری یا امامت کے خلاف نہیں ہے۔ کافر آنحضرت پر اعتراض کرتے تھے مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق البتہ وہاں غل شور کرنا خلاف شان ہے ۱۲ منہ

[۲] شریعت سے حضرت ابراہیم کی شریعت مراد ہے پہلے وہ سیدھی تھی پھر عرب کے مشرکوں نے اس کو ٹیڑھا کر رکھا تھا ہزاروں کفر اور گمراہی کی باتیں اس میں شریک کر دی تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو بھیجکر اس شریعت کو سیدھا کرایا اس میں جو کجی ہو گئی تھی وہ رفع کرا دی یا اللہ ہمارے زمانے میں اسلام کا بھی یہی حال ہو گیا ہے نام کے مسلمانوں نے اس کو بالکل کج اور ٹیڑھا کر دیا ہے اب تو اپنے کسی ایسے مقبول بندے کو بھیج جو اسلام سے یہ کجی رفع کر دے اور جیسے حضرت محمدؐ نے فولادی کوڑوں سے عربوں کو درست کر دیا تھا ویسے ہی یہ نائب پیغمبر بھی ان کو فولادی کوڑے لگا کر ان کی کجی درست کرے کیونکہ یہ سمجھائے بجھائے سے کسی طرح نہیں مانتے اور ضد اور تعصب اور نفسانیت اور باپ دادا اور بزرگوں اور پیروں اور درویشوں کی تقلید نہیں چھوڑتے ۱۲ منہ

[۳] یعنی جن دلوں پر تہ بر تہ غفلت اور معصیت اور کفر کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں ان کے سب غلاف اتار کر نور ایمان اور ہدایت بھر نہ دے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ (پارہ ۸ - كِتَابُ الْبُيُوْعِ - بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدِّهٖ)

نے فرمایا یا اللہ مدینہ والوں کے ماپ میں برکت دے اور ان کے صاع میں برکت دے اور ان کے مد میں برکت دے[1]

(پارہ ۸ - کتاب بیع کھوج کے بیان میں - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت کا بیان)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهٗ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ (پارہ ۹ - كِتَابُ الْإِجَارَاتِ بَابُ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلٰى قَرَارِيْطَ)

[69] ابو ہریرہ رض سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہؓ نے عرض کیا اور آپ نے بھی چرائیں آپنے فرمایا ہاں میں چند قیراط تنخواہ پر مکہ والوں کی بکریاں چراتا تھا

(پارہ ۹ - کتاب اجاروں کے بیان میں - باب کئی قیراط تنخواہ پر بکریاں چرانا)

عَنْ عَائِشَةَ رض وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيْلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا اَلْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ يَمِيْنَ حِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيْحَةَ لَيَالٍ ثَلٰثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ الدِّيْلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيْقُ السَّاحِلِ

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے (ہجرت کا قصہ نقل کیا) اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نے رستہ بتلانے کے لئے بنی دیل کے ایک مرد کو نوکر رکھا جو بنی عبد بن عدی کے خاندان میں سے تھا اور رستہ بتلانے میں خوب ہوشیار تھا اور اُس نے اپنا ہاتھ (پانی وغیرہ میں) ڈبو کر عاص بن وائل کے خاندان سے عہد کیا تھا اُس کا دین وہی تھا جو قریش کے کافروں کا تھا خیر دونوں نے اُس کا بھروسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کردیں اور اُس سے یہ ٹھہرایا کہ تین راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آجائے وہ تیسری رات کی صبح کو (جیسا ٹھہرا تھا) اونٹنیاں لیکر آیا دونوں روانہ ہوئے اور اُن کے ساتھ عامر بن فہیرہ (ابوبکر کا غلام) بھی تھا اور یہ راستہ بتانے والا دیل قبیلے کا وہ اُن کو سمندر کے کنارے کنارے لے گیا

[1] اس روایت سے عینی کا وہ اعتراض ساقط ہوجاتا ہے جو اُنہوں نے حافظ ابن حجر پر کیا کہ ترجمہ باب میں اہل مدینہ کا صاع اور مد مراد لینا تعبیہ ہے کیونکہ خود حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے ۱۲ منہ

(پارہ ۹۔ كِتَابُ الْاِجَارَاتِ۔ بَابُ اسْتِيجَارِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ اَوْصَاعَيْنِ اَوْ مُدٍّ اَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهٖ (پارہ ۹۔ كِتَابُ الْاِجَارَاتِ۔ بَابُ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ اَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ)

(پارہ ۹۔ کتاب اجاروں کے بیان میں۔
باب۔ اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو ضرورت کے وقت مشرک سے مدد لینا)

انسؓ بن مالک رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجام غلام (ابوطیبہ[1]) کو بلوایا اور اُس سے پچھنے لگوائے اور ایک صاع یا دو صاع یا ایک مد یا دو مد اناج اس کو دلوایا اور اس کے لئے سفارش کی اس کا محصول کم کر دیا گیا

(پارہ ۹۔ کتاب اجاروں کے بیان میں۔
باب۔ کسی غلام کے مالک سے اس پر محصول کم کرنے کے لئے سفارش کرنا)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِاُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

(پارہ ۹۔ كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ۔ بَابٌ فِي الشُّرْبِ وَمَنْ رَاَى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهِبَتَهُ وَوَصِيَّتَهُ جَائِزَةً مَقْسُومًا كَانَ اَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ)

سہلؓ بن سعدؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک پیالہ (دودھ پانی کا) لایا گیا آپؐ نے اس میں سے پیا اور آپؐ کے داہنے طرف ایک کمسن لڑکا بیٹھا تھا[2] بائیں طرف عمر والے لوگ تھے[3] آپؐ نے فرمایا اولڑکے تو اس کی اجازت مجھ کو دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں اُس نے کہا میں تو آپ کا جھوٹا جو میرا حصہ ہے وہ اور کسی کو پہلے نہیں دوں گا آخر آپ نے وہ پیالہ اُسی کو دیا[4]

(پارہ ۹۔ کتاب مساقاۃ کے بیان میں۔ باب جو کہتا ہے پانی کا حصہ خیرات کرنا اور ہبہ کرنا اور اس کی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ بٹا ہوا ہو یا بن بٹا (مشترک)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ

انسؓ بن مالک رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ایک بکری انس کے گھر میں

[1] اس کا نام نافع تھا یہی صحیح ہے بعضوں نے کہا دینار اور یہ وہم ہے کیونکہ دینار حجام تھا تابعی تھا اور ابن مندہ نے ایک حدیث دینار حجام سے اُس نے ابوطیبہ حجام سے روایت کی ہے بعضوں نے کہا اُس کا نام میسرہ تھا بعضوں نے کہا اُس کا نام نہیں معلوم ابن خداد نے کہا ابوطیبہ ایک سو چونتیس سال تک زندہ رہا ۱۲ منہ

[2] یہ ابن عباس تھے جیسے ابن ابی شیبہ کی روایت میں صراحت ہے ۱۲ منہ

[3] ان میں خالد بن ولید بھی تھے ۱۲ منہ [4] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ پانی کی تقسیم ہو سکتی ہے اور اُس کے حصہ کی ملک جائز ہے ورنہ آپؐ لڑکے سے اجازت کیوں طلب کرتے حدیث سے یہی نکلا کہ تقسیم میں پہلے دہنی طرف والوں کا حصہ ہے پھر بائیں طرف والوں کا ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ

لی ہوئی تھی اُس کا دودھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوہا گیا اور اس میں اس کنوئیں کا پانی ملا دیا گیا جو انس کے گھر میں تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا پیالہ (پینے کے لئے) دیا گیا آپ نے اس میں سے پیا جب پیالہ منہ سے جدا کیا دیکھا تو ابو بکر صدیقؓ آپ کے بائیں طرف بیٹھے ہیں اور ایک گنوار آپ کے داہنے طرف بیٹھا ہے[1] حضرت عمرؓ ڈرے کہیں آپ یہ پیالہ اُس گنوار کو نہ دے دیں اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (پہلے) ابو بکرؓ کو دیجئے جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں آپ نے پہلے اُس گنوار کو دیا[2] اور فرمایا داہنی طرف والا زیادہ حقدار ہے پھر جو اس کی داہنی طرف ہو

(پارہ ۹ - كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ - بَابٌ فِي الشُّرْبِ وَمَنْ رَأَى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهِبَتَهُ وَوَصِيَّتَهُ جَائِزَةً مَقْسُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ)

(پارہ ۹. کتاب مساقاۃ کے بیان میں۔ باب جو کہتا ہے پانی کا صدقہ خیرات کرنا اور ہبہ کرنا اور اس کی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ بٹا ہوا ہو یا ان بٹا (مشترک))

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى

عبداللہ ابن زبیرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زبیر بن عوامؓ سے حرہ کی ندی میں جھگڑا کیا جس کا پانی (مدینہ کے لوگ) کھجور کے درختوں کو دیا کرتے تھے (انصاری) زبیر سے کہنے لگا پانی کو بہنے دو (روکتے کیوں ہو) زبیرؓ نے نہ مانا پھر دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا آپ نے زبیر سے فرمایا اے زبیرؓ اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسایہ کی زمین میں پانی چھوڑ دے یہ سنکر انصاری غصہ ہوا کہنے لگا کیوں نہیں زبیرؓ آپ کی

[1] بعضوں نے کہا یہ خالد بن ولید تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خالد گنوار نہ تھے ۱۲ منہ

[2] یہاں گنوار سے اجازت نہ لی جیسے اگلی روایت میں ابن عباسؓ سے اجازت لی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے گنوار کا خفا کرنا مناسب نہ سمجھا کہیں وہ اسلام سے پھر نہ جائے ۱۲ منہ

جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ - (پاره ۹ - كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ بَابُ سَكْرِ الْاَنْهَارِ)

پھوپھی کے بیٹے ہیں ناآپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا فرمایا اے زبیر رض اپنے درختوں کو پلا پھر پانی روکے رو یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر آئے زبیر نے کہا قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں (سورہ نساکی) یہ آیت قسم تیرے مالک کی ان کا ایمان پورا نہ ہوگا جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں[1]

(پارہ ۹ - کتاب مساقات کے بیان میں - باب نہر کا پانی روکنا)

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ هُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ قَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

(پاره ۹ - كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ - بَابُ مَنْ رَاٰى صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ اَحَقَّ بِمَائِهٖ)

سہل بن سعد رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس (دودھ کا) ایک پیالہ لایا گیا آپ نے اُس میں سے پیا اور آپ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا جو سب لوگوں میں کم سن تھا اور بائیں طرف عمر والے لوگ تھے آپ نے فرمایا لڑکے تو یہ اذن دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں وہ کہنے لگا میں تو آپ کا جھوٹا اپنے حصہ کا کسی کو دینے والا نہیں یا رسول اللہ آخر آپ نے وہ پیالہ اُسی کو دیدیا[2]

(پارہ ۹ - کتاب مساقات کے بیان میں - باب حوض والا یا مشک والا پہلے اپنے پانی کا زیادہ حقدار ہے (جو بچے وہ دوسروں کو دے))

عَنِ ابْنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَقَالَ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيْعَ وَاَنَّ

صعب بن جثامہ لیثی سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمنہ اللہ یا اللہ کا رسول محفوظ کر سکتا ہے[3] اور امام بخاری نے کہا ہم کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع[4] کو محفوظ کیا اور حضرت عمر نے

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہر کا پانی روکنا درست نہیں ہے بلکہ جب اپنے کھیت یا درختوں کو پانی دے لے تو پانی نشیبی کھیت والے کی طرف چھوڑ دے ۱۲ منہ

[2] ترجمہ باب سے مطابقت اس طرح ہے کہ حوض اور مشک کو پیالہ پر قیاس کیا ابن منیر نے کہا وجہ مناسبت کی یہ ہے کہ جب . . . . . داہنی طرف بیٹھنے والا پیالہ کا زیادہ حقدار ہوا صرف داہنی طرف بیٹھنے کی وجہ سے تو جس نے حوض بنایا یا مشک تیار کی وہ بطریق اولیٰ پہلے کے پانی کا حقدار ہی ہوگا ۱۲ منہ

[3] مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جنگل میں رمنہ روکنا۔ گھاس اور شکار بند کرنا یہ کسی کو نہیں پہنچتا سوا اللہ اور اس کے رسول کے امام اور خلیفہ بھی رسول کا قائم مقام ہے اس کے سوا اور لوگوں کو رمنہ روکنا اور محفوظ کرنا درست نہیں شافعیہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

[4] نقیع ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بیس میل پر اور سرف اور ربذہ بھی مقاموں کے نام ہیں ۱۲ منہ

عُمَرُ حِمَى السَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ (پارہ ۹۔ كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ
بَابٌ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

سرف اور ربذہ کو۔
(پارہ ۹۔ کتاب مساقات کے بیان میں۔ باب
رمنہ اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی حمیٰ
نہیں کر سکتا)

عَنْ سَلَمَةَ رض قَالَ .... فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ
أَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ
فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ
عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى
فَرَغُوا (پارہ ۹۔ كِتَابُ الْمَظَالِمِ .... بَابُ
الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ)

سلمہ رض[۷۷] سے روایت ہے اُنہوں نے کہا .... آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا لوگوں میں منادی
کردو سب اپنے بچے ہوئے توشے لے کر آجائیں اور
چمڑے کا ایک دسترخوان بچھایا گیا سب نے
اپنے توشے اس پر ڈال دئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس کے لئے برکت
کی دعا کی پھر فرمایا اپنے اپنے تھیلے
لے کر آؤ اور بھرنا شروع کرو لوگوں نے
لپ بھر بھر کر لینا
شروع کر دیا
(پارہ ۹۔ کتاب لوگوں کے حقوق چھین لینے
کے بیان میں۔ باب۔ کھانے اور سفرخرچ میں
شرکت کرنا)

عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ
ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رض فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ
فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ
بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ (پارہ ۱۰۔ كِتَابُ الشَّرِكَةِ۔ بَابُ الشَّرِكَةِ
فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ)

زہرہ بن معبد[۷۸] سے روایت ہے اُن کے دادا عبداللہ بن ہشام
ان کو لے کر بازار کی طرف جاتے وہاں وہ اناج
خریدتے پھر عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر
ان سے ملتے اور کہتے ہمکو بھی اس اناج میں شریک
کرلو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمکو برکت کی دعا دی ہے عبداللہ بن ہشام
ان کو شریک کر لیتے تو ایسا ہوتا کہ
کبھی پورا ایک اونٹ[۱] (غلہ)
نفع میں پیدا کرتے اور اُس کو
گھر بھیج دیتے

(پارہ ۱۰۔ کتاب شرکت کا بیان۔ باب
اناج وغیرہ میں
شرکت کرنا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ

انس رض[۷۹] سے روایت ہے اُنہوں نے بیان کیا انصاری
چند لوگوں نے[۲] آنحضرت

[۱] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کبھی ایک اونٹ کے نفع کے موافق اناج پیدا کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کبھی ایک اونٹ پیدا کرتے ترجمہ باب اس سے
نکلتا ہے ہم کو بھی اس اناج میں شریک کرلو ۱۲ منہ
[۲] حافظ نے کہا ان کے نام نہیں معلوم ہوئے ۱۲ منہ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَہٗ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْہُ دِرْھَمًا (پارہ ۱۰- کِتَابُ الرَّھْنِ - بَابُ اِذَا اُسِرَ اَخُوا الرَّجُلِ اَوْ عَمُّہٗ ھَلْ یُفَادٰی اِذَا کَانَ مُشْرِکًا)

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی اجازت مانگی اور (آنکر) یہ عرض کیا آپ اجازت دیجئے تو ہم اپنے بھانجے عباس کو فدیہ معاف کر دیں [۱] آپ نے فرمایا نہیں ایک روپیہ بھی نہ چھوڑو۔ (پارہ ۱۰ - کتاب رہن کے بیان میں - باب - اگر آدمی کا مشرک بھائی یا چچا قید ہو جائے تو فدیہ دے کر اس کو چھڑا لینا)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِ اَنَّھَا قَالَتْ لِعُرْوَۃَ بْنِ اُخْتِیْ اِنْ کُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَی الْھِلَالِ ثُمَّ الْھِلَالِ ثَلٰثَۃَ اَھِلَّۃٍ فِیْ شَھْرَیْنِ وَمَا اُوْقِدَتْ فِیْ اَبْیَاتِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ یَا خَالَۃُ مَا کَانَ یُعِیْشُکُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّہٗ قَدْ کَانَ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِیْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَتْ لَھُمْ مَنَائِحُ وَکَانُوْا یَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِھِمْ فَیَسْقِیْنَا (پارہ ۱۰- کِتَابُ الْھِبَۃِ - بَابُ اِذَا قَالَ الْمُکَاتِبُ اشْتَرِنِیْ وَاَعْتِقْنِیْ فَاشْتَرَاہُ لِذٰلِکَ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے اُنہوں نے عروہ سے کہا میرے بھانجے (ہم پر ایسا وقت گذر چکا ہے) ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند دو دو مہینے [۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی (کھانا نہیں پکایا جاتا تھا) عروہ نے کہا خالہ پھر تمہاری گذر کاہے پر ہوتی تھی انھوں نے کہا یہی دو کالوں پر کھجور اور پانی [۳] اتنا تھا کہ چند انصاری لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ تھے ان کے پاس دودھ کی بکریاں تھیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی بکریوں کا دودھ (تحفہ کے طور پر) بھیجا کرتے آپ ہم کو بھی پلاتے۔ (پارہ ۱۰- کتاب ہبہ کے بیان میں - باب اگر مکاتب کسی شخص سے کہے مجھ کو مول لے کر آزاد کر دے اور وہ مول لے لے)

---

[۱] حضرت عباس کے والد عبدالمطلب کی والدہ سلمہ انصار میں سے تھیں بنی نجار کے قبیلہ کی اس لئے ان کو اپنا بھانجہ کہا سبحان اللہ انصار کا ادب یوں نہیں فرض کیا اگر آپ اجازت دیجئے تو آپ کے چچا کو فدیہ معاف کر دیں کیونکہ ایسا کہنے سے گویا آنحضرت صلعم پر احسان رکھنا ہوتا آنحضرت صلعم خوب جانتے تھے کہ حضرت عباس مالدار ہیں اس لئے فرمایا کہ ایک روپیہ بھی ان کو نہ چھوڑو ایسا عدل اور انصاف کہ اپنے سگے چچا تک کی بھی کوئی رعایت نہ کی پیغمبری کی کھلی دلیل ہے سمجھدار آدمی کو پیغمبری کے ثبوت کے لئے کسی بڑے معجزے کی ضرورت نہیں آپ کی ایک ایک خصلت ہزاروں معجزوں کے برابر تھی انصاف ایسا عدل ایسا سخاوت ایسی شجاعت ایسی صبر ایسا استقلال ایسا کہ سارا ملک مخالف ہر کوئی جان کا دشمن مگر علانیہ توحید کا وعظ فرماتے رہے بتوں کی ہجو کرتے رہے آخر میں عربوں ایسے سخت لوگوں کا کایا پلٹ کر دیا۔ ہزاروں برس کی عادت بت پرستی کی چھڑا کر ان ہی کے ہاتھوں ان کے بتوں کو تڑوا دیا پھر آج تیرہ سو برس گذر چکے آپ کا دین شرقاً و غرباً پھیل رہا ہے کیا کوئی جھوٹا آدمی ایسا کر سکتا ہے یا جھوٹے آدمی کا نیک کام اس طرح پر قائم رہ سکتا ہے ۱۲ منہ

[۲] دو مہینے میں تین چاند اس طرح دیکھتیں کہ پہلا چاند پہلے مہینے کے شروع ہونے پر دیکھا پھر دوسرا چاند اس کے ختم پر پھر تیسرا چاند دوسرے مہینے کے ختم پر ۱۲ منہ

[۳] حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا عرب لوگ تثنیہ ایک چیز کے نام سے کر دیتے ہیں جیسے شمسین قمرین چاند سورج دونوں کو کہتے ہیں اسی طرح ابیضین دودھ پانی دونو کو کہہ دیتے ہیں اور صرف دودھ ابیض یعنی سفید ہوتا ہے پانی کا تو کوئی رنگ ہی نہیں ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی ذِرَاعٍ اَوْ کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ اَوْ کُرَاعٌ لَقَبِلْتُ (پارہ ۱۰ - کِتَابُ الْهِبَةِ - بَابُ الْقَلِیْلِ مِنَ الْهِبَةِ)

[۵۸۱] ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا اگر دعوت میں مجھ کو بکری کا دست یا پاؤں کھانے کے لئے بلایا جائے تب بھی میں ضرور جاؤں اگر مجھ کو کوئی بکری کا دست یا پاؤں تحفہ بھیجے تو اُس کو ضرور لے لوں [1]

(پارہ ۱۰ - کتاب ہبہ کے بیان میں باب تھوڑی چیز ہبہ کرنا)

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَیْهِ فَنَاوَلَنِیْ طِیْبًا قَالَ کَانَ اَنَسٌ رض لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ قَالَ وَزَعَمَ اَنَسٌ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ

(پارہ ۱۰ - کِتَابُ الْهِبَةِ - بَابُ مَا لَا یُرَدُّ مِنَ الْهَدِیَّةِ)

[۵۸۲] ثمامہ بن عبداللہ سے روایت ہے اُنہوں نے بیان کیا عزرہ نے کہا میں ثمامہ پاس گیا اُنہوں نے مجھ کو خوشبو دی کہنے لگے انس رضؓ خوشبو نہیں پھیرتے تھے اور انس رضؓ یہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہیں پھیرتے تھے جو کوئی دیتا لے لیتے۔

(پارہ ۱۰ - کتاب ہبہ کے بیان میں - باب جس تحفے کا پھیرنا درست نہیں)

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْبَلُ الْهَدِیَّةَ وَیُثِیْبُ عَلَیْهَا

(پارہ ۱۰ - کِتَابُ الْهِبَةِ - بَابُ الْمُکَافَاةِ فِی الْهِبَةِ)

[۵۸۳] حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کر لیتے تھے اور اس کا بدلہ کرتے

(پارہ ۱۰ - کتاب ہبہ کے بیان میں باب ہبہ کا معاوضہ (بدلہ) کرنا)

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَةً وَلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهٗ لِیْ قَالَ فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ اِلَیْهِ وَعَلَیْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَأْنَا هٰذَا لَکَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ رَضِیَ مَخْرَمَةُ

[۵۸۴] مسور بن مخرمہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں (اچکنیں) بانٹیں اور مخرمہ میرے باپ کو کوئی اچکن نہیں دی والد نے مجھ سے کہا بیٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے ساتھ چل میں ان کے ساتھ گیا والد نے کہا تو اندر جا اور آنحضرت کو میری طرف سے بلا میں گیا اور آپ کو بلایا آپؐ باہر نکلے اُنہی اچکنوں میں سے ایک اچکن پہنے ہوئے اور والد سے فرمانے لگے میں نے تیرے لئے ایک اچکن چھپا رکھی تھی والد نے اس کو دیکھا آنحضرت ؐ نے فرمایا مخرمہ خوش ہوا یا نہیں [2]

---

[1] ہدیہ بھی ہبہ کی طرح ہے تو باب کا مطلب نکل آیا کہ تھوڑی سی چیز کا ہبہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ

[2] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے والد نے کہا اب مخرمہ راضی ہوا ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے جب آپ نے وہ اچکن مخرمہ کو دی تو اُن کا قبضہ پورا ہو گیا جمہور کے نزدیک ہبہ میں جب تک موہوب لہ کا قبضہ نہ ہو اس کی ملک پوری نہیں ہوتی اور مالکیہ کے نزدیک صرف عقد سے ہبہ تمام ہو جاتا ہے البتہ اگر موہوب لہ اس قبضہ تک قبضہ نہ کرے کہ واہب وہ چیز کسی اور کو ہبہ کر دے تو ہبہ باطل ہو جائے گا۔ منہ

(پارہ ۱۰- كتاب الهبة - باب كيف يقبض العبد والمتاع)

عن ابن عمر رض انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فكان على بكر لعمر صعب فكان يتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فيقول ابوه يا عبد الله لا يتقدم النبي صلى الله عليه وسلم احد فقال له النبي صلى الله عليه وسلم بعنيه فقال عمر هو لك فاشتراه ثم قال هو لك يا عبد الله فاصنع به ما شئت۔

(پارہ ۱۰- کتاب ہبہ کے بیان میں - باب لونڈی اور سامان پر کیونکر قبضہ ہوتا ہے)

ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت عمر کے ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھے۔ ہر گھڑی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے آگے بڑھ جاتا اور ان کے والد حضرت عمر پکارتے ارے عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کوئی نہ بڑھے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو انہوں نے عرض کیا لیجئے آپ ہی کا ہے خیر آپؐ نے اس کو مول لیا اور عبداللہ کو دیدیا فرمایا جو چاہے وہ کرے[1]

(پارہ ۱۰- كتاب الهبة - باب من اهدى له هدية وعنده جلساءه فهو احق)

(پارہ ۱۰- کتاب ہبہ کے بیان میں - باب اگر کسی کو کچھ ہدیہ جائے اس کے پاس اور لوگ بیٹھے ہوں تو جس کو دیا جائے وہ زیادہ حقدار ہے)

عن انس رض يقول كان فزع بالمدينة فاستعار النبي صلى الله عليه وسلم فرسا من ابي طلحة يقال له مندوب فركب فلما رجع قال ما راينا من شيء وان وجدناه لبحرا (پارہ ۱۰- كتاب الهبة - باب من استعار من الناس الفرس)

انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے ایک بار مدینہ والوں کو دشمن کے آجانے کا ڈر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ سے ان کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا اور سوار ہو کر گئے جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو کوئی ڈر کی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہے گویا دریا ہے[2]

(پارہ ۱۰- کتاب ہبہ کا بیان - باب گھوڑا وغیرہ مستعار مانگنا)

---

[1] مطابقت ظاہر ہے کہ عبداللہ کے ساتھ والے اس اونٹ میں شریک نہیں ہوئے ۱۲ منہ

[2] دریا کی طرح تیز اور بے تکان جاتا ہے دوسری روایت میں ہے آپ ننگی پیٹھ اس پر سوار ہوئے آپ کے گلے میں تلوار پڑی تھی آپ اکیلے اسی طرف تشریف لے گئے جدھر سے مدینہ والوں نے آواز سنی تھی سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اس واقعہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اکیلے تنہا دشمن کی خبر لینے کو تشریف لے گئے سخاوت ایسی کہ کسی مانگنے والے کا سوال رد نہ کرتے شرم وحیا و مروت ایسی کہ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ عفت ایسی کہ کبھی بدکاری کے پاس نہ پھٹکے حسن وجمال ایسا کہ سارے عرب میں کوئی آپ کا نظیر نہ تھا نفاست و لطافت ایسی کہ جدھر سے نکل جاتے در و دیوار معطر ہو جاتے حسن خلق ایسا کہ دس برس تک انسؓ خدمت میں رہے کبھی ان کو جھڑکا تک نہیں عدل وانصاف ایسا کہ اپنے سگے چچا کے بھی کوئی رعایت نہ کی فرمایا اگر فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کٹوا ڈالوں عبادت اور ریاضت ایسی کہ نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں ورم کر گئے بے طمعی ایسی کہ لاکھ روپے آئے سب مسجد میں ڈلوا دیئے اسی وقت بٹوا دیئے صبر وقناعت ایسی کہ دو دو مہینے تک چولہا گرم نہ ہوتا جو کی سوکھی روٹی اور کھجور پر اکتفا کرتے کبھی دو دو تین فاقے ہوتے ننگے بوریئے پر لیٹتے بدن پر نشان پڑ جاتا مگر اللہ کے شکر گزار اور خوش وخرم رہتے حرف شکایت زبان پر نہ لاتے کیا ان سب امور کے بعد کوئی احمق سے احمق بھی آپ کی نبوت اور پیغمبری میں شک کر سکتا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ۱۲ منہ

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ لَہٗ خَادِمٌ فَاَخَذَ اَبُوْطَلْحَۃَ بِیَدِیْ فَانْطَلَقَ بِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ کَیِّسٌ فَلْیَخْدُمْکَ قَالَ فَخَدَمْتُہٗ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِیْ لِشَیْءٍ صَنَعْتُہٗ لِمَ صَنَعْتَ ھٰذَا ھٰکَذَا وَلَا لِشَیْءٍ لَمْ اَصْنَعْہُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ ھٰذَا ھٰکَذَا (پارہ ۱۱۔ کِتَابُ الْوَصَایَا۔ بَابُ اسْتِخْدَامِ الْیَتِیْمِ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ)

انس رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم مدینہ میں تشریف لائے آپ کے پاس کوئی خدمتگار نہ تھا ابوطلحہ (جو میری ماں کے دوسرے خاوند تھے) اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لے گئے کہنے لگے یارسول اللہ انس رض ایک سمجھدار چھوکرا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا انس رض کہتے ہیں پھر میں سفر اور حضر دونوں میں آپکی خدمت گزارہا۔ آپ نے (دس برس کی مدت میں) کبھی مجھ سے یہ نہیں فرمایا تو نے یہ کام ایسا کیوں کیا جب میں کوئی کام کرچکا اور جس کام کو میں نے نہیں کیا اس کے لئے یوں نہیں فرمایا تو نے ایسا کیوں نہیں کیا[1]

(پارہ ۱۱۔ کتاب وصیتوں کے بیان میں۔ باب یتیم سے سفر اور حضر میں کام لینا)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ فَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبَقَھُمْ عَلٰی فَرَسٍ وَقَالَ وَجَدْنَاہُ بَحْرًا (پارہ ۱۱۔ کِتَابُ الْجِھَادِ وَالسِّیَرِ۔ بَابُ الشُّجَاعَۃِ فِی الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ)

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ سخی تھے ایک بار ایسا ہوا مدینہ والے (رات کو کچھ آواز سنکر) گھبرا گئے کچھ لوگ اُدھر گئے سب سے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار تشریف لے گئے فرمانے لگے یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے[2]

(پارہ ۱۱۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب (لڑائی میں بہادری اور نامردی کا بیان)

[1] اللہ اکبر اس حسن اخلاق کا کوئی ٹھکانا ہے بجز پیغمبر کے اور کسی سے اتنی نفس کشی نہیں ہوسکتی آدمی کو کبھی نہ کبھی اپنے خدمت گار پر غصہ آہی جاتا ہے اور سخت کلام نکل بیٹھتا ہے انس رض کی بھی دانائی اور عقلمندی نکلتی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسی مرضی شناس تھے کہ کوئی کام ایسا نہ کرتے جس سے آپ غصے ہوں۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے لیکن ماں کا یتیم پر نظر دالنا اس سے نکلتا ہے ابوطلحہ آخر ام سلیم انس کی والدہ سے پوچھ کر انہی کے صلاح اور مشورے سے انس رض کو آپ پاس لائے ہوں گے ۱۲ منہ

[2] یعنی بے تکان چلا ہی جاتا ہے کہیں رکتا یا اڑتا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بنفس نفیس یکہ وتنہا آواز کی طرف تشریف لے گئے اور دشمن کا کچھ ڈر نہ کیا سبحان اللہ شجاعت ایسی سخاوت ایسی حسن وجمال ظاہری ایسا کمالات باطنی ایسے قوت ایسی کہ نو بی بیوں پاس ایک ہی شب میں ہو آتے وہ بھی اس وقت جب آپ کی عمر شریف پچاس سے متجاوز ساٹھ کے لگ بھگ تھی رحم وکرم ایسا کہ کبھی کسی سائل کو محروم نہیں کیا کبھی کسی سے بدلہ لینا نہیں جانا جس نے معافی چاہی معاف کردیا عبادت اور خداترسی ایسی کہ رات رات بھر نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں ورم کرگئے تدبیر اور رائے ایسی کہ چند ہی روز میں سارا عرب کا ملک شرک کی نجاست سے پاک کردیا بڑے بڑے بہادروں اور الہڑوں کو نیچا کر دکھایا کیا ان کمالات کو دیکھ کر بھی کسی کو آپ کی نبوت اور پیغمبری میں شک رہتا ہے ارے یہود یو اور نصرانیو جب تم موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو پیغمبر برحق جانتے ہو تو حضرت محمد کو ان سے بھی پہلے پیغمبر ماننا چاہیے ایک پیغمبر کو ماننا اور دوسرے سے بلا وجہ انکار کرنا نری ہیٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے توبہ کرو اور حق تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو ۱۲ منہ

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآءَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَآئِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا (پارہ ۱۱۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ بَابُ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ)

عَنِ الْبَرَآءِ رضـ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُوْلُ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا (پارہ ۱۱۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ)

عَنْ اَنَسٍ رضـ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ اُمِّ سُلَيْمٍ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوْهَا مَعِيَ (پارہ ۱۱ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهٗ بِخَيْرٍ)

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رضـ اَفَرَرْتُمْ

[۸۹] جبیر بن مطعم رضـ (صحابی) سے روایت ہے ایک بار ایسا ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے اور لوگ بھی تھے آپ جنگ حنین سے لوٹ کر آ رہے تھے (گنوار) لوگ آپ سے لپٹ گئے کوئی کچھ مانگے کوئی کچھ اتنا آپ کو مجبور کیا کہ ببول کے درخت کی طرف ڈھکیل دیا آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی اس وقت آپ ٹھہر گئے فرمایا میری چادر دو دیکھو اگر میرے پاس ان کانٹے دار درختوں کے شمار میں بیل بکری اونٹ وغیرہ ہوں جب بھی تم کو بانٹ دوں گا نہ تم مجھ کو بخیل پاؤ گے[۱] نہ جھوٹا نہ بزدلا (نامرد)

(پارہ ۱۱۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں باب۔ لڑائی میں بہادری اور نامردی کا بیان)

[۹۰] براء بن عازب سے رضـ روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب خندق کھودی گئی) تو (بنفس نفیس) مٹی ڈھو رہے تھے اور (یہ مصرع) پڑھتے جاتے تھے تو ہدایت گر نہ کرتا تو نہ ملتی ہم کو راہ

(پارہ ۱۱۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب خندق کھودنے کا بیان)

[۹۱] انس رضـ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں سوا اپنی بی بیوں کے کسی عورت کے گھر میں آمد و رفت نہ رکھتے مگر ام سلیم پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اس پر رحم آتا ہے اس کا بھائی (حرام بن ملحان) میرے کام میں مارا گیا[۲]

(پارہ ۱۱۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں باب جو شخص غازی کا سامان تیار کر دے یا اس کے پیچھے اس کے گھر بار کی خبر رکھے اس کی فضیلت)

[۹۲] ابو اسحٰق رضـ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص نے (نام نامعلوم جو قیس قبیلے کا تھا) براء بن عازب

---

[۱] بخل کے ساتھ کذب اور جبن لازمی ہے جیسے سخاوت کے ساتھ صدق اور شجاعت ۱۲ منہ

[۲] اوپر یہ قصہ گذر چکا ہے کہ حرام بن ملحان ان سترہ لوگوں میں جو بیر معونہ پر دغا سے مارے گئے شریک تھے بعضوں نے کہا ام سلیم آپ کی رضاعی خالہ تھیں بعضوں نے کہا یہ آپ کا خاصہ تھا کہ آپ کو غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت درست تھی اس لئے کہ آپ شیطان کے شر سے معصوم تھے باب کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ حرام بن ملحان اللہ کی راہ میں گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر بار عزیز و اقربا کی خبر رکھی ۱۲ منہ

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لٰكِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ اِنَّ هَوَازِنَ كَانُوْا قَوْمًا رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا لَقِيْنَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَ اسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(پارہ ۱۱- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ- بَابُ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهٖ فِي الْحَرْبِ)

(صحابی) سے کہا تم حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے انہوں نے کہا بیشک مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ہوا یہ کہ ہوازن کے لوگ (جن سے مقابلہ تھا بڑے تیر انداز لوگ تھے پہلے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ اٹھے مسلمان لوٹ پر پڑ گئے (ان کو موقع ملا) انہوں نے سامنے سے تیر برسانا شروع کئے (تیروں کی تاب نہ لا کر مسلمان بھاگ نکلے) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے میں نے دیکھا آپ اپنی سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام تھامے ہوئے آپ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے

بیت: میں ہوں پیغمبر[1] بلا شک[2]
و خطرا ور عبدالمطلب کا
ہوں پسر[3]

(پارہ ۱۱- کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں- باب اگر کوئی لڑائی میں دوسرے کا جانور کھینچکر چلا لے)

عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِيْ صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِاَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (پارہ ۱۱- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ- بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی جاگتے رہے جب مدینہ میں پہنچے تو فرمایا کاش میرے نیک یاروں میں سے کوئی میرا پہرہ دے (رات کو میری حفاظت کرے جاگتا رہے) اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی آپ نے پوچھا کون ہے آواز آئی میں ہوں سعد بن ابی وقاص میں اس لئے آیا کہ آپ کے پاس پہرہ دوں آپ سو رہے (ان کے لئے دعا کی)[4]

(پارہ ۱۱- کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں- باب اللہ کی راہ میں (جہاد میں) چوکی پہرہ دینا)

---

[1] تو اللہ تعالیٰ نے عربی گھوڑے کی تخصیص نہیں کی عربی ترکی اور مجنس سب گھوڑوں کو برابر حصہ ملے گا یعنی سوار کو تین حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ اکثر اماموں اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سوار کو دو حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ ۱۲ منہ

[2] یعنی میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور اللہ نے جو مجھ سے فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے وہ برحق ہے اس لئے میں بھاگ جاؤں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [3] گویہ کلام موزوں ہے مگر چونکہ بلا قصد آپ سے صادر ہوا اس لئے اس کو شعر نہیں کہیں گے ۱۲ منہ [4] دوسری روایت میں یہاں تک ہے کہ ہم نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی ترمذی نے حضرت عائشہؓ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوکی پہرہ رکھتے تھے جب یہ آیت اتری. واللہ یعصمک من الناس تو آپ نے چوکی پہرہ اٹھا دیا حاکم اور ابن ماجہ سے مرفوعاً نکالا جہاد میں ایک رات پہرہ چوکی دینا ہزار راتوں کی عبادت اور ہزار دنوں کے روزے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ عَلِيٍّ رض يَقُولُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي (پاره ١١- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ- بَابُ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ)

٩٤ حضرت علی رض سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے سعد کے بعد پھر کسی کے لئے نہیں دیکھا [1] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر (اپنے گویا اپنے ماں باپ کو) فدا کیا ہو (جنگ احد کے دن) میں نے دیکھا آپ سعد سے یوں فرماتے تھے تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر فدا (صدقہ) ہوں

(پارہ ١١- کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں - باب ڈھال کا استعمال اور دوسرے کی ڈھال استعمال کرنا)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ (پاره ١١- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ بَابُ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ)

٩٥ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا (یعنی غزوہ ذی امر جو ہجرت کے تیسرے سال ہوا) جب آپ لوٹے تو جابر بھی آپ کے ساتھ لوٹے اتفاق سے ایک جنگل میں دوپہر ہو گئی جس میں ببول کے (یا کانٹے دار) بہت درخت تھے آپ وہاں اتر پڑے لوگ بھی ادھر ادھر درختوں کے سایہ میں اترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے ٹھہرے اور تلوار درخت سے لٹکا دی ہم لوگ ذرا سو گئے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بلا رہے ہیں آپ کے پاس ایک گنوار (غورث) [2] بیٹھا ہے آپ نے فرمایا اس گنوار نے میری تلوار مجھ پر سونت لی میں سو رہا تھا جاگا تو دیکھا ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے کہنے لگا اب میرے ہاتھ سے تم کو کون بچا سکتا ہے میں نے تین بار کہا اللہ پھر آپ نے اس گنوار کو کچھ سزا نہیں دی وہ بیٹھا رہا

(پارہ ١١- کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں- باب سفر میں دوپہر کو سوتے وقت تلوار درخت سے لٹکا دینا)

[1] گر صحیحین کی دوسری روایت میں ہے کہ جنگ خندق میں آپ نے حضرت زبیر سے بھی یوں فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر صدقے شاید حضرت علی کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو ١٢ منہ

[2] ابن اسحٰق نے مغازی میں یوں روایت کیا کہ کافروں نے اس گنوار سے جس کا نام دعثور تھا یہ کہا کہ اس وقت محمد اکیلے پڑے ہیں ان کو مارے وہ ایک تلوار لے کر آیا اور آپ کے سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اب آپ کو کون بچاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ یہ فرمانا ہی تھا کہ حضرت جبریل آن پہنچے اور اس کے سینے پر ایک گھونسہ دیا تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی آپ نے اٹھالی اور فرمایا اب تجھ کو کون بچا سکتا ہے اس نے کہا کوئی نہیں آپ نے فرمایا خیر چلا جا کہتے ہیں یہ گنوار مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دی ذہبی نے کہا اس گنوار کا نام غورث بن حارث تھا ١٢ منہ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ (پارہ ۱۲۔ کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ۔ بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ)

عَنْ عِیْسَی بْنِ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَیْنَا اَنَسٌ نَعْلَیْنِ جَرْدَاوَیْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِیْ ثَابِتُ الْبُنَانِیُّ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(پارہ ۱۲۔ کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ۔ بَابُ مَا ذُکِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَیْفِهٖ وَقَدَحِهٖ وَخَاتَمِهٖ)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَةُ کِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِیْ هٰذَا نُزِعَ رُوْحُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ سُلَیْمٰنُ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَةُ اِزَارًا غَلِیْظًا مِمَّا یُصْنَعُ بِالْیَمَنِ

۹۶ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسی باتیں دے کر بھیجا گیا جو جامع ہیں (یعنی لفظ تھوڑے معنی بہت جیسے اکثر آیتیں اور حدیثیں) اور رعب سے مجھ کو مدد دی گئی[1] میں ایک بار سو رہا تھا اتنے میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں[2]

(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ایک مہینے کی راہ سے اللہ تعالیٰ نے میرا رعب ڈال کر میری مدد کی)

۹۷ عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے انہوں نے کہا انس رضؓ نے دو پرانی جوتیاں ہم کو نکال کر بتائیں جن پر دو تسمے لگے تھے پھر ثابت نے مجھ سے بعد بیان کیا انس رضؓ کہتے تھے وہ جوتیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں[3]

(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ اور عصا اور تلوار اور پیالہ اور مہر کا بیان)

۹۸ ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضؓ نے ہم کو ایک پیوندی لگی کملی نکال کر بتائی اور کہا کہ اسی کو اوڑھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی[4] سلیمان بن مغیرہ نے حمید سے انہوں نے ابوبردہ سے اتنا زیادہ کیا حضرت عائشہ رضؓ نے ایک موٹا تہبند نکالا جو

---

[1] اس روایت میں ایک مہینے کی راہ سے یہ مذکور نہیں ہے لیکن جابر کی روایت جو امام بخاری نے کتاب التیمم میں نکالی اس میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ

[2] خزانوں سے مراد کسریٰ اور قیصر کے خزانے ہیں جن کو مسلمانوں نے لوٹا یا زمین کی پیداوار مالگزاری معدنیات وغیرہ یہ حدیث آپ کا ایک کھلا معجزہ ہے آپ نے جیسے بشارت دی تھی ویسا ہی ہوا مسلمانوں نے آپ کے بعد روم ایران مصر شام فتح کیا ۱۲ منہ

[3] اس حدیث کا بیان انشاء اللہ کتاب اللباس میں آئے گا ۱۲ منہ

[4] قسطلانی نے کہا شاید آپ نے بنظر تواضع یا اتفاقاً اس کمل کو اوڑھ لیا ہوگا نہ کہ آپ قصداً پیوندی موٹی کملی اوڑھا کرتے کیونکہ عادت شریف یہ تھی کہ جو کپڑا میسر آتا اس کو پہنتے غرض یہ ہے کہ خواہ مخواہ اچھے کپڑے ہوتے ہوئے پرانی پھٹی کملی اوڑھے رہنا جیسے ہمارے زمانے کے بعضے درویشوں کا شعار ہے سنت کے موافق نہیں سنت یہ ہے کہ جو کپڑے اللہ جل جلالہ عنایت فرمائے ان کو پہنے اور شکر حق بجا لائے ؎ فقیری بجز خدمت خلق نیست ٭ بہ تسبیح وسجادہ ودلق نیست مولانا فضل رحمن صاحب قدس سرہ فرماتے تھے اچھا کھاؤ اچھا پہنو تاکہ لوگ تم کو دنیادار سمجھیں کہیں ان کو فقیری سے کیا علاقہ اور دل خدا کی یاد میں مصروف رکھو ؎ اندروں با یار باش و بروں بیگانہ باش ٭ ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں ۱۲ منہ

وَكِسَاءً مِّنْ هٰذِهِ الَّتِيْ يَدْعُوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ (پارہ ۱۲۔ كِتَابُ الْجِهَادِ
وَالسِّيَرِ - بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَصَاهُ وَسَيْفِهٖ وَقَدَحِهٖ وَخَاتَمِهٖ)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا
الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعٰوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ
ابْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ
فَقَالَ لَهٗ هَلْ لَكَ اِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِيْ بِهَا فَقُلْتُ
لَهٗ لَا فَقَالَ لَهٗ فَهَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ
عَلَيْهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ اِلَيْهِمْ
اَبَدًا حَتّٰى تُبْلَغَ نَفْسِيْ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ
ابْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ
فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ
فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاَنَا اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ
دِيْنِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى
عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ
وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا

یمن کے ملک میں بنتا ہے اور ایک کمل انہی کملوں میں سے جن کو تم ملبد
(یعنی موٹا پیوند دار) کہتے ہو۔
(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان
میں۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ اور عصا اور
تلوار اور پیالہ اور مہر کا بیان)

۹۹
علی بن حسین علیہ السلام سے روایت ہے اُنہوں نے بیان کیا
جب وہ یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ
السلام کی شہادت کے بعد مدینہ میں آئے
تو ان سے مسور بن مخرمہ رضؓ ملے اور کہنے لگے
آپ کو کچھ ضرورت ہو تو مجھ سے فرمایئے
میں بجالاؤں میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت
نہیں تب مسور نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تلوار جو آپ پاس ہے وہ آپ مجھ کو دیدیجئے
میں ڈرتا ہوں کہیں یہ لوگ (بنی امیہ ظالم) زبردستی
آپ سے چھین نہ لیں خدا کی قسم اگر آپ مجھ کو دیدیں گے
تو جان جانے تک اس کو کوئی ابھی مجھ سے نہ چھین سکیگا
(پھر مسور نے ایک قصہ بیان کیا کہ) حضرت علیؓ
نے ابوجہل کی بیٹی (جمیلہ) کو نکاح کا پیغام دیا¹
حضرت فاطمہ رضؓ کے ہوتے ہوئے تو میں نے خود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے
سنا آپ اُسی منبر پر فرما رہے تھے ان دنوں
میں جوان ہو گیا تھا کہ فاطمہ رضؓ میرے
بدن کا ایک ٹکڑا ہے (جگر ہے) مجھے ڈر
ہے وہ کسی گناہ میں نہ پڑ جائے
پھر آپ نے بنی عبد شمس
قبیلے کے ایک داماد (یعنی
عاص بن ربیع) کا ذکر
کیا اس کے رشتہ داری
کی تعریف کی اور فرمایا
اُس نے جو بات مجھ سے
کہی سچ جو وعدہ کیا
وہ پورا کیا اور
میں یہ نہیں
چاہتا کہ
جو چیز

۱ یعنی علی رضؓ دوسری جورو لائیں اور حضرت فاطمہ سوکن پنے کی عداوت سے جو ہر عورت کے دل میں ہوتی ہے کسی گناہ میں مبتلا ہو جائیں مثلاً خاوند کو ستائیں اُن کی نافرمانی کریں
یا سوکن کو بُرا بھلا کہنے بیٹھیں ۱۲ منہ

أُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَّاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبَدًا

(پارہ ۱۲- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ- بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهٖ وَقَدَحِهٖ وَخَاتَمِهٖ)

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَبْيٍ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهٗ فَاَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَاهُ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا

(نکاح ثانی) حلال ہے اس کو حرام کردوں یا حرام کو حلال بلکہ میرا مطلب یہ ہے قسم خدا کی اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک جگہ (ایک مرد پاس) کبھی نہیں اکٹھا ہونگی[1]

(پارہ ۱۲- کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں - باب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ اور عصا اور تلوار اور پیالہ اور مہر کا بیان)

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضؓ کو چکی پیسنے کی تکلیف بہت ہوئی پھر اُن کو خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے ہیں وہ آپ پاس تشریف لائیں ایک لونڈی یا غلام خدمت کے لئے آپ سے مانگتی تھیں اتفاق سے آپ نہ ملے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے بیان کر دیا حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا (جب آپ تشریف لائے) حضرت علی کہتے ہیں یہ سنکر آنحضرت اس وقت رات ہی کو ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے آپ کو دیکھ کر ہم نے اٹھنا چاہا آپ نے فرمایا لیٹے رہو آپ میرے اور حضرت فاطمہ رضؓ کے بیچ میں بیٹھ گئے) میں نے آپکے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر پائی آپ نے فرمایا میں تم کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگی تھی (لونڈی یا غلام) جب تم اپنے بستر پر سونے لگو) جاؤ ۳۴ بار اللہ اکبر کہو اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے۔

[1] دوسری روایت میں ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ علی رضؓ میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کریں جب حضرت علی رضؓ نے آپ کا یہ ارشاد سنا تو فوراً یہ ارادہ ترک کیا اور جب تک حضرت فاطمہ زندہ رہیں اُنہوں نے دوسری بی بی نہیں کیں قسطلانی نے کہا آپ کے ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ پیغمبر کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی میں جمع کرنا حرام ہے مسعد بن مخرمہ نے یہ قصہ اس لئے بیان کیا کہ امام زین العابدین کی فضیلت معلوم ہو کہ وہ کس کے پوتے ہیں حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کے جن کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ پر عتاب فرمایا اور جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن کا ایک ٹکڑا فرمایا اسی حدیث سے بعض علماء نے جناب فاطمہ زہرا رضؓ کو سارے جہاں کی عورتوں سے افضل کہا ہے بعضوں نے کہا حضرت مریم کے بعد بعضوں نے کہا حضرت عائشہ رضؓ ان سے افضل ہیں ۱۲ منہ

سألتماه (پارہ ۱۲- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمٰنَ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ قَالَ ...... جَابِرٌ أَرَادَ أَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي (پارہ ۱۲- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ- بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسْمَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي)

جو تم مانگتے ہو لے

(پارہ ۱۲- کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں- باب- اس بات کی دلیل کہ لوٹ کا پانچواں حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورتوں اور محتاجوں کے لئے تھا)

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہماری قوم انصار میں ایک شخص (انس بن فضالہ) کا لڑکا پیدا ہوا اس نے محمد اس کا نام رکھنا چاہا شعبہ نے منصور سے یوں روایت کی وہ انصاری کہتا ہے میں اس بچہ کو اپنی گردن پر اٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور سلیمان کی روایت میں یوں ہے اس انصاری کا ایک لڑکا پیدا ہوا اس نے محمد اس کا نام رکھنا چاہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو[۲] کیونکہ میں (اللہ کی طرف سے) قاسم (بانٹنے والا) بنایا گیا ہوں (اس لئے میری کنیت ابوالقاسم ہے) میں تم کو تقسیم کرتا ہوں ...... کہا جابر نے کہ اس انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا (تو اس کے باپ کو ابوالقاسم کہیں) آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو

(پارہ ۱۲- کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں- باب- اللہ تعالیٰ کا (سورۂ انفال میں) یہ فرمانا جو کچھ تم لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے یعنی رسول اس کو تقسیم کرے گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو بانٹنے والا ہوں خزانچی اور دینے والا اللہ ہے)

[۱] اللہ تمکو ان کلمات کی وجہ سے ایسی طاقت دیگا کہ تمکو خادم کی احتیاج نہ رہیگی اپنا کام آپ کر لوگی بظاہر یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے اس میں یہ کہاں بیان ہے کہ آپ نے صفہ والوں اور بیوہ کو مقدم کیا لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا اس میں یوں ہے قسم خدا کی مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ تمکو دوں اور صفہ والوں کو محروم کروں جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے پیچ کھا رہے ہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے جو ان پر خرچ کروں ان قیدیوں کو بیچکر انکی قیمت ان پر خرچ کروں گا سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے پر اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی کہ بیٹی جو سارے جہاں میں سب سے زیادہ آدمی کو محبوب ہوتی ہے اس تک کا خیال نہ کیا اور محتاجوں کی آسائش اور خبرگیری اس پر مقدم رکھی حضرت امام سفیان ثوری سے منقول ہے کہ عید کے دن ایک درخت کے تلے بیٹھے اس کے پھل چن رہے تھے لوگوں نے کہا امام صاحب آج تو عید کا دن ہے سب لوگ اچھے اچھے کپڑے پہنکر عیدگاہ کو جا رہے ہیں اور آپ یہاں ایک ٹوکرا لئے پھل چن رہے ہیں یہ ہے کیا معاملہ انہوں نے جواب دیا میں بھی کپڑے وغیرہ بدلکر عید کی نماز کیلئے نکلا تھا مگر راہ میں ایک بیوہ کا گھر ملا اس کا یتیم بچہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اپنی ماں سے یہ ضد کر رہا تھا کہ آج سب بچوں کے مٹھائیاں کھلونے آ رہے ہیں مجھ کو بھی کھلونے دلا مٹھائی دلا بیوہ ماں اس کو تسلی دیتی جاتی ہے لیکن وہ نہیں مانتا یہ حال دیکھ کر میں نے عید کی نماز موقوف رکھی عیدگاہ جانا بالائے طاق رکھا اور جنگل میں اس درخت کے تلے ایک ٹوکرا لے کر آ گیا ہوں یہ پھل چنکر بیچوں گا اور اسکی قیمت سے کچھ کھلونے کچھ مٹھائی اس بچہ کے لئے خریدوں گا سبحان اللہ انسانی ہمدردی اس کا نام ہے ۱۲ منہ

[۲] اس میں کئی مذہب ہیں یہ کہ آپ کی کنیت رکھنا محض ناجائز ہے مطلقاً اہل ظاہر کا یہی قول ہے امام مالک کہتے ہیں آپ کے حیات میں ناجائز تھا بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی بعضوں نے کہا محمد یا احمد کے نام کے ساتھ ابوالقاسم کنیت رکھنا منع ہے نہ صرف کنیت ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (پارہ ۱۲۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ)

۱۰۲ ابوھریرہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مرجائے گا تو اُس کے بعد (دوسرا) کسریٰ نہیں بیٹھنے کا بلکہ اس کی سلطنت تم سے ہو گئی) اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مرجائے گا تو اُس کے بعد (دوسرا) قیصر نہیں بیٹھنے کا قسم اس (پروردگار کی) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے (دولت) اللہ کی راہ میں خرچ کروگے [۱]

(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تمہارے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ كَانَ الرَّجُلُ یَجْعَلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰی افْتَتَحَ قُرَیْظَةَ وَالنَّضِیْرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ یَرُدُّ عَلَیْهِمْ (پارہ ۱۲۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ۔ بَابُ كَیْفَ قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْظَةَ وَالنَّضِیْرَ وَمَا اَعْطٰی مِنْ ذٰلِكَ فِیْ نَوَائِبِهٖ)

۱۰۳ انس بن مالک رض سے روایت ہے آپ فرماتے تھے (انصار میں) کوئی شخص چند کھجور کے درخت آپ کے لئے خاص کرتا تھا (گذرانتا تھا) جب آپ نے بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح حاصل کی تو یہ درخت پھیرنے لگے [۲]

(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب۔ بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جائداد کیونکر آپ نے تقسیم کی اور اپنی ضرورتوں میں ان کو کیسے خرچ کیا)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ غَنِیْمَةً بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِعْدِلْ فَقَالَ لَهٗ شَقِیْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ (پارہ ۱۲۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ۔ بَابُ وَمِنَ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِیْنَ)

۱۰۴ جابر بن عبداللہ رض سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں لوٹ کا مال بانٹ رہے تھے اتنے میں ایک شخص (ذوالخویصرہ) نے آپ سے کہا انصاف کیجئے آپ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو تو بدبخت ہوا (یا میں بدبخت ہوا) [۳]

(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب اس بات کی دلیل کہ پانچواں حصہ مسلمانوں کی ضرورت کیلئے ہے)

---

[۱] مجاہدین کو دوگے ایسا ہی ہوا مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں سلطنتیں چھین لیں اور اُن کا خزانہ لوٹا ۱۲ منہ

[۲] جب مہاجرین اول اول مدینہ میں آئے تو اکثر نادار اور محتاج تھے انصار نے اپنے باغات میں انکو شریک کر لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کئی درخت گذرانے تھے جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کے باغات بن لڑے بھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں آئے تو وہ آپ کا مال تھے مگر آپ نے ان میں سے کئی باغ مہاجرین پر تقسیم کئے اور ان کو یہ حکم دیا کہ اب انصار کے باغ اور درخت جو انہوں نے تمکو دئے تھے انکو واپس کر دو اور کئی باغات آپ نے خاص اپنے لئے رکھے اس میں سے جہاد کا سامان کیا جاتا اور دوسرے ضروریات مثلاً آپ کی بیبیوں کا خرچہ وغیرہ پورے کئے جاتے امام بخاری نے یہ حدیث ذکر کر کے اس پورے قصہ کی طرف اشارہ کیا جس سے باب کا مطلب بخوبی نکلتا ہے ۱۲ منہ

[۳] شقیت کا لفظ دونوں طرح منقول ہے یعنی بہ صیغہ حاضر اور صیغہ متکلم پہلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں ہی غیر عادل ہوں تو پھر تو تو بدنصیب ہوا کیونکہ تو میرا تابع ہے جب مرشد اور متبوع عادل نہو تو مرید کا کیا ٹھکانا اور یہ حدیث آئندہ پورے طور سے مذکور ہوگی باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے اپنی رائے کے موافق کسی کو کم زیادہ دیا ہوگا جب تو ذوالخویصرہ نے یہ اعتراض کیا کیونکہ باقی چار حصے تو برابر برابر سب مجاہدین میں تقسیم ہوتے ہیں ۱۲ منہ

عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَّاحِدٌ . . . . . . وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَّلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ وَّقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَبْدُ شَمْسٍ وَّهَاشِمٌ وَّالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ وَّأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ (پارہ ۱۲ - كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ - بَابٌ وَّمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِلْإِمَامِ وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ)

۱۴۷۵ جبیر ابن مطعم سے روایت ہے انھوں نے کہا میں اور حضرت عثمان[1] دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے بنی مطلب کو دلوایا ہم کو چھوڑ دیا حالانکہ ہم کو آپ سے وہی رشتہ ہے جو بنی مطلب کو آپ سے ہے آپ نے فرمایا (ہاں یہ صحیح ہے) مگر بنی مطلب اور بنی ہاشم ہمیشہ ایک ہی رہے[2] . . . . اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دلایا۔ ابن اسحاق نے کہا[3] عبد شمس اور ہاشم اور مطلب تو حقیقی بھائی تھے ان کی ماں عاتکہ بنت مرہ تھی اور نوفل ان کا علاتی بھائی تھا (ماں دوسری)

(پارہ ۱۲ - کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں - باب اس بات کی دلیل کہ خمس امام کا ہے جس رشتہ دار کو چاہے دے جس کو چاہے نہ دے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُرْ لِي

۱۵۰۶ انس بن مالک سے روایت ہے انھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) چل رہا تھا۔ آپ ایک موٹے حاشیہ کی نجرانی[4] چادر اوڑھے ہوئے تھے ایک گنوار[5] نے آپ کو گھیر لیا اور زور سے آپ کو کھینچا میں نے آپ کے شانے کو دیکھا اس پر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا ایسا کھینچا پھر کہنے لگا اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلاؤ آپ نے اس کی طرف

---

[1] حضرت عثمانؓ عبد شمس کی اور جبیر نوفل کی اولاد میں تھے اور عبد شمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب یہ چاروں عبد مناف کے بیٹے تھے ۱۲ منہ

[2] وہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے باقی بنی عبد شمس اور بنی نوفل تو بنی ہاشم کے دشمن رہے ان کو ستاتے رہے۔ ۱۲ منہ

[3] یہ محمد بن اسحاق ہیں صاحب المغازی اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ

[4] نجران ایک بستی تھی یمن میں وہاں کی چادریں مشہور تھیں اب تک یمن کی یہ چادریں مکہ معظمہ میں آتی ہیں یہ ایسی کھری اور موٹی ہوتی ہیں کمل کی طرح کہ اگر بدن پر زور سے رگڑی جائیں تو کھال چھل جائے۔ ۱۲ منہ

[5] اس کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ

مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَلَهٗ بِعَطَآءٍ (پارہ ۱۲۔ كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ۔ بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِّنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهٖ)

دیکھا اور ہنس دیئے پھر حکم دیا اس کو کچھ دلوا دو (1)
(پارہ ۱۲۔ کتاب جہاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔ باب تالیف قلوب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعضے کافروں وغیرہ کو خمس میں سے دینا)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا اِلَیَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ يَّهُوْدَ فَجُمِعُوْا لَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ وَاِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهٗ فِیْ اَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَؤُا فِيْهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيْهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِیْ هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا جب خیبر فتح ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک (بھنی) بکری تحفہ بھیجی گئی (زینب بنت حارث یہودن نے بھیجی) اس میں زہر ملا ہوا تھا آپ نے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہیں ان کو اکٹھا کرو وہ سب اکٹھا کئے گئے۔ آپ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے انھوں نے کہا جی ہاں! بتائیں گے آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے انھوں نے ایک نام لیا۔ آپ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو تمہارا باپ وہ نہیں بلکہ فلاں شخص ہے انھوں نے کہا بے شک آپ سچ کہتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میں اور ایک بات پوچھتا ہوں سچ بتاؤ گے انھوں نے کہا جی ہاں! ابوالقاسم اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ پہچان لیں گے ہم جھوٹے ہیں جیسے باپ کے مقدمے میں آپ نے ہمارا جھوٹ پہچان لیا خیر آپ نے پوچھا دوزخ میں (ہمیشہ) کون لوگ رہیں گے وہ کہنے لگے ہم چند روز کے لئے دوزخ میں جائیں گے پھر تم مسلمان لوگ ہماری جگہ وہاں آجاؤ گے آپ نے فرمایا دفع ہو مردود خدا کی قسم ہم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے پھر آپ نے فرمایا بھلا ایک بات اور پوچھتا ہوں تم سچ بتاؤ گے انھوں نے کہا ہاں ابوالقاسم آپ نے پوچھا دیکھو تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا یا نہیں) انھوں نے کہا ہاں ملایا تو تھا

(1) سبحان اللہ اس حسن اخلاق کا کیا کہنا ۱۲ منہ

عَلٰی ذٰلِکَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا نَسْتَرِیْحُ وَاِنْ کُنْتَ نَبِیًّا لَمْ یَضُرَّکَ۔ (پارہ ۱۲۔ کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ بَابُ اِذَا غَدَرَ الْمُشْرِکُوْنَ بِالْمُسْلِمِیْنَ هَلْ یُعْفٰی عَنْهُمْ)

عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰى مَرَاقِّ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا وَاُتِيْتُ بِدَابَّةٍ اَبْيَضَ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيْلَ حَتّٰى اَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اٰدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ

آپ نے پوچھا سبب انہوں نے کہا ہم نے یہ سوچا اگر آپ جھوٹے پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں تو آپکے ہاتھ سے چھٹکر آرام پائیں گے اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو یہ زہر آپ کو نقصان نہیں کرنے کا [1]

(پارہ ۱۲۔ کتاب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے بیان میں۔
باب۔ اگر کافر مسلمانوں سے دغا کریں تو معاف ہوسکتی ہے یا نہیں)

۱۰۷ مالک بن صعصعہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بار خانۂ کعبہ کے پاس بیچ بیچ کی حالت میں تھا نہ بالکل سوتا نہ جاگتا [2] اور آپ نے ذکر کیا اُس مرد کا جو دو مردوں کے بیچ میں تھا [3] آپ نے فرمایا سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت کا بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا میرا سینہ پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا پھر زمزم کے پانی سے پیٹ دھویا گیا پھر ایمان اور حکمت سے (جو سونے کے طشت میں لائے تھے) پیٹ بھر دیا گیا۔ اس کے بعد ایک جانور میرے سامنے لایا گیا یعنی براق جو خچر سے ذرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ پھر میں جبرئیلؑ کے ساتھ چلا پہلے آسمان پر پہنچا وہاں کے چوکیدار [4] سنتری نے پوچھا کون (جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں) جبرئیل سے پوچھا تیرے ساتھ (دوسرا) کون شخص ہے۔ اُنھوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنھوں نے کہا ہاں پھر تو یہ کہنے لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے میں آدمؑ پاس پہنچا اُن کو سلام کیا۔ اُنھوں نے کہا (پیارے) بیٹے اور (پیارے) پیغمبر وہاں سے ہم (اور اوپر

[1] آپ نے اس یہودن کو جس نے زہر ملایا تھا کچھ سزا نہ دی بیہقی کی روایت میں ہے۔ آپ نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا کہتے ہیں۔ آپ اپنی ذات کا بدلہ اس سے نہ لیا معاف کر دیا مگر جب بشر بن براء صحابی جنہوں نے اس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تو مر گئے تو آپ نے ان کے قصاص میں اس کو قتل کرایا۔ زہری نے کہا وہ یہودن مسلمان ہو گئی لہذا آپ نے اس کو چھوڑ دیا ۱۲ منہ

[2] شریک کی روایت میں ہے کہ سوتا تھا مگر شریک حافظ نہیں اور صحیح یہی ہے کہ معراج آپ کو جاگتے میں ہوا اور پیغمبروں کا خواب بھی بیداری کا حکم رکھتا ہے بعضوں نے کہا آپ کو دوبار معراج ہوا ایک بار خواب میں ایک بار بیداری میں اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا ۱۲ منہ

[3] ہوا یہ تھا کہ آپ اُس وقت حضرت جعفر بن ابی طالب اور حمزہ کے بیچ میں لیٹے تھے فرشتے جب آپ کو لینے آئے تو انہوں نے کہا بیچ کا شخص مراد ہے اس کو اپنے ساتھ لے لو انھوں نے آپ کو لے لیا امام مسلم کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ

[4] یہ چوکیدار سنتری فرشتے ہیں جو ہر آسمان پر پہرہ دیتے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے جبرئیلؑ نے چوکیدار سے کہا دروازہ کھول اس نے پوچھا کون ہے۔ جبرئیلؑ نے جواب دیا پھر اُس نے دروازہ کھولا اسی طرح ہر آسمان پر ہوا نیچریوں کے منہ میں خاک ان میں کا ایک مہدی (غیر مہدی) یوں لکھتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آسمان ایک جسم ہے جس کے دروازے کھلتے بند ہوتے ہیں ضرور سنتری بھی وہاں کھولنے بند کرنے کو کھڑے ہوں گے اور اسی قسم کے بہت سے کفریات بکتا ہے اور عام مسلمانوں کو بہکاتا ہے نہ پڑھا نہ لکھا دعویٰ یہ کہ میں فارمر اور مصلح قوم ہوں اور مسلمانوں کو درست کرنا چاہتا ہوں بھلا اُس سے کوئی پوچھے جب مسلمان ہی نہ رہے تو ان کے درست ہونے سے فائدہ تو انگریزوں اور جاپانیوں کو مسلمان سمجھ لے اور خوش ہو جا ۱۲ منہ

الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ
قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيُّ جَاءَ فَأَتَيْتُ
عَلٰى عِيْسٰى وَيَحْيٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا
السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ
الْمَجِيُّ جَاءَ فَأَتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا
قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيُّ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْتُ السَّمَاءَ
الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَّعَكَ
قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيُّ جَاءَ فَأَتَيْنَا عَلٰى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ
السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ
قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِيُّ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى

چڑھے) دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا
گیا (چوکیدار نے پوچھا) کون ہے جبریلؑ نے
کہا میں ہوں جبریل سے پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے
اُنھوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا کیا وہ بلائے
گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ تب تو کہنے لگا اچھی کشادہ
جگہ آئے خوب آئے۔ میں عیسیٰؑ اور یحییٰؑ پاس پہنچا
دونوں نے کہا آؤ بھائی صاحب اور پیغمبر صاحب
پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا کون
ہے۔ جبریلؑ نے کہا میں ہوں) جبریلؑ سے پوچھا تیرے
ساتھ کون ہے اُنھوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا
کیا وہ بلائے گئے ہیں۔ اُنھوں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا
تو اچھی کشادہ جگہ آئے اچھے آئے پھر میں یوسف
پیغمبرؑ پاس پہنچا۔ اُنکو سلام کیا اُنھوں نے کہا۔ آؤ بھائی
صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے
وہاں بھی یہی پوچھا کون ہے جبریلؑ نے کہا میں ہوں
جبریلؑ سے پوچھا تیرے ساتھ کون ہے اُنھوں نے کہا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں
اُنھوں نے کہا ہاں کہنے لگا تو اچھی کشادہ جگہ
آئے خوب آئے پھر میں ادریسؑ پیغمبر پاس
پہنچا۔ اُن کو سلام کیا اُنھوں نے کہا آؤ بھائی صاحب
پیغمبر صاحب پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی
یہی پوچھا کون ہے جبریلؑ نے کہا میں ہوں جبریلؑ سے
پوچھا تیرے ساتھ اور کون ہے انھوں نے کہا محمد پوچھا
کیا وہ بلائے گئے ہیں اُنھوں نے کہا ہاں تب تو کہنے
لگا اچھی کشادہ جگہ آئے خوب آئے پھر ہم ہارون پیغمبر
پاس پہنچے میں نے اُن کو سلام کیا۔ اُنھوں نے
کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے
وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبریلؑ نے
کہا میں ہوں جبریلؑ سے پوچھا تیرے
ساتھ اور کون ہے
انہوں نے
کہا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پوچھا
کیا وہ بلائے
گئے ہیں اُنھوں
نے کہا ہاں تب
تو کہنے لگا اچھی
کشادہ جگہ آئے

فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ
بَكٰى فَقِيْلَ مَا اَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ
بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ
مِنْ اُمَّتِيْ فَاَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا
قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ
اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَاَتَيْتُ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ
مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَاَلْتُ
جِبْرِيْلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّيْ فِيْهِ كُلَّ
يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ اِذَا خَرَجُوْا لَمْ يَعُوْدُوْا اِلَيْهِ
اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا
نَبِقُهَا كَاَنَّهٗ قِلَالُ هَجَرٍ وَّوَرَقُهَا كَاَنَّهٗ اٰذَانُ الْفُيُوْلِ
فِيْ اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ
ظَاهِرَانِ فَسَاَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ
وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ
خَمْسُوْنَ صَلٰوةً فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوْسٰى فَقَالَ

خوب آئے پھر میں موسیٰؑ پاس پہنچا میں نے ان کو سلام کیا انھوں
نے کہا آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب جب میں آگے بڑھا
تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا کیوں روتے ہو انھوں نے
(اپنے پروردگار سے یوں معروضہ کیا) پروردگار اس لڑکے
کی امت جو میرے بعد پیغمبر بناکر بھیجا گیا میری امت سے
زیادہ بہشت میں جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان پر پہنچے
وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل
ہوں پوچھا تیرے ساتھ کون ہے انھوں نے کہا محمدؐ پوچھا
کیا وہ بلائے گئے ہیں انھوں نے کہا ہاں سب کہنے لگے
اچھی کشادہ جگہ خوب آئے پھر میں ابراہیمؑ پیغمبر پاس
پہنچا میں نے ان کو سلام کیا انھوں نے کہا آؤ پیارے
بیٹے (پیارے) پیغمبر پھر بیت المعمور (آسمان کا کعبہ)
مجھ کو دکھلایا گیا۔ میں نے جبرئیلؑ سے اس کا حال پوچھا
انھوں نے کہا یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے
ہیں جب وہ وہاں سے نکل جاتے ہیں تو پھر کبھی اخیر
تک (دوبارہ) وہاں لوٹ کر نہیں آتے [1] اور سدرۃ
المنتہیٰ (بیری کا مقدس درخت) بھی مجھ کو دکھلایا گیا
میں جو دیکھوں اس کے بیر ہجر کے مٹکوں کے
برابر ہیں اور پتے ایسی شکل کے جیسے ہاتھی
کے کان اس کی جڑ میں چار ندیاں ہیں دو تو
چھپی (بٹی ہوئیں) دو کھلی میں نے جبرئیلؑ سے
ان کا حال پوچھا انھوں نے کہا چھپی
ہوئی ندیاں تو بہشت میں جاری ہیں
(سلسبیل اور کوثر) اور کھلی ندیاں
نیل اور فرات
ہیں [2] اس کے
بعد (پروردگار کی
بارگاہ معلیٰ سے)
مجھ پر (ہر روز)
پچاس نمازیں فرض
ہوئیں میں وہاں سے
لوٹا تو موسیٰؑ پاس آیا

[1] امام بخاری اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ فرشتوں کا اس میں بیان ہے۔ حدیث اوپر بھی گذر چکی ہے مگر کچھ الفاظ میں فرق ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ آسمان میں بالشت بھر جگہ خالی نہیں جہاں ایک فرشتہ اللہ کے لئے سجدہ نہ کر رہا ہو ۱۲ منہ [2] ہجر ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں ۱۲ منہ [3] دوسری حدیث میں ہے کہ سیحون اور جیحون بھی بہشت کی نہروں میں سے ہیں مطلب آپ کا یہ ہے کہ دنیا میں میٹھے اور شیریں پانی کی نہریں سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلی ہیں وہاں سے نکل کر زمین پر گئی ہیں ۱۲ منہ

مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلٰوةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلٰثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسٰى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا . . . . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ

(پارہ ۱۳ - كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ - بَابُ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ)

عَنْ عَائِشَةَ رضؓ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا

(چھٹے آسمان پر) اُنہوں نے کہا کیوں کیا کیفیت گذری میں نے کہا پچاس نمازیں (ہر روز) مجھ پر فرض ہوئیں۔ اُنھوں نے کہا (بھائی) میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرائیل پر بہت ہی کوشش کی (کوئی تدبیر نہ چھوڑی جب بھی وہ اچھی طرح عبادت نہ کرسکے) بھلا تمھاری امت میں اتنی طاقت کہاں (کہ وہ پچاس نمازیں ہر روز پڑھ سکے) بہتر یہ ہے تم اپنے پروردگار پاس لوٹ جاؤ اور کچھ تخفیف کراؤ پھر میں لوٹا بارگاہ الہٰی میں عرض کیا حکم ہوا اچھا چالیس نمازیں پھر ایسا ہی ہوا (موسیٰؑ پاس لوٹ کر آیا اونہوں نے یہی کہا جاؤ اور تخفیف کراؤ) تو تیس رہ گئیں پھر ایسا ہی ہوا تو بیس رہ گئیں پھر ایسا ہی ہوا تو دس رہ گئیں پھر میں موسیٰؑ پاس آیا اُنھوں نے کہا پھر جاؤ اور تخفیف کراؤ میں پھر گیا تو پانچ نمازیں رہ گئیں پھر موسیٰؑ پاس آیا اُنھوں نے پوچھا کیوں کیا ٹھیرا میں نے کہا پروردگار نے (ہر روز) پانچ نمازیں کردیں موسیٰ نے کہا پھر لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ میں نے کہا (اب میں نہیں جاتا مجھے شرم آتی ہے) میں پانچ نمازیں اچھی طرح قبول کر چکا اُس وقت بارگاہ الہٰی سے آواز آئی (پروردگار نے کلام کیا) میں نے اپنا ٹھیراؤ پورا کردیا (جو میرے علم میں تھا کہ پانچ نمازیں رکھونگا) اور اپنے بندوں کو ہلکا کردیا (پچاس سے پانچ رکھیں) اور ثواب دس کا دونگا . . . . ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط بیت المعمور کا قصہ روایت کیا[1]

(پارہ ۱۳ - کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر ہوئی - باب فرشتوں کا بیان)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے اُنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا احد کے دن سے بھی (جس دن آپ زخمی ہوئے تھے) کوئی دن زیادہ سخت آپ پر گذرا ہے آپ نے فرمایا عائشہ میں نے تیری قوم (قریش) کی طرف سے جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں میرا ہی دل جانتا ہے سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر عقبہ کا دن گذرا ہے[2] جس دن میں نے اپنے تئیں (کنانہ) بن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا رئیس تھا) اس نے میرا کہنا نہ مانا (اسلام نہ لایا) میں رنجیدہ

[1] معراج کی حدیث روایت نہیں کی مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے بیت المعمور کا قصہ اس حدیث میں گھسیڑ دیا جو علیحدہ مروی ہے گویا ہمام کی روایت زیادہ صحیح ہے مگر امام حسن بصری نے ابوہریرہؓ سے سنا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ ترمذی اور یحییٰ بن معین نے کہا کہ حسن نے ابوہریرہ رضؓ سے نہیں سنا ۱۲ منہ

[2] عقبہ ایک مقام کا نام ہے طائف کی طرف شوال سنہ۱۰ میں ابوطالب کی وفات کے بعد آپ وہاں تشریف لے گئے تھے پہلے وہاں کے لوگوں نے آپ کو بلا بھیجا تھا بعد اس کے آپ کے مخالف ہوگئے آپ وہاں سے بصد رنج و غم لوٹے تو ان مردودوں نے پتھر مارے - ایک پتھر آپ کے مبارک ایڑی میں لگا اور آپ زخمی ہوگئے ۱۲ منہ

مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ اِنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا (پارہ ۱۲- کتاب بدء الخلق - باب اذا قال احدکم آمین والملائکۃ فی السماء فوافقت احدٰهما الاخریٰ غفر له ما تقدم من ذنبه)

مونہ کے سامنے چلتا ہوا۔ وہاں سے لوٹا ہوش ہی نہ تھا کدھر جا رہا ہوں) جب قرن ثعالب میں (جو ایک مقام کا نام ہے) پہنچا تو ذرا ہوش آیا میں نے اوپر سر اٹھایا دیکھا تو ابر کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور اس میں جبرئیلؑ موجود ہیں انہوں نے مجھ کو پکارا کہنے لگے اللہ نے وہ سن لیا جو تمہاری قوم نے تم سے کہا۔ تم کو جواب دیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس سے کام لے سکتے ہو اتنے میں اس فرشتے نے مجھ کو سلام کیا اور کہنے لگا محمدؐ اللہ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے۔ تم جو کہو میں کر ڈالوں اگر کہو تو میں مکہ والوں پر مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ ہیں[1] ان کو ملا دوں (وہ سب چکنا چور ہو جائیں) آپ نے فرمایا (نہیں ایسا مت کر) مجھ کو امید ہے (اگر یہ لوگ راہ پر نہ آئے تو خیر) ان کی اولاد میں سے اللہ ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کو پوجیں گے ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے[2]

(پارہ ۱۲- کتاب۔ اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی۔ باب جب کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر دونوں آمینیں لڑ جاتی ہیں تو اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں)

عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رض اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (پارہ ۱۳- کتاب بدء الخلق - باب يزفون النسلان في المشي)

۱۰۹ ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو یا اللہ محمدؐ اور ان کی بی بیوں اور ان کی اولاد پر اپنی رحمت اتار جیسے تو نے ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت اتاری اور محمدؐ اور ان کی بی بیوں اور اولاد پر اپنی برکت اتار جیسے تو نے ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت اتاری بیشک تو خوبیوں والا بڑائی والا ہے

(پارہ ۱۳- کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر ہوئی باب۔ یزفون کے معنی دوڑتے چلنا)

[1] حدیث میں اخشبین ہے۔ اخشبین وہ پہاڑ جو مکہ کے دونوں جانب ہیں یعنی ابو قبیس اور قعیقعان بعضوں نے کہا ثور اور وہ ہیوہ ۱۲ منہ
[2] سبحان اللہ ایسا شفیق پیغمبر کس امت کو ملا ہے انہوں نے تو ایسا ستایا مگر آپ نے انکی تباہی گوارا نہ کی ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِی النَّارِ (پارہ ۱۳۔ کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ اَلرَّاجِعُ الْمُنِیْبُ)

۱۱۰ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے سنا اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اور لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی اب پتنگے اور جانور اس میں گرنے لگے (اسی طرح میں لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے روکتا ہوں مگر لوگ ہیں کہ گرے جاتے ہیں)
(پارہ ۱۳۔ کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش کیونکر شروع ہوئی
باب (حضرت سلیمانؑ کا بیان) اللہ تعالیٰ کا سورہ ص میں فرمانا کہ ہم نے داؤد کو سلیمان (بیٹا) عطا فرمایا وہ اچھا بندہ تھا خدا کی طرف اوّاب یعنی رجوع ہونے والا اور توبہ کرنے والا)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی قَالَ فَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ قُرْبٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا وَلَهٗ فِیْهِ قَرَابَةٌ فَنَزَلَتْ عَلَیْهِ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا قَرَابَةً بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ (پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابٌ)

۱۱۱ ابن عباسؓ سے روایت ہے انھوں نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورۂ حم عسق میں ہے) قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ) جب سعید بن جبیر نے ان سے پوچھا کیا آل حضرتؐ کے رشتہ دار مراد ہیں یہ کہا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس سے آنحضرت کو رشتہ داری نہ ہو تو یہ آیت اتری یعنی میں تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا اتنا چاہتا ہوں کہ میری تمہاری جو رشتہ داری ہے اسی کا خیال رکھو[1]
(پارہ ۱۴ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں۔ باب)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَّا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ (پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ قُرَیْشٍ)

۱۱۲ عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ خلافت قریش ہی میں رہے گی جب تک (دنیا میں) ان کے دو آدمی بھی باقی ہیں[2]
(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں۔ باب قریش کی فضیلت کا بیان)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَّالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارٌ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلًی دُوْنَ

۱۱۳ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار ان سب قبیلوں کے لوگ میرے خیر خواہ ہیں اور اللہ اور

[1] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید چونکہ اس حدیث میں رشتہ داری کا بیان ہے اور رشتہ داری کا پہچاننا نسب پہچاننے پر موقوف ہے اس لئے امام بخاری نے اس باب میں یہ حدیث بیان کی حافظ نے کہا اس آیت کی پوری تفسیر انشاء اللہ کتاب التفسیر میں آئے گی ۱۲ منہ

[2] نووی نے کہا اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خلافت قریش سے خاص ہے اور قیامت تک سوا قریشی کے غیر قریشی سے خلافت کی بیعت کرنا درست نہیں اور صحابہ کے زمانہ میں اس پر اجماع ہو چکا ہے اور اگر کسی زمانہ میں قریش کے سوا اور کسی قوم کا شخص بادشاہ بن بیٹھا تو اس نے قریشی خلیفہ سے اجازت لی اور اس کا نائب بن کر رہا ۱۲ منہ

اللهِ وَرَسُولِهِ - پاره ۱۴ - كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ)

رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں -

(پارہ ۱۴ - کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں - باب - قریش کی فضیلت کا بیان)

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ. (پاره ۱۴ - كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابُ مَنْ اَحَبَّ اَنْ لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ)

۱۱۴ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا حسان بن ثابت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی (مکہ کے) مشرکوں کی ہجو کروں آپ نے فرمایا میں بھی تو اُن ہی کے خاندان میں سے ہوں [1] حسان نے کہا میں (اپنی شاعری کے کمال سے) آپ کو اُن مشرکوں میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں

(پارہ ۱۴ - کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں - باب - اپنے باپ دادا کو بُرا کہلانا نہ چاہنا)

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَاَنَا الْعَاقِبُ

(پاره ۱۴ - كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابُ مَا جَاءَ فِي اَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۱۵ جبیر بن مطعم سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی یعنی مٹنے والا اللہ کفر کو میرے ہاتھ سے مٹوائے گا اور حاشر یعنی لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور عاقب یعنی خاتم النبیین میرے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا

(پارہ ۱۴ - کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان سورۂ فتح میں ہے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ

(پاره ۱۴ - كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۱۶ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اُس کو خوب آراستہ پیراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس گھر میں جانے لگے اور تعجب کرنے لگے اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی (تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا [2]

(پارہ ۱۴ - کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا)

[1] ان کی ہجو میرے باپ دادا کی ہجو ہوگی ۱۲ منہ

[2] مطلب یہ ہے کہ قصر نبوت آپ کی ذات سے مکمل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ -

عَنْ عَائِشَةَ رضـ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ (پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۱۷ حضرت عائشہ رضـ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس وقت وفات ہوئی اس وقت آپ کی عمر ترسٹھ برس کی تھی۔
(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ صَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ رضـ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ فَرَاٰى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَقَالَ بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَّعَلِيٌّ يَضْحَكُ (پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۱۸ عقبہ بن حارث سے روایت ہے انہوں نے کہا ابوبکر رضـ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر پاپیادہ باہر تشریف لے گئے (راستہ میں) امام حسن علیہ السلام کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اُنھوں نے امام کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہنے لگے میرا باپ تجھ پر تصدق ہو (بالکل آنحضرتؐ کے مشابہ ہے علی رضـ کے مشابہ نہیں ہے حضرت علی یہ سن کر ہنس رہے تھے[1]
(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِاَبْيَضَ اَمْهَقَ وَلَا اٰدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَّلَا سَبْطٍ رَّجِلٍ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيْعَةُ فَرَاَيْتُ شَعَرًا مِّنْ شَعَرِهٖ فَاِذَا هُوَ اَحْمَرُ فَسَاَلْتُ فَقِيْلَ اَحْمَرَّ مِنَ الطِّيْبِ
(پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۱۹ انس بن مالک رضـ سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے تھے۔ آپ میانہ قامت تھے نہ بہت لمبے نہ ٹھنگنے[2] سفید رنگ نہ ایسے بالکل سفید (بلکہ سرخی مائل) نہ بہت گندم رنگ (بالکل زرد) نہ سخت گھونگر بال والے (جیسے حبشی ہوتے ہیں) نہ بالکل سیدھے بال والے آپ کی عمر جب چالیس برس کی ہوئی اس وقت وحی اتری اس کے بعد آپ دس برس تک مکہ میں رہے۔ قرآن اترتا رہا اور دس برس مدینہ میں رہے (وفات کے وقت) آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے کہا میں نے آپ کا ایک بال دیکھا تھا وہ سرخ تھا میں نے وجہ پوچھی (یا انس رضـ سے سبب پوچھا) تو کہا خوشبو لگاتے لگاتے سرخ ہو گیا[3]
(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

---

[1] خوش ہو رہے تھے امام حسن رضـ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے انس رضـ کی روایت میں ہے کہ امام حسین بہت مشابہ تھے ان دونوں میں اختلاف نہیں ہے وجوہ مشابہت بہت مختلف ہوں گے۔ بعضوں نے کہا امام حسن نصف اعلیٰ بدن میں مشابہ اور امام حسین نصف اسفل میں غرض یہ دونوں شاہزادے پوری تصویر تھے جناب رسول کریم کی۔ اس حدیث سے رافضیوں کا منھ کالا ہوتا ہے جو جناب ابوبکر صدیق رضـ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور مخالف خیال کرتے ہیں کیونکہ یہ قصہ تو آپ کی وفات کے بعد کا ہے کوئی بیوقوف بھی ایسا خیال نہیں کرنے کا۔ ابوبکر صدیق رضـ جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے خیر خواہ اور جان نثار رہے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ [2] بیہقی نے روایت کیا لمبے کے قریب ۱۲ منہ [3] خضاب کی وجہ سے ۱۲ منہ

عَنِ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّ اَحْسَنَهٗ خُلُقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔ (پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۲۰ براءؓ بن عازب رضؓ سے روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں خوش رو (خوبصورت) اور اخلاق میں بھی سب سے اچھے تھے نہ تو بہت (بڑے) لمبے نہ ٹھنگنے

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ (پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۲۱ قتادہ سے روایت ہے کہا میں نے انس رضؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا انھوں نے کہا نہیں (آپ کو سفیدی کہاں تھی) دونوں کنپٹیوں پر ذری سفیدی آئی تھی [۱]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوْسُفُ . . . . اِلٰى مَنْكِبَيْهِ (پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۲۲ براء بن عازب سے روایت ہے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قامت تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا) آپ کے بال کانوں کی لوتک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑا (یعنی دھاری دار) پہنے دیکھا۔ آپ سے بڑھ کر خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ یوسف نے کہا . . . . . . کہ آپ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے [۲]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَّاُسَامَةَ وَرَاٰى اَقْدَامَهُمَا

۱۲۳ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان کے پاس گئے۔ آپ کی پیشانی کی لکیریں (خوشی سے) چمک رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ تو نے مدلجی کی بات سنی [۳] اس نے زید اور اسامہ (ان کے بیٹے) کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ

[۱] مگر انوؓ منہ کی روایت میں جس کو حاکم اور اصحاب سنن نے نکالا یہ ہے کہ آپ کے بالوں پر مہندی کا خضاب تھا۔ ابن عمر کی روایت میں ہے کہ آپ زرد خضاب کرتے تھے اور احتمال ہے کہ آپ نے مہندی بطریق خوشبو لگائی ہو اسی طرح زعفران ان لوگوں نے اس کو خضاب سمجھا یہ بھی احتمال ہے کہ انس رضؓ نے خضاب نہ دیکھا ہو ۱۲ منہ

[۲] یوسف کے طریق کو خود مولف نے بھی نکالا مگر مختصر طور سے اس میں بالوں کا ذکر نہیں ہے۔ بعض روایتوں میں آپ کے بال کانوں کی لوتک بعضی روایتوں میں مونڈھوں تک بعض روایتوں میں ان کے بیچ تک مذکور ہے۔ ان کا اختلاف یوں رفع ہو سکتا ہے کہ جس وقت آپ تیل ڈالتے تھے کنگھی کرتے تھے تو بال مونڈھے تک آجاتے خالی وقتوں میں کانوں تک رہتے ۱۲ منہ

[۳] جو بڑا قیافہ شناس تھا۔ ۱۲ منہ

إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ

(پارہ ۱۴- كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضہ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّكَانَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا (پارہ ۱۴- كِتَابُ الْمَنَاقِبِ بَابُ - صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ عَائِشَةَ رضہ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ[2] إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا

(پارہ ۱۴- كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ أَنَسٍ رضہ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَّلَا دِيْبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں[1]
(پارہ ۱۴ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

۱۳۴ عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدزبان نہ تھے نہ بدزبانی بنتے اور وہ کہتے تھے تم میں بہتر وہی لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (لوگوں سے کشادہ پیشانی پیش آئیں نرمی سے بات کریں)

(پارہ ۱۴ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

۱۳۵ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا۔ آپ کو جب دو باتوں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتی بشرطیکہ گناہ نہ ہو اگر گناہ ہوتی تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے الگ رہتے اور آپ نے کبھی اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا[2] ہاں جب اللہ کے حکم کو کوئی ذلیل کرتا تو اللہ کے لئے اس سے بدلہ لیتے

(پارہ ۱۴ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان - باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

۱۳۶ انس رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نہ کوئی سنگین نہ کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم دیکھا اور نہ میں نے کوئی بو یا خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بو یا خوشبو سے بہتر سونگھی

---

[1] ہوا یہ تھا کہ زید گورے تھے اسامہ سیاہ فام یعنی بعض منافق شبہ کرتے تھے کہ اسامہ زید کے بیٹے نہیں ہیں ایک بار باپ بیٹے دونوں اوڑھے پڑے تھے لیکن پاؤں کھلے تھے مدلجی نے جو عرب میں بڑا قیافہ شناس تھا پاؤں دیکھ کر کہا۔ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں یا ایک دوسرے سے نکلے ہیں امام شافعی نے اس حدیث کی رو سے قیافہ کو صحیح سمجھا ہے جہاں اشتباہ ہو اس حدیث کا ذکر انشاء اللہ تعالی ...... آئندہ آئے گا یہاں اس کے لانے سے یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ آپ کی پیشانی میں لکیریں تھیں ۱۲ منہ

[2] عبداللہ ابن خطل یا عقبہ بن ابی معیط یا ابو رافع یا کعب بن اشرف کو جو آپ نے قتل کرایا وہ بھی اپنی ذات کے لئے نہ تھا بلکہ ان لوگوں نے اللہ کے دین میں خلل ڈالنا لوگوں کو بہکانا شروع کیا تھا اس لئے ان سے بدلہ لیا گیا اگر آپ اپنی ذات کے لئے بدلہ لیتے تو اس یہودن کو ضرور پہلے ہی قتل کروا دیتے جس نے بکری میں زہر ملا کر آپ کو کھلا دیا تھا یا اس منافق کو قتل کراتے جس نے لوٹ کا مال تقسیم کرتے وقت کہا تھا اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

(پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِب ۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا

(پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِب ۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ (پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِب ۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ اَنَّهَا قَالَتْ اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُوْ فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ حُجْرَتِيْ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِيْ ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ (پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِب ۔ بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

۱۲۷ ابی سعید خدری رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چھوکری سے زیادہ شرم تھی جو کواری ابھی پردے میں رہتی ہے[1]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

۱۲۸ ابوہریرہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا اگر آپ کا دل چاہتا تو اس کو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے (پر برائی نہ کرتے)

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

۱۲۹ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح (ٹھیر ٹھیر کر) باتیں کرتے کوئی گننے والا چاہتا تو آخیر تک ان کو گن لیتا ۔۔۔۔۔۔

انہوں نے کہا عروہ تجھے ابو فلاں (ابوہریرہ رض) پر تعجب نہیں آتا۔ وہ میرے حجرے کے ایک کونے پر آن بیٹھا اور لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے مجھے سنانے میں نفل نماز پڑھ رہی تھی۔ ہنوز نماز سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ وہ اٹھ کر چلدیا اگر (وہ ٹھیرتا) میں اس کو پاتی تو اس کی خبر لیتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس طرح جلدی جلدی باتیں کرتے تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو[2]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

۱۳۰ انس بن مالک سے روایت ہے وہ معراج کا قصہ بیان کرتے تھے جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی مسجد سے لے گئے یہ معاملہ وحی سے پہلے گذرا

[1] بزار کی روایت میں ہے کہ آپ کا ستر کبھی کسی نے نہیں دیکھا ۱۲ منہ

[2] حضرت عائشہ رض نے ابوہریرہ رض کی تیز بیانی پر انکار کیا مگر ابوہریرہ کا حافظہ بہت قوی تھا ان کو حدیثیں ایسی یاد تھیں کہ جلدی جلدی ان کو بیان کر دیتے ۱۲ منہ

قَبْلَ اَنْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ اٰخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوْا لَيْلَةً اُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاۤءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖۤ اِلَى السَّمَاۤءِ (پارہ ۱۴ - كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاۤءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاۤءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاۤءِ فَجَعَلَ الْمَاۤءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْ زُهَاۤءَ ثَلٰثَمِائَةٍ

(پارہ ۱۴ - كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابُ - عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْاِسْلَامِ)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ فَجَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهٗ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاۤءٌ نَتَوَضَّاُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ

آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے تین فرشتے آئے (آپ اس وقت حمزہ اور جعفر بن ابی طالب کے بیچ میں سو رہے تھے) ایک فرشتے نے پوچھا کس کو لے جانے کا حکم ہے۔ دوسرے نے کہا جو بیچ میں سو رہا ہے وہی ان سب میں بہتر ہے[1] تیسرے نے جو اخیر میں تھا یہ کہا جو ان سب میں بہتر ہے اسی کو لے چلو اس رات کو اتنا ہی ہو کر رہ گیا اس کے بعد آپ نے ان فرشتوں کو دوسری رات دیکھا جیسے آپ دل سے دیکھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں پر دل نہیں سوتا تھا (بیدار رہتا تھا) اور سب پیغمبروں کا یہی حال ہے ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا غرض جبرئیل نے آپ کو اپنے ساتھ لیا پھر آسمان پر چڑھا لے گئے

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب۔ یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ اور اخلاق کا بیان)

۱۳۱

انس رض سے روایت ہے انہوں نے کہا آپ زوراء میں (جو ایک مقام ہے مدینہ منورہ میں) تشریف رکھتے تھے۔ وہاں پانی کا ایک برتن آپ پاس لایا گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹنے لگا سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس رض سے پوچھا تم اس وقت کتنے آدمی تھے انس رض نے کہا تین سو ہوں گے یا تین سو کے قریب

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (معجزوں) نبوت کی نشانیوں کے بیان میں)

۱۳۲

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا پانی کا لوٹا رکھا تھا۔ لوگ اسی کی طرف لپکے (پیاس کے مارے کیا کرتے) آپ نے پوچھا ہے کیا انہوں نے عرض کیا نہ ہمارے پاس پینے کو پانی ہے نہ وضو کرنے کو بس یہی

---

[1] اس کو لیجانے کا حکم ہے ۱۲ منہ

فَوَضَعَ يَدَهُ فِي التَّرْكُوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْكُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

(پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ)

پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے آپ نے اپنا ہاتھ اس لوٹے میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں میں سے چشموں کی طرح اُبلنے لگا ہم نے پیا بھی اور وضو بھی کیا سالم نے کہا ہم نے جابر رض سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے انھوں نے کہا ہم تو پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ ہوتے تو بھی یہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا [1]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب۔ یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (معجزوں) نبوت کی نشانیوں کے بیان میں)

عَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا وَرَدَتْ أَوْصَدَرَتْ رَكَائِبُنَا (پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ)

۱۳۳

براء بن عازب رض سے روایت ہے انھوں نے کہا حدیبیہ میں ہم لوگ چودہ سو آدمی تھے۔ حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام تھا ہم نے اس کا سب پانی کھینچ ڈالا ایک قطرہ نہ رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے مینڈ پر بیٹھے اور ذرا سا پانی منگوایا کلی کی وہ کلی اسی کنوئیں میں ڈال دی تھوڑی دیر نہیں گذری تھی کہ (کنوئیں میں پانی پانی ہو گیا) ہم نے خوب چھک کر پیا اور ہمارے اونٹ بھی سیر ہو گئے (پانی پیکر) لوٹے [1]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب۔ یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ علیہ وسلم کے (معجزوں) نبوت کی نشانیوں میں)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ (پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ)

۱۳۴

انس بن مالک رض سے روایت ہے انھوں نے کہا مکہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کوئی نشانی بتلائیے [2] آپ نے چاند کا پھٹ جانا ان کو دکھلایا [3]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان باب مشرکوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہنا اور آپ کا شق القمر (چاند پھٹ جانا) ان کو دکھلانا۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۵

ابو بکر صدیق رض سے روایت ہے انہوں نے کہا جب ہم غار (ثور) میں چھپے تھے (اور مشرک لوگ غار کے اوپر ہم کو ڈھونڈھ رہے تھے) میں نے

---

[1] کیونکہ آپ کی انگلیوں سے اللہ نے چشمہ جاری کر دیا تھا پھر پانی کی کیا کمی تھی ۱۲منہ [2] معجزہ دکھلائے جس سے ہم آپ کو سچا پیغمبر جانیں ۱۲منہ [3] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شق القمر آپ کا ایک معجزہ تھا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کہتے ہیں کہ کافروں نے اللہ کی قدرت کی ایک نشانی مانگی تھی جو خلاف عادت ہو چونکہ چاند کے پھٹنے کا زمانہ آن پہنچا تھا اس لئے آپ نے یہی نشانی دکھلا دی البتہ چونکہ آپ نے پہلے سے اس کی خبر دے دی اس لئے اس کو معجزہ کہہ سکتے ہیں ۱۲منہ

وَ اَنَا فِي الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

(پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَفَضْلِهِمْ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ)

عرض کیا یارسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہم کو دیکھ لے گا آپ نے فرمایا ابوبکر تیرا خیال کدھر ہے ان دو شخصوں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیرا پروردگار ہو[1]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب۔ مہاجرین کی فضیلت ان مہاجرین میں ابوبکر صدیق رض ہیں)

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ

(پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابٌ)

۱۳۶ جبیر بن مطعم سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایک عورت نام نامعلوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا پھر آئیو اس نے کہا بتلائیے اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں (آپ کی وفات ہو جائے) آپ نے فرمایا اگر میں نہ ملوں تو ابوبکر رض کے پاس آنا[2]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب)

عَنْ عَمَّارٍ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَّامْرَاَتَانِ وَاَبُوْ بَكْرٍ

(پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابٌ)

۱۳۷ عمار بن یاسر رض سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا ہے جب آپ کے ساتھ (یعنی مسلمان) کوئی نہ تھا مگر پانچ غلام[3] دو عورتیں[3] اور ابوبکر صدیق رض

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب۔ یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب)

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ اٰخِذًا بِطَرَفِ

۱۳۸ ابو درداء رض سے روایت ہے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابوبکر صدیق رض آئے اپنے کپڑے کا کونا اٹھائے

---

[1] سبحان اللہ کیا صبر اور استقلال تھا۔ ہمارے پیغمبر صاحب کی پیغمبری اگر کوئی انصاف سے نظر ڈالے تو آپ کے ایک ایک کام سے ثابت ہو سکتی ہے معجزے اور کرامت دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ منہ۔

[2] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو معلوم ہو چکا تھا آپ کے بعد ابوبکر صدیق رض آپ کے خلیفہ ہوں گے طبرانی نے عصمہ بن مالک سے نکالا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے بعد ہم اپنے مالوں کی زکوٰۃ کس کو دیں آپ نے فرمایا ابوبکر صدیق رض کو اس کا اسناد ضعیف ہے اسمٰعیل نے معجم میں سہل بن ابی خیثمہ سے نکالا آپ سے ایک گنوار نے بیعت کی پوچھا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو میں کس کے پاس آؤں فرمایا ابوبکر رض کے پاس اس نے کہا وہ اگر مر جائیں تو کس کے پاس فرمایا عمر رض کے پاس ان روایتوں سے شیعوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد حضرت علی کو خلیفہ کر گئے تھے ۱۲ منہ

[3] غلام یہ تھے بلال اور زید بن حارثہ اور عامر بن فہیرہ اور ابو فکیہہ اور عبید بن زید حبشی عورتیں حضرت خدیجہ اور ام ایمن تھیں یا سمیہ غرض آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رض ایمان لائے اور بچوں میں حضرت علی اور عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

[4] جب وہ اپنا کام پورا کر چکی ۱۲ منہ

[5] اس وقت میں مسلمان ہوا ۱۲ منہ

ثَوْبِهٖ حَتّٰی اَبْدٰی عَنْ رُكْبَتِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ
وَقَالَ اِنِّیْ كَانَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ الْخَطَّابِ شَیْءٌ فَاَسْرَعْتُ
اِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَاَلْتُهٗ اَنْ يَّغْفِرَ لِیْ فَاَبٰی عَلَیَّ
فَاَقْبَلْتُ اِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثًا
ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَاَتٰی مَنْزِلَ اَبِیْ بَكْرٍ فَسَاَلَ اَثَمَّ
اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالُوْا لَا فَاَتٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ وَجْهُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ
حَتّٰی اَشْفَقَ اَبُوْ بَكْرٍ فَجَثَا عَلٰی رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَاللّٰهِ اَنَا كُنْتُ اَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ
وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ
اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِیْ صَاحِبِیْ مَرَّتَيْنِ فَمَا اُوْذِیَ بَعْدَهَا

(پارہ ١٤ - كِتَابُ الْمَنَاقِبِ - بَابٌ)

اپنے گھٹنے کھولے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
صاحب (یعنی ابوبکرؓ) کسی سے لڑکر آئے ہیں انہوں نے
سلام کیا (آنحضرت کو اور بیٹھے) پھر کہنے لگے مجھ میں اور خطاب کے
بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) میں کچھ تکرار ہوگئی تھی میں نے جلدی
میں ان کو سخت سست کہدیا پھر میں شرمندہ ہوا اور ان سے
معافی چاہی لیکن انہوں نے انکار کیا[1] اب میں آپ
پاس آیا ہوں (آپ ان کو سمجھائیے) یہ سن کر آنحضرت نے
فرمایا ابوبکرؓ اللہ تم کو بخشے تین بار یہی فرمایا پھر ایسا ہوا کہ
حضرت عمرؓ شرمندہ ہوئے اور ابوبکرؓ کے گھر پر آئے پوچھا
ابوبکرؓ ہیں لوگوں نے کہا نہیں ہیں[2] آخر حضرت عمرؓ بھی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ کو سلام کیا[3]
آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا حضرت ابوبکرؓ ڈرے
(کہیں آنحضرت حضرت عمرؓ پر خفا نہ ہوں) وہ دو زانو (مودب)
ہو بیٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ خطا میری تھی خطا میری
تھی (میں ہی نے حضرت عمرؓ کو سخت سست کہا تھا)[4] اس
وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو یہ سمجھ لو)
اللہ نے مجھ کو تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا لیکن تم نے مجھ کو
جھوٹا کہا[5] اور ابوبکرؓ نے مجھ کو سچا کہا[6] اور اپنے
مال اور جان سے میری خدمت کی تم میرے دوست
کا ستانا چھوڑتے
ہو یا نہیں آپ کے
یہ فرمانے کے بعد
پھر ابوبکرؓ کو کسی
نے نہیں
ستایا[7]

(پارہ ١٤ - کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان - باب)

[1] کہتے ہیں ابوبکر بڑی دور تک ان کے پیچھے گئے مگر انہوں نے نہ مانا اخیر میں گھر جاکر اپنا دروازہ بند کرلیا۔ ابوبکرؓ کو اندر آنے بھی نہ دیا ١٢ منہ
[2] وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تھے ١٢ منہ
[3] ابویعلی کی روایت میں ہے جب عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ نے منہ پھیر لیا دوسری طرف سے آئے تو اُدھر سے بھی منہ پھیر لیا سامنے بیٹھے تو ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ آخر انہوں نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا ابوبکر نے تم سے معذرت کی تم نے قبول نہ کی ١٢ منہ
[4] یعنی پہلے پہل شروع میں ١٢ منہ [5] سب سے پہلے ایمان لائے ١٢ منہ
[6] کسی کی مجال تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ صدیق کی نسبت ایسا فرمائیں پھر کوئی آنکھ اٹھا کر ان کی طرف دیکھتا حافظ نے کہا اس حدیث سے ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلی حضرت علیؓ نے فرمایا ان کا خطاب صدیق آسمان پر سے اترا اس حدیث سے شیعہ کو سبق لینا چاہیے جب آپ حضرت عمرؓ پر ابوبکرؓ کے لئے اتنا غصہ ہوئے حالانکہ پہلے زیادتی ابوبکرؓ ہی نے کی تھی مگر جب انہوں نے معافی چاہی تھی تو حضرت عمرؓ کو فوراً معاف کر دینا تھا تو یہ کس منہ سے آنحضرتؐ کے مصاحب اور رفیق خاص کو برا کہتے ہیں اور قیامت کے دن معلوم نہیں آنحضرت ان لوگوں پر کتنا غصے ہوں گے کیونکہ ابوبکرؓ صدیق نے ان کا کچھ نہیں بگاڑا اور بے ناحق ان سے دشمنی کرتے ہیں ١٢ منہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمٰنُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ

(پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابٌ)

۱۳۹ انس بن مالک رضہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ ابوبکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ بھی چڑھے اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی آپ نے فرمایا احد ٹھیر ارہ تجھ پر دور کوئی نہیں ایک پیغمبر ہیں۔ ایک صدیق دو شہید [1]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں۔ باب)

عَنْ اِبْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى (پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ اَبِي الْحَسَنِ)

۱۴۰ ابراہیم بن سعد رضہ سے روایت ہے وہ نقل کرتے تھے [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضہ سے فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہوتے تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا درجہ حضرت موسیٰ کے پاس تھا [3]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان میں۔ باب جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب رضہ کی فضیلت جن کی کنیت ابوالحسن تھی)

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رض قَالَ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ

(پارہ ۱۴۔ کِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۴۱ ابوبکر صدیق رضہ سے روایت ہے انہوں نے کہا دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آپ کے اہل بیت میں رکھو (اہل بیت کی تعظیم کرتے رہو ان سے محبت رکھو)

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کا بیان)

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ

۱۴۲ اسامہ بن زید سے روایت ہے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

---

[1] سبحان اللہ۔ حدیث بھی آپ کا بڑا معجزہ ہے حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضہ دونوں شہید ہوئے مقصود اس سے ابوبکر رضہ کی فضیلت بیان کرنا ہے۔ ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ احمد مجدد رحہ لکھتے ہیں کہ صدیقیت کا مرتبہ بالکل نبوت سے ملا ہوا ہے۔ پہلے مقام صدیقیت ہے پھر مقام نبوت ۱۲ منہ

[2] یعنی سعد بن ابی وقاص رضہ سے ۱۲ منہ

[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک میں جانے لگے تو حضرت علیؓ کو مدینہ میں چھوڑ گئے ان کو رنج ہوا کہنے لگے آپ مجھ کو عورتوں بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی یعنی جیسے حضرت موسیٰؑ کوہ طور کو جاتے وقت حضرت ہارون عم کو اپنا جانشین کر گئے تھے ایسا ہی میں تم کو اپنا قائم مقام کرکے جاتا ہوں اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ میرے بعد متصلاً تم ہی میرے خلیفہ ہو گے کیونکہ ہارون عم حضرت موسیٰؑ کی حیات میں گذر گئے تھے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا اس روایت سے سوا کمال نبوت کے اور تمام کمالات کا مجموعہ حضرت علی رضہ ثابت ہوتے ہیں اس کا کسی کو انکار ہے بالفرض حضرت علی رضہ تمام صحابہ سے افضل ہوں تب بھی خلافت اوروں کی صحیح ہوگی اس لئے کہ خلافت مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق سے ہوتی ہے اور مفضول کی خلافت باوجود افضل درست ہے۔ ۱۲ منہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَاخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا

(پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابٌ)

علیہ وسلم ان کو اور امام حسن رض کو اٹھا لیتے تھے اور فرماتے یا اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ اَنَسٌ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ

(پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)

۱۴۳ انس بن مالک رض سے روایت ہے انہوں نے کہا عبید اللہ بن زیاد پاس امام حسین کا سر مبارک لایا گیا جو ایک طشت میں رکھا گیا وہ مردود ایک چھڑی سے (آپ کی ناک اور آنکھ پر) مارنے لگا اور آپ کے حسن کی نسبت کچھ کہنے لگا[1] انس نے کہا (اپنی چھڑی سرکا) امام حسین علیہ السلام سب لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے[2] ان کی داڑھی اور سر کے بالوں پر وسمے کا[3] خضاب تھا

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب امام حسن اور امام حسین کی فضیلت کا بیان)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَاَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْاَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا (پارہ ۱۴۔ كِتَابُ الْمَنَاقِبِ۔ بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)

۱۴۴ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ان سے ایک (عراق والے) شخص (نام نامعلوم) نے پوچھا شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا اگر احرام والا شخص مکھی کو مار ڈالے[4] عبداللہ نے کہا (واہ اچھے رہے) عراق والے مکھی کو مار ڈالنا کیسا ہے پوچھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے امام حسین کو انھوں نے (بے تکلف) مار ڈالا (خدا کا کچھ ڈر نہ کیا) حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا تھا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں[5]

(پارہ ۱۴۔ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت کا بیان)

---

[1] کہنے لگا میں نے تو ایسا خوبصورت آدمی نہیں دیکھا ۱۲ منہ

[2] طبرانی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر بوسہ دیا کرتے تھے ۱۲ منہ

[3] یہ خضاب سیاہ ہوتا ہے یا مائل بہ سیاہی امام حسن علیہ السلام بھی ایسا ہی خضاب کیا کرتے تھے اس سے خضاب کا جواز ثابت ہوا ۱۲ منہ

[4] تو اس پر کچھ فدیہ ۱۲ منہ

[5] جیسے پھول کو سونگھتے ہیں اسی طرح آپ ان دونوں شاہزادوں کو سونگھتے اپنے بدن سے چمٹاتے اللہ کی سنوار عراق والوں پر ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکُثْنَا حِیْنًا مَّا نُرٰی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَّجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (پارہ ۱۴ کتاب المناقب

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)

۱۲۵ ابوموسی اشعری سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ہم دیر تک یہی سمجھے رہے کہ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی شخص ہیں کیونکہ وہ اور ان کی والدہ برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے (جاتے) رہتے

(پارہ ۱۴ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ یَوْمُ بُعَاثَ یَوْمًا قَدَّمَہُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُھُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُھُمْ وَجُرِحُوْا فَقَدَّمَہُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دُخُوْلِھِمُ الْاِسْلَامِ۔

(پارہ ۱۵ کتاب المناقب ۔ بَابُ مَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ)

۱۲۶ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بعاث[1] کا دن بھی وہ دن تھا جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے پیشتر لایا (اس میں بڑی مصلحت تھی) جب آپ مدینہ میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا ان میں پھوٹ پڑی ہوئی اُن کے سردار کچھ مقتول کچھ مجروح (زخمی) اللہ نے اس دن کو آگے کیا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تاکہ وہ آپ کے تشریف لاتے ہی مسلمان ہو جائیں[2]

(پارہ ۱۵ کتاب مناقب یعنی فضیلتوں کا بیان۔ باب انصار کی فضیلت کا بیان)

تمت جلد اوّل

[1] بعاث یا بغاث ایک مقام ہے مدینہ سے دو میل پر وہاں انصار کے دونوں قبیلوں اوس اور خزرج میں بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کے رئیس حضیر تھے اسید بن حضیر کے والد اور خزرج کے رئیس عمرو بن نعمان بیاضی تھے یہ دونوں معرکوں میں مارے گئے پہلے خزرج کو فتح ہوئی تھی پھر حضیر نے اوس کے لوگوں کو مضبوط کیا تو اوس کو فتح ہوئی یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پانچ یا چار سال یا زیادہ پہلے ہو چکا تھا ۱۲ منہ

[2] اور اسلام کی برکت ظاہر ہو کہ دشمنوں میں ملاپ ہو گیا ۱۲ منہ

(کتبہ احقر العباد محمد عبدالستار تماپوری کاتب)